حج و عمرہ

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

جلد سوم

(ش ۔ گ)

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

0333-3136872

حج و عمرہ

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

(ش - گ)

جلدِ سوم

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتا جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

نام کتاب: حج وعمرہ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت: طبع ثانی: ۱۴۳۸-۲۰۱۷

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔ 74400

فون: 0302-2205466 ,0333-3136872
0333-3845224

ای میل: baitulammar2004@gmail.com
qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com

کراچی:

الحجاز پبلشرز، بنوری ٹاؤن۔	0314-2139797
اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن۔	021-34727159
دار البشائر، بنوری ٹاؤن۔	0334-2659744
ادارۃ النور، بنوری ٹاؤن۔	0324-2855000
مکتبہ القرآن، بنوری ٹاؤن۔	021-34856701
زم زم پبلشرز، اردو بازار۔	021-32729089
مکتبہ ندوہ، اردو بازار۔	0321-8936511
مکتبہ المعارف، دار العلوم کراچی۔	021-35032020

کوئٹہ:

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ۔	081-26622631
مکتبہ ماجدیہ۔	0333-7434142

پنجاب:

مکتبہ رحمانیہ۔	042-37224228
الفلاح پبلشرز۔	0333-4101085
مکتبہ عائشہ۔	0321-9233714
دار الناشر۔	0333-8335011

خیبر پختونخواہ (KPK):

مکتبہ عمر فاروق، قصہ خوانی بازار، پشاور۔	0311-8845717
مکتبہ بنوری ٹاؤن، لکی مروت۔	0336-9731158
مکتبہ فاروقیہ، بنو۔	0334-8825488
مکتبہ حقانیہ، اکوڑہ خٹک۔	0337-7445290
مکتبہ محمودیہ، صوابی۔	0312-9430416
مکتبہ الحرمین، اکوڑہ خٹک۔	0313-8680501
مولوی ظہور، مردان۔	0334-8414660

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر
ق	

شاخیں کاٹنا مزدلفہ اور منٰی میں

''درختوں کی شاخیں کاٹنا مزدلفہ اور منٰی میں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

شربت

☆ اگر شربت میں بالکل کسی قسم کی خوشبو نہیں ڈالی گئی تو وہ احرام کی حالت میں پینا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔

☆ ایسی بوتل، شربت اور پھلوں کا رس جن میں خوشبو ڈالی گئی ہو احرام کی حالت میں پینا منع ہے، اگر کوئی محرم تھوڑی مقدار میں ایک مرتبہ پیے گا تو صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا، اور اگر زیادہ مقدار میں پیا تھوڑا تھوڑا دو تین بار تو دم واجب ہوگا۔

☆ اگر خوشبو پینے کی چیز میں ملائی گئی اور خوشبو کی مقدار غالب ہے اور محرم نے پی لیا تو دم دینا واجب ہوگا اور اگر خوشبو کی مقدار کم اور مغلوب ہے تو پینے سے صدقہ دینا واجب ہوگا، مگر مغلوب کو بار بار پینے سے دم دینا واجب ہوگا اور اگر بہت پیا تو دم اور تھوڑا پیا تو صدقہ ہے، اور اگر تھوڑا تھوڑا دو بار پیا تو دم لازم ہے۔(۱)

(۱) ولو خلطه بمشروب كخلط الزعفران أو القرنفل بالقهوة فإن كان الطيب غالبًا أى باعتبار أجزائه ففيه الدم ، وإن كان مغلوبًا ففيه الصدقة الاّ أن يشرب مرارًا فعليه الدم . (إرشاد السارى : (ص: ۴۵۰) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى : فى الطيب ، فصل : فى أكل الطيب وشربه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

البحر العميق : (۸۴۲/۲) الباب الثامن : فى الجنايات وكفاراتها ، الفصل الثانى : التطيب والدهن ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

شامى : (۵۴۷/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

شرعی طریقہ سے حلال نہیں ہوا

اگر کوئی حاجی یا عمرہ کرنے والا شرعی طریقہ سے حلال ہوئے بغیر احرام کھولتا ہے تو ایک دم دینا لازم ہوگا، اگر متعدد بار ایسا کیا ہے تو ہر بار کے لئے ایک ایک دم دینا لازم ہوگا، اور احرام کھولنے کے بعد احرام کے ممنوعات کا مرتکب ہونے سے مزید کوئی دم لازم نہیں ہوگا۔(۱)

شکار کا گوشت کھانا

☆ اگر کسی غیر محرم حلال آدمی نے حرم کی حدود سے باہر کسی حلال جانور کو شکار کیا اور اس نے یا کسی اور غیر محرم نے اس جانور کو ذبح کیا، اور محرم آدمی نے اس جانور کو شکار کرنے اور ذبح کرنے میں کسی قسم کی شرکت اور مدد نہیں کی تو اس جانور کا گوشت محرم لوگوں کے لئے کھانا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) وإذا تعدد الجنايت تعدد الجزاء الا إذا اتحد المجلس ...... أو المحل ...... أو السبب ...... وإذا كفر للأولىٰ تعدد الجزاء في جميع الصور ، وإذا اختلف جنس الجناية تعذر التداخل إلا إذا فعلها على قصد رفض الإحرام ، فإنّ المحرم إذا نوىٰ رفض الإحرام ، فجعل يصنع ما يصنعه الحلال من لبس الثياب ، والتطيب والحلق ، والجماع ، وقتل الصيد ، فعليه دم واحد بجميع ما ارتكب . (غنية الناسک : (ص: ۲۴۱) باب الجنايات ، مقدمة في ضوابط ...... ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساري : (ص: ۵۷۸ ، ۵۷۹) باب في جزاء الجنايات وكفاراتها ، فصل : في ارتكاب المحرم المحظور على نيّة رفض الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 البحر العميق : (۸۸۲/۲) الباب الثامن في الجنايات وكفاراتها ، الفصل الخامس : الجماع ودواعيه ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۲) ويجوز للمحرم أكل ما اصطاده الحلال في الحل لنفسه أو للمحرم و ذبحه ، وإن لم يدل عليه محرم ولا أمره بصيده ولا أشار إليه ولا أعانه عليه ، فإن فعل شيئًا من ذٰلک لم يحل . (مناسک الملا على القاري مع إرشااد الساري : (ص: ۵۳۸) باب الجنايات وأنواعها ، النوع السادس : في الصيد ومايتعلق به ، فصل : يجوز للمحرم أكل ما اصطاده الحلال لنفسه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 بدائع الصنائع : (۲۰۵/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان حكم مايحرم على المحرم ، ط: سعيد . =

☆ حرم کی حدود میں محرم یا غیر محرم کے لئے گھریلو جانور کے علاوہ کسی اور جانور کا شکار کرنا، ذبح کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

شکار کرنا

حرم شریف کی حدود میں شکار کرنا محرم اور غیر محرم دونوں کے لئے حرام ہے۔(۲)

شکاری کی اعانت

احرام باندھنے کے بعد خشکی کے جانور کو شکار کرنا، اسکی طرف شکار کرنے والے کے لئے اشارہ کرنا یا شکاری کو بتانا، اوراس کی اعانت کرنا منع ہے، اوراعانت کی صورت یہ ہے کہ چھری، نیزہ یا بندوق یا گولی وغیرہ فراہم کرنا یا پکڑا دینا وغیرہ۔(۳)

= الهندية : (۱/ ۲۵۱) كتاب المناسک ، الباب التاسع فی الصيد ، ط: رشديه .

(۱، ۲) صيد الحرم حرام على المحرم والحلال ، إلاّ ما استثناه الشارع . (لباب المناسک مع شرحه : (ص: ۵۲۸) باب الجنايات وأنواعها ، النوع السادس : فی الصيد ومايتعلق به ، فصل : فی صيد الحرم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

وذبح الإبل والبقر والغنم والدجاج والبط الأهلی وقتل الهوام ...... (لباب المناسک مع شرحه : (ص: ۱۷۶) باب الإحرام ، باب مباحاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

غنية الناسک : (ص: ۲۹۹) باب الجنايات ، الفصل التاسع : فی صيد الحرم ، ط: إدارة القرآن .

لايحل قتل صيد الحرم ولا أخذه للمحرم والحلال جميعًا ،الاّ ما استثناه رسول الله ﷺ من الفواسق وغيرها من المؤذيات المبتدئة للأذى غالبًا ، فلايحل منه للحلال الاّ مايحلّ للمحرم .... (البحر العميق : (۲/ ۱۰۱۷) الباب التاسع ، فی ما يتعلق بحرم مكّة المعظمة ، الفصل الأوّل : فيما يرجع إلى الصيد ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة)

(۳) وقتل صيد البر ...... وأخذه ...... ودوام امساكه فی يده ...... و الإشارة إليه أی حال حضوره والدلالة أی حال غيبته، والإعانة عليه أی بنوع من أنواع الإعانة كإعارة سكين أو مناولة رمح و سوط . (إرشاد السارى : (ص: ۱۶۷ ، ۱۶۸) باب الإحرام ، فصل فی محرمات الإحرام، ط: الإمدادية مكّة المكّرمة)

الدر مع الرد : (۲/ ۴۸۷) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۸۹) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

شلوار

''پاجامہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲۳۶/۱)

شوال سے پہلے حج کا احرام باندھنا

''حج کا احرام شوال سے پہلے باندھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۷/۱)

شوال سے پہلے عمرہ کر کے مکہ میں رہ گیا

جو کوئی مرد یا عورت شوال سے پہلے عمرہ کر کے مکہ مکرمہ میں رہ گیا اس آدمی کے لئے تمتع کرنا جائز نہیں ہے، اگر بالفرض حج تمتع کرے گا تو دم دینا لازم ہوگا۔

ہاں اگر ایسا آدمی عمرہ کا احرام باندھ کر رمضان المبارک میں عمرہ نہ کرے بلکہ رمضان کا مہینہ گزرنے کے بعد شوال کے مہینے میں عمرہ کرے، پھر اسی سال حج کرے تو یہ جائز ہے اور یہ تمتع ہو جائے گا۔(۱)

شوط

☆''بیت اللہ'' کے چاروں طرف ایک چکر لگانے کو ایک ''شوط'' کہتے ہیں۔

---

(۱) لاتمتع ، ولاقران ، ولاجمع بيهما فی غير أشهر الحج لأهل مكة وأهل المواقيت الخمسة ومن دونها إلى مكّة ...... وكل آفاقی صار فی حكم أهل مكّة كأن دخل الميقات لحاجة فی أشهر الحج أو قبلها ، فدخلت عليه أو مكة بعمرة فی أشهر الحج ، فأفسدها أو قبلها ، فدخلت عليه وقد طاف لها الأكثر ...... الاّ أن يعود إلى أهله حلالاً ، ثم يرجع إلى مكّة محرمًا بالعمرة فی قول أبی حنيفة رضی اللّٰه تعالىٰ عنه ...... فإن قارنوا ، أو تمتّعوا ، فقد أساء وا ، ويجب عليهم الدم لإساء تهم . (غنية الناسک : (ص: ۲۱۹ ، ۲۲۰) باب التمتّع ، فصل : لاتمتّع ولا قران لأهل مكة ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۳۸۵ ، ۳۸۶) باب التمتّع ، فصل : فی تمتّع المكی ومن فی معناه ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

🗀 الدر مع الرد : (۵۳۹/۲) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

☆ طواف کی نیت کر کے بیت اللہ کے چاروں طرف سات مرتبہ گھومنے کو طواف کہتے ہیں اور ایک چکر کو ''شوط'' کہتے ہیں، یعنی اردو زبان کے ایک ''چکر'' کو عربی زبان میں شوط کہتے ہیں۔(۱)

شوہر پر حج فرض ہونے سے بیوی پر حج فرض ہوتا ہے یا نہیں

اگر بیوی مالدار نہیں تو شوہر پر حج فرض ہونے سے بیوی پر حج فرض نہیں ہوگا اور اگر بیوی بھی مالدار، صاحب استطاعت ہے تو بیوی پر بھی حج فرض ہوگا۔(۲)

شوہر دوسرے کو ظاہر کر کے حج کرنا

''دوسرے کی بیوی ظاہر کر کے حج کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۲۹۸)

---

(۱) وإذا فرغ من الاستلام أی وما يتعلق به من الأحكام أخذ عن يمين نفسه ...... مما يلی الباب وجعل البيت عن يساره ...... فيطوف سبعة أشواط أی جمعا بين الركن والواجب وراء الحطيم أی الحجر وجوبًا ، ومن الحجر الأسود أی الركن الأسعد إليه أی إلی وصوله إليه ثانيًا شوط ...... (إرشاد الساری : (ص: ۱۸۷ ، ۱۸۸) باب دخول مكّة ، فصل فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۰۳) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل فی الأخذ فی الطواف وكيفيّة أدائه ، ط: إدارة القرآن .

☜ البحر العميق : (۱۱۰۳/۲) الباب العاشر : فی دخول مكّة و فی الطواف والسعی ، فصل : يستحب الدخول من باب بنی شيبة ، ط: مؤسّسة الريان ، المكتبة المكيّة .

(۲) قال اللّٰه تبارک وتعالیٰ : ﴿ وللّٰه على النّاس حجّ البيت من استطاع إليه سبيلاً ﴾ (الآية : رقم : ۹۷ ، سورة آل عمران ، الجزء : ۴)

☜ السادس : الاستطاعة ، وهی القدرة على زاد يليق بحاله ، ولو لمكی ملكاً ، لا بالإباحة ، وعلى راحلة مختصّة به لغير مكی ومن حولها ، بالملک أو الإجارة ، ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۶) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

☜ وقد تجب ...... على مسلم ...... حر مكلف ...... صحيح البدن بصير ذی زاد ...... و راحلة ...... فضلًا عما لابد منه . (الدر المختار مع رد المحتار : (۴۵۵/۲ ، ۴۵۸ ، ۴۵۹ ، ۴۶۱) كتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ،ط : سعيد)

شوہر کا چچا

☆ شوہر کے سگے چچا کے ساتھ اور کوئی قرابت نہیں تو اس کے ساتھ حج کے لئے جانا جائز نہیں ہے، کیونکہ شوہر کے سگے چچا محرم نہیں ہیں، اور نامحرم کے ساتھ حج کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔

☆ اگر شوہر کے چچا کے ساتھ حرمت اور قرابت کی کوئی رشتہ داری ہے تو پھر حکم مختلف ہوگا، مثلاً چچازاد اور تایازاد میں نکاح ہوا، شوہر کا جو چچا ہے وہ بیوی کا بھی سگا چچا ہے، تو ایسے چچا کے ساتھ حج کے لئے جانا جائز ہوگا۔(۱)

شہوت کے ساتھ بیوی کو ہاتھ لگایا

احرام کی حالت میں بیوی کو شہوت سے ہاتھ لگانے سے دم واجب ہو جاتا ہے، چاہے انزال ہو یا نہ ہو۔(۲)

---

(۱) الرابع : المحرم أو الزوج لإمرأة بالغة ، ولو عجوزًا ومعها غيرها من النساء الثقات والرجال الصالحين فی مسيرة سفرٍ ...... والمحرم من لايجوز له مناكحتها على التابيد بقرابة أو رضاع أو مصاهرة ...... (غنية الناسک : (ص: ۲۶ ، ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۷۶ ، ۷۷) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمين (أو الزوج) للمرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ الدر مع الرد : (۴۶۴/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد .

(۲) ولو جامع فيما دون الفرج ، أی من الفخذ و نحوه (قبل الوقوف أو بعده أو باشر) أی مباشرة فاحشةً (أو عانق) ولو بالعری (أو قبّل أو لمس بشهوة) قيد للكل فأنزل أو لم ينزل) أی فی الجمع (فعليه دم) كما فی المبسوط الهداية والكافی والبدائع ، وشرح المجمع وغيرها . (اللباب و شرح اللباب (إرشاد الساری) : (ص: ۳۸۰) فصل فی حكم دواعی الجماع ، ط: حقانيه) ، و: (ص: ۴۸۶) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الرابع : فی حكم الجماع و دواعيه ، فصل : فی حكم دواعی الجماع ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

☐ غنية الناسک : (ص: ۲۶۸) باب الجنايات ، الفصل السادس : فی الجماع و دواعيه ، ط: إدارة القرآن .

☐ البحر الرائق : (۱۴/۳) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

شیروانی

احرام کی حالت میں شیروانی پہننا منع ہے، اور جو کپڑا بدن کی ہیئت پر سلا ہوا ہے اس کا پہننا احرام کی حالت میں منع ہے۔(۱)

اگر پورا ایک دن یا ایک رات پہنے رہا تو دم لازم ہوگا اور اگر اس سے کم پہنا تو صدقہ دینا واجب ہوگا۔(۲)

شیطان کو کنکریاں مارنے کی علت کیا ہے

حج کے موقع پر شیطان کو جو کنکریاں ماری جاتی ہیں اس کا سبب غالبا حضرت ابراہیم علیہ السلام والا واقعہ ہی ہے مگر یہ علت نہیں، ایسے امور کی علت تلاش نہیں کی جاتی، بس جو حکم ہو اس کی تعمیل کی جاتی ہے، اور حج کے اکثر افعال اور ارکان عاشقانہ

---

(۱) ولبس المخيط أى على وجه المعتاد ، والقميص خص بالذكر ؛ لأنّه لا يجوز لبسه ولو عدم الإزار إتفاقًا ؛ لأنه لايمكنه أن يأتزر به ...... والسراويل .... (إرشاد السارى : (ص: ۱۲٦) باب الإحرام ، فصل فى محرمات الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

ولبس المخيط ، قال الحلبى رحمه اللّٰه تعالىٰ : أن ضابطة لبس كل شيئ معمول على قدر البدن أو بعضه بحيث يحيط به خياطة ، أو تلزيق بعضه ببعض أو غيرهما ، ويستمسك عليه بنفس لبس مثله الا المكعب بكسر الميم ، وفتح العين ...... (غنية الناسک : (ص: ۸۵) باب الإحرام ، فصل فى محرمات الإحرام ، ...... ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۴۸۹/۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

(۲) فإذا لبس مخيطًا يوماً كاملاً أو ليلةً كاملةً فدم ، المراد مقدار أحدهما ، فلو لبس من نصف نهار إلى نصف الليل من غير انفصال ، أو بالعكس لزمه ، وفى أقلّ من يوم و ليلة صدقة ، كذا فى المتون . (غنية الناسک : (ص: ۲۵۱) باب الجنايات ، الفصل الثانى : فى لبس المخيط ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساسرى : (ص: ۴۲۴ ، ۴۲۵) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الأوّل : فى حكم اللبس ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۵۴۷/۲) كتاب الحج ، باب الجنايا ت، ط: سعيد .

انداز کے ہیں کہ عقلاء ان کی علتیں تلاش کرنے سے قاصر ہیں۔(۱)

شیطان کی رمی میں تاخیر کرنا

ایک شیطان کی رمی کے بعد دوسرے شیطان کی رمی میں دعا کے علاوہ تاخیر کرنا بھی مکروہ ہے۔(۲)

شیطان کے قریب سے کنکریاں اٹھانا

شیطان کے آس پاس سے کنکریاں لے کر مارنا جائز ہے البتہ جو کنکریاں شیطان کے اردگرد بنائے گئے حوض میں ہیں ان سے رمی کرنا صحیح نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) والسر فی رمی الجمار ما ورد فی نفس الحدیث من أنّه إنّما جعل لإقامة ذكر اللّٰه عزّ وجلّ...... وأيضًا ورد فی الأخبار ما يقتضی أنّه سنّةٌ سنّها إبراهيم عليه السلام حين طرد الشيطان ، ففی حكاية مثل هٰذا الفعل تنبيه للنفس أیّ تنبيه . (حجة اللّٰه البالغة : (۲/ ۶۰) مبحث فی أبواب الحج ، صفة المناسک ، السر فی رمی الجمار ، ط: رشيديه دهلی)

والحكمة فيه ترجع إلی الاقتداء بسيدنا إبراهيم عليه الصلوٰة والسلام ؛ لأنّ اللّٰه تعالیٰ أوحیٰ له فی هٰذه الأراضی المقدّسة بذبح ولده فامتثل ، وقام ليصدع بأمر اللّٰه ، فوسوس له الشيطان بأن لايفعل هٰذا الذبح ، فأخذ إبراهيم عليه السلام حصيات ورماه بها ، ...... ولما كان إبليس وسوس فی هٰذا المكان لسيدنا إبراهيم وسيدنا إسماعيل والسيدة هاجر ، وكل منهم رمی عليه الجمرات ، فاقتداء بهم نرجم إبليس لعنة اللّٰه ...... (حكمة التشريع و فلسفته : (۱/ ۲۷۳) حكمة رمی الجمرات ، ط: أنصاری كتب خانه ، كابل)

البحر العميق : (۴/ ۱۸۸۲ ، ۱۸۸۳ ، ۱۸۸۴) الباب الثانی عشر : فی الأعمال المشروعة يوم النحر ، فصل : فيما يفعله الحاج أيّام التشريق ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكية .

(۲) ولايشترط الموالاة بين الجمرات ، ولا بين رميات جمرة واحدة ، بل يسن فيكره تركها . (غنية الناسک : (ص: ۱۸۶) باب رمی الجمار ، فصل : فی الترتيب بين الجمار الثلاث، تتمة ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۳۵۱) باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل : فی أحكام الرمی وشرائطه ، وواجباته ، الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامی : (۲/ ۵۱۴) كتاب الحج ، مطلب : فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعيد .

(۳) ويكره أخذها من عند الجمرة ؛لأنّها مردودة لحديث " من قبلت حجته رفعت جمرته " ، =

شیمپو

احرام کی حالت میں چاہے احرام کھولنے سے پہلے ہی کیوں نہ ہو، خوشبو والے صابن یا شیمپو استعمال کرنے سے احتراز کرنا ضروری ہے، تاہم ان چیزوں کے استعمال کرنے کی صورت میں تفصیل یہ ہے کہ:

ا۔ ایسا خوشبودار صابن یا شیمپو جس کی خوشبو زیادہ ہے تو اس سے سر، چہرہ اور ہاتھ وغیرہ دھونے سے دم واجب ہوگا۔

۲۔ اور اگر ان چیزوں میں خوشبو ہلکی ہے اور بار بار نہیں دھویا تو صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

۳۔ اور اگر ان چیزوں میں خوشبو بالکل نہ ہو تو استعمال سے کچھ واجب نہ ہوگا ، لیکن احرام والوں کے لئے جسم کا میل دور کرنا مکروہ ہے، اس لئے احرام کے دوران ایسا صابن اور شیمپو استعمال کرنے سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔(۱)

= وفی الرد : وما هی الا كراهة تنزيهية "فتح" أشار إلی أنّه يجوز أخذ من أیّ موضع سواه . (الدر مع الرد : (۲/۵۱۵) كتاب الحج ، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید)

⊏ إرشاد الساری : (ص: ۳۱۴) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فی رفع الحصی ، قبيل : باب مناسک منٰی ، ط: الإمداديه ، مكّة المكرّمة .

⊏ غنية الناسک : (ص: ۱۶۸) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فی إفاضة من المشعر الحرام ورفع الحصی من المزدلفة وقدر الحصی ، ط: إدارة القرآن .

(۱) قال اصحابنا رحمهم اللّٰه تعالیٰ ان مايستعمل فی البدن ثلاثة أنواع : طيب محض معد للتطييب بـه كالمسک والزعفران والغالية والعنبر والكافور ونحوها تجب به الكفارة علی أیّ وجه استعمل حتٰی لو داوٰی عينيه أو شقوق رجليه تجب به الكفارة ، ونوع ليس بطيب بنفسه ولا فيه معنی الطيب كالالية والشحم فسواء أكله أو ادّهن به أو جعله فی شقوق رجليه فلاشیئ عليه . (غنية الناسک : (ص: ۸۹) باب الإحرام ، فصل فی محرمات الإحرام و محظوراته، ط: ادارة القرآن)

⊏ وفی قاضيخان : لو غسل المحرم باشنان فيه طيب ، فإن كان من رآه سمّاه اشنانًا كان عليه صدقة ، وإن كان سمّاه طيبًا كان عليه الدم ، وهٰكذا ذكر صاحب المحيط . (البحر العميق : =

....

= (۲/۸۴۰) الباب الثامن فی الجنایات و کفاراتها ، الفصل الثانی : التطیب ، والدّهن ، ط: مؤسسة الریّان ، المکتبة المکیّة)

خامسًا : التطیّب فی الثوب والبدن وتطریة الجلد بدهنه بالمطریات فعلی المحرم أن یجتنب ذٰلک لما روینا فی الحدیث السابق (ولاتمسوه طیبا) ولما أخرج الترمذی من حدیث ابن عمر أنه ﷺ قال : (الحاج الشعث التفل) والشعث المنتشر الشعر لقلة تعهده له ، والتفل التارک للطیب ، وقد مرّ معنیٰ قوله علیه الصلاة والسلام (ولا تلبسوا من الثیاب شیئًا مسه زعفران ولا ورس) لأن فیها رائحة طیبة والمنع للطیب لا للون . (الفقه الحنفی : (ص: ۴۸۵) کتاب الحج، محظورات الإحرام ، ط: دار القلم)

ولو غسل رأسه أو یده بأشنان فیه الطیب فإن کان من رآه سمّاه اشنانًا فعلیه صدقة الآن یغسل مرارًا فدم ولو غسل رأسه بالحرض والصابون لارِوایه فیه ، و قالوا لاشیئ فیه لأنّه لیس بطیب ولایقتل الهوام کذا فی الغنیة ، واللباب ، قلت : ولینظر حکم الصابون الّذی یلین الشعر ، ویقتل الهوام و فیه الطیب والظاهر مما ذکر أنّ فیه صدقة ولم أره صریحًا . (معلم الحجاج : (ص: ۲۳۷) ...... ط: مکتبه تهانوی)

فی مکروهاته : إزالة التفث بفتحتین أی الوسخ والدرن ، وکذا الشعث وهو تفرق الشعر ...... (إرشاد الساری : (ص: ۱۶۹) باب الإحرام ، فصل : فی مکروهاته ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

صابن

☆ ......اگر صابن خوشبودار نہیں ہے، یا دوسری میل کاٹنے والی چیز سے غسل کرنا احرام والے کے لئے جائز ہے، لیکن اس سے جوئیں نہ مرنے پائیں۔(۱)

☆ بلاخوشبو خالص صابن سے دھونے میں کوئی چیز واجب نہیں، لیکن احرام والوں کے لئے جسم کا میل دور کرنا مکروہ ہے۔(۲)

☆ ......صابن کے ذریعے ہاتھوں کی صفائی مقصود ہوتی ہے، خوشبو مقصود نہیں ہوتی، نیز اس کو دیکھنے والا خوشبو نہیں سمجھتا بلکہ صفائی کا ذریعہ سمجھتا ہے، اور اس میں خوشبو کے اجزاء کم اور صفائی کے اجزاء زیادہ ہوتے ہیں، اس لئے اس میں دم واجب نہیں ہوگا، ہاں صدقہ دینا لازم ہوگا۔(۳)

مزید تفصیل کے لئے ''شیمپو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

---

(۱) لہ الاغتسال بالماء القراح وماء الصابون ،و الحرض ، ویکرہ بالسدر ونحوہ کمامرّ ، ولہ الاغتسال بأیّ ماء کان ولکن بحیث لایزیل الوسخ ، بل یقصد الطھارۃ أو دفع الغبار ، أو الحرارۃ ...... وأمّا إزالۃ الوسخ فمکروھۃ . وغسل الثوب للطھارۃ ، أو النظافۃ لایقصد قتل القملۃ والزینۃ . (غنیۃ الناسک : (ص: ۹۱ ، ۹۲) باب الإحرام ، فصل فی مباحات الإحرام ، ط: إدارۃ القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۱۷۲) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاتہ ، ط: الإمدادیۃ ، مکّۃ المکرّمۃ .

الدر مع الرد : (۲/۴۹۰) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فیما یحرم بالإحرام ومالایحرم ، ط: سعید .

(۲) انظر الحاشیۃ السابقۃ رقم: ۱ .

(۳) وغسل الرأس واللحیۃ والجسد بالسدر ونحوہ ...... بخلاف غسلہ بصابون او دلوک او اشنان فإنّہ لایکرہ الاّ أن یزیل الوسخ . (غنیۃ الناسک فی بغیۃ المناسک : (ص: ۹۰) باب الإحرام ، فصل فی مکروھات الإحرام ، ط: ادارۃ القرآن) =

صابن سے بال صاف کرنا

’’دوا سے بال صاف کرنا‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۲۹۵)

صاحب نصاب پر حج فرض ہے یا نہیں؟

اگر صاحب نصاب آدمی کے پاس قرض اور غیر حاضری کے ایام کے اہل و عیال کے خرچ کو نکالنے کے بعد اتنی رقم یا اس زیادہ موجود ہے جس کا حکومت کی طرف سے حج کے لئے اعلان ہوتا ہے تو اس پر حج کرنا فرض ہوگا، اور اگر صاحب نصاب کے پاس اتنی رقم موجود نہیں ہے تو اس پر حج فرض نہیں ہوگا۔(۱)

= الغسل أی الاغتسال بالماء القراح، وماء الصابون والاشنان، ويكره بالسدر لكن يستحب أن لا يزيل الوسخ بأیّ ماء كان بل يقصد الطهارة أو دفع الغبار، والحرارة. (لباب المناسک مع شرحه (إرشاد الساری): (ص: ۱۳۵) باب الإحرام، فصل فی مباحاته، ط: بيروت، و: (ص: ۱۷۲) ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

البحر العميق: (۲/ ۸۴۰) الباب الثامن فی الجنايات وكفاراتها، الفصل الثانی: التطيب والدهن، ط: مؤسسة الريّان المكتبة المكيّة.

(۱) فرض مرة على الفور على مسلم، حر، مكلف، صحيح، بصير، ذی زاد، و راحلةٍ، فضلاً عما لابد منه (كما مرّ فی الزكوٰة أی من بيان مالابدّ منه من الحوائج الأصلية كفرسه و سلاحه، وثيابه و عبيد خدمته وآلات حرفته وأثاثه و قضاء ديونه وأصدقته ولو مؤجلة كما فی اللباب وغيره، والمراد قضاء ديون العباد، ......) وعن نفقة عياله إلى عوده. (تنوير الأبصار مع الرد: (۲/ ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۸، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳) كتاب الحج، مطلب: فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد)

السادس: الاستطاعة، وهی ملک الزاد والتمكن من الراحلة ...... ونصاب الوجوب (أی مقدار مايتعلق به وجوب الحج من الغنى ليس له حد من نصابٍ شرعی على ما فی الزكوٰة بل هو) ملک مال يبلغه إلى مكّة (بل إلى عرفة) ذاهبًا و جائيًا راكبًا فی جميع السفر لاماشيًا، بنفقة متوسطة فاضلاً عن مسكنه ...... ونفقة من عليه نفقته وكسوته وقضاء ديونه و أصدقة نسائه ولو مؤجلة إلى حين عوده. (لباب المناسک مع شرحه و إرشاد الساری: (ص: ۵۵، ۵۷، ۵۸، ۵۹) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۹) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

صبح صادق تک مزدلفہ میں نہیں ٹھہرا

”مزدلفہ میں صبح صادق تک نہیں ٹھہرا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۷۷/٤)

صحبت

☆طواف زیارت سے پہلے صحبت کرنا جائز نہیں ہے تاہم وقوف عرفات کے بعد سر منڈوانے سے پہلے صحبت کرنے سے حج فاسد نہیں ہوگا لیکن بڑا دم یعنی ایک پورا اونٹ یا پوری سالم گائے حدود حرم میں ذبح کرنا لازم ہوگا۔(۱)

☆طواف زیارت سے پہلے صحبت کرنے سے ایک بڑا دم یعنی اونٹ یا گائے حدود حرم میں ذبح کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۳) وإن جامع بعد الوقوف بعرفة أى ولو ساعة قبل الحلق أى ولو حال الوقوف ، وقبل طواف الزيارة كله أو أكثره أى بأن طاف منه ثلاثة أشواط ، لم يفسد حجه أى لأدائه الركن الأعظم الّذى لايفوت الاّ بفوته وهو الوقوف لقوله ﷺ " الحج عرفة " وعليه بدنة أى لجماعه قبل الحلق ...... سواء جامع عامدًا أو ناسيًا . (إرشاد السارى : (ص: ۴۸۱) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الرابع : فى حكم الجماع و دواعيه ، فصل : فى الجماع قبل الحلق وبعده ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسك : (ص: ۲۶۹) باب الجنايات ، الفصل السادس : فى الجماع و دواعيه ، مطلب : وأمّا لو جامع بعد وقوفه ، ط: إدارة القرآن .

☜ البحر العميق : (۸۷۹/۲) الباب الثامن : فى الجناياة وكفاراتها ، الفصل الخامس : الجماع ودواعيه ، إن جامع بعد الوقوف بعرفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۲) لو جامع أوّل مرّة بعد الحلق قبل الطواف ، فعليه شاة ، وقيل : بدنة ، (...... وأطلق فى المسعودى حيث قال : إن جامع بعد الحلق قبل الطواف ، فعليه بدنة . وهٰذا الإطلاق هو الأظهر ؛ لأنّ حلقه بالنسبة إلى الجماع كلاحلق ، ويستوى فيه القارن والمفرد ، قال ابن الهمام : وقول موجب البدنة أوجه ؛ لأنّ المذكور فى ظاهر الرواية إطلاق لزوم البدنة بعد الوقوف ، من غير تفصيل بين كونه قبل الحلق أو بعده . (لباب المناسك مع شرحهٖ و إرشاد السارى : (ص: ۴۸۲ ، ۴۸۳) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الرابع : فى حكم الجماع و دواعيه ، فصل : فى جماع القارن أوّل مرّة بعد الحلق قبل الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ فشرائط وجوب البدنة بالجماع ثلاثة : الأوّل : أن يكون الجماع بعد الوقوف ، الثانى : أن يكون=

☆ سر منڈوانے کے بعد طواف زیارت سے پہلے صحبت کرنے سے حج فاسد نہیں ہوگا لیکن اس صورت میں بھی ایک اونٹ یا گائے حدود حرم میں ذبح کرنا لازم ہوگا۔(۱)

صحبت کرنا

''عمرہ کے بعد حج سے پہلے'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۲۱۲)

صحرائی زمین

اگر صحرائی زمین اس قدر ہے کہ اس کی آمدنی اور پیداوار اس کے اور اس کے اہل وعیال کے سالانہ خرچ سے زیادہ نہیں ہے تو اس پر حج فرض نہیں اور زمین فروخت

= قبل الطواف و قبل الحلق عند الجمهور وأمّا على قول المحققين : فقبل الطواف قبل الحلق أو بعده ، الثالث : أن يكون الجماع أوّل مرّة ، فلو جامع مرّة ثانية ، فعلى كل واحد شاة مع البدنة . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۱) باب الجنايات ، الفصل السادس : في الجماع و دواعيه ، تنبيه : ط: إدارة القرآن)

🗁 الدر مع الرد : (۲/ ۵۶۰) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۱) ولو جامع أوّل مرّة بعد الحلق قبل الطواف ، فعليه شاة ، وقيل : بدنة ، (...... وأطلق في المسعودي حيث قال : إن جامع بعد الحلق قبل الطواف ، فعليه بدنة . وهٰذا الإطلاق هو الأظهر ؛ لأنّ حلقه بالنسبة إلى الجماع كلاحلق ، ويستوي فيه القارن والمفرد ، قال ابن الهمام : وقول موجب البدنة أوجه ؛ لأنّ المذكور في ظاهر الرواية إطلاق لزوم البدنة بعد الوقوف ، من غير تفصيل بين كونه قبل الحلق أو بعده . (لباب المناسک مع شرحه و إرشاد الساري : (ص: ۴۸۲ ، ۴۸۳) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الرابع : في حكم الجماع و دواعيه ، فصل : في جماع القارن أوّل مرّة بعد الحلق قبل الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 فشرائط وجوب البدنة بالجماع ثلاثة : الأوّل : أن يكون الجماع بعد الوقوف ، الثاني : أن يكون قبل الطواف و قبل الحلق عند الجمهور وأمّا على قول المحققين : فقبل الطواف قبل الحلق أو بعده ، الثالث : أن يكون الجماع أوّل مرّة ، فلو جامع مرّة ثانية ، فعلى كل واحد شاة مع البدنة . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۱) باب الجنايات ، الفصل السادس : في الجماع و دواعيه ، تنبيه : ط: إدارة القرآن)

🗁 الدر مع الرد : (۲/ ۵۶۰) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

کرنا لازم نہیں۔(۱)

صدری

احرام کی حالت میں ''صدری'' پہننا منع ہے، اور جو کپڑا بدن کی ہیئت پر سلا ہوا اس کا پہننا احرام کی حالت میں مردوں کے لئے منع ہے۔(۲)
عورتوں کے لئے منع نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) وإن كـان لـه من الضياع مالو باع مقدار مايكفى الزاد والراحلة ، يبقى بعد رجوعه من ضيعته قـدر مـايـعيـش بـغلته الباقى ، يفترض عليه الحج ، وإلاّ فلا . (غنية الناسک : (ص: ۲۰ ، ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، تنبيه ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۶۰ ، ۶۱) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ شـامـى : (۲/۴۶۲) كتـاب الـحـج ، قبيـل : مـطـلـب : فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد .

(۲) ولبـس الـمـخيـط أى عـلـى وجه المعتاد ، والقميص ...... والسراويل ...... (إرشاد السارى : (ص: ۱۶۶) باب الإحرام ، فصل : فى محرمات الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ ولبـس الـمـخيـط ، قـال الـحلبى رحمه اللّٰه تعالىٰ أن ضابطه لبس كل شيئ معمول على قدر البـدن ، أو بـعضه بحيث يحيط به بخياطته . (غنية الناسک : (ص: ۸۵) باب الإحرام ، فصل : فى محرمات الإحرام ،ط : إدارة القرآن)

☜ الدر مع الرد : (۲/۴۸۹) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فى ما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

(۳) هى فيه كالرجال غير أنّها لاتكشف رأسها وتكشف وجهها ......وتلبس من المخيط مابدا لها كـالـدرع والـقـميـص ، والسـراويـل ، والـخـفيـن ، والـقفازين ، وقوله عليه الصلوٰة والسلام : '' ولاتـلبـس الـقـفـازيـن '' هـى ندب ، (غنية الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل فى إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشـاد السـارى : (ص: ۱۶۲) بـاب الإحرام ، فصل فى إحرام المرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ الدر مع الرد : (۲/۵۲۸) كتاب الحج ، قبيل : باب القران ،ط : سعيد .

اگر ”صدری“ ایک دن یا ایک رات پہنے رہا تو دم دینا لازم ہوگا اس سے کم میں صدقہ دینا واجب ہوگا۔(۱)

صدقہ

☆ اگر صدقہ مطلق بولا جائے تو اس سے نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور، کشمش یا جو مراد ہوتا ہے اور ایک صاع ساڑھے تین کلو ہے اور نصف صاع سے پونے دو کلو مراد ہے جو احتیاط کے طور پر دو کلو کہا جاتا ہے، آسان الفاظ میں صدقہ کا لفظ مطلق ہونے کی صورت میں صدقۂ فطر کی مقدار مراد ہوتی ہے۔

☆ اور جس جگہ پر صدقہ کی مقدار ذکر کی جاتی ہے وہاں پر وہی مقدار مراد ہوتی ہے۔(۲)

صدقۂ جنایت کئی فقیروں میں تقسیم کرنا

صدقۂ جنایت میں صدقۂ فطر کی بقدر جنایت ہونے کی صورت میں ایک

---

(۱) فإذا لبس مخيطًا يومًا كاملاً أو ليلةً كاملةً فعليه دم وفى أقلّ من يوم أو ليلة صدقة . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۴۲۴ ، ۴۲۵) باب الجنايات وأنواعها ، البوع الأوّل : فى حكم اللبس ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۲۵۱) باب الجنايات ، الفصل الثانى : فى لبس المخيط ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۵۴۷/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۱) حيث اطلق الصدقة فالمراد نصف صاع من بر أو صاع من غيره ، كالتمر والشعير إلاَّ فى جزاء اللبس ...... والطيب والحلق ...... فالمراد فيه ...... من الصدقة ثلاثة أصوع من برٍ أو ستة أصوع من غيره ...... وإلاَّ فى قتل الجراد ...... والقمل ...... ففيها ...... يطعم شيئًا أى من الصدقة ولو يسيرًا . (إرشاد السارى : (ص: ۵۲۰) باب جزاء الجنايات وكفاراتها ، فصل : فى أحكام الصدقة وشرائط جوازها ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ البحر العميق : (۸۰۷/۲) الباب الثامن ، فى الجنايات و كفاراتها ، الفصل الأوّل : حكم اللّبس ، ط: مؤسسة الريّان المكتبة المكيّة .

▭ غنية الناسک : (ص: ۲۶۳) باب الجنايات ، فصل : فى شرائط كفاراتها الثلاث ، مطلب : فى شرائط جواز الصدقة ، ط: ادارة القرآن .

صدقہ ایک مسکین ہی کو دینا ضروری ہے، اگر ایک صدقہ کی رقم دو یا زیادہ مسکینوں میں تقسیم کی جائے گی تو صدقہ ادا نہیں ہوگا۔(۱)

صفا

☆...... بیت اللہ شریف کے مشرقی جنوبی گوشہ کے قریب ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس سے سعی شروع کی جاتی ہے۔(۲)

☆......صفا کی بلندی کے اول حصہ پر چڑھنا جہاں سے بیت اللہ نظر آجائے کافی ہے، بعض لوگ بالکل دیوار تک چڑھ جاتے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے۔(۳)

☆......''صفا'' صاف پتھر کو کہتے ہیں، چونکہ صفا کا پہاڑ صاف ستھرا تھا اس

---

(۱) والا ان الزكاة والفطرة يشترط فى صرفهما التمليک ، وفى ما سواهما يكفى الإباحة أيضًا ، وأيضًا يجوز فيها التفريق لا فى صدقة الكفارة . (غنية الناسک : (ص: ۳۵۶) باب الهدايا ، فصل : فى أحكام الهدايا بعد الذبح ، ط: ادارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۵۶۲) باب فى جزاء الجنايات وكفاراتها ، فصل : فى أحكام الصدقة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

☐ البحر العميق : (۸۰۹/۲ ، ۸۱۰) الباب الثامن ، فى الجنايات وكفاراتها ، الفصل الأوّل : حكم اللّبس ، ط: مؤسسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۲)

(۳) ويصعد عليه أى يطلع على الصفا حتى يرى البيت أى الكعبة من الباب أى من باب الصفا المحاذى لها ، لا من فوق الجدار أى لايلزمه أى يصعد بحيث أنّه يرى البيت من فوق جدار المسجد . إن أمكنه ...... وإلا فقدر ما يمكنه ...... وما يفعله بعض أهل البدعة والجهلة المتوسوسة من الصعود عليه حتى يلصقوا أنفسهم بالجدر . فهو خلاف طريقة أهل السنة والجماعة . (إرشاد السارى : (ص: ۲۴۲) باب السعى بين الصفا والمروة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۲۸) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى كيفية أداء السعى ، ط: إدارة القرآن .

☐ شامى : (۵۰۰/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى السعى بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

لئے اس کا نام ''صفا'' رکھا گیا یا صفا پر آدم صفی اللہ علیہ السلام بیٹھے تھے، اس لئے ''صفا
'' پہاڑ کہتے ہیں، اور مروہ پر ان کی بیوی بیٹھی تھیں۔(۱)

صفا مروہ کا حکم توسیع کے بعد

''صفا مروہ کی توسیع'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴۵/۳)

صفا مروہ کی توسیع

صفا اور مروہ دو پہاڑوں کے نام ہیں، اور پہاڑ لمبے اور چوڑے ہوتے ہیں۔(۲)

صفا مروہ جبل ہیں، عربی زبان میں چھوٹے پہاڑ کو جبل نہیں کہتے، جب صفا اور مروہ لمبے چوڑے پہاڑ ہیں تو توسیع کے بعد مسعی (سعی کی جگہ) بھی چوڑی ہوگی، بلکہ کسی زمانے میں تو ان دونوں پہاڑوں کے درمیان مکانات تھے اور لوگ مکانات سے باہر کی طرف سعی کرتے تھے، خلیفہ مہدیؒ نے ان مکانات کو منہدم کرادیا تھا اور ان میں سے بعض حصے کو مسجد حرام میں داخل کرادیا تھا اور بعض کو چھوڑ دیا تھا، پھر ایک زمانہ تک صفا مروہ کے دونوں اطراف میں دکانیں بنی ہوئی تھیں، سعودی حکومت نے ان کو بھی منہدم کردیا، اور آج کل صفا اور مروہ میں چوڑائی کے اعتبار سے بہت توسیع

---

(۱) (والسعی) وعند الأئمة الثلاثة هو ركن (بين الصفا) سمّي به؛ لأنّه جلس عليه آدم صفوة اللّٰه، (والمروة) لأنّه جلس عليه امرأته وهي حواء ولذا أنثت. (الدر مع الرد: (۴۶۸/۲) كتاب الحج، مطلب: في فروض الحج و واجباته، ط: سعيد)

☐ ثم اعلم أنّ أصل الصفا في اللغة الحجر الأملس وهو والمروة جبلان معروفان بمكّة، وكان الصفا مذكرًا؛ لأنّ آدم عليه السلام وقف عليه فسمي به، و وقفت حواء على المروة فأنث لذلك، كذا ذكر القرطبي في تفسيره.

☐ البحر الرائق: (۳۳۳/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

☐ الجامع لأحكام القرآن للقرطبي: (ص: ۱۷۹/۲) تفسير سورة البقرة، رقم الآيه: ۱۵۸، ط: دار عالم الكتب رياض.

(۲) الصفا: العريض من الحجارة الأملس، جمع صفاة، يكتب بالألف...... ومنه الصفا والمروة، =

کردی گئی ہے، اور ۱۴۳۰ھ تک جتنا چوڑا تھا اس کا ڈبل کر دیا ہے، تو یہ توسیع صحیح ہے اور اس میں سعی کرنا درست ہے۔

صفا، مروہ مسجد حرام میں داخل ہیں یا نہیں؟

صفا مروہ مسجد حرام کا حصہ نہیں ہیں، اور یہ مسجد حرام میں داخل نہیں ہیں۔(۱)
اور یہ دونوں مستقل طور پر شعائر اسلام میں داخل ہیں اس لئے وہاں آنے کیلئے پاکی شرط نہیں ہے، باقی پاکی کی حالت میں آنا بہتر اور ادب کے مطابق ہے۔(۲)

= وهما جبلان بين بطحاء مكة والمسجد ...... الصفا : اسم أحد جبلى المسعى ، والصفا موضع بمكة .(لسان العرب : (۴۶۲/۱۴) مادة : صفا ، ط: دار صادر بيروت)
الجبل : اسلم لكل وتد من اوتاد الأرض إذا عظم و طال . (لسان العرب : (۹۶/۱۱) تحت مادة الجبل ، ط: بيروت)
المرو ...... واحدتها " مروةً " ومروة المسعى الّتى تذكر مع الصفا وهى أحد راسيه الّذين ينتهى السعى إليها سميت بذٰلك ...... والمروة جبل مكّة شرّفها اللّٰه تعالىٰ فى التنزيل العزيز : ﴿إنّ الصفا والمروة من شعائر اللّٰه﴾ . (لسان العرب : (۲۷۵/۱۵) مادة : مرا ، ط: دار صادر، بيروت)
المعجم الوسيط : (۸۶۵/۲) باب الميم ، ط: دار الدعوة .
المنجد فى الأعلام : (ص: ۳۴۵)
معجم البلدان : (۴۱۱/۳)
الجامع لأحكام القرآن : (۱۷۹/۲) البقرة ، رقم الآية : ۱۵۸ ، ط: دار عالم الكتب ، رياض .
(۱) وأمّا أنّه عليه السلام خرج من باب بنى مخزوم ، فاسنده الطبرانى عن ابن عمر أنّ رسول اللّٰه ﷺ خرج من المسجد إلى الصفا من باب بنى مخزوم ، واسند أيضًا عن جابر رضى اللّٰه عنه أنّ النّبىّ ﷺ ...... ثم خرج من باب الصفا ...... الخ . (فتح القدير : (۳۶۱/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشيديه)
وفى أيضًا : (قوله : ثمّ يخرج إلى الصفا) مقدما رجله اليسرىٰ حال الخروج من المسجد قائلاً باسم اللّٰه ، والسلام على رسول اللّٰه ﷺ اللهم اغفرلى ذنوبى وافتح لى أبواب رحمتك وادخلنى فيها . (فتح القدير : (۳۶۱/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشيديه)
(۲) ﴿إنّ الصّفا والمروة من شعائر اللّٰه فمن حجّ البيت أو اعتمر فلا جناح عليه أن يطّوّف بهما﴾ (سورة البقرة : ۱۵۸) =

صفا مسجد حرام میں داخل نہیں

"صفا مروہ مسجد حرام میں داخل ہیں یا نہیں" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (٣/٤٦)

صفوں کا حکم

☆ اگر حرم شریف میں جماعت کی نماز کے دوران صفوں کے درمیان فاصلہ رہے گا تو نماز ہوجائے گی، اقتدا بھی صحیح ہوجائے گی، البتہ جان بوجھ کر صفوں کو متصل نہ کرنا اور درمیان میں فاصلہ رکھنا مکروہ ہے۔

☆ حرم شریف سے باہر اگر صفیں متصل ہیں، درمیان میں فاصلہ نہیں تو نماز صحیح ہوجائے گی، اور اگر صفوں کے درمیان میں سڑک یا زیادہ فاصلہ ہے تو اقتدا صحیح نہیں ہوگی اور نماز بھی صحیح نہیں ہوگی ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

صلوۃ وسلام پڑھنا

"درود وسلام پڑھنا" عنوان کو دیکھیں۔ (٢/ ٢٧١)

= ☜ فی مستحبّاته : ...... والطهارة ، أی مطلقا فی الثوب والبدن عن النجاسة الحقيقية والحكمية كبرٰی وصغرٰی . (إرشاد الساری : (ص : ۲۵۵) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل : فی مستحباته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۳۵) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل : فی سنن السعی ، ط: إدارة القرآن .

(۱) ☜ (ويمنع من الاقتداء) ...... (طريق تجری فيه عجلة) آلة يجرها الثور (أو نهر تجری فيه السفن) ...... (أو خلاء) أی فضاء (فی الصحراء) أو فی مسجد كبير جدا كمسجد القُدس (يسع صفين) ......(الدر مع الرد : (۱/ ۵۸۴ ، ۵۸۵) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد)

☜ الهندية : (۱/ ۸۷) كتاب الصلاة ، الباب الخامس : فی الإمامة ، الفصل الرابع : فی بيان ما يمنع الصحة الاقتداء ومالايمنع ، ط: رشيديه .

☜ بدائع الصنائع : (۱/ ۱۴۵) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا شرائط الأركان ، قبيل : فصل : وأمّا واجباتها بصفحة ، ط: سعيد .

طائف سے آنے والا

☆ ''طائف'' میقات سے باہر ہے وہاں سے احرام کے بغیر آنا صحیح نہیں ہے، لہذا طائف سے مکہ مکرمہ آنے والے کا مقصد کچھ بھی ہو (جمعہ کی نماز پڑھنے کا ارادہ ہو، یا دوست احباب سے ملنا مقصد ہو یا حج یا عمرہ کی نیت ہو، یا کوئی کاروباری تجارتی غرض ہو ان تمام صورتوں میں) میقات سے حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آنا لازم ہوگا، اگر ایسے لوگ میقات سے احرام باندھے بغیر مکہ مکرمہ آگئے اور واپس میقات آکر احرام نہیں باندھا تو وہ گنہگار رہوں گے اور ان کے ذمہ حج یا عمرہ بھی واجب ہوگا۔(۱)

حنفی مذہب کے مطابق ایسے لوگ جتنی مرتبہ طائف سے احرام کے بغیر مکہ مکرمہ آئیں گے ان کے ذمہ اتنے ہی عمرے لازم ہوں گے، اور میقات سے احرام باندھ کر نہ آنے کی وجہ سے جو کوتاہی ہوئی ہے اس پر استغفار کرنا بھی لازم ہے۔(۲)

☆ اگر طائف سے آنے والا آدمی میقات سے احرام باندھے بغیر مکہ مکرمہ آگیا اور میقات کے اندر آکر احرام باندھ کر حج یا عمرہ کیا تو دم دینا لازم ہوگا۔(۳)

☆ اور اگر واپس میقات جاکر احرام باندھ لیا، یا میقات کے اندر آکر احرام باندھنے کے بعد طواف شروع کرنے سے پہلے واپس میقات جاکر تلبیہ پڑھ لیا تو دم ساقط ہو جائیگا۔(۴)

☆ طائف کی میقات طائف کے راستہ میں ''السیل الکبیر'' یا

---

(۱) انظر الحاشية الآتية، رقم: ۲، على الصفحة الآتية، رقم: ۴۹.

(۲) انظر الحاشية الآتية، رقم: ۱، على الصفحة الآتية، رقم: ۵۰.

(۳) انظر الحاشية الآتية، رقم: ۲، على الصفحة الآتية، رقم: ۵۰.

(۴) انظر الحاشية الآتية، رقم: ۲، على الصفحة الآتية، رقم: ۵۰.

"السیل الصغیر" ہے۔(۱)

طائف سے احرام کے بغیر آنا

☆......طائف میقات سے باہر ہے، لہذا وہاں سے احرام کے بغیر مکہ مکرمہ آنا صحیح نہیں۔

☆......طائف سے مکہ مکرمہ آنے والے لوگ حج یا عمرہ کی نیت سے آئیں یا محض کسی ضروری کام سے مکہ مکرمہ آئیں یا صرف حرم شریف میں جمعہ کی نماز پڑھنے یا طواف کرنے کے لئے آئیں ہرصورت میں طائف سے آتے ہوئے میقات سے احرام باندھنا ضروری ہے ورنہ دم بھی لازم ہوگا اور ایک حج یا ایک عمرہ کی قضاء بھی لازم ہوگی۔(۲)

---

(۱) عن جابر و عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جدّه قال وقت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لأهل المدینة من ذی الحلیفة ...... ولأهل الطائف قرن . (مسند أحمد : (۲/۱۸۱) مسند عبد اللّٰه بن عمرو رضی اللّٰه عنهما ، رقم الحدیث : (۶۶۹۷) ط: مؤسّسة قرطبة ، القاهرة .

▭ مجمع الزوائد للهیثمی : (۳/۲۷۵) أبواب المیقات ، وقال رواه أحمد وفیه الحجاج بن ارطاة ، وفیه کلام وقد وثق .

" السیل الکبیر " الموضع المعروف قدیما باسم قرن المنازل . المفصل فی تاریخ العرب قبل الإسلام ، (۱۵/۱۱ ۲) الفصل الثانی و العشرون بعد المائة ، المسند . ومشتقاتها ، مدخل ، ط: دار الساقی ، الطبعة الرابعة ۱۴۲۲ھـ ۲۰۱۱م .

▭ " قرن " قرن المنازل ، وهو مایعرف الیوم باسم " السیل الکبیر " وما زال الوادی یسمی قرنا ، والبلدة تسمی " السیل " ، وهو علی طریق الطائف من مکّة المار بنخلة الیمانیة یبعد عن مکّة ۸۰ کیلا وعن الطائف ۵۳ کیلا . (المعالم الجغرافیة الواردة فی السیرة البنویة)، (۱/۳۸۱) قرن ، مصدر الکتاب موقع الإسلام) www.al.islam.com

(۲) وحکمها وجوب الإحرام منها لأحد النسکین أی بالإجماع مع جواز تقدیمه علیها أیضًا بلا خلاف وتحریم تأخیره عنها ...... لمن أراد دخول مکّة أو الحرم وإن کان لقصد التجارة أو غیرها أی من إرادة النزهة أو دخول بیته ولم یرد نسکًا ...... ولزوم الدم بالتأخیر ...... و وجوب أحد النسکین أی إن لم یحرم عند دخولها أو بعده إلی أن دخل مکّة ، فیلزم التلبّس بعمرة أو حجة لیقوم بحق =

اگر احرام کے بغیر متعدد دفعہ آنا ہوا تو جتنی بار احرام کے بغیر آیا اتنے ہی دم اور اتنے ہی عمرے اس پر واجب ہوں گے۔(۱)

اگر کوئی شخص میقات سے احرام کے بغیر گزر گیا تو اس پر لازم ہے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے پہلے میقات پر واپس لوٹے اور وہاں سے احرام باندھ کر جائے، اگر وہ میقات پر واپس نہیں لوٹا تو اس کے ذمہ ''دم'' واجب ہوگا۔(۲)

طواف

''بیت اللہ'' کے چاروں طرف مخصوص طریقے سے سات چکر لگانے کو

= حرمة البقعة . (إرشاد الساری : (ص: ١١٣) باب المواقيت ، النوع الثانی : الميقات المكانی ، فصل : فی مواقيت أهل الآفاقی ، أحكام مواقيت أهل الآفاقی ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ٥٣) باب المواقيت ، فصل : أمّا مواقيت أهل الافاق ، ط: إدارة القرآن.

▭ البحر العميق : (١/٢٠٨) الباب السادس : فی المواقيت ، الميقات المكانی ، الإحرام من هٰذه المواقيت ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(١) ولو دخلها مرارًا بغير إحرام فعليه لكل دخول نسکٌ ، حج أو عمرة ، بيان لنسک ، وكذا لكل دخول دم مجاوزة ...... (إرشاد الساری : (ص : ١٢٤) باب المواقيت ، فصل : فی مجاوزة الميقات بغير إحرام ،ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ البحر العميق : (١/٦٢٣) الباب السادس : فی المواقيت ، فصل : فی مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

▭ غنية الناسک : (ص: ٦٢) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : فی مجاوزة الآفاقی وقته ، مطلب : فی دخول مكّة بغير إحرام ،ط : إدارة القرآن .

(٢) من جاوز وقته أی ميقاته الّذی وصل إليه ...... غير محرم بالنصب على الحال ثم أحرم أی بعد المجاوزة أولا أی لم يحرم بعدها فعليه العود أی فيجب عليه الرجوع إلى وقت أی إلى ميقات من المواقيت ...... وإن لم يعد أی مطلقًا فعليه دم أی لمجاوزة الوقت . (إرشاد الساری : (ص: ١١٨ ، ١١٩) باب المواقيت ، فصل : فی مجاوزة الميقات بغير إحرام ،ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (٦٠ ، ٦٢) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط:فصل : فی مجاوزة الآفاقی وقته ،ط: إدارة القرآن .

▭ البحر العميق : (١/٦١٨ ، ٦٢٠) الباب السادس : فی المواقيت ، فصل : فی مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

''طواف'' کہتے ہیں۔(۱)

طواف آدم علیہ السلام

''آدم علیہ السلام کا طواف''عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۷۶)

طواف اجرت پر کرانا

''اجرت پر طواف کرانا''عنوان کو دیکھیں۔(۱/۸۶)

طواف افاضہ

طواف افاضہ،طواف وداع کو کہتے ہیں۔(۲)

طواف افضل ہے یا عمرہ؟

☆......عمرہ سے طواف زیادہ افضل ہے مگر شرط یہ ہے کہ عمرہ کرنے پر جتنا وقت لگتا ہے اتنا وقت یا اس سے زیادہ وقت طواف پر خرچ کرے، ورنہ عمرہ کی جگہ

---

(۱) الطواف هو الدوران حول الكعبة أربعة أشواط أو أكثر إلى تمام السبعة كيف ماحصل . (غنية الناسک : (ص: ۱۰۹) باب هية الطواف وأنواعه ، ط: إدارة القرآن)

🗀 القاموس الوحيد : (ص: ۱۰۲۱) باب الطاء ، ط: إدارهٔ اسلاميات .

🗀 المعجم الوسيط : (۲/ ۵۷۱) باب الطاء ، ط: دار الدعوة .

(۲) الثالث : طواف الصدر ، بفتحتين ، بمعنى الرجوع ...... ولذا يسمّى طواف الرجوع ، ويسمّى طواف الوداع ، بفتح الواؤ ، و بكسرها لموادعته البيت أو الحج ، لعدم صحته بدونه...... ويسمّٰى طواف الإفاضة لكونه لايصحّ الاّ بعد المراجعة من الوقوف وأداء طواف ركنه، وطواف آخر عهد بالبيت ؛ لأنّه يسنّ وقوعه حينئذٍ عندنا . (إرشاد السارى : (ص: ۲۰۱) باب أنواع الأطوفة أو أحكامها ، الثالث : طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 شامى : (۲/ ۵۲۳) كتاب الحج ، مطلب : فى طواف الصدر ، ط: سعيد .

🗀 البحر العميق : (۴/ ۱۹۰۶) الباب الثانى عشر : فى الأعمال المشروعة يوم النحر ، فصل: النفر م منىٰ إلى مكّة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

ایک دوطواف کر لینے کو افضل نہیں کہا جائے گا۔(۱)

☆ میقات سے باہر رہنے والوں کے لئے نفلی نماز سے نفلی طواف کرنا افضل ہے۔(۲)

☆......زیادہ سے زیادہ طواف کرنا، زیادہ سے زیادہ عمرہ کرنے سے بہتر ہے، کیونکہ طواف ایک مستقل عبادت ہے اور ہر حالت میں جائز ہے، جب کہ ایک سال میں کثرت سے عمرے کرنا بعض فقہاء کے نزدیک مکروہ ہے۔

اور کثرت طواف عمرہ سے اس وقت افضل ہوتا ہے جب کہ طواف کرنے میں اتنا وقت مشغول رہے جتنا وقت عمرہ ادا کرنے میں لگتا ہے، ورنہ طواف عمرہ سے افضل نہیں۔(۳)

---

(۱) والطواف أفضل من العمرة إذا شغل به مقدار زمن العمرة . (غنية الناسک : (ص: ۱۳۸) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فیما ینبغی له الاعتناء به بعد الفراغ من السعی ، أیّام مقامه بمكّة ، ط: إدارة القرآن)

▭ البحر العمیق : (۱۳۱۸/۳ ، ۱۳۱۹) الباب العاشر ، فصل : مایستحب للحاج فی مدّة مقامه بمكّة ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

▭ شامی : (۵۰۲/۲) کتاب الحج ، مطلب : الصلاة أفضل من الطواف وهو أفضل من العمرة، ط: سعید .

(۲) وطواف التطوع أفضل من صلاة التطوّع للغرباء وعکسه لأهل مكّة أی ومن فی معناهم من المتوطنین بها ، وذٰلک لأنّ الصلاة وإن کانت أم العبادات ، وأفضل موضوع فی الطاعات ، إلاّ أنّها تتصور کثرتها فی جمیع الجهات ، والطواف یختصّ وجوده بالکعبة ذات البرکات . (إرشاد الساری : (ص: ۲۳۸ ، ۲۳۹) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل : فی مسائل شتی ، ط: الإمدادیة ، مكّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۳۷) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فیما ینبغی له الاعتناء به بعد الفراغ من السعی أیّام مقامه بمكّة ، ط: إدارة القرآن .

▭ البحر العمیق : (۱۳۰۵/۳) الباب العاشر ، فصل : مایستحب للحاج فی مدّة مقامه بمكّة ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

(۳) بقی الکلام فی أنّ إکثار الطواف أفضل أم إکثار الاعتمار ؟ والأظهر تفضیل الطواف لکونه =

طواف اول میں طواف قدوم کی نیت کی

اگر قارن نے مکہ مکرمہ جانے کے بعد پہلے طواف میں عمرہ کے طواف کے بجائے طواف قدوم کی نیت کی، تو بھی یہ طواف عمرہ ہی کا طواف ہوگا۔(۱)

طواف بائیں طرف سے شروع کیا

’’بائیں طرف سے طواف کیا‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۸۸)

مقصودًا بالذات ولمشروعيته في جميع الحالات ولكراهة بعض العلماء إكثارها في سنة . (شرح لباب المناسک : (ص: ۲۰۱) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : فإذا فرغ من السعي ، ط: بيروت)

🗀 والطواف أفضل من العمرة إذا شغل به مقدار زمن العمرة وتمامه في المنحة و رد المحتار ، وقد قيل سبع اسابيع من الاطوفة كعمرة . (غنية الناسک في بغية المناسک : (ص: ۷۴) فصل فيما ينبغي له الاعتناء بعد الفراغ من السعي أيّام مقامه مكّة .

🗀 شامي : (۲/۵۰۲) مطلب : الصلاة أفضل من الطواف وهو أفضل من العمرة ، ط: سعيد .

(۱) ولو طاف طوافًا في وقته أي في زمانه الّذي عيّن الشارع وقوعه فيه ، وقع عنه ، أي بعد أن ينوي أصل الطواف ، لكونه معيارًا له ...... وهٰذا كله مبني على أن التعيين ليس بشرط في نية الطواف ...... والحاصل أنّه إذا نوىٰ طوافًا آخر يكون للأوّل ، وإن نوى الثاني فلاتعمل النيّة في تقديم ذٰلک عليه ولاتأخيره ، ومثاله مابينه بقوله : ...... أو قارنًا أي قدم قارنًا و طاف طوافين من غير تعيين فيهما ، وقع الأوّل للعمرة ، والثاني للقدوم ، ...... فالحاصل : أنّ كل من عليه طواف فرض أو واجب أو سنة إذا طاف أي مطلقا أو مقيّدًا وقع عما يستحقه الوقت أي من الترتيب المعتبر الشرعي دون غيره .... (إرشاد الساري : (ص: ۲۰۵ ، ۲۰۶) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : في تحقيق نية الطواف ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۱۰) باب في ماهية الطواف ، مطلب : في نية الطواف و فروعها ، ط: إدارة القرآن .

🗀 الدر مع الرد : (۲/۵۲۳) كتاب الحج ، مطلب : في طواف الصدر ، ط: سعيد .

طواف بے وضو کیا

☆اگر عام طواف بے وضو کیا ہے تو اس کا اعادہ مستحب ہے۔(۱)

☆اگر عمرہ کا طواف بے وضو کیا تو دم دینا واجب ہے، اور اگر وضو کے ساتھ دوبارہ کرلیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔(۲)

☆اگر طواف زیارت بے وضو کیا تو دم دینا لازم ہوگا اور اگر وضو کے ساتھ دوبارہ کرلیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔(۳)

☆اگر طواف قدوم بے وضو کیا ہے تو صدقہ دینا لازم ہوگا اور اگر وضو کے ساتھ دوبارہ کرلیا تو صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا۔(۴)

مزید ''وضو کے بغیر طواف کرلیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۱، ۲، ۳، ۴) ولو طاف للزيارة كله أوأكثره محدثًا ، فعليه شأة ، وعليه الإعادة استحبابًا ...... فإن أعاده سقط عنه الدم سواء أعاده فى أيّام النحر أو بعدها ولا شيئ عليه للتأخير . (إرشاد السارى : (ص: ۴۹۰) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : فى حكم الجنايات فى طواف الزيارة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☞ وأيضًا فيه : وإن طافه (أى طواف الصدر : من الناقل) محدثًا ، فعليه صدقةٌ لكل شوط ...... ثم إذا أعاد سقط عنه الجزاء . (ص: ۴۹۷) فصل : فى الجناية فى طواف الصدر ، ط: أيضًا)

☞ وأيضًا فيه : ولو طافه (أى طواف القدوم : من الناقل) محدثًا ، فعليه صدقةٌ ...... ولو أعاده أى طواف القدوم طاهرًا من الحدثين فى الجانبة أو الحدث ...... سقط عنه الجزاء ...... وحكم كل طواف تطوع كحكم طواف القدوم . (ص: ۴۹۸) فصل : فى الجناية فى طواف القدوم ، ط: أيضًا)

☞ وأيضًا فيه : ولو طاف للعمرة كله أوأكثره أو أقلّه ولو شوطًا جنبًا أ وحائضًا أو نفساء أو محدثًا فعليه شأة ، ...... ولا فرق فيه أى فى طواف العمرة بين الكثير والقليل والجنب ، والمحدث ؛ لأنّه لامدخل فى طواف العمرة للبدنة ...... لا للصدقة ...... وإن أعاده أى الأقل منه سقط عنه الدم ، ولو ترك كله أوأكثره فعليه أن يطوفه حتمًا أو وجوبًا ، أو فرضًا ، ولا يجزى عنه البدل أصلاً ؛ لأنّه ركن العمرة . (ص: ۴۹۹ ، ۵۰۰) فصل : فى الجناية فى طواف العمرة ، ط: أيضًا)

☞ الدر مع الرد : (۲/ ۵۵۰، ۵۵۱) كتاب الحج ، باب الجنايات ،ط :سعيد .

☞ غنية الناسک : (ص: ۲۷۲) باب الجنايات ، الفصل السابع فى ترک الواجب فى أفعال =

طواف تحیہ ناپاکی کی حالت میں کیا

''طواف تحیہ'' جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں کرنے سے جرمانہ میں ایک دم حدود حرم میں دینا لازم ہوگا، اور پاک ہونے کے بعد طواف دوبارہ کرنے سے دم ساقط ہوجائے گا۔(۱)

طواف، جنابت کی حالت میں کیا

اگر جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت میں طواف کیا ہے تو اس کو دوبارہ کرنا واجب ہے، اگر دوبارہ کرلیا تو دم ساقط ہوجائے گا ورنہ دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

= الحج ...... المطلب الأوّل فی ترک الواجب فی طواف الصدر ، المطلب الثانی : فی ترک الواجب فی طواف الصدر ، المطلب الثالث : فی ترک الواجب فی طواف القدوم ، و : (ص: ۲۷۶) المطلب الرابع : فی ترک الواجب فی طواف العمرة ، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية) .

(۱) فلو طاف للقدوم کله أوأکثره جنبًا ، فعلیه دم ، ولو محدثًا فصدقة لکل شوط نصف صاع من برّ إلاّ أن یبلغ ذٰلک دمًا ، فینقص ماشاء ، ویعیده طاهرًا وجوبًا فی الجنایة ، وندبًا فی باقی الحدث ، فإن أعاده سقط عنه الجزاء . (غنیة الناسک : (ص: ۲۷۵ ، ۲۷۶) باب الجنایات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الثانی : فی ترک الواجب فی طواف القدوم ، ط: إدارة القرآن)

⟸ أو طاف للقدوم لوجوبه بالشروع أو للصدر جنبًا أو حائضًا ...... إن لم یعده ...... (وفی الشامیّة : تحت قوله : إن لم یعده) ...... فإن أعاده فلاشیئ علیه ، فإنّه متی طاف أی طواف مع أی حدث ثم أعاده سقط موجبه . (الدر مع الرد : (۲/۵۵۰، ۵۵۱) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید)

⟸ إرشاد الساری : (ص: ۴۹۷ ، ۴۹۸) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجنایة فی طواف القدوم ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(۲) أو طاف القدوم ، لوجوبه بالشروع أو للصدر جنبًا أو حائضًا أو للفرض محدثًا ، ولو جنبًا فبدنة إن لم یعده ، والأصح وجوبها فی الجنابة وندبها فی الحدث...... (قوله : إن لم یعده) أی الطواف الشامل للقدوم والصدر والفرض ، فإن أعاده فلا شیئ علیه ، فإنه متیٰ طاف أی طواف مع أی حدث ثم أعاده سقط موجبه . (الدر مع الرد : (۲/۵۵۰ ، ۵۵۱) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید)

⟸ غنیة الناسک : (ص: ۲۷۲ ، ۲۷۵) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، ط: إدارة القرآن . =

طواف رخصت

طواف رخصت، طواف وداع کو کہتے ہیں۔(۱)

طواف زیادہ سے زیادہ کرو

حدیث میں ہے کہ:

''اس بیت اللہ کا طواف زیادہ سے زیادہ کرو، اس سے پہلے کہ اس کو اٹھالیا جائے، دومرتبہ یہ منہدم ہوا یعنی گرا ہے اور تیسری مرتبہ اس کو اٹھالیا جائے گا۔(۲)

طواف زیارت

☆ طواف زیارت فرض اور حج کا رکن ہے۔(۳)

= ☜ إرشاد الساری : (ص: ۴۹۰ إلی ۴۹۸) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

(۱) الثالث : طواف الصدر ، بفتحتین ، بمعنی الرجوع ...... ولذا یسمّی طواف الرجوع ، ویسمّی طواف الوداع ، بفتح الواؤ ، و بکسرها لموادعته البیت أو الحج ، لعدم صحته بدونه ...... ویسمّٰی طواف الإفاضة لکونه لایصحّ الاّ بعد المراجعة من الوقوف وأداء طواف رکنه ، وطواف آخر عهد بالبیت ؛ لأنّه یسنّ وقوعه حینئذٍ عندنا . (إرشاد الساری : (ص: ۲۰۱) باب أنواع الأطوفة أو أحکامها ، الثالث : طواف الصدر ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜ شامی : (۵۲۳/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف الصدر ، ط: سعید .

☜ البحر العمیق : (۱۹۰۶/۴) الباب الثانی عشر : فی الأعمال المشروعة یوم النحر ، فصل : النفر م منیٰ إلی مکّة ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

(۲) وجاء " استکثروا من الطواف بهٰذا البیت قبل أن یرفع " وقد هدم مرتین و یرفع فی الثالثة ، واللّٰه أعلم . (السیرة الحلبیة : (۲۱۹/۱) باب بنیان قریش الکعبة شرفها اللّٰه تعالیٰ ، ط: دار الکتب العلمیة بیروت)

(۲) وهٰذا الطواف هو المفروض فی الحج ولایتم الحجّ إلاّ به أی لکونه رکنًا بالإجماع والفرض منه أربعة أشواط وما زاد فواجب . (إرشاد الساری : (ص: ۳۲۸) باب طواف الزیارة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة) =

اس طواف کے بغیر مکمل طور پر محرم احرام سے نہیں نکلتا، اور بیوی سے صحبت حلال نہیں ہوتی، یہ طواف کرنا ہر حال میں ضروری ہے۔(۱)

اور بارہ ذی الحجہ سے تاخیر کرنے کی صورت میں طواف کرنے کے بعد حدود حرم میں ایک دم دینا بھی لازم ہوگا۔(۲)

☆ رمی، قربانی اور حلق کے بعد جو طواف کیا جاتا ہے اس کو طواف زیارت کہتے ہیں۔(۳)

☆ رمی، قربانی اور حلق کے بعد طواف زیارت کے لئے مکہ معظّمہ جائے، یہ طواف فرض ہے اور دس سے بارہ ذی الحجہ کا آفتاب غروب ہونے سے پہلے پہلے کیا جا سکتا ہے، اور اگر بارہ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے طواف زیارت

= غنية الناسک : (ص: ۱۷۸) باب طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۵۱۸/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی طواف الزيارة ، ط: سعيد .

(۱) ولو لم يطف أصلاً لايحل له النساء وإن طال ، ومضت سنون بالإجماع . (غنية الناسک : (ص: ۱۷۷) باب طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد السارى : (ص: ۳۲۷ ، ۳۲۸) باب طواف الزيارة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامی : (۵۱۸/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی طواف الزيارة ، ط: سعيد .

(۲) ولو أخّر طواف الزيارة كله أو أكثره عن أيّام النحر فعليه دم ، ولو أخّر أقلّه فعليه لكل شوط صدقة وهٰذا عند الإمكان . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۳) باب الجنايات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الأوّل : فی ترک الواجب فی طواف الزيارة ، ط : إدارة القرآن)

إرشا دالسارى : (ص: ۴۹۳) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس فی الجنايات فی أفعال الحج ، فصل : فی حكم الجنايات فی طواف الزيارة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (۵۵۵/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۳) فإذا فرغ من الرمی والذبح والحلق يوم النحر فالأفضل أن يطوف للفرض من يومه ذٰلک وإلاّ فی الثانی أو فی الثالث ثم لافضيلة بل الكراهة . (أمّا عند الإمام فكراهة تحريميّة موجبة للدم) . (إرشاد السارى : (ص: ۳۲۷) باب طواف الزيارة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۷۶) باب طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۵۱۷/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی طواف الزيارة ،ط : سعيد .

نہیں کیا تو بعد میں بھی کرنا پڑے گا اور تاخیر کرنے کی وجہ سے حرم کی حدود میں ایک دم بھی دینا لازم ہوگا۔(۱)

☆ جو عورت ناپاک ہو وہ اس وقت طواف زیارت نہ کرے بلکہ منی ہی میں مقیم رہے، اور بعد میں خون بند ہونے کے بعد غسل کر کے پاک ہونے کے بعد طواف زیارت کرے، ناپاکی کی بنا پر طواف زیارت میں تاخیر ہونے کی وجہ سے دم لازم نہیں ہوگا۔(۲)

☆ اگر منی روانہ ہونے سے پہلے حج کی سعی نہیں کی تھی تو اس طواف کے بعد سعی بھی کرنی ہوگی، اور اس طواف کے شروع کے تین چکروں میں رمل (اکڑ کر چلنا) کیا جائے، اور جب حلق کے بعد سلے ہوئے کپڑے پہن کر طواف کرے تو اضطباع نہ کرے، اور پھر سعی بھی سلے ہوئے کپڑوں میں کرے۔(۳)

---

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، ۲، ٦، علی نفس الصفحة.

(۲) وحيجها لايمنع نسكا الا الطواف، فهو حرام من وجهين: دخولها المسجد، و ترک واجب الطهارة، فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت، وشهدت جميع المناسک الاّ الطواف والسعی؛ لأنّه لايصحّ بدون الطواف، ولايلزمها دم لترک الصدر وتأخير الزيارة عن وقته لعذر الحيض والنّفاس. (غنية الناسک: (ص: ۹۴، ۹۵) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۱۲۲) باب الإحرام، فصل فی إحرام المرأة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ الدر مع الرد: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، قبيل: باب القران، ط: سعيد.

(۳) فيطوف سبعة أشواط بلارمل فيه، وسعی بين الصفا والمروة بعده إن قدم السعی و وقع ممتدًا به، وإلاّ رمل و سعی، وإن قدم الرمل؛ لأنّ رمله السابق بلاسعی غير مشروع ...... وأمّا الاضطباع فساقط مطلقًا فی هٰذا الطواف، سوا سعی قبله أو بعده؛ لأنّه قد تحلل من إحرامه، وقد لبس المخيط، والاضطباع فی حال بقاء الإحرام ...... (غنية الناسک: (ص: ۱۷٦، ۱۷۷) باب طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۳۲۷) باب طواف الزيارة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ البحر العميق: (۱۸۳۱/۳) الباب الثانی عشر: فی الأعمال المشروعة يوم النحر، طواف الإفاضة، ط: موسّسة الريّان، المكتبة المكيّة.

☆ طواف زیارت دسویں کو کرنا افضل ہے، اور بارھویں کا آفتاب غروب ہونے تک جائز ہے، اس کے بعد مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

☆ طواف زیارت کو بارہ ذی الحجہ سے مؤخر کرنے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا اور بلا عذر تاخیر کی وجہ سے گناہ بھی ہوگا۔(۲)

طواف زیارت بے وضو کرنے کے بعد وطی کا حکم

''طواف زیارت جنابت میں کرنے کے بعد وطی کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۶۱)

طواف زیارت بے وضو کیا

اگر طواف زیارت بے وضو کیا، اور طواف وداع بارہ ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے سے پہلے پہلے کرلیا، تو یہ طواف طواف زیارت بن جائے گا، اور اگر طواف وداع ایام نحر یعنی بارہ ذی الحجہ گزرنے کے بعد کیا تو یہ طواف، طواف زیارت

---

(۱) فإذا فرغ من الرمی والذبح والحلق یوم النحر فالأفضل أن یطوف للفرض من یومه ذٰلک وإلاّ فی الثانی أو فی الثالث ثم لافضیلة بل الکراهة . (أمّا عند الإمام فکراهة تحریمیّة موجبة للدم) . (إرشاد الساری : (ص: ۳۲۷) باب طواف الزیارة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۱۷۶) باب طواف الزیارة ، ط: إدارة القرآن .

☐ شامی : (۵۱۷/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف الزیارة ،ط : سعید .

(۲) المحرم إذا جنٰی عمدًا بلاعذر یجب علیه الجزاء والإثم وإن جنٰی بغیر عمدٍ أو بعذر فعلیه الجزاء دون الإثم ، ولا بدّ من التوبة علی کل حال . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۴۲۱ ، ۴۲۲) باب الجنایات، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۲۴۲) باب الجنایات ، مقدمة : فی ضوابط ینبغی حفظها لعموم نفعها فی الفصول الآتیة ، قبیل : الفصل الأوّل فی الطیب ، ط: إدارة القرآن .

☐ شامی : (۵۴۴/۲) باب الجنایات ، تنبیه ، ط: سعید .

☐ انظر الحاشیة السابقة، رقم: ۱ ، علی الصفحة السابقة رقم: ۵۷.

نہیں بنے گا، اور بے وضو طواف زیارت کرنے کی وجہ سے دم دینا واجب ہوگا۔(۱)

طواف زیارت بے ہوشی کی وجہ سے بارہ ذی الحجہ تک نہ کرسکا

☆ اگر کوئی حاجی طواف زیارت کے ایام میں بے ہوش ہوگیا ہے، بارہ ذی الحجہ تک ہوش میں آکر طواف کرنے کا امکان نہیں ہے تو کوئی دوسرا شخص اس کی طرف سے نائب بن کر طواف زیارت کرلے، کافی ہوجائے گا، البتہ اگر اس دوران اس بے ہوش آدمی سے احرام کی ممنوع چیزوں میں سے کوئی چیز صادر ہوگی تو جزاء اس بے ہوش آدمی پر لازم ہوگی، نائب بن کر طواف زیارت کرنے والے پر نہیں۔

اور اگر نائب سے احرام کی ممنوع چیزوں میں سے کوئی چیز صادر ہوگی تو نائب کو اپنی طرف سے صرف ایک ہی جزاء دینا لازم ہوگا۔

☆ اور اگر بے ہوش آدمی بارہ ذی الحجہ تک ہوش میں آکر طواف زیارت نہیں کرسکا اور بارہ ذی الحجہ کے اندر کسی نے نائب بن کر بھی اس کی طرف سے طواف زیارت نہیں کیا تو ہوش میں آنے کے بعد طواف زیارت کرلے، اور تاخیر کی وجہ سے حرم کی حدود میں ایک دم دے دے۔(۲)

---

(۱) وإن طاف للزيارة جنبًا محدثًا وللصدر طاهرًا أى من الحدثين فإن حصل فى أيّام النحر انتقل إلى الزيادة ، ثم إن طاف للصدر ثانيًا فلاشيئ عليه ...... وإلاً أى إن لم يطف ثانيًا فعليه دم لتركه أى لترک الصدر اتفاقًا ...... وإن حصل الصدر بعد أيّام النحر لاينتقل إليها وعليه دم أى اتّفاقًا لطواف الزيارة محدثًا ...... (إرشاد السارى : (ص: ۴۹۳ ، ۴۹۴) باب الجنايات وأنواعها، فصل : ولو طاف للزيارة جنبًا وللصد رطاهرًا ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 غنية النّاسک : (ص: ۲۷۴) باب الجنايات ، الفصل السابع فى ترک الواجب فى أفعال الحج ، المطلب الأوّل : فى ترک الواجب فى طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

🗀 شامى : (...... / ۵۵۱) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) ولو أحرم بحجه الإسلام عاقلاً ، ثمّ عرض له الجنون ففعل به ماعلىٰ الحاج من الوقوف و طواف الزيارة ونحو ذٰلک أجزأه ،و إلا فلا ...... ولو أحرم وهو صحيح ثم أصابه عنه ، فقضٰى به أصحابه =

طواف زیارت جنابت میں کرنے کے بعد وطی کا حکم

جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں طواف زیارت کرنا منع ہے، اگر کسی نے ایسی حالت میں طواف زیارت کرلیا تو گناہ ہوگا اور حرم کے حدود میں ''بدنہ'' یعنی اونٹ یا گائے ذبح کرنا لازم ہوگا، البتہ اس کے بعد حلق یا قصر کرکے بیوی سے ہمبستری کرنے کی صورت میں مزید دم لازم نہیں ہوگا، تاہم احتیاط اسی میں ہے کہ جب تک پاکی کی حالت میں طواف زیارت دوبارہ نہ کرلیا جائے یا ''بدنہ'' ادا نہ کردیا جائے، اس وقت تک ہمبستری سے اجتناب کیا جائے۔(۱)

= المناسک ، ووقفوا به ، فلبث بذٰلک سنین ، ثم أفاق ، أجزأه ذٰلک عن حجة الإسلام ، ومایصیب هٰذا المعتوه من الصید أو مس الطیب أو لبس الثیاب أو الجماع یجب علیه فی ذٰلک مایجب علی الصحیح ؛ لأنّه قد جعل فیما یجزیه من حجته بمنزلة الصحیح . والحاصل أنّه لو أغمٰی علیه ، أو جن أو نام وهو مریض فإن کان قبل الإحرام ، و دام بعده ، فکل من علم قصده هو نائب عنه فی کل شیئ علی الأصح ...... وإن کان بعد الإحرام تعیّن حمله ، ولانیة عنه إلاّ فی نیة الطواف والرمی . (غنیة الناسک : (ص: ۸۳) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المغمی علیه والمعتوه والنائم المریض والمجنون ، ط: إدارة القرآن).

ولو ارتکب أی المغمٰی علیه المحرم عنه غیره محظورًا لزمه موجبه ...... لا الرفیق أی لاغیره لأنّه أحرم عن نفسهٖ طریق الإصاله وعن المغمٰی علیه بطریق النّیابة کالولی یحرم عن الصغیر ...... ولذا لو ارتکب هو أیضًا محظورًا لزمه جزاء واحد لإحرام نفسهٖ ، ولا شیئ علیه من جهة إهلاله عن غیره . (إرشاد الساری : (ص: ۱۵۵ ، ۱۵۶) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المغمٰی علیه، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

الدر مع الرد : (۲/۵۲۶ ، ۵۲۷) کتاب الحج ، مطلب : فی مضاعفة الصلاة بمکّة ، ط: سعید.

(۱) فأمّا الطهارة عن الحدث والجنابة والحیض والنفاس فلیست بشرط لجواز الطواف ولیست بفرض عندنا بل واجبة حتٰی یجوز الطواف بدونها ...... وإذا لم تکن الطهارة من شرائط الجواز ، فإذا طاف وهو محدث أو جنب وقع موقعه حتٰی لو جامع بعده لایلزمه شیئ ؛ لأنّ الوطء لم یصادف الإحرام لحصول التحلل بالطواف هٰذا إذا طاف بعد أن حلق أو قصر ثم جامع . (بدائع الصنائع : (۲/۱۲۹) کتاب الحج ، فصل : وأمّا شرطه و واجباته ، ط: سعید)

ولو طاف للزیارة جنبًا أو حائضًا ، أو نفساء کله أو أکثره ، وهو أربعة أشواطٍ ، فعلیه بدنة ، ویقع معتد به فی حق التحلل ، ویصیر عاصیًا ویعیده طاهرًا حتمًا ، فإن أعاده سقطت عنه البدنة . (غنیة الناسک : (ص: ۲۷۲) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الأوّل ، ط: إدارة القرآن)=

طواف زیارت جنابت کی حالت میں کیا

''جنابت کی حالت میں طواف زیارت کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۳۱۵)

طواف زیارت جنابت میں کیا اور طواف وداع طہارت سے کیا

☆......اگر طواف زیارت جنابت میں کیا اور طواف وداع پاکی کی حالت میں کیا، تو اگر طواف وداع بارہ ذی الحجہ کے اندر اندر کیا ہے تو یہ طواف، طواف زیارت بن جائیگا، اور طواف وداع ترک کرنے کا دم دینا پڑے گا، ہاں اگر اس کے بعد کوئی طواف کیا ہے تو وہ طواف، طواف وداع بن جائے گا، اور دم ساقط ہو جائے گا۔

☆......اور اگر طواف زیارت جنابت میں کرنے کے بعد پاکی کی حالت میں طواف وداع کیا لیکن یہ طواف وداع بارہ ذی الحجہ کے بعد کیا تو بھی یہ طواف، طواف زیارت ہو جائے گا مگر تاخیر کی وجہ سے ایک دم اور طواف وداع ترک کرنے کی وجہ سے دوسرا دم دینا پڑے گا، ہاں اگر اس کے بعد کوئی اور طواف کرلے گا تو وہ طواف وداع بن جائے گا اور طواف وداع ترک کرنے کی وجہ سے جو دم واجب ہوا تھا وہ ساقط ہو جائے گا اور طواف زیارت میں تاخیر کی وجہ سے صرف ایک دم دینا کافی ہوگا۔(۱)

= 🗁 إرشاد الساری : (ص: ۴۸۸) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل : فی حكم الجنايات فی طواف الزيارة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

(۱) مالو طاف للزيارة جنبًا وللصدر طاهرًا ، فإن طاف للصدر فی أيّام النحر ، فعليه دم لترک الصدر ؛ لأنّه انتقل إلى الزيارة ، وإن طاف للصدر ثانيًا ، فلا شيئ عليه ، وإن طاف للصدر بعد أيّام النحر ، فعليه دمان ، دم لترک الصدر ، ودم لتأخير الزيارة ، وإن طاف للصدر ثانيًا ، سقط عنه دمه . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۴) باب الجنايات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ...... المطلب الأوّل : ، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد الساری : (ص: ۴۹۳) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل : ولو طاف للزيارة جنبًا ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

🗁 الدر مع الرد : (۲/ ۵۵۰ ، ۵۵۱) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

طواف زیارت حیض کی حالت میں کیا

''حیض کی حالت میں طواف زیارت کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۲٤٦)

طواف زیارت حیض میں کرنے کے بعد وطی کا حکم

''طواف زیارت جنابت میں کرنے کے بعد وطی کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ٦۱)

طواف زیارت خود کرے

طواف زیارت خود کرنا فرض ہے، اگر چہ کسی کی گود یا کندھے پر ہو، اس میں نیابت جائز نہیں ہے، البتہ بے ہوش آدمی کے واسطے نائب بن کر طواف زیارت کرنا درست ہے، اور یہ طواف موت تک فوت بھی نہیں ہوتا، اور اس کا بدل بھی نہیں ہے، ہاں اگر کسی آدمی کا وقوف عرفہ کے بعد طواف زیارت کرنے سے پہلے انتقال ہو جائے اور اس نے موت سے پہلے حج مکمل کرنے کی وصیت کی تو اس صورت میں حرم کی حدود میں گائے یا اونٹ ذبح کرنا واجب ہوگا تا کہ حج مکمل ہو جائے۔(۱)

---

(۱) وكونه بنفسهٖ أی وكون الطواف بنفس الناسک بلانيابة عنه وهو ركن الطواف ، ولو محمولاً أی بعذر أو بغيره ، فلاتجوز النيابة الا للمغمىٰ عليه قبل الإحرام أی على الصحيح ، سواء طاف عنه واحد بأمرهٖ أو بغير أمرهٖ فإنّه يقع عنه و قيل : بل يشترط حضوره فيطاف بهٖ ، والصّبیّ غير المميّز ...... ولا مفسد للطواف وإنّما يبطله الردة ، ولا فوات قبل الممات ، ولايجزئ عنه البدل أی الجزاء ، الاّ إذا مات بعد الوقوف بعرفة ...... و أوصىٰ بإتمام الحج : تجب البدنة لطواف الزيارة وجاز حجّه ، أی صح و كمل . (إرشاد السارى : (ص: ۳۲۸ ، ۳۲۹) باب طواف الزيارة ، فصل : فی شرائط صحّة الطواف ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص : ۱۷۸) باب طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۱۸) كتاب الحج ، مطلب : فی طواف الزيارة ، ط: سعيد .

طواف زیارت دوبارہ کیا تو سعی دوبارہ کرے یا نہیں؟

اگر طواف زیارت، جنابت یا حیض یا نفاس میں کیا، اور سعی بھی اس کے بعد کی، اور اس کے بعد طواف زیارت کا اعادہ کیا تو سعی دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ پہلا طواف معتبر ہے، البتہ اس میں نقصان ہوا ہے اور دوسرے طواف سے اس نقصان کی تلافی ہوئی ہے، جب پہلا طواف نقصانات کے ساتھ معتبر ہے تو سعی بھی معتبر ہے، جب سعی معتبر ہے تو دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔(۱)

طواف زیارت رمی کے بعد کرنا

حج تمتع یا حج قران کرنے والوں کے لئے دسویں ذی الحجہ کی رمی، قربانی اور حلق یا بال کٹوانے کے بعد طواف زیارت کرنا سنت ہے واجب نہیں ہے، لہذا اگر کوئی شخص رمی، قربانی اور حلق سے پہلے طواف زیارت کرلے گا تو طواف زیارت ہوجائے گا اور اس پر دم لازم نہیں ہوگا مگر خلاف سنت اور مکروہ ہوگا اور اگر افراد کرنے والا ہے تو رمی اور حلق سے پہلے طواف زیارت کرنے سے طواف زیارت

---

(۱) وإذا أعاد الطواف أی طواف الزيارة طاهرًا وقد طافه جنبًا أی أولاً، فالمعتبر هو الأوّل والثانی جبر له أی لنقصانه بترک الواجب علی ماذهب إليه الكرخی وصححه صاحب "الإيضاح" إذ لا شکّ فی وقوع الأوّل معتدًا به حتٰی حل به النّساء اتّفاقًا ...... وذهب أبو بكر الرازی إلی أن المعتبر هو الثانی ...... قال الكرمانی: والأوّل أقرب إلی الفقه، و قال ابن الهمام: قول الكرخی أولیٰ، قال فی البحر الزاخر و فائدة الخلاف تظهر فی إعادة السعی، فعلی القول الأوّل لايجب وعلی الثانی يجب، قلت ويؤيد الأوّل أنّه إذا لم يعد الطواف لاشيئ عليه من إعادة السعی والدم بتركه اتّفاقًا. (إرشاد الساری: (ص: ۴۹۰) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس: فی الجنايات فی أفعال الحج، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية النّاسک: (ص: ۲۷۳) باب الجنايات، الفصل السابع: فی ترک الواجب فی أفعال الحج، المطلب الأوّل: ، ط: إدارة القرآن.

▭ شامی: (۲/۵۵۱) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

ہو جائے گا اور دم لازم نہیں ہوگا مگر سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہوگا۔(۱)

(موجودہ دور میں چونکہ رش بہت زیادہ ہوتا ہے اس لئے امید ہے کہ کراہت نہیں ہوگی۔)

طواف زیارت سے پہلے حج کرنا

طواف زیارت سے پہلے دوسرے حج یا عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں۔(۲)

طواف زیارت سے پہلے صحبت کرنا

طواف زیارت سے پہلے بیوی سے صحبت کرنا حرام ہے اگر صحبت کر لی تو بدنہ (بڑا دم) یعنی پوری گائے یا پورا اونٹ حرم کی حدود میں ذبح کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) وأمّا الترتيب بينه و بين طواف الزيارة وبين الرمى و الحلق أى كونه بعدهما فسنة وليس بواجب تاكيد لماقبله ، وكذا الترتيب بينه وبين الحلق ، حتٰى لو طاف قبل الرمى والحلق لاشيئ عليه ، إلاّ أنّه قد خالف السنة فيكره ، على ماصرّح به غير واحد . (إرشاد السارى : (ص: ۳۲۹) باب طواف الزيارة ، فصل : فى شرائط طواف الزيارة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامى : (۲/۵۱۷) كتاب الحج ، مطلب فى طواف الزيارة ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۱۷۸) باب طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) وأمّا المنهى عنها أى من أنواع الإحرام المتصورة ، فالجمع بين الحجين أى بإحرام واحد ، أو بإدخال واحدة على أخرىٰ قبل الفراغ من الأولىٰ ، والعمرتين أى بينهما كذٰلک ، وهما نهى تحريم ، فيجب عليه الرفض و دمه على ماسيأتى فى محله وإدخال العمرة على الحج مطلقًا أى الآفاقى وغيره ...... (إرشاد السارى : (ص: ۱۳۴) باب الإحرام ، فصل : فى وجوه الإحرام ،ط : وأمّا المنهى عنها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۳۰) باب الجمع بين النسكين ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۸۷) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۳) و وطؤه بعد وقوفه لم يفسد حجه وتجب بدنة ، و بعد الحلق قبل الطواف شاة لخفة الجناية ، وفى الرد تحت قوله : لخفة الجناية) أى لوجود الحل الأوّل بالحلق فى حق غير النّساء ، وما=

اور اس کا گوشت صرف فقراء اور مساکین ہی کھا سکتے ہیں مالدار لوگ نہیں کھا سکتے، ساتھ ساتھ استغفار بھی کرنا چاہئے۔(۱)

طواف زیارت سے پہلے عمرہ کرنا

طواف زیارت سے پہلے دوسرے حج یا عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں۔(۲)

طواف زیارت سے روکا گیا

اگر کسی محرم کو صرف ''طواف زیارت'' سے روکا گیا تو وہ ''محصر'' نہیں ہوگا

= ذكره من التفصيل هو ما عليه المتون ، ومشى فى المبسوط والبدائع والاسبيجابى على وجوب البدنة قبل الحلق وبعده ، وفى الفتح أنّه الأوجه لإطلاق ظاهر الرواية ، وجوبها بعد الوقوف بلاتفصيل . (الدر مع الرد : (٢/٥٦٠) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

☐ إرشاد السارى : (ص: ٤٨١ ، ٤٨٢) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الرابع : فى حكم الجماع ، و دواعيه ، فصل : فى الجماع قبل الحلق وبعده ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ٢٦٩ ، ٢٧١) باب الجنايات ، الفصل السادس : فى الجماع و دواعيه ،ط : إدارة القرآن .

(١) ولايجوز للمكفر أى مكفر الجناية فى ذبح الهدى أى يأكل شيئًا من الدماء أى الواجبة عليه للجزاء الا دم القران والتمتّع والتطوع ...... (إرشاد السارى : (ص: ٥٧٠) باب فى جزاء الجنايات وكفاراتها ، فصل : لايجوز للمكفر ...... ط: الإمدادية ، مكّة المكرمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ٣٥٥ ، ٣٥٦) باب الهدايا ، فصل : فى أحكام الهدايا بعد الذبح وأحكام ذبحها ، ط: إدارة القرآن .

☐ الدر مع الرد : (٢/٦١٥ ، ٦١٦) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط: سعيد .

(٢) وأمّا المنهى عنها أى من أنواع الإحرام المتصورة ، فالجمع بين الحجين أى بإحرام واحد ، أو بإدخال واحدة على أخرٰى قبل الفراغ من الأولىٰ ، والعمرتين أى بينهما كذٰلک ، وهما نهى تحريم ، فيجب عليه الرفض و دمه على ماسيأتى فى محله وإدخال العمرة على الحج مطلقًا أى الآفاقى وغيره ...... (إرشاد السارى : (ص: ١٣٤) باب الإحرام ، فصل : فى وجوه الإحرام ،ط : وأمّا المنهى عنها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ٢٣٠) باب الجمع بين النسكين ، ط: إدارة القرآن .

☐ الدر مع الرد : (٢/٥٨٧) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

کیونکہ یہ طواف پوری زندگی میں جب بھی چاہے کرسکتا ہے۔(۱)

البتہ بارہ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے کے بعد طواف زیارت کرنے سے دم واجب ہوگا۔(۲)

اور یہ دم حدود حرم میں دینا ہوگا۔(۳)

اور جب تک طواف زیارت نہیں کرے گا بیوی حلال نہیں ہوگی۔(۴)

طواف زیارت قربانی سے پہلے کرنا

''قربانی سے پہلے طواف زیارت کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۲۸۰)

طواف زیارت کا بدل نہیں

طواف زیارت کسی حال میں بھی فوت نہیں ہوتا، اور بدل دے کر بھی ادا نہیں

---

(۱) هو المنع عن الوقوف والطواف بعد الإحرام فى الحج الفرض والنفل ، و فى العمرة عن الطواف بها أو بهما لاغير ، فإن قدر على الطواف أو الوقوف فليس بمحصر (لأنّه إن منع عن الطواف فقط وقف ويؤخّر الطواف ويبقى محرمًا فى حق النّساء . (إرشاد السارى : (ص: ٥٧٩، ٥٨٠) باب الإحصار ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ٣٠٩) باب الإحصار ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (٢/٥٩٣) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد .

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ٢، على الصفحة السابقة، رقم: ٥٧.

(۳) ذبحه فى الحرم ، فلو ذبحه فى غيره لايجزئه عن الذبح ...... (غنية الناسک : (ص: ٢٦٢) باب الجنايات ، فصل : فى شرائط كفاراتها الثلاث ، مطلب : فى شرائط جواز الدم ، الثامن ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ٥٥٤) باب فى جزاء الجنايار و كفاراتها ، فصل : فى أحكام الدماء وشرائط جوازها ، الثالث : ذبحه فى الحرم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (٢/٦١٢) كتاب الحج ، باب الهدى ،ط : سعيد .

(۴) ولو لم يطف أصلاً لايحل له النّساء وإن طال ومضت سنون بإجماع ، كذا فى الهندية . (شامى : (٢/٥١٨) كتاب الحج ، مطلب : فى طواف الزيارة ، ط: سعيد)

غنية الناسک، (ص:١٧٧) باب طواف الزيارة، ط: ادارة القرآن.

إرشاد السارى : (ص: ٣٢٧ ، ٣٢٨) باب طواف الزيارة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

انظر الحاشية السابقة ، رقم : ١ .

کیا جاسکتا، ہر حال میں طواف زیارت کرنا ضروری ہے، اگر طواف زیارت نہیں کیا تو آخری عمر تک طواف زیارت کی ادائیگی فرض رہے گی (۱)

اور جب تک اس کو ادا نہیں کرے گا بیوی سے صحبت اور بوس و کنار حرام رہے گا گویا کہ بیوی کے حق میں احرام باقی رہے گا۔(۲)

طواف زیارت کا وقت

طواف زیارت کا وقت ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اس سے پہلے طواف زیارت کرنا جائز نہیں ہے، اور اس کو بارھویں تاریخ کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے ادا کر لینا واجب ہے، اور طواف زیارت رات میں بھی کرنا جائز ہے، اگر کسی نے بارھویں تاریخ کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے طواف زیارت نہیں کیا تو اس کو بھی طواف زیارت کرنا پڑے گا اور ایک دم دینا بھی لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولایجزئ عنه البدل أی الجزاء إلاّ إذا مات بعد الوقوف بعرفة . (إرشاد الساری : (ص: ۳۲۹) طواف الزيارة ، فصل : فی شرائط صحة الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۷۸) باب طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

🗀 شامی : (۵۱۷/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی طواف الزيارة ، ط: سعيد .

(۲) ولو لم يطف أصلاً لايحل له النّساء وإن طال ومضت سنون بإجماع ، كذا فی الهندية . (شامی : (۵۱۸/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی طواف الزيارة ، ط: سعيد)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۳۲۷ ، ۳۲۸) باب طواف الزيارة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱ ، على الصفحة السابقة، رقم: ٦٧ ، أيضًا.

(۳) أوّل وقت طواف الزيارة : طلوع الفجر الثانی من يوم النحر ، فلايصح قبله ، ولا آخر له فی حق الصحة ، فلو أتٰی به بعد سنين صحّ ، ولكن يجب فعله فی أيّام النحر أی أولياليها عند الإمام ، ويسنّ إجماعًا ، فيكره تأخيرها عنه بالاتفاق تحريمًا أو تنزيهًا ، فلو أخّر عنها أی بغير عذر ولو إلیٰ آخر أيّام التشريق لزمه دم . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۳۲۸) باب طواف الزيارة ، فصل : أوّل وقت طواف الزيارة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة) =

اور یہ دم حدود حرم میں دینا لازم ہوگا۔(۱)

طواف زیارت کے بعد سعی کرنا

طواف زیارت کے بعد سعی کرنا واجب ہے جس شخص نے پہلے سعی کرلی تھی اس کے لئے طواف زیارت کے بعد دوبارہ سعی کرنا واجب نہیں ہے۔(۲)

طواف زیارت کے بعد سعی نہیں کی

☆اگر حج افراد کرنے والے نے منٰی جانے سے پہلے طواف قدوم کے ساتھ سعی نہیں کی تو طواف زیارت کے بعد سعی کرنا واجب ہے، اور طواف کے بعد متّصل سعی کرنا سنت ہے اور فاصلہ کرنا سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے لیکن دم واجب نہیں ہوگا۔(۳)

= غنية الناسک : (ص: ۱۷۷ ، ۱۷۸) باب طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

بدائع الصنائع : (۱۳۲/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا زمان هٰذا الطواف (طواف الزيارة) ط: سعيد .

(۱) ذبحه في الحرم ، فلو ذبحه في غيره لايجزئه عن الذبح ...... (غنية الناسک : (ص: ۲۶۲) باب الجنايات ، فصل : في شرائط كفاراتها الثلاث ، مطلب : في شرائط جواز الدم ، الثامن ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۵۵۴) باب في جزاء الجنايات و كفاراتها ، فصل : في أحكام الدماء و شرائط جوازها ، الثالث : ذبحه في الحرم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۶۱۶/۲) كتاب الحج ، باب الهدى ،ط : سعيد .

(۲) فيطوف سبعة أشواط بلارمل فيه ، وسعى بين الصفا والمروة بعده إن قدم السعى و وقع معتدا به ، وإلاّ رمل و سعى ، ......قدمنا أن الأفضل تأخير السعى إلى ما بعد طواف الإفاضة ، وكذٰلک الرمل ليصير تبعًا للفرض دون السنة ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۷۶ ، ۱۷۷) باب طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۳۲۷) باب طواف الزيارة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامي : (۵۱۸/۲) كتاب الحج ، مطلب في طواف الزيارة ، ط: سعيد .

(۳) فإن كان سعى بين الصفا والمروة عقيب طواف القدوم ولم يرمل في هٰذا الطواف ولم يسع والا رمل كذا في الكافي. (الهنديه: (۲۳۲/۱) كتاب الحج، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيديه)

(فإن كان سعى بين الصفا والمروة) سابقًا (عقب طواف القدوم لم يرمل في هٰذا الطواف)=

☆اور اگر قران اور تمتع کرنے والے نے منی جانے سے پہلے ایک نفلی طواف کر کے حج کی سعی نہیں کی تو طواف زیارت کے بعد سعی کرنا واجب ہے، طواف زیارت کے بعد متّصل سعی کرنا سنّت ہے، اور فاصلہ کرنا سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے، لیکن دم واجب نہیں ہوگا۔

اگر ان دونوں صورتوں میں طواف زیارت کرنے کے بعد سعی نہیں کی اور بارہ ذی الحجہ کا دن بھی گزر گیا تو اب بھی سعی کرے، تاخیر کی وجہ سے مکروہ ضرور ہوگا لیکن دم واجب نہیں ہوگا، اور اگر بارہ ذی الحجہ کے بعد سعی بھی نہیں کی اور گھر واپس آ گیا تو ایسی صورت میں حرم کی حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

= لأنّ الرمل فی طواف بعده سعی (ولا سعی علیه) ؛ لأنّ تکراره غیر مشروع (فإن لم یکن قدم السعی) بعد طواف القدوم (رمل فی هٰذا الطواف ...... و سعی بعده) وجوبًا علی ماقدمنا .
(اللباب فی شرح الکتاب : (۱۹۲/۱) کتاب الحج ، ط: دار الکتاب العربی)

ولو ترک السعی ورجع إلی أهله ، فإن خرج من المیقات (شرح) فأراد العود یعود بإحرام جدید ، فإن کان بعمرة فیأتی أوّلاً بأفعال العمرة ، ثمّ یسعی ، وإن کان لحج فیطوف اولاً طواف القدوم ثمّ یسعی بعده وإذا أعاده سقط الدم ، قال فی الأصل : والدم أحب إلی من الرجوع ؛ لأنّ فیه منفعة للفقراء ، والنقصان لیس بفاحش ...... ولو أخر السعی عن أیّام النحر ولو شهورًا لا شیئ علیه ، ویکره . (غنیة الناسک : (ص: ۲۷۸) المطلب الخامس : فی ترک الواجب فی السعی، ط: إدارة القرآن)

أمّا بیان حکمه إذا تأخر عن وقته الأصلی وهی أیّام النحر بعد طواف الزیارة ، فإن کان لم یرجع إلی أهله فإنّه یسعی ولاشیئ علی ؛ لأنّه أتٰی بما وجب علیه ولایلزمه بالتاخیر شیئ ؛ لأنّه فعله فی وقته الأصلی وهو ما بعد طواف الزیارة ...... وإن کان رجع إلی أهله ، فعلیه دم لترکه السعی بغیر عذر . (بدائع الصنائع : (۱۳۵/۲) کتاب الحج ، ط: سعید)

(۱) فإن کان سعی بین الصفا والمروة عقیب طواف القدوم ولم یرمل فی هٰذا الطواف ولم یسع والا رمل کذا فی الکافی . (الهندیه : (۲۳۲/۱) کتاب الحج ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه)

(فإن کان سعی بین الصفا والمروة) سابقًا (عقب طواف القدوم لم یرمل فی هٰذا الطواف) لأنّ الرمل فی طواف بعده سعی (ولا سعی علیه) ؛ لأنّ تکراره غیر مشروع (فإن لم یکن قدم السعی) بعد طواف القدوم (رمل فی هٰذا الطواف ...... و سعی بعده) وجوبًا علی ماقدمنا .
(اللباب فی شرح الکتاب : (۱۹۲/۱) کتاب الحج ، ط: دار الکتاب العربی) =

اور اگر گھر سے واپس آ کر کبھی بھی سعی کرے گا تو دم ساقط ہو جائے گا، البتہ دوبارہ حرم جانے کے لئے حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر جانا ہوگا، پہلے حج یا عمرہ سے فارغ ہوگا پھر اس کے بعد سعی کرے گا جو ذمہ میں رہ گئی تھی۔(۱)

= ☜ ولو ترک السعی ورجع إلی أهله ، فإن خرج من المیقات (شرح) فأراد العود یعود بإحرام جدید ، فإن کان بعمرة فیأتی أوّلاً بأفعال العمرة ، ثمّ یسعی ، وإن کان لحج فیطوف اولاً طواف القدوم ثمّ یسعی بعده وإذا أعاده سقط الدم ، قال فی الأصل : والدم أحب إلی من الرجوع ؛ لأنّ فیه منفعة للفقراء ، والنقصان لیس بفاحش ...... ولو أخر السعی عن أیّام النحر ولو شهورًا لا شیئ علیه ، ویکره .
(غنیة الناسک : (ص: ۲۷۸) المطلب الخامس : فی ترک الواجب فی السعی، ط: إدارة القرآن)

☜ أمّا بیان حکمه إذا تأخر عن وقته الأصلی وهی أیّام النحر بعد طواف الزیارة ، فإن کان لم یرجع إلی أهله فإنّه یسعی ولاشیئ علی ؛ لأنّه أتٰی بما وجب علیه ولایلزمه بالتاخیر شیئ ؛ لأنّه فعله فی وقته الأصلی وهو ما بعد طواف الزیارة ...... وإن کان رجع إلی أهله ، فعلیه دم لترکه السعی بغیر عذر . (بدائع الصنائع : (۱۳۵/۲) کتاب الحج ، ط: سعید)

(۱) فإن کان سعی بین الصفا والمروة عقیب طواف القدوم ولم یرمل فی هٰذا الطواف ولم یسع والا رمل کذا فی الکافی . (الهندیه : (۲۳۲/۱) کتاب الحج ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه)

☜ (فإن کان سعی بین الصفا والمروة) سابقًا (عقب طواف القدوم لم یرمل فی هٰذا الطواف) لأنّ الرمل فی طواف بعده سعی (ولا سعی علیه) ؛ لأنّ تکراره غیر مشروع (فإن لم یکن قدم السعی) بعد طواف القدوم (رمل فی هٰذا الطواف ...... و سعی بعده) وجوبًا علی ماقدمنا .
(اللباب فی شرح الکتاب : (۱۹۲/۱) کتاب الحج ، ط: دار الکتاب العربی)

☜ ولو ترک السعی ورجع إلی أهله ، فإن خرج من المیقات (شرح) فأراد العود یعود بإحرام جدید ، فإن کان بعمرة فیأتی أوّلاً بأفعال العمرة ، ثمّ یسعی ، وإن کان لحج فیطوف اولاً طواف القدوم ثمّ یسعی بعده وإذا أعاده سقط الدم ، قال فی الأصل : والدم أحب إلی من الرجوع ؛ لأنّ فیه منفعة للفقراء ، والنقصان لیس بفاحش ...... ولو أخر السعی عن أیّام النحر ولو شهورًا لا شیئ علیه ، ویکره . (غنیة الناسک : (ص: ۲۷۸) المطلب الخامس : فی ترک الواجب فی السعی، ط: إدارة القرآن)

☜ أمّا بیان حکمه إذا تأخر عن وقته الأصلی وهی أیّام النحر بعد طواف الزیارة ، فإن کان لم یرجع إلی أهله فإنّه یسعی ولاشیئ علی ؛ لأنّه أتٰی بما وجب علیه ولایلزمه بالتاخیر شیئ ؛ لأنّه فعله فی وقته الأصلی وهو ما بعد طواف الزیارة ...... وإن کان رجع إلی أهله ، فعلیه دم لترکه السعی بغیر عذر . (بدائع الصنائع : (۱۳۵/۲) کتاب الحج ، ط: سعید)

طواف زیارت کے لئے مستقل احرام

طواف زیارت کی قضاء کرنے کیلئے مستقل احرام کی ضرورت نہیں ہے، جس احرام سے حلال ہوا ہے وہی اس کے لئے کافی ہے۔(۱)

طواف زیارت کے وقت حیض آجائے

☆ طواف زیارت حج کا عظیم رکن ہے، جب تک طواف زیارت نہیں کیا جاتا میاں بیوی ایک دوسرے کیلئے حلال نہیں ہوتے بلکہ اس معاملہ میں احرام بدستور باقی رہتا ہے اس لئے یہ طواف ہر حال میں کر کے آنے کی کوشش کرنی چاہئے۔(۲)

☆ اگر کوئی شخص طواف زیارت کے بغیر وطن واپس آگیا تو اس پر نیا احرام باندھے بغیر واپس مکہ مکرمہ جا کر طواف زیارت کرنا لازم ہے، اور تاخیر کی وجہ سے دم دینا بھی لازم ہوگا، جب تک طواف زیارت نہیں کرے گا میاں بیوی کے تعلق کے حق میں احرام باقی رہے گا اور اس کا حج مکمل نہیں ہوگا، اور طواف زیارت کا بدل کوئی چیز نہیں ہے، دم دینا کافی نہیں ہر حال میں واپس جا کر طواف کرنا ہی ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) ولو ترک طواف الزیارة کله أو أکثره فهو محرم أبدًا فی حق النّساء ، حتی یطوف ...... فعلیه حتمًا أن یعود بذٰلک الإحرام ویطوفه ولایجزئ عنه البدل أصلاً . (غنیة الناسک : (ص: ۲۷۳) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ...... المطلب الأوّل : فی ترک الواجب فی طواف الزیارة ، ط: إدارة القرآن)

▭ انظر الحاشیة السابقة ، رقم : ۳، ۴، ۵ علی الصفحة السابقة ، رقم : ۲۸۱ .

(۲) ولو ترک طواف الزیارة کله أو أکثره فهو محرم أبدًا فی حق النّساء ، حتی یطوف ...... فعلیه حتمًا أن یعود بذٰلک الإحرام ویطوفه ولایجزئ عنه البدل أصلاً . (غنیة الناسک : (ص: ۲۷۳) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ...... المطلب الأوّل : فی ترک الواجب فی طواف الزیارة ، ط: إدارة القرآن)

▭ انظر الحاشیة السابقة ، رقم : ۳، ۴، ۵ علی الصفحة السابقة ، رقم : ۲۸۱ .

(۳) ولو ترک طواف الزیارة کله أو أکثره فهو محرم أبدًا فی حق النّساء ، حتی یطوف ...... فعلیه =

☆ جو خواتین طواف زیارت کے دنوں میں ناپاک ہوں، ان کو چاہئے کہ اپنا سفر ملتوی کردیں، اور جب تک پاک ہوکر طواف نہیں کرلیتیں مکہ مکرمہ سے واپس نہ جائیں اگر پہلے سے ایام کو روکنے کی کوئی تدبیر ہوسکتی ہے تو اس کو اختیار کر لینا چاہئے۔(۱)

آج کل حج کے سفر میں آمدورفت کی تاریخ پہلے ہی سے متعین ہوتی ہے، تبدیل کرانا مشکل ہوتا ہے اور کافی پریشانی ہوتی ہے اس لئے اگر واپسی کی تاریخ تبدیل کرنا ممکن نہیں یا پاک ہونے تک مکہ مکرمہ میں ٹھہرنے کی کوئی صورت نہیں تو ایسی مجبوری اور ناگزیر حالت میں حیض کی حالت میں طواف زیارت کرلے اور اللہ تعالی سے توبہ استغفار کرلے تو طواف زیارت شرعاً معتبر ہوجائے گا اور وہ پوری طرح حلال ہوجائے گی اور احرام کی پابندیاں ختم ہوجائیں گی، مگر اس پر ایک بدنہ بڑا جانور، اونٹ، گائے یا بھینس حدود حرم میں ذبح کرنا لازم ہوگا اگر حدود حرم میں بدنہ ذبح نہ کرسکی اور وہ کسی بھی موقع پر پاکی کی حالت میں طواف زیارت کا اعادہ کرلے تو بدنہ ذبح کرنا ساقط ہوجائے گا۔(۲)

= حتمًا أن يعود بذٰلک الإحرام ويطوفه ولايجزئ عنه البدل أصلاً. (غنية الناسک: (ص: ۲۷۳) باب الجنايات، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ...... المطلب الأوّل: فی ترک الواجب فی طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن)

▭ انظر الحاشية السابقة، رقم:۴، علی الصفحة رقم:۶۷، والحاشية رقم: ۱، علی الصفحة:۶۸.

(۱) وحيضها لايمنع نسکاً إلاّ الطواف، فهو حرام من وجهين، دخولها المسجد، وترک واجب الطهارة، فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت وشهدت جميع المناسک، الاّ الطواف والسعی ...... ولايلزمها دم لترک الصدر وتأخير الزيارة عن وقته لعذر الحيض والنفاس. (غنية الناسک: (ص: ۹۴، ۹۵) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد: (۵۲۸/۲) کتاب الحج، قبيل: باب القران، ط: سعيد.

▭ إرشاد الساری: (ص: ۱۲۲) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: الإمدادية، مکّة المکرّمة.

(۲) ولو همّ الراکب علی القفول، ولم تطهر فاستفتت هل تطوف أم لا؟ قالوا: يقال لها: لاتحل لک دخول المسجد وإن دخلت وطفت أثمت، وصحّ طوافک وعليک ذبح بدنة. =

طوافِ زیارت موت تک نہ کر سکا

☆ اگر کوئی حاجی موت تک طواف زیارت کرنے پر قادر نہیں ہوا تو اس پر آخری وقت میں ایک بدنہ (اونٹ یا گائے) حرم کی حدود میں ذبح کرنے کے لئے وصیت کرنا لازم ہے۔(۱)

واضح رہے کہ طواف زیارت کرنے سے پہلے بیوی سے صحبت کرنا بھی حلال نہیں ہے۔

☆ اگر ایسے آدمی نے بارہ ذی الحجہ کے اندر یا اس کے بعد کوئی طواف کیا تو یہ طواف، طوافِ زیارت کے قائم مقام ہو جائے گا اور بیوی حلال ہو جائے گی البتہ بارہ ذی الحجہ کے بعد طواف کرنے کی صورت میں تاخیر کی وجہ سے ایک دم دینا لازم ہوگا۔

= (غنية الناسک : (ص: ۲۷۴) باب الجنايات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ......المطلب الأوّل : فی ترک الواجب فی طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن)

🗀 ولو انقطع دمها أی دم الحائض بدواء أو لا أی لا بدواء أو لم ينقطع أی بالكلية ، فاغتسلت أولا أی أو ما اغتسلت وطافت ثم عاد دمها فی أيّام العادة يصح طوافها ، ولزمها بدنة وكانت عاصية ...... ، وعليها أن تعيده طاهرة ، أی من الحدثين ، فإن أعادته سقط ما وجب أی من البدنة وعليها التوبة من جهة المعصية ولو مع البدنة . (إرشاد الساری : (ص: ۴۹۶) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل : فی طواف الزيارة للحائض ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 شامی : (۵۱۹/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی طواف الزيارة ، ط: سعيد .

(۱) طواف الزيارة (أول وقته بعد طلوع الفجر يوم النحر وهو فيه) أی الطواف فی يوم النحر الأوّل (أفضل ويمتد) وقته إلى آخر العمر ...... (قوله : ويمتد وقته) أی وقت صحته إلى آخر الموت ، فلو مات قبل فعله ، فقد ذكر بعض المحشين عن شرح اللباب للقاضی محمد عبد عن البحر العميق أنّهم قالوا : ان عليه الوصية ببدنة لأنّه جاء العذر من قبل من له الحق وإن كان آثمًا بالتاخير اهـ تامل . (قوله : وحل له النّساء) أی بعد الركن منه وهو أربعة أشواط " بحر " ولو لم يطف أصلاً لا يحل له النّساء وإن طال ومضت سنون بإجماع . (شامی : (۵۱۸/۲) كتاب الحج ، مطلب فی طواف الزيارة ،ط : سعيد)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۳۲۸ ، ۳۲۹) باب طواف الزيارة ، فصل : فی شرائط صحة الطواف، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

1 غنية الناسک : (ص: ۱۷۸) باب طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

طواف زیارت میں احرام ضروری نہ ہونے کی وجہ

طواف زیارت حج کا اہم رکن ہے اس کے باوجود اس سے پہلے احرام کھولنے کی اجازت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جب لوگ باشادہوں کے دربار میں حاضری دیتے ہیں تو خوب صفائی کر کے، بن سنور کر حاضر ہوتے ہیں، اسی طرح لوگوں کو طواف زیارت کے لئے اپنا حال درست کر کے حاضر ہونا چاہئے، سر سے گرد وغبار صاف کرلیں، بدن سے میل دور کرلیں، اور سلے ہوئے موزوں کپڑے پہن کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں طواف زیارت کے لئے حاضری دیں اسی مقصد سے قارن اور تمتع کرنے والے کو قربانی اور حلق کے بعد طواف زیارت سے پہلے اور مفرد کو رمی کے بعد طواف زیارت سے پہلے احرام کھول کر سلے ہوئے کپڑے پہن کر طواف زیارت کرنے کی اجازت ہے، اور یہ احرام جزوی طور پر یعنی صرف تزیین کی حد تک کھلتا ہے، بیوی کے ساتھ صحبت کرنے میں ابھی احرام باقی ہے، کیونکہ ابھی حج کا ایک اہم رکن طواف زیارت باقی ہے۔(۱)

---

(۱) والسر فی الحلق أنّه تعيين طريق للخروج من الإحرام بفعل لاينافی الوقار ، فلو تركهم وأنفسهم لذهب كل مذهبًا ، وأيضًا ففيه تحقيق انقضاء التشعث والتغبر بالوجه الأتم ، ومثله كمثل السلام من الصلاة ، وإنّما قدم على طواف الإفاضة ليكون شبيهًا بحال الداخل على الملوک فی مؤاخذته نفسه بإزالة تشعثه وغباره. (حجة الله البالغة : (۲/ ۶۰) مبحث فی أبواب من الحج ، ط: کتب خانه رشيديه دهلی)

□ حكمه التحلل فيباح فيه جميع ماحُظر بالإحرام من الطيب والعيد ولبس المخيط وغير ذٰلک إلا الجماع ودواعيه ، فإنّه و توابعه يتوقّف حلّه على الطواف أی طواف الإفاضة . (لباب المناسک مع إرشاد السارى : (ص: ۳۲۶) باب مناسک منٰی ، فصل : فی حکم الحلق ،ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

□ غنية الناسک : (ص: ۱۷۶) باب مناسک منٰی يوم النحر ، فصل : فی الحلق ، مطلب : فی حکم الحلق ،ط : إدارة القرآن .

□ شامی : (۲/ ۵۱۷) کتاب الحج ، قبيل : مطلب : فی طواف الزيارة ، ط: سعيد .

طواف زیارت میں اضطباع

''طواف زیارت میں رمل'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۳؍۷۷)

طواف زیارت میں اہم باتیں

طواف زیارت میں طواف کی نیت کرنا فرض ہے، اور چار شوط (چکر) اس طواف میں فرض ہیں، اور سات شوط پورے کرنے واجب ہیں، اگر پیدل چل سکتا ہے تو پیدل چل کر طواف کرنا اور دائیں طرف سے شروع کرنا، اور وضو کے ساتھ کرنا، اور ستر چھپانا اور بارہ ذی الحجہ کے غروب سے پہلے پہلے کرنا واجب ہے۔(۱)

طواف زیارت میں تاخیر کی اور حیض آ گیا

عورت جانتی ہے کہ حیض عنقریب آنے والا ہے، اور ابھی حیض آنے میں اتنا وقت باقی ہے کہ پورا طواف زیارت یا چار پھیرے کر سکتی ہے، لیکن اس عورت نے طواف زیارت نہیں کیا اور حیض آ گیا، پھر ایام نحر گزرنے کے بعد پاک ہوئی تو پاک ہونے کے بعد طواف زیارت بھی کرنا پڑے گا اور تاخیر کرنے کی وجہ سے ایک دم بھی دینا پڑے گا اور یہ دم حدود حرم میں دینا لازم ہوگا۔

---

(۱) هٰذا الطواف هو المفروض فی الحج ولا یتم الحج الاّ به أی لکونه رکنًا بالإجماع ، والفرض منه أربعة أشواط وما زاد فواجب ...... فصل فی شرائط صحة الطواف ...... والنیّة أی أصلها لا تعینها واتیان أکثره ، وفیه أنّه رکن لا شرط، ...... و واجباته : المشی للقادر ، والتیامن ، وإتمام السبعة ،والطهارة عن الحدث أی مطلقا ، وستر العورة ، وفعله فی أیّام النحر . (إرشاد الساری : (ص: ۳۲۸ ، ۳۲۹) باب طواف الزیارة ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

🗁 بدائع الصنائع : (۲؍۱۲۸) کتاب الحج ، فصل : وأمّا شرطه و واجباته ، و : (ص ۲؍۱۳۲) فصل : وأمّا مقداره ، ط: سعید .

🗁 الدر مع الرد : (۲؍۴۶۷ ، ۴۶۸ ، ۴۶۹) کتاب الحج ، مطلب : فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعید .

اور اگر حیض شروع ہونے سے پہلے پاک ہونے کی حالت میں طواف کے چار پھیرے کرنے کا وقت نہیں تھا تو دم واجب نہیں ہوگا البتہ پاک ہونے کے بعد طواف زیارت کرنا لازم ہوگا، اس کے بغیر شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگی۔(۱)

طواف زیارت میں حیض کی وجہ سے تاخیر ہوگئی

''حیض کی وجہ سے طواف زیارت میں تاخیر ہوگئی'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۴۹/۲)

طواف زیارت میں رمل

اگر حج کا احرام باندھنے کے بعد منی جانے سے پہلے ایک نفلی طواف کر کے سعی نہیں کی تو طواف زیارت کے بعد سعی بھی کرنی ہوگی اور اس طواف میں رمل بھی کرنا ہوگا، مگر طواف زیارت عموماً احرام کا کپڑا بدل کر سادہ کپڑے پہن کر کیا جاتا ہے اس لئے اس میں اضطباع نہیں ہوگا، البتہ اگر احرام کی چادریں نہ اتاری ہوں تو اضطباع بھی کر لیں۔(۲)

---

(۱) ولو حاضت فی وقت تقدر أی حال کونها قادرة علی أن تطوف فیه أربعة أشواط فلم تطف أی قبل الحیض لزمها دمٌ للتأخیر ...... ولو حاضت فی وقت تقدر علی أقلّ من ذٰلک لم یلزمها شیئ ...... فقولهم أی مجملاً لاشیئ علی الحائض وکذا النفساء لتأخیر الطواف ...... مقید بما إذا حاضت فی وقت لم تقدر علی أکثر الطواف أی قبل الحیض أو حاضت قبل أیّام النحر ولم تطهر إلاّ بعد مضیّ أیّام النحر أی جمیعها ...... (إرشاد الساری: (ص:۴۹۵) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات فی أفعال الحج، فصل: فی طواف زیارة للحائض، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

🗁 غنیة الناسک: (ص: ۲۷۳، ۲۷۴) باب الجنایات، الفصل السابع: فی ترک الواجب فی أفعال الحج، ...... المطلب الأوّل: فی ترک الواجب فی طواف الزیارة، ط: إدارة القرآن.

🗁 شامی: (۵۱۹/۲) کتاب الحج، مطلب فی طواف الزیارة، ط: سعید.

(۲) فیطوف سبعة أشواط بلا رمل فیه، وسعی بین الصفا والمروة بعده إن قدم السعی و وقع معتدا به، وإلاّ رمل و سعی، وإن قدم الرمل؛ لأنّ رمله السابق بلا سعی غیر مشروع ...... وإن قدم السعی لا الرمل سقط الرمل؛ لأنّ الرمل إنّما شرع فی طواف بعده سعی ...... وأمّا الاضطباع فساقط مطلقًا فی هٰذا الطواف سواء سعی قبله، أو بعده؛ لأنّه قد تحلل من إحرامه وقد لبس المخیط، و =

طواف زیارت ناپاکی کی حالت میں کیا

اگر طواف زیارت جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت میں کیا تو ایک بدنہ یعنی بڑا جانور اونٹ یا گائے کو حدود حرم میں ذبح کرنا لازم ہوگا، اور اگر ایسی حالت میں تین یا اس سے زیادہ طواف کے چکر کئے تو دم دینا لازم ہوگا (دم ایک بکرا یا گائے اور اونٹ کے ساتویں حصہ کو کہتے ہیں اور دم کا جانور حدود حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے) اور اگر پاکی کے بعد طواف زیارت کا اعادہ کرلیا جائے گا تو بدنہ اور دم ساقط ہو جائے گا۔(۱)

طواف زیارت نفاس کی حالت میں کیا

''جنابت کی حالت میں طواف زیارت کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۱۵)

طواف زیارت نہیں کیا

☆ اگر کسی نے حج کے موسم میں طواف زیارت نہیں کیا تو وہ بعد میں جب بھی

= الاضطباع فی حال بقاء الإحرام ...... و مفاده أنّه لو قدمه علی الحلق سن الاضطباع فیه إذا کان أخر السعی إلیه . (غنیة الناسک : (ص: ۱۷۶ ، ۱۷۷) باب طواف الزیارة ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۳۲۷ ، باب طواف الزیارة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

🗀 شامی : (۲/۵۱۸) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف الزیارة ، ط: سعید .

(۱) ولو طاف للزیارة جنبًا أو حائضًا أو نفساء کله أو أکثره ، وهو أربعة أشواط فعلیه بدنة ، ویقع معتدا به فی حق التحلّل ، ویصیر عاصیًا ، وعلیه أن یعیده طاهرًا حتمًا ، فإن أعاده سقطت عنه البدنة ...... ولو طاف أقلّه جنبًا فعلیه لکل شوط صدقة نصف صاعٍ ، (وفی حاشیته :قوله : لکل شوط صدقة) الخ ، أقول : یخالفه ما فی "غایة البیان" حیث أوجب الدم ...... (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۴۸۸ ، ۴۸۹) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی حکم الجنایات فی طواف الزیارة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

🗀 غنیة الناسک : (ص: ۲۷۲) باب الجنایات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الأوّل : فی ترک الواجب فی طواف الزیارة ، ط: إدارة القرآن .

🗀 الدر مع الرد: (۲/۵۵۱) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

چاہے وہاں جا کر طواف زیارت کرے، نیا احرام باندھنے کی ضرورت نہیں، ویسے ہی جا کر طواف کرے، اور تاخیر کی وجہ سے حرم کی حدود میں ایک دم دیدے۔(۱)

☆ طواف زیارت سے پہلے دوسرے حج یا عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں۔(۲)

بیوی سے صحبت کرنا بھی حرام ہے۔(۳)

اگر بیوی سے صحبت کر لی تو تاخیر کی وجہ سے دم دینے کے علاوہ بدنہ یعنی پوری گائے یا پورا اونٹ دینا بھی واجب ہوگا اور یہ حدود حرم میں دینا لازم ہوگا۔(۴)

---

(۱) ولو ترک طواف الزيارة كله أو أكثره ، فهو محرم أبدًا في حق النّساء حتى يطوف ...... فعليه حتمًا أن يعود بذٰلک الإحرام ، ويطوفه ، ولايجزئ عنه البدل أصلاً ...... ولو أخّر طواف الزيارة كله أو أكثره عن أيّام النحر فعليه دم . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۳) باب الجنايات ، الفصل السابع : في ترک الواجب في أفعال الحج ، المطلب الأوّل : في ترک الواجب في طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساري : (ص: ۴۹۰ ، ۴۹۳) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات في أفعال الحج ، فصل : في حكم الجنايات في طواف الزيارة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۵۵۳/۲ ، ۵۵۵) كتاب الحج ، باب الجنايات ،ط : سعيد .

(۲) وأمّا المنهي عنها أي من أنواع الإحرام المتصورة ، فالجمع بين الحجين أي بإحرام واحد ، أوبإدخال واحدة على أخرىٰ قبل الفراغ من الأولىٰ ، والعمرتين أي بينهما كذٰلک وهما نهي تحريم ، فيجب عليه الرفض ، ودمه على ماسيأتي في محله ، وإدخال العمرة على الحج مطلقًا أي الآفاقي وغيره ...... (إرشاد الساري : (ص: ۱۳۴) باب الإحرام ، فصل : في وجوه الإحرام ، وأمّا المنهي عنها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۲۳۰) باب الجمع بين النسكين ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۵۸۷/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۳) فإذا أحرم قولاً بالتلبية أو فعلاً بالسوق كما ذكرنا فليتق الرفث وهو الجماع عند الجمهور ...... أو ذكر الجماع و دواعيه بحضرة النّساء . (غنية الناسک : (ص: ۹۵) باب الإحرام ، فصل : في محرمات الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد : (۴۸۷/۲) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام ، مطلب : في مايحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

▭ إرشاد الساري : (ص: ۱۶۴) باب الإحرام ، فصل : في محرمات الحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۴) و وطؤه بعد وقوفه لم يفسد حجه وتجب بدنة ، و بعد الحلق قبل الطواف شاة لخفة الجناية، وفي الرد تحت قوله : لخفة الجناية) أي لوجود الحل الأوّل بالحلق في حق غير النّساء ، =

طواف شروع کرتے وقت

طواف شروع کرتے وقت پورا جسم حجر اسود کے سامنے ہونا افضل ہے یہاں تک کہ بدن کا کوئی حصہ اس کے مقابل ہونے سے رہ نہ جائے۔(۱)

طواف شروع کرنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا

طواف شروع کرنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا صرف پہلے چکر

= وما ذكره من التفصيل هو ما عليه المتون ، ومشى في المبسوط والبدائع والاسبيجابى على وجوب البدنة قبل الحلق وبعده ، وفي الفتح أنّه الأوجه لإطلاق ظاهر الرواية ، وجوبها بعد الوقوف بلاتفصيل . (الدر مع الرد : (۵٦٠/٢) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۴۸۱ ، ۴۸۲) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الرابع : في حكم الجماع ، و دواعيه ، فصل : في الجماع قبل الحلق وبعده ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسك : (ص: ۲٦٩ ، ۲۷۱) باب الجنايات ، الفصل السادس : في الجماع و دواعيه ،ط : إدارة القرآن .

🗀 وأيضًا فيه : ذبحه في الحرم ، فلو ذبحه في غيره لايجزئه عن الذبح . (غنية الناسك : (ص: ۲٦۲) باب الجنايات ، فصل : في شرائط كفاراتها الثلاث ، مطلب : في شرائط جواز الدم ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۵۵۴) باب في جزاء الجنايات وكفاراتها ، فصل : في أحكام الدماء و شرائط جوازها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 الدر مع الرد : (٦١٢/٢) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط: سعيد .

🗀 وانظر الحاشية السابقة، رقم: ١ ، على الصفحة السابقة رقم: ۷۹، أيضًا.

(۱) قالوا : وأخذ الطائف عن يمين الحجر مما يلى الركن اليمانى ليحاذى جميع الحجر بجميع بدنه حين مروره عليه خروجًا عن خلاف من اشتراطه ...... والشرط إنّما هو أن يحاذى بجميعه جميع الأسود أو بعضه ، قال ابن الحجر رحمه الله تعالىٰ : إن المحاذاة لجميع الحجر ليست بشرط ، إنّما تكفى لبعضه بكل بدنه . (غنية الناسك : (ص: ۱۲۰) باب في ماهية الطواف وأنواعه ، وأركانه ، وشرائطه ، وأحكامه ، فصل : وأمّا مستحبات الطواف ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۲۲٦) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : في مستحبات الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 شامى: (۴۹۳/۲) كتاب الحج، فصل : في الإحرام ، مطلب : في دخول مكّة ، ط: سعيد.

کے شروع میں ہے باقی چھ چکروں کے شروع میں نہیں ہے۔(۱)

طواف صدر

طواف صدر، طواف وداع کو کہتے ہیں۔(۲)

طواف عمرہ ناپاکی کی حالت میں کیا

عمرہ کا طواف جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت میں کیا تو جرمانہ میں ایک دم یعنی بکری کو حدود حرم میں ذبح کرنا لازم ہوگا، اور اگر پاک ہونے کے بعد دوبارہ طواف کرلے گا تو دم ساقط ہو جائے گا۔(۳)

---

(۱) فاستقبل الحجر ، مکبّرًا مهللًا ، رافعًا يديه كالصلاة ، (قال تحتة فی الرد :)أی عند التكبير لا عند النية فإنّه بدعة لباب . و قال شارحه القاری فی موضع آخر بعد كلام : والحاصل أن رفع اليدين فی غير حالة الاستقبال مكروه . (الدر مع الرد : (۲/۴۹۳) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فی دخول مكّة ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ۱۱۹) باب فی ماهية الطواف ...... فصل : و أمّا سنن الطواف ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد الساری : (ص: ۲۲۵) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی سنن الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) ـــــ الثالث : طواف الصدر ، ...... ولذا يسمٰى طواف الرجوع ، و يسمّى طواف الوداع بفتح الواو و بكسرها لموادعته البيت أو الحج . (إرشاد الساری : (ص: ۲۰۱) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، الثالث : طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامی : (۲/۵۲۳) كتاب الحج ، مطلب : فی طواف الصدر ، ط: سعيد .

البحر العميق : (۴/۱۹۰۶) الباب الثانی عشر : فی الأعمال المشروعة يوم النحر ، فصل: النفر من منٰى إلى مكّة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۳) ولو طاف للعمرة كله أو أكثره ، أو أقلّه ، ولو شوطًا جنبًا ، أو حائضًا ، أو نفساء ، أو محدثًا ، فعليه شاة ، لا فرق فيه بين الكثير والقليل والجنب والمحدث ؛ لأنّه لا مدخل فی طواف العمرة للبدنة ولا للصدقة ، ...... ولو أعاده سقط عنه الدم . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۶) باب الجنايات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الرابع : فی ترک الواجب فی طواف العمرة ، ط: إدارة القرآن) =

طوافِ قدوم

حج تمتع کرنے والے پر طواف قدوم واجب نہیں۔(۱)

عمرہ کرنے کے بعد جس قدر عمرے یا طواف کرنا چاہے عمرے اور طواف کرسکتا ہے۔(۲)

☆...... حج افراد اور حج قران کرنے والے پر طواف قدوم ہے، حج تمتع کرنے والے اور صرف عمرہ کرنے والے پر طواف قدوم نہیں۔

☆...... اگر حج افراد کرنے والے نے مکّہ آ کر طواف کیا مگر قدوم کی نیت نہیں کی، مطلق طواف کی نیت کر لی یا اور کسی طواف کی نیت کر لی تو طواف قدوم ہی ادا

= إرشاد السارى : (ص: ۴۹۹، ۵۰۰) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج، فصل : فى الجناية فى طواف العمرة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۲/۵۵۱) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد .

(۱) الأوّل : طواف القدوم، وهو سنة (أى على ما فى عامة الكتب المعتمدة وفى خزانة المفتيين، أنّه واجب على الأصح)، للآفاقى المفرد بالحج والقارن بخلاف المعتمر و المتمتّع والمكى ومن بمعناه، فإنّه لايسن فى حقهم . (إرشاد السارى : (ص: ۱۹۹) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، الأوّل : طواف القدوم، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۰۸) باب دخول مكّة و حرمها، فصل : فى أحكام اطواف القدوم، ط: إدارة القرآن .

البحر العميق : (۲/۱۰۴۱) الباب العاشر : فى دخول مكة و فى الطواف والسعى، فصل : يستحب الدخول من باب بنى شيبة، قبيل : فى بيان أنواع الأطوفة، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة.

(۲) وأقام بمكّة حلالاً يطوف بالبيت مابداله، ويعتنى بسائر ما سبق له فى فصل ما ينبغى الاعتناء به بعد السعى، ويعتمر قبل الحج ماشاء . (غنية الناسک : (ص: ۲۱۵) باب التمتّع، فصل : فى كيفية أداء التمتّع المسنون، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۴۰۷، ۴۰۸) باب التمتّع، فصل : المتمتّع على نوعين، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة .

شامى : (۲/۵۳۷) كتاب الحج، باب التمتّع، ط: سعيد .

ہوگا، طواف قدوم کی نیت نہ کرنے سے کچھ فرق نہیں پڑے گا۔(۱)

طواف قدوم عمرہ کرنے والے پر

عمرہ کرنے والے پر طواف قدوم نہیں۔(۲)

طواف قدوم کا وقت

طواف قدوم کا وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد سے وقوف عرفہ تک ہے، اگر طواف قدوم کرنے سے پہلے وقوف عرفہ شروع کرلیا تو طواف قدوم کا وقت فوت ہوگیا۔(۳)

طواف قدوم کی نیت نہیں کی

''طواف قدوم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۸۲)

---

(۱) هو سنة للآفاقي المفرد بالحج والقارن، ولو دخل قبل الأشهر كما مرّ، فلايسنّ للمعتمر والمكي ولا لأهل المواقيت ومن دونها إلى مكة. (غنية الناسك: (ص: ۱۰۸) باب دخول مكة وحرمها، فصل: فی أحكام طواف القدوم، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساري: (ص: ۱۹۸) باب أنواع الأطوفة، الأوّل: طواف القدوم، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☐ الفقه الإسلامي وأدلّته: (۳/۱۴۴، ۱۴۵) الباب الخامس: الحج والعمرة، والمبحث الخامس، المطلب الثاني: الطواف، طواف القدوم، ط: دار الفكر، بيروت.

(۲) گزشتہ عنوان ''طواف قدوم'' کا حاشیہ ملاحظہ ہو۔

(۳) وسقط طواف القدوم عمن وقف بعرفة ساعة قبل دخول مكّة ولا شيئ عليه بتركه؛ لأنّه سنة وأساء. (الدر المختار: (۲/۵۲۵) كتاب الحج، مطلب فی مضاعفة الصلاة بمكة، ط: سعيد)

☐ وأوّل وقته أی وقت أدائه حين دخول مكة ...... وآخره وقوفه بعرفةٍ أی ينتهي بوقوفه بعرفة ...... فإذا وقف فقد فات وقته أی سقط أدائه، وإن لم يقف فإلى طلوع فجر النحر إذ اهو نهاية وقت الوقوف. (إرشاد الساري: (ص: ۱۹۹) باب أنواع الأطوفة، الأوّل: طواف القدوم، ط: الإمداديه مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسك: (ص: ۱۰۸) باب دخول مكّة وحرمها، فصل: فی أحكام طواف القدوم، ط: إدارة القرآن.

طواف قدوم ناپاکی کی حالت میں کیا

''طواف قدوم'' جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں کرنے سے جرمانہ میں ایک دم حدودِ حرم میں دینا لازم ہوگا، اور پاک ہونے کے بعد طواف دوبارہ کرنے سے دم ساقط ہو جائے گا۔(۱)

طواف قدوم نہیں کرسکا

طواف قدوم سنت ہے، اگر کسی وجہ سے طواف قدوم نہیں کرسکا تو سنت کے خلاف ہوگا لیکن دم لازم نہیں ہوگا۔(۲)

طواف کا آٹھواں چکر کرلیا

☆ اگر کسی نے قصداً طواف کا آٹھواں چکر کرلیا رتو پھر مزید چھ چکر ملا کر پورا

---

(۱) فلو طاف للقدوم كله أو أكثره جنبًا ، فعليه دم ، ولو محدثًا فصدقة ...... ويعيده طاهرًا وجوبًا في الجنابة وندبًا في باقي الحدث ، فإن أعاده سقط عنه الجزاء . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۵ ، ۲۷۶) باب الجنايات ، الفصل السابع : في ترک الواجب في أفعال الحج ، المطلب الثاني : في ترک الواجب في طواف القدوم ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساري : (ص: ۴۹۷ ، ۴۹۸) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات في أفعال الحج ، فصل : في الجناية في طواف القدوم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 الدر مع الرد : (۲/۵۵۰) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط : سعيد .

(۲) (وطاف بالبيت طواف القدوم ويسن) هٰذا الطواف (للآفاقي) لأنّه القادم (قوله : طواف القدوم) ...... ويقع هٰذا الطواف للقدوم من المفرد بالحج وإن لم ينو كونه للقدوم ، أو نوى غيره ؛ لأنّه وقع في محلّه ، قال في اللباب : ثم إن كان المحرم مفردًا بالحج وقع طوافه هذٰا القدوم وإن كان مفردًا بالعمرة أو متمتّعًا أو قارنًا وقع عن طواف العمرة نواه له أو لغيره ، وعلى القارن أن يطوف طوافًا آخر للقدوم اهـ أي استحبابابعد فراغه عن سعي العمرة . (شامي : (۲/۴۹۴) كتاب الحج ، مطلب في دخول مكة ، ط: سعيد)

🗀 إرشاد الساري : (ص: ۱۹۸) باب أنواع الأطوفة ، الأوّل : طواف القدوم ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۰۸) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : في أحكام طواف القدوم ، ط: إدارة القرآن .

طواف کرنا واجب ہوگا گویا اب دو طواف ہو جائیں گے، اور دو دو رکعت کر کے چار رکعات ''واجب الطّواف'' پڑھنا لازم ہوگا، (اگر واجب الطّواف کے چار رکعات حرم میں نہیں پڑھیں تو حرم سے باہر بھی پڑھنا لازم ہوگا)(۱)

☆ اگر کسی نے وہم یا وسوسہ کی بنا پر طواف میں ساتویں چکر کے بعد آٹھواں چکر بھی کرلیا تو اس پر دوسرا طواف بھی پورا کرنا لازم ہوگا، اور آخر میں دو دو رکعت کر کے چار رکعات واجب الطّواف پڑھنا لازم ہوگا (گویا اس صورت میں دو طواف ہوگئے ہیں اس لئے دو دو رکعت دو طوافوں کی الگ الگ پڑھنا واجب ہے اگر اب تک ادا نہیں کی تو فی الحال ادا کرلے)(۲)

(۱) فلو طاف ثامنًا مع علمه به (أی بأنّه ثامن لكن فعله بناءً ا على الوهم أو الوسوسة لا على قصد دخول طواف آخر، فإنّه حينئذٍ يلزم اتفاقًا، شرح اللباب) فالصحيح أنّه يلزمه إتمام الأسبوع للشروع، أی لأنّه شرع فيه ملتزمًا بخلاف ما لو ظنّ أنّة سابع بشروعه مسقطًا لامستلزمًا ...... ثم صلیٰ شفعًا فی وقت مباحٍ يجب بعد كل أسبوع عند المقام ...... أو غيره من المسجد، وهل يتعين المسجد ؟ قولان. (لم أر من حكی القولين سوی ما توهمه عبارة النهر وفيها نظر، والمشهور فی عامة الكتب أن صلاتها فی المسجد أفضل من غيره، وفی اللباب: ولا تختصّ بزمان ولامكان ولاتفوت فلو تركها لم يجبر بدم، ولو صلاها خارج الحرم ولو بعد الرجوع إلی وطنهٖ جاز ويكره، ويستحب مؤكّدًا أدائها خلف المقام، ثم فی الكعبة، ثم فی الحجر تحت الميزاب، ثم كل ما قرب من الحجر، ثم باقی الحجر، ثم ما قرب من البيت، ثم المسجد، ثم الحرم، ثم لافضيلة بعد الحرم، بل الإساءة.
(الدر مع الرد: (۲/۴۹۶، ۴۹۸، ۴۹۹) كتاب الحج، مطلب: فی طواف القدوم، ط: سعيد)
🗁 غنية الناسک: (ص: ۱۱۷، ۱۱۸) باب فی ماهية الطواف وأنواعه وأركانه وشرائطه وأحكامه، فصل: ومن الواجبات ركعتا الطواف، ط: إدارة القرآن.
🗁 إرشاد الساری: (ص: ۲۳۵) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل: فی مسائل شتی عن الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۲) فلو طاف ثامنًا مع علمه به (أی بأنّه ثامن لكن فعله بناءً ا على الوهم أو الوسوسة لا على قصد دخول طواف آخر، فإنّه حينئذٍ يلزم اتفاقًا، شرح اللباب) فالصحيح أنّه يلزمه إتمام الأسبوع للشروع، أی لأنّه شرع فيه ملتزمًا بخلاف ما لو ظنّ أنّة سابع بشروعه مسقطًا لامستلزمًا ...... ثم صلیٰ شفعًا فی وقت مباحٍ يجب بعد كل أسبوع عند المقام ...... أو غيره من المسجد، وهل يتعين المسجد ؟ قولان. =

طواف کااعادہ کرے

''بائیں طرف سے طواف کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۸۸)

طواف کا طریقہ

☆ طواف کی ابتداء اور انتہاء، حجراسود کے استلام (بوسہ لینے) سے ہوتی ہے۔(۱)

☆ طواف شروع کرنے سے پہلے اضطباع کرلے۔(۲)

= (لم أر من حكى القولين سوى ما توهمه عبارة النهر وفيها نظر، والمشهور فى عامة الكتب أن صلاتها فى المسجد أفضل من غيره، وفى اللباب: ولا تختصّ بزمان ولامكان ولاتفوت فلو تركها لم يجبر بدم، ولو صلاها خارج الحرم ولو بعد الرجوع إلى وطنه جاز ويكره، ويستحب مؤكّدًا أدائها خلف المقام، ثم فى الكعبة، ثم فى الحجر تحت الميزاب، ثم كل ما قرب من الحجر، ثم باقى الحجر، ثم ما قرب من البيت، ثم المسجد، ثم الحرم، ثم لافضيلة بعد الحرم، بل الإساء ة. (الدر مع الرد: (۲/۴۹۶، ۴۹۸، ۴۹۹) كتاب الحج، مطلب: فى طواف القدوم، ط: سعيد)

▭ غنية الناسك: (ص: ۱۱۷، ۱۱۸) باب فى ماهية الطواف وأنواعه وأركانه وشرائطه وأحكامه، فصل: ومن الواجبات ركعتا الطواف، ط: إدارة القرآن.

▭ إرشاد السارى: (ص: ۲۳۵) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل: فى مسائل شتى عن الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۱) استلام الحجر فى أوّله و آخره، وأمّا فى ما بينهما، فسنة مستحبة، قال فى شرح الطحاوى: وإن افتتح الطواف باستلام الحجر، وختم به، وترک الاستلام فيما بين ذٰلک أجزأه، وإذا تركه رأسًا فقد أساء. (غنية الناسک: (ص: ۱۱۹) باب فى ماهية الطواف، ...... فصل: وأمّا سنن الطواف، ط: إدارة القرآن)

▭ شامى: (۲/۴۹۸) كتاب الحج، مطلب فى طواف القدوم، ط: سعيد.

▭ الهندية: (۱/۲۲۵) كتاب المناسک، الباب الخامس: فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

(۲) وإذا أراد أن يبتدأ به ينبغى أن يضطجع قبله بقليل بأن يجعل وسط ردائه تحت إبطه الأيمن، ويلقى طرفيه على كتفه الأيسر، ويكون منكبه الأيمن مكشوفًا وهو سنة فى كل طواف بعده سعى. (غنية الناسک: (ص: ۹۹) باب دخول مكّة وحرمها، فصل: فى صفة الابتداء من الحجر الأسود، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى: (ص: ۱۸۲) باب دخول مكّة، فصل: فى صفة الشروع فى الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ البحر الرائق: (۲/۳۲۷) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، ط: سعيد.

☆ طواف کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑا ہو کہ حجر اسود اس کی دائیں جانب ہو، اور اس کا اندازہ حجر اسود کو دیکھ کر یا سائڈ کی سبز بتی کو دیکھ کر کیا جا سکتا ہے، پھر طواف کی نیت اس طرح کرے۔(۱)

”اللھم انی ارید طواف بیتک الحرام سبعۃ اشواط للّٰہ تعالی فیسرہ لی و تقبلہ منی“

اے اللہ میں تیرے مقدس گھر کے سات چکروں کے طواف کی نیت کرتا ہوں خالص تیری رضا اور خوشنودی کے لئے، لہذا اسے میرے لئے آسان کر کے قبول فرما۔

☆ نیت کرنے کے بعد ذرا دائیں طرف چلے اور سینہ اور چہرہ حجر اسود کی طرف بالکل مقابل کر کے کھڑا ہو جائے، پھر نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے لئے جس طرح دونوں ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں اسی طرح دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے” بسم اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد“ پڑھے اور ہاتھ گرا دے۔(۲)

---

(۱) ویقف علی جانب الحجر الأسود ممایلی الرکن الیمانی بحیث یصیر جمیع الحجر عن یمینہ ، ویکون منکبہ الأیمن عند الحجر ، فینوی الطواف ، ثم یمشی مارًا إلی یمینہ حتی یحاذی الحجر فیقف بحیالہ ، ویستقبلہ ، ثم یستلمہ .... (غنیۃ الناسک : (ص: ۱۰۰) باب دخول مکّۃ و حرمھا ، فصل : فی صفۃ الابتداء بالحجر الأسود ، ط: إدارۃ القرآن)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۱۸۳ ، ۱۸۴) باب دخول مکّۃ ، فصل : فی صفۃ الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادیۃ ، مکّۃ المکرّمۃ .

🗀 شامی : (۴۹۳/۲) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فی دخول مکّۃ ، ط: سعید .

(۲) ثم یمشی مارًا إلی یمینہ ...... حتی یحاذی الحجر أی یقابلہ ، فیقف بحیالہ ...... ویستقبلہ أی بوجھہ ...... ویبسمل ویکبر ویحمد ویصلی ویدعو أی یقول : بسم اللّٰہ واللّٰہ أکبر وللّٰہ الحمد ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ ﷺ ، اللّٰم إیمانًا بک ، وتصدیقًا بکتابک ، و وفاء بعھدک ، واتّباعًا لسنۃ نبیک ، محمد ﷺ ، ویرفع یدیہ عند التکبیر أی مقابل للحجر حذاء منکبیہ أو أذنیہ کما فی الصلاۃ وھو الأصح ، مستقبلاً بباطن کفیہ الحجر ...... (إرشاد الساری : (ص: ۱۸۴) باب دخول مکّۃ ، فصل : فی صفۃ الشروع فی الطواف ، ط الإمدادیۃ ، مکّۃ المکرّمۃ)

🗀 شامی : (۴۹۳/۲) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فی دخول مکّۃ ، ط: سعید .

🗀 غنیۃ الناسک : (ص: ۱۰۲) باب دخول مکّۃ وحرمھا ، فصل : فی صفۃ الاستلام ، ط: إدارۃ القرآن .

☆اس کے بعد حجر اسود کا استلام کرے یعنی حجر اسود کو بوسہ دے، اس کی صورت یہ ہے کہ اگر حجر اسود تک پہنچنے کا موقع مل جائے تو اپنا منہ دونوں ہاتھوں کے بیچ میں اس طرح رکھے جیسے نماز میں سجدے میں رکھا جاتا ہے، اور آواز کے بغیر نرمی کے ساتھ بوسہ دے یعنی حجر اسود پر صرف ہونٹ رکھ دے۔(۱)

اور اگر ہجوم کی وجہ سے حجر اسود تک پہنچنا ممکن نہ ہو تو پھر حجر اسود کے برابر میں اس طرح کھڑا ہو جائے کہ سینہ اور چہرہ دونوں حجر اسود کی طرف ہوں، اور دونوں ہاتھوں کو حجر اسود کے سامنے اس طرح پھیلا دے کہ دونوں ہتھیلیوں کا رخ بالکل حجر اسود کی طرف ہو، اور یہ خیال کرے کہ دونوں ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھی ہوئی ہیں، اور حجر اسود کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے یہ دعا پڑھے۔

اللّٰہ اکبر لاالہ الااللّٰہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللّٰہ اور اپنے ہاتھوں کو چوم لے۔(۲)

---

(۱) (قوله : واستلمه) أی بعد أن یرسل یدیه کما فی النهر عن التحفة قال فی اللباب : وصفة الاستلام : أن یضع کفیه علی الحجر ویضع فمه بین کفیه ویقبله) بکفیه وقبّله بلاصوت وهل یسجد علیه ؟ قیل : نعم ، جزم به فی اللباب و قال : إنّه مستحب ، ویکرره مع التقبیل ثلاثًا ......
(شامی : (۲/۴۹۳) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فی دخول مکّة ، ط: سعید)
☜ غنیة الناسک : (ص: ۱۰۲) باب دخول مکّة و حرمها ، فصل فی صفة الاستلام ، ط: إدارة القرآن .
☜ إرشاد الساری : (ص: ۱۸۴ ، ۱۸۵) باب دخول مکّة و حرمها ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ،ط : الإمدایة مکّة المکرّمة .

(۲) و ترک الإیذاء واجب فإن لم یقدر یضعهما ثم یقبلهما أو إحداهما ، وإلاّ یمکنه ذلک یمس بالحجر شیئًا فی یده ولو عصًا ثم قبله أی الشیئ وإن عجز عنهما أی الاستلام والإمساس استقبله مشیرًا إلیه بباطن کفیه کأنّه واضعهما علیه ، و کبّر وهلّل وحمد اللّٰه تعالیٰ وصلی علی النّبیّ ﷺ ، ثم یقبل کفیه ، (الدر المختار : (۲/۴۹۴) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فی دخول مکّة ، ط: سعید)
☜ إرشاد الساری : (ص: ۱۸۵) باب دخول مکّة ، فصل فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .
☜ غنیة الناسک : (ص: ۱۰۲) باب دخول مکّة وحرمها ، فصل : فی صفة الاستلام ،ط : إدارة القرآن .

☆ دور سے استلام میں بھی اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا قریب سے بوسہ لینے میں، اس لئے ہجوم میں حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے جانے کی کوشش نہ کرے، خاص کر خواتین جہاں تک ممکن ہو غیر مردوں سے اختلاط سے بچنے کا اہتمام کریں۔(۱)

یاد رکھیں کہ حجر اسود کو بوسہ دینا سنت ہے اور مسلمانوں کو تکلیف دینا حرام ہے اس لئے دوسروں کو دیکھ کر خود زور آزمائی نہ کریں۔(۲)

اور اگر استلام کرتے وقت ہجوم کے دھکوں کی وجہ سے اپنی جگہ سے آگے پیچھے ہو گئے اور چہرے اور سینے کو بیت اللہ شریف کی طرف کرتے ہوئے دائیں جانب بیت اللہ کے دروازے کی طرف بڑھ گئے تو طواف کا اتنا حصہ صحیح نہیں ہوگا، ایسی حالت میں الٹے پاؤں لوٹے اور بایاں کندھا بیت اللہ شریف ہی کی طرف رہے اور اتنے حصہ کا اعادہ کرے، اور اگر ہجوم کی وجہ سے پیچھے آکر اعادہ کرنا مشکل ہے تو اس خاص چکر کو دوبارہ کرے یعنی سات چکر کی جگہ پر آٹھ چکر کرے ورنہ جزا لازم ہوگی۔(۳)

---

(۱) ولاتقرب الحجر في الزحام لمنعها من مماسة الرجال . (الدر المختار : (۵۲۸/۲) كتاب الحج ، قبيل : باب القران ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۳۵۵/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، قبيل : باب القران ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل : في إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) لما روى عن رسول الله ﷺ أنه قال لعمر : ياأباحفص : إنّک رجل قوى وإنّک تأذى الضعيف فإذا وجدت مسلكا فاستلم وإلا فدع وكبّر وهلّل ولأنّ الاستلام سنة وإيذاء المسلم حرام وترک الحرام أولىٰ من الإتيان بالسنة ...... (بدائع الصنائع : (۱۴۶/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان الترتيب في أفعاله ، ط: سعيد)

شامي : (۴۹۴/۲) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب في دخول مكّة ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۳۲۶/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط:سعيد .

(۳) الخامس أي من الواجبات التيامن وهو أخذ الطواف أي شروعه عن يمين نفسه وجعل البيت عن يساره...... وضده أخذه عن يساره وجعل البيت عن يمينه ، وهو الطواف المنكوس الظاهر ، أنّه الطواف المقلوب والمعكوس...... والحاصل: أنّ وجوب التيامن يفيد أن من أتىٰ بخلافه من الصور المذكورة المخالفة للتيامن في الهيئة والكيفيّة، يحرم عليه فعله، ويجب عليه الإعادة أو لزوم الجزاء. (إرشاد الساري: =

☆استلام کے بعد اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے، اور پاؤں اپنی جگہ پر جمائے ہوئے چہرہ، سینہ اور قدم حجر اسود کے دائیں طرف موڑ کر طواف شروع کردے اور چکر کے دوران چہرہ اور سینہ بیت اللہ شریف کی طرف نہ کرے، بایاں شانہ بیت اللہ کی طرف رہے، اور نظر نیچے کئے ہوئے گولائی میں چلتا رہے۔(۱)

☆ اگر اس طواف کے بعد صفا و مروہ کی سعی ہے تو طواف کے پہلے تین چکروں میں مرد حضرات رمل بھی کریں، اور اگر سعی نہیں تو رمل نہ کریں۔(۲)

☆ دعا کے بارے میں بات آگے آرہی ہے۔

☆ جب ایک چکر پورا ہو جائے اور دوبارہ حجر اسود کے برابر میں پہنچے تو پھر چہرہ اور سینہ حجر اسود کی طرف کر کے استلام کرے اور فوراً اپنی ہیئت پر آجائے، اسی

= (ص: ۲۱۶) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل: في واجبات الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ الدر المختار مع الرد: (۲/۴۹۴) كتاب الحج، فصل في الإحرام، مطلب: في دخول مكّة، ط: سعيد.

▭ البحر الرائق: (۲/۳۲۸) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

(۱) وإذا فرغ من الاستلام أي و مايتعلق به من الأحكام، أخذ عن يمين نفسه أي أو عن يمين الحجر باعتبار حذائه، ومآلهما واحد إذ المقصود التيامن الواجب وهو مما يلي الباب وجعل البيت عن يساره كما يستلزمه قبله. (إرشاد الساري: (ص: ۱۸۷، ۱۸۸) باب دخول مكّة، فصل: في صفة الشروع في الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۰۳) باب دخول مكّة وحرمها، فصل: في الأخذ في الطواف، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر مع الرد: (۲/۴۹۴) كتاب الحج، فصل في الإحرام، مطلب: في دخول مكة، ط: سعيد.

(۲) والرمل سنة في كل طواف بعده سعي حتى في طواف الصدر ...... والأصل أن كل طواف بعده سعي، فمن سنته الاضطباع والرمل، وإلاّ فلا. (غنية الناسک: (ص: ۱۱۹) باب في ماهية الطواف وأركانه ...... فصل: وأمّا سنن الطواف، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساري: (ص: ۲۲۵) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل: في سنن الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ البحر الرائق (۲/۳۳۰) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

طرح ساتوں چکر پورے کرے۔(۱)

☆ حجر اسود کے سامنے استلام کے وقت تکبیر کہنا مطلقا سنت ہے یعنی شروع میں بھی اور چکروں میں بھی، اور استلام کے وقت ہر بار یہ کہے۔

الله اکبر لااله الاالله والصلوة والسلام علی رسول الله. (۲)

☆ طواف کے دوران ذکر واذکار، تسبیحات، استغفار، درود شریف اور آیت کریمہ اور تیسرا اور چوتھا کلمہ پڑھ سکتے ہیں، خاص دعا پڑھنا ضروری نہیں ہے اور جو دعا بھی پڑھے اتنی آہستہ پڑھے کہ دوسروں کی عبادت میں خلل نہ پڑے آج کل جو طواف میں گروپ بنا کر اور چیخ چیخ کر دعائیں پڑھی جاتی ہیں یہ طریقہ غلط ہے۔(۳)

---

(۱) وكلما مرّ على الحجر الأسود استلمه بآدابه ، كما فى الابتداء الاّ أنّه لايرفع يديه مع التكبير الاّ فى الابتداء . (غنية الناسک : (ص: ۱۰۴) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل فى الأخذ فى الطواف وكيفية أدائه ، ط: إدارة القرآن)

البحر الرائق : (۲/۳۳۰) كتاب الحج ، باب الإحرام، ط: سعيد .

إرشاد السارى : (ص: ۱۸۷) باب دخول مكّة ، فصل : فى صفة الشروع فى الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) فإذا وقف بحذاء الحجر الأسود مستقبلا له ونوى الطواف كما ذكرنا ، كبّر وهلّل استنانًا ، ويضيف إليهما الحمد والصلاة استحبابًا ، فيقول : اللّٰه أكبر لاإلٰه الا اللّٰه ، وللّٰه الحمد والصلاة والسلام على رسول اللّٰه . (غنية الناسک : (ص: ۱۰۲) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل فى صفة الاستلام ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۱۸۴) باب دخول مكّة ، فصل : فى صفة الشروع فى الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامى : (۲/۴۹۳) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام، مطلب فى دخول مكّة ، ط: سعيد .

(۳) ويكون فى طوافه أى فى جميع أشواطه أو أنواعه ذاكرًا ، داعيًا أى بالدعوات المأثورة وغيرها ، المتعارفة المشهورة فى محالها المسطورة ...... مُصليًا على النّبىّ ﷺ ...... هٰذا ولم يعين الإمام محمد من ائمتنا لمشاهد الحج شيئًا من الدعوات ، فإن توقيتها يذهب بالرقة ؛ لأنّه يصير كمن يكرّر محفوظه ، بل يدعو بما بداله ...... (إرشاد السارى : (ص: ۱۲۰ ، ۱۹۲ ، ۱۹۳) باب دخول مكّة ، فصل فى صفة الشروع فى الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)=

☆طواف کے ہر چکر میں جب بھی رکن یمانی پر پہنچے تو اگر قریب ہو تو سینہ اور قدم بیت اللہ شریف کی طرف کئے بغیر دونوں ہاتھوں یا صرف دائیں ہاتھ سے رکن یمانی کو چھونا سنت ہے لیکن اس وقت ہاتھ اٹھا کر اشارہ وغیرہ نہ کیا جائے بلکہ وہاں سے ویسے ہی گزر جائے۔

آج کل بہت سے لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی رکن یمانی سے گزرتے ہوئے بلند آواز سے تکبیر پڑھتے ہیں اور ہاتھوں کو بوسہ دیتے ہیں، یہ سب سنت کے خلاف ہے، اس سے احتراز کرنا لازم ہے۔(۱)

☆طواف کے ساتوں چکروں میں باوضو رہنا ضروری ہے، اگر پہلے چار چکروں کے بعد وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر کے بقیہ چکروں کو پورا کرلے یا از سرنو

= ▭ وأيضًا فيه : والإسرار بالذكر والأدعية وفيه بحث ؛ لأنّه يجب الإخفاء إذا كان الجهر مشوشًا للطائفين والمصلين ، فقد صرّح ابن الضياء أن رفع الصوت في المسجد حرام ولو بالذكر ...... (إرشاد الساري : (ص: ۲۳۰) باب أنواع الأطوفة وأنواعها ، فصل : في مستحباته، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك : (ص: ۱۰۵) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : في الأخذ في الطواف و كيفية أدئه ، ط: إدارة القرآن .

▭ شامي : (۲/۴۹۷) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام ، مطلب : في طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۱) ويستحب استلام الركن اليماني ...... في كل شوط أى حين وصوله ، والمراد بالاستلام هنا لمسه بكفيه أو بيمينه دون يساره كما يفعله بعض الجهلة والمتكبّرة من دون تقبيله والسجود عليه ، ثم عند العجز عن اللمس للزحمة ليس فيه النيابة عنه بالإشارة ، وهذا الّذى ذكرناه حسن في ظاهر الرواية . (إرشاد الساري : (ص: ۱۹۳) باب دخول مكّة ، فصل : في صفة الشروع في الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك : (ص: ۱۰۴ ، ۱۰۵) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : في الأخذ في الطواف وكيفية أدائه ،ط : إدارة القرآن .

▭ بدائع الصنائع : (۲/۱۴۷ ، ۱۴۸) كتاب الحج ، فصل : أمّا بيان سنن الحج وبيان الترتيب في أفعاله ،ط : سعيد .

طواف کرے دونوں کا اختیار ہے، اور از سرِنو طواف کرنا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

☆ طواف کے دوران جب رکن یمانی سے گزرے تو حجر اسود تک پہنچتے پہنچتے یہ دعا پڑھے:

اللھم انی اسئلک العفو و العافیة فی الدنیا والآخرة ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار و ادخلنا الجنة مع الابرار یاعزیز یاغفار یارب العالمین.

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا وآخرت میں عافیت اور معافی کا خواستگار ہوں اے ہمارے رب ہم کو دنیا اور آخرت میں بھلائی سے سرفراز فرمائیے، اور ہم کو جنت میں نیک لوگوں کے ساتھ داخل فرمائیے''

اور ساتھ ساتھ درود شریف بھی پڑھتے جائیں، اس لئے کہ درود شریف پڑھنا اس وقت کے اہم اذکار میں سے ہے۔(۲)

---

(۱) الأوّل : الطھارة عن الحدث الأكبر والأصغر ...... (إرشاد الساری : (ص: ۲۱۳) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی واجبات الطواف ،ط : الإمدادیة ، مكّة المكرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۱۲) باب فی ماھیة الطواف وأنواعه ...... فصل : فی واجبات الطواف ،ط : إدارة القرآن .

▭ بدائع الصنائع : (۱۲۹/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرطه و واجباته ، ط: سعید .

▭ ولو خرج من الطواف أو من السعی إلی جنازة ، أو مكتوبة أو تجدید وضوء ثم عاد بنی لو كان ذٰلک بعد إتیان أكثره ...... ویستحب الاستئناف فی الطواف إذا كان قبل إتیان أكثره . (غنیة الناسک : (ص: ۱۲۷) باب فی ماھیة الطواف ، فصل : وأمّا مكروھاته ، ط: إدارة القرآن)

▭ شامی : (۴۹۷/۲) كتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید .

▭ فتح القدیر : (۳۸۹/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، وھٰذہ فروع تتعلق بالطواف ، ط: رشیدیه.

(۲) وعند الركن الیمانی : اللّٰھم إنّی أسألک العفو والعافیة فی الدین والدنیا والآخرة ، وفیما بین الركنین : " ربّنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنةً " الآیة ...... (إرشاد الساری : (ص: ۱۹۱) باب دخول مكّة ، فصل فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادیة ، مكّة المكرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۲۴) باب فی ماھیة الطواف ...... فصل : وأمّا مستحبات الطواف ، =

☆ اگر طواف کے بعد صفا مروہ کی سعی ہونے کی وجہ سے طواف کے ساتوں چکروں میں اضطباع کیا گیا ہے تو طواف کے سات چکروں سے فارغ ہونے کے بعد سب سے پہلے اضطباع کی کیفیت ختم کرے، اور اپنے دونوں مونڈھے احرام کی چادر سے ڈھک لے، کیوں کہ اضطباع صرف طواف کے ساتوں چکروں میں ہی مسنون ہے اس سے پہلے یا بعد میں کسی بھی جگہ مسنون نہیں۔(۱)

☆ طواف کے بعد ملتزم (جو حجر اسود اور بیت اللہ شریف کے دروازے کے درمیان تقریباً ڈھائی گز کا کعبہ کی دیوار کا حصہ ہے) سے لپٹ کر دعا مانگنا مستحب ہے، یہ دعا کی قبولیت کا مقام ہے، اس سے رسول اللہ ﷺ اس طرح لپٹ لپٹ جاتے تھے جس طرح بچہ ماں کے سینہ سے لپٹ جاتا ہے، اگر موقع ملے اس جگہ سے لپٹ کر اپنا چہرہ، سینہ اور پیٹ لگا دے، دونوں ہاتھوں کو سیدھا کر کے سر کے اوپر لمبا کر دے، کبھی داہنا اور کبھی بایاں رخسار اس پر رکھے اور خوب رو رو کر دعا مانگے۔(۲)

= تنبيه : في أماكن الإجابة، ط: إدارة القرآن .

▭ مجموعة رسائل ابن عابدين ؛ (۳۴۹/۲) بغية الناسك في أدعية المناسك ، ط: عالم الكتب ، بيروت .

(۱) واعلم أنّ الاضطباع سنة في جميع أشواط الطواف ، كما صرّح به ابن الضياء ، فإذا فرغ من الطواف فيترك الاضطباع ، حتى إذا صلّى ركعتي الطواف مضطبعًا يكره ، للكشف منكبه ، ويأتي الكلام على أنّه لا اضطباع في السعي . (إرشاد الساري : (ص: ۱۸۳) باب دخول مكّة ، فصل في صفة الشروع في الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك : (ص: ۱۰۶) باب دخول مكّة ، فصل في الأخذ في الطواف ، وكيفية أدائه ، ط: إدارة القرآن .

▭ شامي : (۴۹۵/۲) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام، مطلب في دخول مكّة ،ط : سعيد .

(۲) ثم يأتي الملتزم ويتشبث بالأستار ساعة بقرب الحجر وصفة التزامه أن يضع صدره وبطنه وخده الأيمن أو جبهته عليه ، ويتشبث بأستار الكعبة إن كانت قريبة بحيث ينالها ، وإلاّ وضع يديه فوق رأسه مبسوطتين على الجدار قائمتين ، وقيل : يبسط يده اليمنىٰ مما يلي الباب واليسرىٰ ممّا يلي الحجر داعيًا بما أحبّ بالتضرع والابتهال مع الخضوع والإنكسار مجتهدًا =

البتہ اگر احرام کی حالت میں ہے تو اس سے نہ لپٹے کیوں کہ اس جگہ پر خوشبو لگائی جاتی ہے، جس کا احرام کی حالت میں بدن سے لگانا منع ہے۔(۱)

☆ طواف کے سات چکر پورے ہونے کے بعد دو رکعت نماز ''واجب الطّواف'' پڑھنا ضروری ہے یہ نماز مقام ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے لے کر پڑھے اور اگر مقام ابراہیم کے پاس ہجوم کی وجہ سے جگہ نہیں ہے تو مسجد حرام کے اندر جہاں بھی جگہ مل جائے پڑھے۔(۲)

اور اگر مکروہ وقت ہے تو واجب الطّواف کی نماز مکروہ وقت میں نہ پڑھے بلکہ مزید طواف کرتا رہے یا انتظار کرے، مکروہ وقت گزرنے کے بعد واجب الطّواف کی

= باكيًا أو متباكيًا ، مكبّرا مهللاً مصليا على النّبيّ المختار . (غنية الناسك : (ص: ١٠٧) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : في الأخذ في الطواف ، ط: إدارة القرآن)

☐ الدر المختار : (٢/٤٩٩) كتاب الحج ، فصل :في الإحرام ، مطلب : في طواف القدوم ، ط: سعيد .

☐ إرشاد الساري : (ص: ١٩٥ ، ١٩٦) باب دخول مكّة ، فصل في صفة الشروع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(١) والتطيّب وإن لم يقصده . (الدر المختار مع الرد : (٢/٤٨٧) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب في ما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد)

☐ غنية الناسك : (ص: ٨٩) باب الإحرام ، فصل :في محرمات الإحرام ، ومحظوراته ، ط: إدارة القرآن .

☐ إرشاد الساري : (ص: ١٦٧) باب الإحرام ، فصل : في محرمات الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرمة .

(٢) فإذا ختم الطواف بالاستلام ترك الاضطباع ، ويأتي المقام فيصلي خلفه ركعتي الطواف ، أو حيث تيسّر من المسجد ...... وهي واجبة عندنا على الصحيح بعد كل طواف معتد به فرضًا كان أو واجبًا أو سنّةً أو نفلاً ...... (غنية الناسك : (ص: ١٠٦) باب دخول مكّة و حرمها ، فصل : في الأخذ في الطواف و كيفية أدائه ، ط : إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساري : (ص: ١٩٤) باب دخول مكّة ، فصل في صفة الشروع في الطواف ، ط : الإمدادية مكة المكرّمة .

☐ البحر الرائق : (٢/٣٣١) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

نماز پڑھ لے، اور اگر ایک سے زائد طواف کیا ہے تو تمام طوافوں کی الگ الگ نمازیں ترتیب وار پڑھ لے۔(۱)

☆ طواف کے دوران نمازیوں کے آگے سے گزرنا منع نہیں ہے، اور طواف کے علاوہ حالت میں نمازی کے عین سامنے نہ گزرے بلکہ ضرورت ہو تو کم از کم سجدے کے مقام کے آگے سے گزرے۔(۲)

☆ واجب الطّواف کی دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد زم زم پینا مستحب ہے، اور زم زم پیتے وقت جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔(۳)

---

(۱) والسنة الموالاة بينهما وبين الطواف، فيكره تأخيرها عنه إلاّ في وقت مكروه، فيجب تأخيرها إلى وقت مباحٍ ...... ويكره الجمع بين أسبوعين أو أكثره بلاصلاة بينهما عندهما ...... والخلاف في غير وقت الكراهة، أمّا فيه فلايكره إجماعًا، وإذا زال وقت الكراهة ينبغي أن يكره الطواف قبل الصلاة لكل أسبوع ركعتين .... (غنية الناسک: (ص: ۱۱۷) باب في ماهية الطواف وأنواعه وأركانه، فصل: ومن الواجبات الطواف، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساري: (ص: ۲۱۹) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل: في ركعتي الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ الدر مع الرد: (۲/۴۹۸، ۴۹۹) كتاب الحج، فصل: في الإحرام، مطلب في طواف القدوم، ط: سعيد.

(۲) إذا صلّى في المسجد الحرام ينبغي أن لايمنع المار لهذا الحديث، وهو محمول على الطائفين؛ لأنّ الطواف صلاة، فصار كمن بين يديه صفوف من المصلين، اهـ، وقال ثم رأيت في البحر العميق حكى عز الدين بن جماعة عن مشكلات الآثار للطحاوي: أن المرور بين يدي المصلي بحضوة الكعبة يجوز. (شامي: (۲/۵۰۱، ۵۰۲) كتاب الحج، فصل: في الإحرام، مطلب في عدم المار بين المصلي عند الكعبة، ط: سعيد)

▭ وفي مشكل الآثار يجوز للطائف المرور بين يدي المصلي؛ لأنّ الطائف في حكم المصلي، واحتج بحديث. (العرف الشذي للكشميريؒ: (۱/۸۲) أبواب الصلاة، باب ماجاء في سترة المصلي، ط: قديمي)

▭ فتح الباري لابن حجر: (۱/۵۷۶) كتاب الصلاة، باب الصلاة إلى العنزة، تحت رقم الحديث: ۴۷۹، ط: دار المعرفة، بيروت.

(۳) ثم يأتي زمزم، أي بئرها، فيشرب من مائها أي قائما أو قاعدًا وراء ها مستقبلا، مبتدءًا بقوله: =

(نوٹ) اسکے بعد ''سعی کا طریقہ'' کے عنوان کو پڑھیں۔ (۲/ ٤٤١)

طواف کا کوئی وقت مقرر نہیں

''طواف ہر وقت جائز ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳/ ۱۵۱)

طواف کا معنی

☆ طواف کا معنی ہے کسی چیز کے چاروں طرف گھومنا، طواف کی نیت کر کے بیت اللہ کے چاروں طرف سات مرتبہ گھومنے کو طواف کہتے ہیں۔ (۱)

☆ بیت اللہ شریف کے علاوہ کسی چیز یا کسی مقام کا طواف کرنا جائز نہیں ہے۔ (۲)

= اللّٰهم إنّى أسألک علمًا نافعًا و رزقًا واسعًا و شفاءً من كل داءٍ ، ويسمّى و يتنفس ثلاثًا ويحمد ويتضلع أى يبالغ فى شربه فإنّه ورد...... (إرشاد السارى : (ص: ۱۹۶) باب دخول مكّة، فصل: فى صفة الشروع فى الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۰۷) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فى صفة الشروع فى الطواف ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر المختار مع رد المحتار : (۲/ ۴۹۹) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فى طواف القدوم ، ط: سعيد .

▭ أنّ الدعاء هناک يستجاب فى خمسة عشر موضعًا ، فى الطواف ...... وعدن زمزم ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۲۳) باب فى ماهية الطواف ، ...... فصل فى الأخذ فى الطواف ، تنبيه : فى أماكن الإجابة ، ط: إدارة القرآن)

▭ شامى : (۲/ ۵۰۷) كتاب الحج ، مطلب : فى إجابة الدعاء ، ط: سعيد .

▭ إرشاد السارى: (ص: ۴۰۳) باب المتفرّقات، فصل: فى أماكن الإجابة، ط : الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۱) الطواف هو الدوران حول الكعبة أربعة أشواط أو أكثر إلى تمام السبعة كيف ما حصل . (غنية الناسک : (ص: ۱۰۹) باب فى ماهية الطواف ، ...... ط: إدارة القرآن)

▭ المعجم الوسيط : (۲/ ۵۷۱) باب الطاء ، ط: دار الدعوة .

▭ القاموس الوحيد : (ص: ۱۰۲۱) باب الطاء ، ط: إدارة إسلاميات .

(۲) ولايطوف أى لايدور حول البقعة ؛ لأنّ الطواف من مختصات الكعبة المنيفة ، فيحرم حول قبور الأنبياء والأولياء ، ولاعبرة بما يفعله العامة الجهلة ولوكانوا فى صورة المشائخ والعلماء . (إرشاد السارى : (ص: ۷۲۵) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل : فى آداب المجاورة فى =

طواف کب مکروہ ہے

جب جماعت کی نماز کے لئے اقامت ہوتی ہے، یا امام خطبہ کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس وقت طواف کرنا مکروہ ہے، اس کے علاوہ کسی اور وقت بلکہ مکروہ اوقات میں بھی طواف کرنا مکروہ نہیں، (مکروہ اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، طواف کرنا مکروہ نہیں ہے)(۱)

طواف کثرت سے کرنا

زیادہ عمرہ کرنے کے مقابلہ میں زیادہ طواف کرنا افضل ہے۔(۲)

= المدينة المنوّرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۳۸۲) خاتمة فی زيارة قبر الرّسول ﷺ ، قبيل : فصل فی زيارة أهل البقيع ، ط: إدارة القرآن .

(۱) والطواف عند الخطبة ، أی مطلقًا لإشعاره بالإعراض ولو كان ساكتًا ، وإقامة المكتوبة ، فإن ابتداء الطواف حينئذٍ مكروه بلاشبهة ...... (إرشاد الساری : (ص: ۳۳۴)باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی مكروهاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

والطواف عند الخطبة مطلقًا ولو ساكتًا ، وإقامة المكتوبة ، فإن ابتداء الطواف حينئذٍ مكروه بلاشبهة ...... ولايكره فی الأوقات الّتی يكره فيها الصلاة . (غنية الناسک : (ص: ۱۲۷) باب فی ماهية الطواف وأنواعه ...... فصل : وأمّا مكروهاته ، ط: إدارة القرآن)

البحر العميق : (۱۲۳۵/۲) الباب العاشر : فی دخول مكّة ...... فصل :فی إباحة الطواف فی النعلين وفی الشرب بالطواف ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۲) والطواف أفضل من العمرة إذا شغل به مقدار زمن العمرة . (غنية الناسک : (ص: ۱۳۸) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل : فی ما ينبغی له الاعتناء به بعد الفراغ من السعی أيّام مقامه بمكّة ، ط: إدارة القرآن)

البحر العميق : (۱۳۱۸/۳ ، ۱۳۱۹) الباب العاشر : فصل : مايستحب للحاج فی مدّة مقامه بمكة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

شامی : (۵۰۲/۲) كتاب الحج ، مطلب : السلاة أفضل من الطواف وهو أفضل من العمرة ، ط: سعيد .

طواف کرانے والا اپنے طواف کی نیت کرسکتا ہے

اگر کوئی شخص کسی معذور یا بیمار آدمی کو طواف کرائے اور ساتھ ساتھ اپنے طواف کی بھی نیت کرے تو اس کا طواف بھی ادا ہو جائے گا۔(۱)

طواف کرنے کا طریقہ

☆واضح رہے کہ بیت اللہ شریف کے چار کونے ہیں اور کونے کو عربی زبان میں ''رکن'' کہتے ہیں، مشرقی شمالی کونے کو ''رکن عراقی'' کہتے ہیں کیونکہ اس سمت میں ''عراق'' ہے اور مشرقی جنوبی کونے میں حجر اسود نصب ہے، اور مغربی شمالی کونے کو ''رکن شامی'' کہتے ہیں، کیونکہ اس سمت پر ملک شام ہے، اور مغربی جنوبی کونے کو ''رکن یمانی'' کہتے ہیں کیونکہ اس سمت میں ملک یمن ہے۔(۲)

☆طواف کے دوران باوضو ہونا ضروری ہے، لہذا طواف شروع کرتے

---

(۱) ولو طافوا بالمغمی علیه محمولاً أجزأ ذٰلک عن الحامل والمحمول، إن نوی أی الحامل عن نفسهٖ وعن المحمول وإن کان بغیر أمر المغمی علیه ...... (لباب المناسک مع إرشاد الساری: (ص: ۲۰۸) باب أنواع الأطوفة وأحکامها، فصل: فی طواف المغمی علیه والنائم، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

🗀 غنیة الناسک: (ص: ۱۱۱) باب فی ماهیة الطواف، فصل: فی أرکان الطواف و شرائطه، فروع فی طواف المغمٰی علیه والنائم والمریض، ط: إدارة القرآن.

🗀 بدائع الصنائع: (۱۲۸/۲) کتاب الحج، فصل: وأمّا رکنه، ط: سعید.

(۲) وللبیت أربعة أرکان: الرکن الأسود، والرکن الیمانی، ویقال لهما: الیمانیان، وأما الرکنان الآخران: فیقال لهما الشامیان. (البحر العمیق: (۱۱۹۷/۲) الباب العاشر: فصل: فی بیان أنواع الأطوفة، ط: مؤسّسة الریّان، المکتبة المکیّة)

🗀 والمراد بالرکنین الیمانین: الرکن الیمانی والرکن الّذی فیه الحجر الأسود، ویقال له العراقی لکونه إلی جهة العراق، قیل للّذی قبله الیمانی؛ لأنّه إلی جهة الیمین، ویقال لهما الیمانیان تغلیبًا لأحد الإسمین ...... ویقال للرکنین الآخرین الّذین یلیان الحجر ـ بکسر الحاء ـ الشامیان لکونهما بجهة الشام ...... (شرح صحیح مسلم للنووی ؒ: (۳۷۷/۱) کتاب الحج، باب بیان الأفضل أن یحرم حین تنبعث به راحلته متوجّهًا إلی مکة، ط: قدیمی)

وقت اگر وضو ہے تو بہتر ورنہ وضو کرلے۔(۱)

☆عمرہ کے پورے طواف میں اضطباع سنت ہے، یعنی مرد حضرات احرام کی چادر کے داہنے پلے کو اپنی داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے کے اوپر ڈال لیں، اس کو"اضطباع" کہتے ہیں۔(۲)

☆طواف شروع کرنے سے پہلے حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑا ہو جائے کہ پورا حجر اسود دائیں جانب ہوجائے یعنی داہنا مونڈھا حجر اسود کے کنارے کے سامنے پڑتا ہو اور بدن حجر اسود کے بغل میں بائیں جانب ہو، اور تلبیہ پڑھنا بند کردے، اور طواف کی نیت کرے۔(۳)

---

(۱) الأوّل الطهارة عن الحدث الأكبر والأصغر ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۱۳) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فى واجبات الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۱۲) باب فى ماهية الطواف ...... فصل : فى واجبات الطواف ، ط: إدارة القرآن .

☜ بدائع الصنائع : (۱۲۹/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرطه و واجباته ، ط: سعيد .

(۲) والاضطباع أى فى جميع أشواط الطواف الّذى سن فيه ...... فى طواف الحج و العمرة ...... (إرشاد السارى : (ص: ۲۲۵) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل : فى سنن الطواف ،ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ وهو أى الاضطباع المسنون أى يجعل وسط ردائه تحت إبطه الأيمن ويلقى طرفيه أو طرفه على كتفه الأيسر ويكون المنكب الأيمن مكشوفًا ...... وهو الاضطباع سنة فى كل طواف بعده سعى كطواف القدوم والعمرة وطواف الزيارة على تقدير تأخير السعى ...... (إرشاد السارى : (ص: ۱۸۳) باب دخول مكّة ، فصل : فى صفة الشروع فى الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۹۹) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل فى صفة الابتداء بالحجر الأسود ، ط: إدارة القرآن .

☜ شامى : (۴۹۵/۲) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب :فى دخول مكّة ، ط: سعيد .

(۳) ويقف على جانب الحجر الأسود مما يلى الركن اليمانى بحيث يصير جميع الحجر عن يمينه ، ويكون منكبه الأيمن عند الحجر ، فينوى الطواف ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۰۰) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فى صفة الابتداء بالحجر الأسود ، ط: إدارة القرآن) =

اور نیت اس طرح ہے:

اللھم انی ارید طواف بیتک الحرام سبعة اشواط

للہ تعالی فیسرہ لی و تقبلہ منی.

اے اللہ! میں تیرے گھر بیت اللہ الحرام کے سات چکروں کے طواف کی نیت کرتا ہوں، خالص تیری خوشنودی اور رضا کے لئے، پس اس کو میرے لئے آسان کردے اور قبول فرمالے۔

☆ اگر نیت سے پہلے اضطباع نہیں کیا تھا تو نیت کے بعد اضطباع کرے۔(۱)

☆ نیت کے بعد ذرا دائیں چل کر اس طرح کھڑا ہو جائے کہ سینہ اور چہرہ حجر اسود کی طرف ہو، یعنی حجر اسود بالکل چہرے کے سامنے ہو، پھر ''بسم اللہ اللہ اکبر و للہ الحمد'' پڑھتے ہوئے اس طرح دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے جیسے نماز کی تکبیر

= ▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۸۳ . ۱۸۴) باب دخول مكّة ، فصل فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ شامی : (۴۹۳/۲) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فی دخول مكّة ، ط: سعيد .

▭ ويلبی فی مسجد مكّة ...... ومنی ...... وعرفات ...... لا فی الطواف أی لايلبی حال طوافه مطلقًا ؛ لأنّ اشتغاله حينئذٍ بالأدعية المأثورة أفضل ، وهٰذا إذا أريد به طواف القدوم أو طواف الفرض علی فرض تقديمه علی الرمی ، وإلاّ فلاتلبية فی طواف العمرة ولا فی طواف الفرض بعد الرمی . (إرشاد الساری : (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : و شرط التلبية أن تكون باللسان ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

(۲) فالاضطباع فی جميع أشواطه وينبغی أن يفعله قبل الشروع فی الطواف بقليل ...... و قال الطرابلسی : مضطبع مع شروعه فی الطواف ، فإن اضطبع قبله بقليل ، فلا بأس به . (غنية الناسک : (ص: ۱۱۸) باب فی ماهية الطواف وأنواعه ...... فصل : وأمّا سنن الطواف ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۸۲ ، ۱۸۳) باب دخول مكّة ، فصل فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ شامی : (۴۹۵/۲) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب : فی دخول مكّة وحرمها ، ط: سعيد .

تحریمہ کے وقت اٹھاتے ہیں، ہاتھ اٹھاتے وقت دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں حجر اسود اور خانہ کعبہ کی طرف رہیں، پھر دونوں ہاتھوں کو گرا دے، اس عمل کو حجر اسود کا استقبال کہتے ہیں، اور یہ صرف طواف کے شروع میں ایک دفعہ کرنا ہوتا ہے باقی چھ چکروں میں استقبال نہیں کیا جائے گا۔(۱)

☆ اس کے بعد حجر اسود کا استلام کرے یعنی حجر اسود کو بوسہ دے، اس کی کیفیت یہ ہے کہ اپنی دونوں ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھے اور اپنا منہ دونوں ہاتھوں کے درمیان حجر اسود پر اس طرح رکھے جیسے کہ نماز میں سجدہ کرتے وقت رکھتا ہے، اور آواز کے بغیر نرمی سے بوسہ دے یعنی حجر اسود پر صرف ہونٹ رکھ دے۔(۲)

اگر ہجوم کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو ایسی حالت میں صرف اشارہ کرے، اور اشارے کی کیفیت یہ ہے کہ حجر اسود کی طرف سینہ اور چہرہ کر کے کھڑے ہو کر دونوں

---

(۱) ثم يمشي مارا إلى يمينه ......حتى يحاذي الحجر أي يقابله ، فيقف بحياله ...... ويستقبله أي بوجهه ويبسمل ويكبّر ويحمد ويصلي ويدعو أي يقول : بسم الله والله أكبر ، ولله الحمد ، والصلاة والسلام على رسول الله ﷺ...... ويرفع يديه عند التكبير أي مقابل للحجر حذاء منكبيه أو أذنيه كما في الصلاة وهو الأصح ، مستقبلاً بباطن كفيه الحجر ...... ثم هل يرفع اليدين في كل تكبير يستقبل به في مبدأ كل شوط أو مختصّ بالأوّل ؟ فمال ابن الهمام إلى أنّ الثاني هو المعوّل ، وظاهر كلام الكرماني والطحاوي و بعض الأحاديث يؤيّد الأوّل ...... (إرشاد الساري : (ص: ۱۸۴ ، ۱۸۷) باب دخول مكّة ، فصل : في صفة الشروع في الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 شامي : (۴۹۳/۲) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب في دخول مكّة ، ط: سعيد .

🗀 غنية الناسك : (ص: ۱۰۲) باب دخول مكّة و حرمها ، فصل في صفة الاستلام ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ثم يرسلهما ثم استلمه إن استطاع من غير أن يؤذي نفسه أو غيره بأن يضع كفيه على الحجر ويضع فمه بين كفيه ويقبله من غير صوت يظهر في القبلة ، وهو للطواف بمنزلة التكبير للصلاة ، ثم يسجد عليه استحبابًا ويستحب أن يكرر التقبيل والسجود عليه ثلاثًا . (غنية الناسك : (ص: ۱۰۲) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : في صفة الاستلام ، ط: إدارة القرآن)

🗀 شامي : (۴۹۳/۲) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام ، مطلب في دخول مكّة ، ط: سعيد .

🗀 إرشاد الساري : (ص: ۱۸۴ ، ۱۸۵) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : في صفة الشروع في الطواف ،ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

ہاتھ حجرِ اسود کے سامنے اس طرح پھیلائے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ حجرِ اسود کی طرف رہے اور ہاتھوں کی پشت اپنے چہرے کی طرف رکھے اور یہ خیال کرے گویا دونوں ہاتھ حجرِ اسود پر رکھے ہیں، ہاتھ اٹھاتے ہوئے یہ پڑھے: "**اللہ اکبر لاالہ الااللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ**" یہ پڑھ کر اپنے ہاتھوں کو بوسہ دے، اور چومتے وقت چٹخارے کی آواز پیدا نہ ہو، اس عمل کو "استلام" کہتے ہیں۔(۱)

☆استلام سے فارغ ہوکر اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے اور پاؤں اپنی جگہ جمائے ہوئے طواف کی حالت میں آجائے، یعنی فوجی طریقہ سے دائیں طرف مڑ جائے اور بایاں کندھا بیت اللہ شریف کی طرف رہے، اور طواف شروع کردے۔(۲)

☆اگر یہ طواف عمرہ کا طواف ہے یا ایسا طواف ہے کہ اس کے بعد سعی بھی کرنی ہے (جیسا کہ طواف زیارت میں ہوتا ہے) تو شروع کے تین چکروں میں رمل بھی کرے اور "رمل" کا مطلب یہ ہے کہ دونوں شانے ہلاتے ہوئے پہلوانوں کی

---

(۱) وترک الإیذاء واجب فإن لم یقدر یضعهما ثم یقبلهما أو إحداهما وإلاّ یمکنه ذٰلک یمس بالحجر شیئًا فی یده ولو عصًا ثم قبله أی الشیئ، وإن عجز عنهما أی الاستلام والإمساس استقبله مشیرًا إلیه بباطن کفیه کأنّه واضعهما علیه، وکبّر وهلّل وحمد اللّٰه تعالیٰ وصلی علی النّبیّ ﷺ ثم یقبل کفیه. (الدر المختار مع رد المحتار: (۴۹۴/۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فی دخول مکّة، ط: سعید)

☐ غنیة الناسک: (ص: ۱۰۲) باب دخول مکّة وحرمها، فصل فی صفة الاستلام، ط: إدارة القرآن.

☐ إرشاد الساری: (ص: ۱۸۵) باب دخول مکّة، فصل: فی صفة الشروع فی الطواف، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

(۲) فإذا فرغ من الاستلام أو نحوه انفتل إلی یمینه، وجعل البیت عن یساره، فأخذ فی الطواف. (غنیة الناسک: (ص: ۱۰۳) باب دخول مکّة وحرمها، فصل: فی الأخذ فی الطواف و کیفیة أدائه، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری: (ص: ۱۸۷، ۱۸۸) باب دخول مکّة، فصل: فی صفة الشروع فی الطواف، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

☐ الدر مع الرد: (۴۹۴/۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب: فی دخول مکّة، ط: سعید.

طرح سینہ تان کر قریب قریب قدم رکھتے ہوئے قدرے تیز چلے، پہلے تین چکروں میں رمل کے بعد آخر کے چار چکروں میں رمل نہ کرے بلکہ اعتدال سے چلے، اور عورتیں کسی بھی چکر میں رمل نہ کریں بلکہ طواف کے شروع سے آخر تک رمل کے بغیر اعتدال سے چلیں۔

اور اگر یہ طواف عمرہ کا طواف نہیں، یا اس طواف کے بعد سعی نہیں کرنی صرف طواف کرنا ہے تو اس صورت میں شروع کے تین چکروں میں رمل نہ کرے بلکہ ساتوں چکروں میں اعتدال کے ساتھ چلے۔(۱)

☆ طواف کرتے وقت خوب دھیان رہے کہ بیت اللہ شریف پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی تجلی کا نزول ہو رہا ہے، اور اس سے وہ تجلی میری طرف آرہی ہے جتنا زیادہ توجہ سے طواف کرے گا اتنا ہی زیادہ تجلیات سے حصہ ملے گا۔(۲)

☆ حطیم کو شامل کر کے طواف کرے، حطیم کے درمیان سے گزرنے سے وہ چکر پورا نہیں ہوگا اس چکر کو دوبارہ کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) والرمل سنة فی کل طواف بعده سعی حتی فی طواف الصدر لو لم یسع إلاّ بعده ...... والأصل أن کل طواف بعده سعی فمن سنته الاضطباع والرمل وإلاّ فلا . (غنیة الناسک : (ص: ۱۱۹) باب فی ماهیة الطواف ...... فصل : وأمّا سنن الطواف ، ط: إدارة القرآن)

🗀 البحر الرائق : (۲/۳۳۰) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

🗀 الدر مع الرد : (۲/۴۹۸) کتاب الحج ، فصل: فی الإحرام ، مطلب فی طواف القدوم ،ط : سعید .

(۲) وإذا دخل مکّة بدأ بالمسجد الحرام ،...... داخلاً من باب السلام نهارًا ندبًا ملبیًا متواضعًا خاشعًا ملاحظاً جلالة البقعة . (الدر المختار مع الرد : (۲/۴۹۲) کتاب الحج ، مطلب : فی دخول مکّة ، ط: سعید)

🗀 غنیة الناسک : (ص: ۹۷) باب دخو؛ل مکّة ، فصل : و یستحب عند الأربعة ، ...... ط: إدارة القرآن.

🗀 البحر الرائق : (۲/۳۲۶) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

(۳) السابع : الطواف وراء الحطیم أی جدار الحجر ، فلو لم یطف وراءه بل دخل الفرجة الّتی بینه و بین البیت أی وخرج من الفرجة الأخریٰ ، فطاف ، فعلیه الإعادة أو الجزاء . (إرشاد الساری : (ص: ۲۱۷) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل : فی واجبات الطواف ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)=

☆طواف کے دوران نزدیک نزدیک قدم رکھ کر چلے، اور چکروں کے درمیان زیادہ فاصلہ یاوقفہ نہ کرے۔(۱)

☆طواف کے دوران اپنی نگاہ کو چلنے کی جگہ کے علاوہ اِدھراُدھر نہ گزارے بلا ضرورت ادھر ادھر لوگوں کو نہ دیکھے، کولہے، گدی یا منہ پر ہاتھ نہ رکھے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل نہ کرے خشوع خضوع اور عاجزی کے ساتھ طواف کرے۔(۲)

☆طواف کے دوران ایک دوسرے کے پیچھے نہ بھاگے۔(۳)

☆طواف کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ درود شریف بھی پڑھتا رہے کیونکہ درود شریف افضل عبادت ہے بیت اللہ شریف کے ارکان (گوشے/کونے) کے نزدیک

= غنية الناسک : (ص: ۱۱۴) باب فی ماهية وأنواعه ، فصل : فی واجبات الطواف ، ط: إدارة القرآن .

البحر الرائق : (۲/۳۲۷) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : سعيد .

(۱) المشی علی هيئته ، أی السكينة والوقار فی جميع أشواطه أن لاسعی بعده بأن لايسرع إسراعًا لما يتفرع عليه من تشويش الخاطر ، وأذية التدافع ...... والموالاة بين أشواطه وأجزاء الأشواط ، لكن المراد بها الموالاة العرفية ، لا أنّه لايقع فيها مطلق الفاصلة لتجويزهم الشرب ونحوه فی الطواف . (غنية الناسک : (ص: ۱۱۹ ، ۱۲۰) باب فی ماهية الطواف ، ...... فصل : وأمّا سنن الطواف ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۲۲۵ ، ۲۲۶) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی سنن الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامی : (۲/۴۹۸) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۲) فكل عمل ينافی الخشوع أی التذلل له سبحانه كالتلثم علی ما صرّح به فی " الكبير " وكذا الالتفات بوجهه إلی النّاس لغير ضرورة ، ووضع اليد علی الخاصرة أو علی القفا ونحوها . (إرشاد الساری : (ص: ۲۲۷) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی مستحباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۲۲) باب فی ماهية الطواف ، ...... فصل : وأمّا مستحبات الطواف ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۲/۴۹۲) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فی دخول مكة ، ط: سعيد .

(۳) انظر الحاشية السابقة رقم : ۳ ، علی نفس الصفحة .

درود شریف پڑھنا اور بھی افضل ہے۔(۱)

☆ طواف کے دوران دعا کی طرح ہاتھ نہ اٹھائے اور نہ نماز کی طرح ہاتھ باندھے۔(۲)

☆ طواف میں ذکر واذکار اور دعا آہستہ کرے۔(۳)

☆ طواف کے دوران قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے دعا پڑھنا افضل ہے۔(۴)

---

(۱) ویکون فی طوافہ أی فی جمیع أشواطه وأنواعه ذاکرًا ...... داعیًا أی بالدعوات المأثورة وغیرها ، المتعارفة المشهورة فی محلها المسطورة ، ...... مصلیا علی النّبیّ ﷺ أی فی أثناء ادعوات الطواف أو بدل الدعوات ، فإنّها من أفضل القربات ، وبالخصوص عند الأرکان لاسیما عند الرکن الأعظم ...... (إرشاد الساری : (ص: ۱۹۰ ، ۱۹۲ ، ۱۹۳) باب دخول مکّة وحرمها ، فصل فی صفة الشروع فی الطواف ،ط : الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۱۰۵ ، ۱۰۷) باب دخول مکّة و حرمها ، فصل : فی الأخذ فی الطواف وکیفیة أدائه ، ط: إدارة القرآن .

☜ شامی : (۴۹۷/۲) کتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید .

(۲) ورفع الیدین للدعاء ووضعهما کالصلاة ، ومایفعله بعض العوام من رفع الیدین فی الطواف عند دعاء جماعة من الأئمة الشافعیة أو الحنفیة بعد الصلاة ، فلا وجه له . (غنیة الناسک : (ص: ۱۲۶) باب فی ماهیة الطواف ...... فصل : وأمّا مکروهاته ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۲۳۹) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل : فی مسائل شتیٰ ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☜ شامی : (۴۹۳/۲) کتاب الحج ، مطلب فی دخول مکّة ،ط : سعید .

(۳) والاسرار بالذکر والأدعیة ، إلاّ إذا کان الجهر مشوشًا للطائفین والمصلین فالإسرار واجب حینئذٍ . (غنیة الناسک : (ص: ۱۲۲) باب فی ماهیة الطواف ، فصل : وأمّا مستحبات الطواف ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۲۳۰) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل : فی مستحباته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☜ شامی : (۵۰۷/۲) کتاب الحج ، قبیل : مطلب : الثناء علی الکریم دعاء ، ط: سعید .

(۴) وجاز فیهما أکل و بیع و افتاء و قراءة لکن الذکر أفضل منها ، أی من القراءة فی الطواف ...... والحاصل أن هدی النّبیّ ﷺ هو الأفضل ، ولم یثبت عنه فی الطواف قراءة بل الذکر وهو=

☆طواف میں چلنے کی حالت میں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرنا منع ہے۔(۱)

☆اور طواف کے دوران چلتے ہوئے بیت اللہ شریف کو نہ دیکھے اور ہاتھ سے اشارہ بھی نہ کرے البتہ ''رکن یمانی'' پر پہنچے تو اس کو دونوں ہاتھوں سے یا صرف دائیں ہاتھ سے چھونا ممکن ہو تو چھولے، بشرطیکہ پاؤں اپنی جگہ پر رہیں، سینہ اور قدم بیت اللہ کی طرف نہ ہو۔(۲)

اور بایاں کندھا رکن یمانی کی طرف ہو اگر اس طرح ہاتھ لگانے کا موقع نہ ملے تو اس کی طرف اشارہ نہ کرے بلکہ ایسے ہی گزر جائے۔(۳)

= المتوارث من السلف والجمع عليه فكان أولىٰ . (الدر مع الرد :(۲/۴۹۷) كتاب الهج ، فصل : في الإحرام ، مطلب طواف القدوم ، ط: سعيد)

☐ غنية الناسک: (ص: ۱۲۱، ۱۲۲) باب في ماهية الطوا ف...... ط: فصل وأمّا مستحباته، ط: إدارة القرآن.

☐ إرشاد السارى : (ص: ۲۳۲) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : في مباحاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱) وليس شيئ من الطواف يجوز عندنا مع استقبال البيت ، فإذا استقبله عند استلام أحد الركنين ، ينبغي أن يقرّ قدميه في موضعهما حالة الاستقبال ، فإذا فرغ من الاستلام اعتدل قائمًا على حاله قبل الاستلام وجعل يساره إلى البيت كما كان ، فيطوف . (غنية الناسک : (ص: ۱۱۳) باب في ماهية الطواف ...... فصل : في واجبات الطواف ، تنبيه : إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۲۱۶) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : في واجبات الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ شامی: (۲/۴۹۴) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام ، مطلب : في دخول مكّة ، ط: سعيد .

(۲) وليس شيئ من الطواف يجوز عندنا مع استقبال البيت ، فإذا استقبله عند استلام أحد الركنين ، ينبغي أن يقرّ قدميه في موضعهما حالة الاستقبال ، فإذا فرغ من الاستلام اعتدل قائمًا على حاله قبل الاستلام وجعل يساره إلى البيت كما كان ، فيطوف . (غنية الناسک : (ص: ۱۱۳) باب في ماهية الطواف ...... فصل : في واجبات الطواف ، تنبيه : إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۲۱۶) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : في واجبات الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ شامی : (۲/۴۹۴) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام ، مطلب : في دخول مكّة ، ط: سعيد .

(۱) ويستحب استلام الركن اليماني في كل شوط ...... ثم عند العجز عن اللّمس للزحمة ليس=

☆حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان یہ دعائیں یا ان میں سے کوئی ایک دعا پڑھے:

۱. سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

۲. لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین.

۳. اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی.

۴. یاحی یاقیوم برحمتک استغیث.

۵. رب اغفر وارحم وانت خیر الرحمین.

۶. اللھم انی اسئلک الھدی والتقی والعفاف والغنی.

۷. ربنا اغفر لی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب.

۸. رب اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم.

۹. استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ.

۱۰. اللھم انی اسئلک رضاک والجنة واعوذبک من غضبک والنار.

ان کے علاوہ بھی دوسری دعائیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔(۲)

☆رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ پڑھے:

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار وأدخلنا الجنة مع الأبرار یاعزیز یاغفار یارب العلمین. (۲)

= فیہ النیابة عنه بالإشارة ، وهٰذا الّذی ذکرناه حسنٌ فی ظاهر الروایة . (إرشاد الساری : (ص: ۱۹۳) باب دخول مکة ، فصل فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۰۵) باب دخول مکّة وحرمها ، فصل : فی الأخذ فی الطواف وکیفیة أدائه ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۲/۴۹۸) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فی طواف القدوم ،ط : سعید.

(۲) ویقول بین الرکن الیمانی والحجر : " ربّنا آتنا فی الدنیا هسنة وفی الآخرة حسنة و قنا =

ساتھ ساتھ درود شریف بھی پڑھے۔(۱)

☆ ہر چکر پورا ہونے پر حجر اسود کا ''استلام'' کرے، یعنی جب چکر لگا کر واپس حجر اسود یا اسکے برابر سامنے کی سمت پر پہنچے تو سینہ اور منہ حجر اسود کی طرف کر کے:

الله اکبر لاالٰہ الاالله والصلوۃ والسلام علی رسول الله

کہہ کر حجر اسود یا ہاتھ کو اس طرح بوسہ دے جس طرح پہلے چکر کے شروع میں کیا تھا اس طرح ایک چکر پورا ہو جائے گا۔

یاد رہے کہ استلام کے وقت ہاتھوں کو کانوں تک نہ اٹھائے، کانوں تک ہاتھ اٹھانا صرف طواف کے شروع میں ایک مرتبہ ہے۔(۲)

☆ اب اسی طرح سات چکر حجر اسود سے شروع کر کے حجر اسود تک پورے

= عذاب النّار '' ...... (مجموعة رسائل ابن عابدين : (۳۴۹/۲) بغية الناسک فی أدعية المناسک ، ط: عالم الکتب)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۹۱) باب دخول مکّة ، فصل فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة .

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۲۴) باب فی ماهية الطواف وأنواعه ، ...... فصل : وأمّا مستحبات الطواف ، تنبيه : فی أماکن الإجابة ، ط : إدارة القرآن .

(۱) انظر الحاشية رقم : ۱ ، علی الصفحة السابقة ، رقم : ۱۰۶ .

(۲) ثم يمشی مارا إلی يمينه ......حتی يحاذی الحجر أی يقابله ، فيقف بحياله ...... ويستقبله أی بوجهه ويبسمل ويکبّر ويحمد ويصلی ويدعو أی يقول : بسم الله والله أکبر ، ولله الحمد ، والصلاة والسلام علی رسول الله ﷺ...... ويرفع يديه عند التکبير أی مقابل للحجر حذاء منکبيه أو أذنيه کما فی الصلاة وهو الأصح ، مستقبلاً بباطن کفيه الحجر ...... ثم هل يرفع اليدين فی کل تکبير يستقبل به فی مبدأ کل شوط أو مختصّ بالأوّل ؟ فمال ابن الهمام إلی أنّ الثانی هو المعوّل ، وظاهر کلام الکرمانی والطحاوی و بعض الأحاديث يؤيّد الأوّل ...... (إرشاد الساری: (ص: ۱۸۴ ، ۱۸۷) باب دخول مکّة، فصل: فی صفة الشروع فی الطواف، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة)

▭ شامی : (۴۹۳/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فی دخول مکّة ، ط: سعيد .

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۰۲) باب دخول مکّة و حرمها ، فصل فی صفة الاستلام ، ط: إدارة القرآن .

کریں گے تو ایک طواف مکمل ہوگا۔(۱)

☆ سات چکر پورے ہونے کے بعد آٹھویں مرتبہ حجراسود کا ''استلام'' کرے، یعنی دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں حجراسود کی طرف کر کے ہاتھ چوم لے، اور یہ ''استلام'' ہر چکر کے شروع میں ہوگا، اور آخری چکر پورا کر کے حجراسود کا استلام کر کے واپس جانا ہے گویا ایک طواف میں آٹھ ''استلام'' ہوں گے۔(۲)

طواف کرنا منی روانہ ہونے سے پہلے

''حج کا احرام باندھنے کے بعد طواف کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۱۵۷)

طواف کعبہ کے قریب سے کرے

طواف کے واجبات میں سے یہ ہے کہ کعبۃ اللہ کے دروازہ کے قریب دائیں جانب سے طواف شروع کرے، اور کعبہ کو اپنی بائیں جانب رکھے، کیونکہ کعبہ امام کے مانند ہے، اگر مقتدی اکیلا ہو تو امام کے دائیں جانب کھڑا ہوتا ہے اگر طواف

---

(۱) فیطوف سبعة أشواط وراء الحطیم ، ومن الحجر الأسود إلیه شوط . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۱۸۸) باب دخول مکّة ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۱۰۳) باب دخول مکّة و حرمها ، فصل : فی الأخذ فی الطواف وکیفیة أدائه ، ط: إدارة القرآن .

☐ شامی : (۲/۴۹۶) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فی دخول مکّة ،ط : سعید .

(۲) وکلما مرّ علی الحجر الأسود استلمه بآدابه ، کما فی الابتداء الاّ أنّه لایرفع یدیه مع التکبیر إلاّ فی الابتداء ...... واستلامه فی أوّل الطواف وآخره سنة ، فقیل : أدب ، وقیل : سنة ، ومشی فی " اللباب " علی الثانی ...... وإذا طاف سبعة أشواط استلم الحجر الأسود فختم الطواف به . (غنیة الناسک : (ص: ۱۰۴ ، ۱۰۵) باب دخول مکّة وحرمها ، فصل : فی الأخذ فی الطواف...... ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۱۸۷ ، ۱۹۴) باب دخول مکّة ، فصل : فی الشروع فی الطواف ،ط : الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☐ البحر الرائق : (۲/۳۳۰ ، ۳۳۱) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : سعید .

اس کے الٹ کیا یعنی بائیں طرف سے شروع کیا اور کعبہ کو دائیں جانب رکھا تو دوبارہ طواف کرنا یا دم دینا واجب ہے۔(۱)

طواف کی ابتداء

طواف کی ابتداء حجراسود سے کرنا ضروری ہے، اگر کسی نے طواف کی ابتداء حجراسود سے نہیں کی تو مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران دوبارہ طواف کرنا واجب ہے۔(۲)

طواف کی ابتداء اور انتہا

طواف کی ابتداء اور انتہا حجراسود کے استلام (بوسہ لینے) سے ہوتی ہے۔(۳)

---

(۱) من الواجبات التيامن ...... وهو أخذ الطواف أی شروعه عن يمين نفسه وجعل البيت عن يساره ...... وضده أخذه عن يساره وجعل البيت عن يمينه وهو الطواف المنكوس ، الظاهر أنّه الطواف المقلوب والمعكوس...... والحاصل أن وجوب التيامن يفيد أنّ من أتٰی بخلافه من الصور المذكورة المخالفة للتيامن فی الهيئة والكيفية يحرم عليه فعله ، ويجب عليه الإعادة أو لزوم الجزاء . (إرشاد الساری : (ص: ۲۱۶) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل فی واجبات الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۱۳) باب فی ماهية الطواف ، ...... فصل : فی واجبات الطواف ، ط: إدارة القرآن .

الدر المختار مع الرد : (۲/۴۹۴) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فی دخول مكّة ، ط: سعيد .

(۲) الابتداء من الحجر الأسود ...... ولو ابتدأ من غير الحجر أعاده مادام بمكّة فلو رجع فعليه دم . (غنية الناسک : (ص: ۱۱۲) باب فی ماهية الطواف ، ...... فصل : فی واجبات الطواف ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۲۱۷) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل فی واجبات الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامی : (۲/۴۹۴) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فی دخول مكّة ، ط: سعيد .

(۳) واستلام الحجر فی أوّله وآخره ، وأمّا فيما بينهما فسنة مستحبة ، قال فی شرح الطحاوی : وإن افتتح الطواف باستلام الحجر ، وختم به ، وترک الاستلام فيما بين ذٰلک أجزأه . (غنية الناسک : (ص: ۱۱۹) باب فی ماهية الطواف وأنواعه ...... فصل : وأمّا سنن الطواف ، ط: إدارة القرآن)=

طواف کیا وہیل چیئر پر بیٹھ کر

''وہیل چیئر پر طواف کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۱۵/٤)

طواف کی جگہ

☆طواف کی جگہ ''بیت اللہ شریف'' کے چاروں طرف مسجد کے اندر اندر ہے چاہے بیت اللہ سے قریب ہو یا دور اور چاہے ستون وغیرہ کو درمیان میں لے کر طواف کرے، طواف ہو جائے گا۔

☆اگر کوئی شخص مسجد حرام کی چھت پر چڑھ کر طواف کرے گا تو طواف ہو جائے گا اگر چہ چھت بیت اللہ شریف سے اونچی ہو ہے اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا، البتہ اگر مسجد حرام سے باہر نکل کر طواف کرے گا تو طواف صحیح نہیں ہوگا۔(۱)

طواف کی دعا

جب آدم علیہ السلام اپنے پہلے حج میں عرفات کے میدان میں ٹھہرے ہوئے تھے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم پچاس

= 🗀 إرشـاد السـاری : (ص: ۱۸۷) باب دخول مكّة ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 شامی : (۴۹۸/۲) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۱) واعـلـم أنّ مـكـان الـطـواف داخل المسجد ولو وراء زمزم (أی أو المقام أو السواری أو علی سطحه ولو مرتفعًا علی البيت لباب) لاخارجه لصيرورته طائفًا بالمسجد لا بالبيت . (الدر المختار : (۴۹۷/۲) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعيد)

🗀 البحر الرائق : (۳۲۹/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط:سعيد .

🗀 غـنـية الـنـاسـک : (ص: ۱۰۹) بـاب فـی مـاهـية الطواف ...... فصل : فی أركان الطواف و شرائطه، ط: إدارة القرآن .

ہزار سال سے اس بیت اللہ کا طواف کررہے ہیں، تو آدم علیہ السلام نے ان سے پوچھا: طواف کے دوران آپ کیا پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہم یہ پڑھتے تھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

ترجمہ: پاک ہے اللہ تعالیٰ کی ذات، اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

اس پر آدم علیہ السلام نے کہا: اس میں یہ جز اور بڑھا دو:

وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی میں طاقت وقوت نہیں۔

چنانچہ اس کے بعد آدم علیہ السلام جب طواف کرتے تھے تو یہی دعا پڑھا کرتے تھے۔(۱)

طواف کی مروجہ دعائیں

☆ طواف کی مروجہ دعائیں صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہیں اس لئے ان دعاؤں کو سنت سمجھ کر پڑھنا درست نہیں، البتہ سنت سمجھے بغیر پڑھے تو درست ہے۔

☆ اکثر لوگوں کو یہ دعائیں یاد نہیں ہوتیں، طواف کے دوران کتاب دیکھ کر پڑھتے ہیں، اور ازدحام میں کتاب پڑھتے ہوئے چلنے سے خشوع خضوع اور اللہ کی طرف توجہ باقی نہیں رہتی۔(۲)

---

(۱) وعند ذٰلک قال آدم للملائکة : فمن کنتم تقولون حوله ؟ قالوا : کنا نقول : " سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ " قال آدم : زیدوا فیها : وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، فکان آدم إذا طافها یقولها . (السیرة الحلبیة : (۱/ ۲۲۰) باب بنیان قریش الکعبة شرفها اللّٰه تعالیٰ ، ط: دار الکتب العلمیة بیروت)

(۲) وترک کل عمل ینافی الخشوع والتذلل کالتلثم والالتفات بغیر ضرورة ...... (غنیة الناسک : (ص: ۱۲۲) باب فی ماهیة الطواف ، فصل : وأمّا مستحبات الطواف ، ط: إدارة القرآن) =

☆طواف کرنے والوں کے ہجوم میں کتاب پر نظر رکھنا اپنے لئے اور دوسروں کے لئے بھی تکلیف کا باعث ہے، خاص طور پر دعاؤں کی خاطر جماعت اور گروہوں کی صورت میں چلنا سخت تکلیف پہنچانے والی بات ہے، اور کسی کو تکلیف پہنچانا حرام ہے۔(۱)

☆گروہوں کی شکل میں چلا چلا کر دعائیں پڑھنے سے دوسرے طواف کرنے والوں کے خشوع میں خلل پڑتا ہے۔(۲)

☆عام لوگ ان دعاؤں کے الفاظ کو صحیح طور پر ادا نہیں کر پاتے تو قافلہ کا بڑا

= ▭ إرشاد الساری : (ص: ۲۲۷) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی مستحباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ واعلم أنّه غلب على عوام النّاس فی زماننا الإعراض فی الطواف عن قراءة القرآن وعن مهمات الأدعية ، وعن ذكر والدعا المرويين عن النّبیّ ﷺ وعن الصحابة رضی اللّٰه عنهم أجمعين ، وعن الأقدمين من السلف بسبب اشتغالهم بأدعية متكلفة غير مأثورة عن المتقدمين من السلف ، وإنّما ذكرها بعض المتأخرين من الفقهاء وليتهم لم يذكروها يحفظونها محرّفة ، ويدعون بها حول البيت ، ويخصّون كل ناحية من البيت بدعاء منها ، ويصيرون بمنزلة من يكرر على محفوظه ومن لم يحفظه تلقنه ممن يحفظه ويزول عنهم الخشوع بسبب اشتغالهم بتحفظه ، ويجتمع لذٰلک جماعة كثيرون من الرّجال والنساء حِلَقًا حِلَقًا حول من يتلقونه منه مستقبلی الكعبة و مستدبريها ...... (البحر العميق : (۱۲۱۷/۲) الباب العاشر : فی دخول مكّة وفی الطواف والسعی ، فصل : فی بيان أنواع الأطوفة ، ط: مؤّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

(۱) وإيذاء المسلم حرام و ترک الحرام أولىٰ من الإتيان بالسنة ...... (بدائع الصنائع : (۱۴۶/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان سنن الحج و بيان الترتيب فی أفعاله ، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق : (۳۲۶/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

▭ شامی : (۴۹۴/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی دخول مكّة ، ط: سعيد .

(۲) وإيذاء المسلم حرام و ترک الحرام أولىٰ من الإتيان بالسنة ...... (بدائع الصنائع : (۱۴۶/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان سنن الحج و بيان الترتيب فی أفعاله ، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق : (۳۲۶/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

▭ شامی : (۴۹۴/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی دخول مكّة ، ط: سعيد .

آدمی جماعت اور گروہ کو روک کر ان دعاؤں کے الفاظ کو کہلوانے کی کوشش کرتے ہیں، جب کہ طواف کے دوران بلاضرورت ٹھہرنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

مزید یہ کہ اس حالت میں بعض لوگوں کی پیٹھ یا سینہ بیت اللہ کی طرف ہو جاتا ہے یہ بھی مکروہ تحریمی ہے اور اسی حالت میں اگر کچھ لوگ آگے کو سرک گئے تو ان پر اتنے حصہ کے طواف کا اعادہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

طواف کی نیت

☆''طواف'' صحیح ہونے کے لئے طواف کی نیت کرنا فرض ہے، طواف کی نیت کے بغیر بیت اللہ شریف کا کتنا ہی ''چکر'' لگایا جائے ''طواف'' نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) وتفريق الطواف أى الفصل بين أشواطه تفريقًا كثيرًا ، فاحشًا سواء مرّة أو مرات لترك الموالاة . (إرشاد السارى : (ص: ۲۳۴) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فى مكروهاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ والوقوف للدعاء فى أثناء الطواف فى الأركان أو فى غيره ؛ لأنّ الموالاة بين الأشواط وأجزاء الأشواط سنة مؤكّدة ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۲۶) باب فى ماهية الطواف ، ...... فصل : وأمّا مكروهاته ، ط: إداره القرآن)

▭ شامى : (۴۹۷/۲) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ،مطلب : فى طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۲) ولو عكس بأن أخذ عن يساره وجعل البيت عن يمينه ، وكذا لو استقبل البيت بوجهه أو استدبره وطاف معترضًا ...... أعاد مادام بمكّة ، ولو رجع فعليه دم . (الدر مع الرد : (۴۹۴/۲) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فى دخول مكّة ، ط: سعيد)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۱۳) باب فى ماهية الطواف ...... فصل : فى واجبات الطواف ، ط: إدارة القرآن.

▭ إرشاد السارى : (ص: ۲۱۶) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فى واجبات الطواف، ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۳) والشرط أصل النية دون التعيين فإنّه مستحب أو سنة ، ولو لم ينو الطواف أصلاً بأن طاف طالبًا لغريم أو هاربًا من عدو أو لايعلم أنّه البيت لم يعتد به ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۱۰) با فى ماهية الطواف ، فصل : فى أركان الطواف وشرائطه ، ط: إدارة القرآن .

▭ إرشاد السارى : (ص: ۲۰۵) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل فى تحقيق النية ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة . =

☆ طواف کی نیت عربی زبان میں کرنا زیادہ بہتر ہے، باقی عربی زبان کے علاوہ کسی بھی زبان میں کرے نیت صحیح ہو جائے گی، عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں مثلاً اردو زبان میں اس طرح کرے ''یا اللہ! میں تیری رضا کے لئے بیت اللہ شریف کے طواف کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان کر دے اور قبول فرما۔''

دل سے یہ نیت کرنا فرض ہے اور زبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے۔(۱)

طواف کی نیت نہیں کی

اگر طواف کرنے والے نے طواف کی نیت نہیں کی اور طواف کرنے والا معذور و بیہوش بھی نہیں تھا، اس نے خود طواف کی نیت کر لی تھی تو طواف ہو گیا، اور اگر بیہوش تھا تو طواف نہیں ہوا، طواف کرانے والا نیت کر لیتا تو طواف ہو جاتا۔(۲)

= بدائع الصنائع : (۱۲۸/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرطه (أى الطواف) و واجباته ، ط: سعيد.

(۱) والنية بالإجماع وهى الإرادة ...... والمعتبر فيها عمل القلب اللازم للإرادة فلاعبرة للذكر باللسان إن خالف القلب ؛ لأنّه كلام لانية ...... والتلفظ عند الإرادة بها مستحب هو المختار وتكون بلفظ الماضى ولو فارسيًا ؛ لأنّه الأغلب فى الانشاء ات ، وتصحّ بالحال قهستانى . (الدر المختار : (۴۱۵/۱ ، ۴۱۶) كتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة ، ط: سعيد)

غنية الناسك : (ص: ۷۸) باب الإحرام ، فصل : فى نية الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد السارى : (ص: ۱۴۳) باب الإحرام ، فصل : شرط النية أن تكون بالقلب ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة

(۲) ولو طافوا بالمغمى عليه محمولا أجزأه ذلك عن الحامل والمحمول إن نوى عن نفسه و عن المحمول ، وإن كان بغير أمر المغمى عليه ...... ولو طافوا بمريض وهو نائم من غير إغماء إن كان بأمره وحملوه على فوره يجوز وإلاّ فلا ...... وإن لم ينو الحامل الطواف بل نوى طلب غريم ، فإن كان المحمول عاقلاً ونوى الطواف أجزأه دون الحامل ، وإن كان المحمول مغمى عليه لم يجزه (أى الطواف لهما) لانتفاء النية منه ومنهم أى الحاملين ...... وعلم منه أنّه لو نوى الحامل عن نفسه ولم ينو المحمول جاز للحامل دون غيره سواء كان مفيقًا أو لا . (لباب المناسك مع إرشاد السارى : (ص: ۲۰۸) ۲۰۹ ، ۲۱۰) باب : فى أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فى طواف المغمى عليه والنائم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة) =

طواف کے بعد دو رکعت

☆ ہر طواف کے سات چکروں کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے، اور حرم شریف میں پڑھنا سنت ہے، اور مقام ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے لے کر پڑھنا افضل ہے۔(۱)

☆ اگر مکروہ وقت نہیں تو طواف سے فارغ ہوتے ہی بلا تاخیر دو رکعت نماز پڑھنا بہتر ہے اور اگر مکروہ وقت ہے تو بعد میں کسی وقت بھی دو رکعت نماز پڑھنا لازم ہے لیکن بلا عذر تاخیر کرنا مکروہ ہے۔(۲)

= ▭ غنية الناسک : (ص: ۱۱۱) باب فی ماهية الطواف ...... فصل : فی أركان الطواف وشرائطه ، فروع فی طواف المغمی عليه والنائم والمريض ، ط: إدارة القرآن .

▭ بدائع الصنائع : (۱۲۸/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا ركنه (الطواف) ط: سعيد .

(۱) وهی " أی صلاة الطواف " واجبة بعد كل طواف فرضًا كان أو واجبًا ، أو سنةً أو نفلاً ولاتختصّ بزمان ولامكانٍ ، أی باعتبار الجواز والصحة ، ولاتفوت فلو تركها لم تجبر بدم ولو صلّاها خارج الحرم ولو بعد الرجوع إلی وطنهٖ جاز ويكره ، والسنة الموالاة بينهما وبين الطواف ، وتستحب مؤكدًا أدائها خلف المقام ...... ثم فی الكعبة ثم فی الحجر تحت الميزاب ثم كل ما قرب من الحجر إلی البيت ثم باقی الحجر ثم ماقرب من البيت ثم المسجد ثم الحرم ، ثم لا فضيلة بعد الحرم ، بل الإساءة ...... (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۲۱۸ ، ۲۱۹ ، ۲۲۰) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۱۶) باب فی ماهية الطواف ...... فصل : ومن الواجبات ركعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد : (۴۹۸/۲ ، ۴۹۹) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۲) ويكره تأخيرها عن الطواف إلاّ فی وقت مكروه ، ولو طاف بعد العصر يصلی المغرب ثم ركعتی الطواف ثم سنة المغرب ، ولا تصلی إلاّ فی وقت مباح ......(لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۲۲۳) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل فی ركعتی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۱۶ ، ۱۱۷) باب فی ماهية الطواف ...... فصل : ومن الواجبات : ركعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن .

▭ شامی : (۴۹۸/۲ ، ۴۹۹) كتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعيد .

☆ اگر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا یاد نہیں رہا، بھول گئے اور اپنے وطن پہنچ گئے تو اپنے وطن میں ہی پڑھ لے اس پر تاخیر کی وجہ سے دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا اور نماز پڑھنے کا واجب ادا ہو جائے گا۔(۱)

☆ اگر کسی نے مکہ مکرمہ میں طواف کے بعد دو رکعت نماز نہیں پڑھی تو اس کو جہاں کہیں بھی ہو ادا کرنا واجب ہے، جب تک ادا نہیں کرے گا ذمہ سے ساقط نہیں ہوگی۔(۲)

☆ اگر یاد ہے تو پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھے اور اگر ان کے علاوہ کوئی اور سورتیں پڑھے تب بھی جائز ہے۔(۳)

ا۔خواہ طواف فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفل ہر قسم کے طواف کے بعد

(۱، ۲) وهی " أی صلاة الطواف " واجبة بعد كل طواف فرضًا كان أو واجبًا ، أو سنةً أو نفلاً ولاتختصّ بزمان ولامكانٍ ، أی باعتبار الجواز والصحة ، ولاتفوت فلو تركها لم تجبر بدم ولو صلّاها خارج الحرم ولو بعد الرجوع إلى وطنهٖ جاز ويكره ، والسنة الموالاة بينهما وبين الطواف ، وتستحب مؤكدًا أدائها خلف المقام ...... ثم فی الكعبة ثم فی الحجر تحت الميزاب ثم كل ما قرب من الحجر إلى البيت ثم باقی الحجر ثم ماقرب من البيت ثم المسجد ثم الحرم ، ثم لا فضيلة بعد الحرم ، بل الإساءة ...... (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۲۱۸ ، ۲۱۹، ۲۲۰) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۱۱۶) باب فی ماهية الطواف ...... فصل : ومن الواجبات ركعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن)

🗁 الدر مع الرد : (۴۹۸/۲ ، ۴۹۹) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۳) ويستحب أن يقرأ فی الأولىٰ بسورة الكافرون وفی الثانية الإخلاص ...... (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۲۲۲) باب أنواع الأطوفة ، فصل فی ركعتی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۱۰۶) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فی الأخذ فی الطواف و كيفية أدائه ، ط: إدارة القرآن .

1 شامی : (۴۹۸/۲ ، ۴۹۹) كتاب الحج ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعيد .

دو رکعت پڑھنا واجب ہے۔(۱)

۲۔حرم شریف سے مراد حدود حرم ہے اس لئے مسجد حرام کے علاوہ اپنے ہوٹل اور قیام گاہ میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔(۲)

طواف کے بعد دو رکعت اور بچہ

اگر باپ نے اپنے چھوٹے بچے کو اپنے ساتھ اٹھاتے ہوئے طواف کیا اور اس بچے کی طرف سے بھی اس نے طواف کی نیت کر لی تو باپ کے طواف کے ساتھ ساتھ بچے کا طواف بھی ہو جائے گا، البتہ باپ پر اپنے چھوٹے بچے کی جانب سے طواف کی دو رکعت لازم نہیں ہوں گی اور چھوٹے بچے پر بھی پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۳)

(۱،۲) وهى "أى صلاة الطواف" واجبة بعد كل طواف فرضًا كان أو واجبًا، أو سنةً أو نفلاً ولاتختصّ بزمان ولامكانٍ، أى باعتبار الجواز والصحة، ولاتفوت فلو تركها لم تجبر بدم ولو صلّاها خارج الحرم ولو بعد الرجوع إلى وطنهٖ جاز ويكره، والسنة الموالاة بينهما وبين الطواف، وتستحب مؤكدًا أدائها خلف المقام ...... ثم فى الكعبة ثم فى الحجر تحت الميزاب ثم كل ما قرب من الحجر إلى البيت ثم باقى الحجر ثم ماقرب من البيت ثم المسجد ثم الحرم، ثم لا فضيلة بعد الحرم، بل الإساءة ...... (لباب المناسك مع إرشاد السارى : (ص: ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك : (ص: ۱۱۲) باب فى ماهية الطواف ...... فصل : ومن الواجبات ركعتا الطواف، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد : (۴۹۸/۲، ۴۹۹) كتاب الحج، فصل : فى الإحرام، مطلب : فى طواف القدوم، ط: سعيد.

(۳) ويقضى به المناسك كلها، وينوى عنه حين يحمله فى الطواف، وجاز النيابة عنه فى كل شئ إلاَّ فى ركعتى الطواف فتسقطا. (غنية الماسنك : (ص: ۸۴) باب الإحرام، فصل فى إحرام الصبى ......، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۱۵۹) باب الإحرام، فصل فى إحرام الصبى، ط: الامدادية مكّة المكرّمة.

▭ شامى : (۴۶۶/۲) كتاب الحج، قبيل : مطلب : فى فروض الحج و واجباته، ط: سعيد.

طواف کے چکروں کی گنتی میں شبہ ہو

☆ اگر طواف فرض اور طواف واجب کے دوران چکروں کی گنتی میں شک و شبہ ہو جائے تو طواف دوبارہ شروع سے کرنا چاہئے۔

☆ اگر طواف سنت اور طواف نفل کے چکروں کی گنتی میں شک وشبہ ہو جائے تو غالب گمان پر بنا کرنا درست ہے۔(۱)

طواف کے چودہ چکر لگانے کا حکم

☆ ہر طواف کے سات ہی چکر ہوتے ہیں لیکن اگر کسی نے کسی بھی وجہ سے سات کے بجائے چودہ چکر لگا دیئے تو اس پر کوئی کفارہ یا جرمانہ نہیں آئے گا، لیکن دو طواف ہونے کی وجہ سے دو دو رکعت کر کے چار رکعات (واجب الطّواف) پڑھنا لازم ہوگا، اگر ایسے آدمی نے ابھی تک دو دو رکعت کر کے چار رکعات نہیں پڑھی تو فی الحال جہاں کہیں بھی چاہے پڑھ لے۔

واضح رہے کہ ایک طواف میں سات چکر سے زیادہ لگانا مناسب نہیں ہے؛ اس لئے جان بوجھ کر ایسا ہرگز نہ کرے۔(۲)

---

(۱) ولو شکّ فی عدد الأشواط فی طواف الرکن أعاده ولایبنی علی غالب ظنه بخلاف الصلاة، ...... أنّه لو شکّ فی أشواط غیر الرکن لایعیده بل یبنی علی غلبة ظنّه؛ لأنّ غیر الفرض علی التوسعة. (شامی: ۲/۴۹۶، ۴۹۷) کتاب الحج، مطلب: فی طواف القدوم، ط: سعید)

🗀 إرشاد الساری: (ص: ۲۳۶) باب أنواع الأطوفة، فصل: فی مسائل شتّٰی، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

(۲) والجمع بین أسبوعین فأکثر من غیر صلاة بینهما لما یترتب علیه من ترک السنة وهو الموالاة بین الطواف وصلاته لکل أسبوع عند أبی حنیفة و محمد ...... إلّا فی وقت کراهة الصلاة؛ لأنّه لاکراهة حینئذٍ بالجمع شفعاً و وتراً اتفاقًا، لکن یؤخر رکعتی الطواف إلی وقت مباح. (إرشاد الساری: (ص: ۲۳۴) باب أنواع الأطوفة و أحکامها، فصل فی مکروهاته، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

🗀 البحر الرائق: (۲/۳۳۱) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید. =

طواف کے دوران ایذاء رسانی

طواف کے دوران تیز دوڑنے کے لئے سامنے آنے والوں کو دھکا دے کر آگے نکلنے کی کوشش کرنا اور دوسروں کو تکلیف پہنچانا ناجائز اور حرام ہے، اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔(۱)

طواف کے دوران بدن یا کپڑے پر نجاست لگی ہو

اگر طواف کے دوران بدن پر نجاست لگی ہو، یا کپڑا نجس ہو تو دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا، مگر اس حالت میں طواف کرنا مکروہ ہوگا۔(۲)

= غنية الناسک : (ص: ۱۱۷) باب فی ماهية الطواف وأركانه ...... ، فصل : ومن الواجبات ركعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن .

(۱) وإيذاء المسلم حرام وترک الحرام أولىٰ من الاتيان بالسنة .... (بدائع الصنائع : (۱۴۶/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان سنن الحج و بيان الترتيب فی أفعاله ، ط: سعيد)

شامی : (۴۹۴/۲) كتاب الحج ، فصل : الإحرام ، مطلب فی دخول مكّة ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۳۲۶/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

(۲) (والطهارة فيه) من النجاسة الحكمية على المذهب قيل والحقيقة من ثوب و بدن ومكان الطواف ، والأكثر على أنّه سنة مؤكّدة ، وقال المحقق تحت (قوله : والأكثر على أنّه) أی هٰذا النوع من الطهارة فی الثوب والبدن سنة مؤكّدة ...... وفی البدائع إنّه سنة فلو طاف وعلى ثوبهٖ نجاسة أكثر من الدرهم لايلزمه شيئ بل يكره لإدخال النجاسة المسجد . (الدر مع الرد : (۴۶۹/۲) كتاب الطهارة ، مطلب : فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد)

فأمّا الطهارة عن النّجس فليست من شرائط الجواز بالإجماع فلايفترض تحصيلها ولاتجب أيضًا لكنّه سنة حتىٰ لو طاف وعلى ثوبهٖ نجاسة أكثر من قدر الدرهم جاز ولايلزمه شيئ إلاّ أنّه يكره .

(بدائع الصنائع : (۱۲۹/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائطه ، و واجباته ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ۱۱۲) باب فی ماهية الطواف ...... ، فصل : فی واجبات الطواف ،ط: إدارة القرآن .

طواف کے دوران پینا

طواف کے دوران پانی پینا مباح ہے۔(۱)

طواف کے دوران حیض آجائے

اگر طواف کے دوران عورت کو حیض آجائے تو طواف کو وہیں روک دے اور جب خون بند ہو جائے تو غسل کرکے پاک ہو کر طواف کو شروع سے دوبارہ کرے، اور اس وقت تک احرام میں رہے۔(۲)

طواف کے دوران دھکا دینا

''طواف کے دوران ایذاء رسانی'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۱۶۱)

طواف کے دوران کھانا

طواف کی حالت میں کھانا اور خرید و فرخت کرنا مکروہ ہے، البتہ پانی پینا مباح ہے اس لئے طواف کے دوران کھانے اور خرید و فروخت کرنے سے بچنا چاہئے۔(۳)

---

(۱) وأمّا مباحات الطواف فالسلام ...... ويشرب و يفعل كل مايحتاج إليه . (غنية الناسک : (ص: ۱۲۵) باب فی ماهية الطواف ...... فصل : وأمّا مباحات الطواف ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۲۳۲) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی مباحاته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۲/ ۴۹۷) كتاب الحج ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۳) ويمنع حل دخول المسجد ، وحل الطواف ولو بعد دخولها المسجد و شروعها فيه ؛ لأنّ الطهارة له واجبة فيكره تحريمًا . (الدر المختار مع رد المحتار : (۱/ ۲۹۲) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق : (۱/ ۱۹۶ ، ۱۹۷) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد .

▭ حاشية الطحطاوى على الدر : (۱/ ۱۴۹) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد .

▭ وانظر أيضًا: الحاشية رقم: ۱، على الصفحة الآتية رقم: ۱۲۳ .

(۱) وجاز فيهما أكل و بيع وافتاء و قراءة ...... (قوله : و جاز فيهما أكل و بيع) المصرّح فی =

طواف کے دوران لڑکی بالغ ہوگئی

اگر کسی نابالغ لڑکی نے عمرہ کا احرام باندھ کر والدین وغیرہ کے ساتھ طواف اور صفا مروہ کی سعی کی، اور طواف کے دوران حیض شروع ہونے کی وجہ سے بالغ ہوگئی ،تو ایسی لڑکی احرام نہ کھولے بلکہ پاک ہونے تک اسی احرام میں رہے خون بند ہونے کے بعد غسل کر کے دوبارہ بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرے اور سر کے بال ایک پور تک کاٹ کر احرام سے نکل جائے۔(۱)

اور اگر اس لڑکی نے بالغ ہونے کے بعد پاک ہونے کے بعد دوبارہ طواف اور سعی نہیں کی اور احرام کھول دیا تو اس پر دم واجب نہیں ہوگا، کیونکہ اس نے نابالغی کی حالت میں احرام باندھا تھا، ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ ''اگر بچے نے ممنوعات احرام میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا تو اس کے ذمے کچھ نہیں'' خواہ یہ ارتکاب بلوغ کے بعد ہو، کیوں کہ وہ اس سے پہلے مکلّف نہیں تھا۔(۲)

= اللباب كراهة البيع وكراهة الأكل فى الطواف لا السعى ، ومثل البيع الشراء ، وعدّ الشرب فيهما من المباحات . (الدر مع الرد : (۴۹۷/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى طواف القدوم ، ط: سعيد)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۲۳۲) باب أنواع الأطوفة ، فصل : فى مباحاته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۲۵ ، ۱۲۶) باب فى ماهية الطواف وأنواعه ، فصل : وأمّا مباحات الطواف ، و فصل : وأمّا مكروهاته ، ط: إدارة القرآن .

(۱) وحيضها لايمنع نسكاً إلّا الطواف فهو حرام من وجهين دخولها المسجد وترک واجب الطهارة ...... (غنية الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل فى احرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد : (۵۲۸/۲) كتاب الحج ، قبيل : باب القران ، ط: سعيد .

▭ إرشاد السارى : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام المرأة ،ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

(۲) وينبغى لوليّه أن يجنبه ...... من محظورات الإحرام ...... وإن ارتكبها أى الصبى شيئًا من المحظورات لا شيئ عليه أى ولو بعد بلوغه لعدم تكليفه قبله .... (إرشاد السارى : (ص: ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام الصبى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام الصبى ، ط: إدارة القرآن .

1 شامى : (۴۶۶/۲) كتاب الحج ، قبيل : مطلب فى فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد .

طواف کے دوران مواد نکلے

اگر جسم کے کسی بھی حصے سے مواد نکلے تو طواف زیارت کے لئے ایام نحر کے اندر مواد بند ہونے کا انتظار کرنا واجب ہے۔(۱)

لیکن اگر مواد بند ہونے کا انتظار نہیں کیا اور طواف کرلیا تو طواف ہو جائے گا، لیکن ناپاکی کی حالت میں طواف کرنے کی وجہ سے دم دینا لازم ہوگا، البتہ بعد میں کسی بھی وقت اس طواف کا اعادہ کر لینے کی صورت میں دم ساقط ہو جائے گا۔(۲)

طواف کے دوران وضو ٹوٹ جائے

طواف کرنے کے لئے وضو شرط ہے، اگر طواف کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر کے دوبارہ طواف کیا جائے، اور اگر وضو کے ساتھ چار پانچ چکر پورے کر چکا ہے اس کے بعد وضو ٹوٹ گیا، تو وضو کر کے باقی چکر پورے کر لے، اور اگر چار پانچ چکر پورے ہونے سے پہلے وضو ٹوٹ گیا ہے تو اس صورت میں وضو کر کے نئے سرے سے طواف شروع کرے۔(۳)

---

(۱) الأوّل : الطهارة عن الحدث الأكبر والأصغر .... (إرشاد السارى : (ص: ۲۱۳) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فى واجبات الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۱۲) باب فى ماهية الطواف ، فصل : فى واجبات الطواف ، ط: إدارة القرآن.

شامى : (۴۶۹/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد .

(۲) ولو طاف للزيارة كله أو أكثره محدثًا فعليه شاة ويعيده طاهرًا استحبابًا قيل : حتمًا ، فإن أعاده سقط عنه الدم . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۲) باب الجنايات ، الفصل السابع فى ترک الواجب فى افعال الحج ، المطلب الأوّل : فى ترک الواجب فى طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۴۹۰) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : فى الجنايات فى أفعال الحج ، فصل فى حكم الجنايات فى طواف الزيارة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامى : (۵۵۰/۲ ، ۵۵۱) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۳) ولو خرج من الطواف أو من السعى إلى جنازة أو مكتوبة أو تجديد وضوء ، ثم عاد ، بنى =

البتہ سعی کے دوران وضو شرط نہیں ہے، اگر کسی نے وضو کے بغیر سعی کر لی تو ادا ہو جائے گی، دم بھی لازم نہیں ہوگا البتہ وضو کے ساتھ کرنا بہتر ہے۔(۱)

طواف کے دوران وضو ٹوٹ گیا

اگر طواف کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو اسی جگہ طواف کا سلسلہ روک دینا لازم ہے، اور وضو کر کے وہاں سے طواف کی تکمیل کی جاسکتی ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ شروع سے طواف دوبارہ کرے۔(۲)

= لو كان ذلك بعد إتيان أكثره ولو استأنف لا شيئ عليه ، ويستحب الاستئناف في الطواف إذا كان قبل إتيان أكثره . (غنية الناسك : (ص: ١٢٧) باب في ماهية الطواف ، فصل : وأمّا مكروهاته ، ط: إدارة القرآن)

شامي : (٢/٤٩٧) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب في طواف القدوم ، ط: سعيد .

فتح القدير : (٢/٣٨٩) كتاب الحج ، باب الإحرام ، وهٰذه فروع تتعلق بالطواف ، ط: رشيديه.

أنظر أيضًا الحاشية السابقة ، رقم : ٤ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ٣٠٢ .

(١) ولايجب فيه الطهارة عن الجنابة والحيض ، سواء كان سعى عمرة أو حج ؛ لأنّه عبادة تؤدى لا في المسجد والأصل أن كل عبادة تؤدى لا في المسجد الحرام في أحكام المناسك ، فالطهارة ليست بواجبة لها كالسعي ...... وأمّا عن الحدث الأصغر وعن النجاسة في الثوب والبدن فمستحب . (غنية الناسك : (ص: ١٣٤ ، ١٣٥) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل في واجبات السعي ، و فصل : في سنن السعي . ط: إدارة القرآن)

البحر العميق : (٣/١٢٩٥) الباب العاشر : فصل : الكلام في السعي ، ومن مستحباته ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكية .

إرشاد الساري : (ص: ٢٥٥) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في مستحباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(٢) ولو خرج من الطواف أو من السعي إلى جنازة أو مكتوبة أو تجديد وضوء ، ثم عاد ، بنى لو كان ذلك بعد إتيان أكثره ولو استأنف لا شيئ عليه ، ويستحب الاستئناف في الطواف إذا كان قبل إتيان أكثره . (غنية الناسك : (ص: ١٢٧) باب في ماهية الطواف ، فصل : وأمّا مكروهاته ، ط: إدارة القرآن)

شامي : (٢/٤٩٧) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب في طواف القدوم ، ط: سعيد .

فتح القدير : (٢/٣٨٩) كتاب الحج ، باب الإحرام ، وهٰذه فروع تتعلق بالطواف ، ط: رشيديه .

أنظر أيضًا الحاشية السابقة ، رقم : ٤ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ٣٠٢ .

طواف کے لئے پاک ہونا

''پاک ہونا'' عنوان کو دیکھیں۔ (۱/ ۲۳۷)

طواف کے نفل ممنوع اوقات میں پڑھنا

☆ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک ممنوع اوقات یعنی عصر کے بعد سے مغرب تک، فجر کے بعد سے اشراق تک، اور زوال کے وقت واجب الطّواف کی دو رکعت نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے، اس دوران جتنے طواف کئے ہوں، مکروہ وقت ختم ہونے کے بعد ہر طواف کے لئے الگ الگ دو رکعت پڑھے۔ (۱)

☆ اگر کسی نے واجب الطّواف کی دو رکعت نماز مکروہ وقت میں ادا کی تو یہ ادا نہیں ہوگی، اگر نماز کے دوران مکروہ وقت کا خیال آجائے تو نماز اسی وقت توڑ دے، اور اگر نماز پوری پڑھ لی ہے تو مکروہ وقت گزرنے کے بعد دوبارہ پڑھے۔ (۲)

---

(۱) والسنة الموالاة بينها وبين الطواف ، فيكره تأخيرها عنه إلاّ فی وقت مکروه ، فيجب تأخيرها إلی وقت مباح ...... ولو صلاها فی وقت مكروه لايجوز ، فلاتنعقد عند طلوع الشمس مالم ترتفع قدر رمح ، وعند استواء ها إلی أن تزول ، وعند تغيّرها إلی أن تغيب ...... ويكره الجمع بين أسبوعين أو أكثر بلا صلاة بينهما عندهما ...... والخلاف فی غير وقت الكراهة ، أمّا فيه فلايكره إجماعًا ، وإذا زال وقت الكراهة ينبغی أن يكره الطواف قبل الصلاة لكل أسبوع ركعتين . (غنية الناسک : (ص: ۱۱۷) باب فی ماهية الطواف ، فصل : ومن الواجبات ركعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد الساری : (ص: ۲۲۲، ۲۲۳) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی ركعتی الطواف ، ط: الإمداية مكّة المكرّمة .

🗁 الدر مع الرد : (۲/ ۴۹۸، ۴۹۹) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۲) ولا تصلی ...... إلاّ فی وقت مباح أی لسعة زمانه فإن صلاها فی وقت مکروه كما سيأتی بيانه ، قيل : صحت مع الكراهة أی إن أداها ويجب عليه قطعها أی فی أثنائها ، فإن مضى فيها أی بأن كمّلها ، فالأحب أن يعيدها . (إرشاد الساری : (ص: ۲۲۳) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل فی ركعتی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة) =

طواف کے ہر چکر میں نئی دعا پڑھنا

☆ عام کتابوں میں طواف کے ہر چکر کے لئے الگ الگ جو دعائیں لکھی گئی ہیں، یہ نبی کریم ﷺ سے منقول نہیں ہیں، بلکہ بعض بزرگوں سے منقول ہیں، اس لئے اگر یہ دعائیں یاد ہیں تو آہستہ آہستہ خشوع خضوع کے ساتھ پڑھیں ورنہ خشوع خضوع کے ساتھ جو بھی دعا اور ذکر آہستہ آہستہ کر سکتے ہیں کریں، اور بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت بھی نہ کریں، اس سے دوسرے طواف کرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، اور دوسروں کو تکلیف پہنچانا حرام ہے۔(۱)

☆ نبی کریم ﷺ سے طواف کے دوران رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان ''ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة و قنا عذاب النار'' پڑھنا منقول ہے۔(۲)

= غنیة الناسک : (ص: ۱۱۷) باب فی ماهیة الطواف ، فصل : ومن الواجبات رکعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۴۹۸، ۴۹۹) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید .

(۱) وإتیان الأذکار والأدعیة فیه ...... ویکره أن یرفع صوته بالقراء ة فیه ، ولا بأس بقراء ته فی نفسه ...... والاسرار بالذکر والأدعیة إلّا إذا کان الجهر مشوشا للطائفین والمصلین ، فالإسرار واجب حینئذٍ . (غنیة الناسک : (ص: ۱۲۱ ، ۱۲۲) باب فی ماهیة الطواف ، فصل : وأمّا مستحبات الطواف ،ط : إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۲۳۰) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل فی مستحباته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

شامی : (۲/۵۰۷) کتاب الحج ، قبیل : مطلب : الثناء علی الکریم دعاء ، ط: سعید .

وإیذاء المسلم حرام .... (بدائع الصنائع : (۲/۱۴۶) کتاب الحج ، فصل : وأمّا بیان سنن الحج و بیان الترتیب فی أفعاله ، ط: سعید)

شامی : (۲/۴۹۴) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فی دخول مکّة ، ط: سعید .

البحر الرائق : (۲/۳۲۶) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

(۲) ویقول بین الرکن الیمانی والحجر : " ربّنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النّار " =

☆ جو بھی دعا یاد ہے پڑھنا درست ہے، تیسرا کلمہ، درود شریف، آیت کریمہ اور استغفار وغیرہ پڑھ سکتے ہیں البتہ آہستہ پڑھنا ضروری ہے، تاکہ دوسرے لوگوں کو تکلیف اور تشویش نہ ہو۔(۱)

☆ حج کے مقامات میں کسی دعا کو خاص طور پر معین کرنا اچھا نہیں ہے، جس دعا میں دل لگے اور جس کی ضرورت سمجھے وہ دعا کرے کیونکہ معین اور مخصوص الفاظ کی پابندی کی صورت میں قلب کی رقت اور خشوع خضوع باقی نہیں رہے گا اور اللہ سے توجہ ہٹ جائے گی۔(۲)

= .... (مجموعة رسائل ابن عابدين : (۳۴۹/۲) بغية الناسک فی أدعية المناسک ، ط: عالم الكتب)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۹۱) باب دخول مكّة ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۲۴) باب فی ماهيه الطواف ...... ، فصل : وأمّا مستحبات الطواف، ط: إدارة القرآن.

(۱) وإتيان الأذكار والأدعية فيه ...... ويكره أن يرفع صوته بالقراء ة فيه ، ولا بأس بقراء ته فی نفسه ...... والاسرار بالذكر والأدعية إلّا إذا كان الجهر مشوشا للطائفين والمصلين ، فالإسرار واجب حينئذٍ . (غنية الناسک : (ص: ۱۲۱ ، ۱۲۲) باب فی ماهية الطواف ، فصل : وأمّا مستحبات الطواف ،ط : إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۲۳۰) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل فی مستحباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ شامی : (۵۰۷/۲) كتاب الحج ، قبيل : مطلب : الثناء على الكريم دعاء ، ط: سعيد .

▭ وإيذاء المسلم حرام .... (بدائع الصنائع : (۱۴۶/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان سنن الحج و بيان الترتيب فی أفعاله ، ط: سعيد)

▭ شامی : (۴۹۴/۲) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فی دخول مكّة ، ط: سعيد .

▭ البحر الرائق : (۳۲۶/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

(۲) هٰذا ولم يعين الإمام محمد من أئمتنا لمشاهد الحج شيئًا من الدعوات فإن توقيتها يذهب بالرقة ؛ لأنّه يصير كمن يكرّر محفوظه ، بل يدعو بما بداله ويذكر اللّٰه تعالىٰ كيفما ظهر له متضرّعًا . (إرشاد الساری : (ص: ۱۹۳) باب دخول مكّة ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة) =

مزید ''ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة'' عنوان کو بھی دیکھیں۔

طواف مسجد کے اندر سے ہو

طواف مسجد کے اندر سے ہونا ضروری ہے، اگر کعبہ کا طواف اوپر والی منزلوں سے کیا جائے تو بھی جائز ہے، لیکن اگر مسجد کے باہر سے طواف کیا تو یہ طواف درست نہ ہوگا۔(۱)

طواف مسجد کے باہر سے کیا

طواف مسجد حرام کے اندر ہونا ضروری ہے، اگر مسجد حرام سے باہر صحن یا صفا مروہ کی چھت پر سے کیا ہے تو طواف معتبر نہیں ہوگا اس طواف کو دوبارہ مسجد حرام کے اندر سے کرنا لازم ہوگا۔(۲)

مزید ''طواف میں مسعی سے چکر لگایا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۳۱/۳)

طواف میں آٹھواں چکر کرلیا

''آٹھواں شوط کرلے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۷۳/۱)

= غنية الناسک : (ص: ۱۰۵) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فی الأخذ فی الطواف ...... ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۴۹۷/۲) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعيد.

(۱، ۲) واعلم أنّ مكان الطواف داخل المسجد ولو وراء الزمزم ، (أو المقام أو السواری أو علی سطحه ولو مرتفعا علی البيت) لا خارجه لصيرورته طائفا بالمسجد لا بالبيت ؛ لأنّ حيطان المسجد تحول بينه و بين البيت .... (شامی : (۴۹۷/۲) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۳۲۹/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۱۰۹) باب فی ماهية الطواف ، فصل : فی أركان الطواف و شرائطه ، ط: إدارة القرآن .

طواف میں تلبیہ پڑھنا

طواف شروع کرنے کے بعد طواف کے دوران تلبیہ نہ پڑھیں۔(۱)

طواف میں حطیم کے اندر سے گزر گیا

اگر طواف کے دوران ''حطیم'' کے اندر سے گزر گیا تو طواف صحیح نہیں ہوا ایسی صورت میں طواف دوبارہ کرے اور اگر وطن واپس آنے کی وجہ سے دوبارہ طواف کرنا ممکن نہ ہو تو حدود حرم میں ایک دم دے دے اور گوشت فقراء و مساکین میں تقسیم کردے، مالدار لوگ اس گوشت کو نہ کھائیں۔(۲)

---

(۱) ویلبی فی مسجد مکة ...... ومنی ...... وعرفات لا فی الطواف أی لایلبّی حال طوافه مطلقًا ؛ لأنّ أشغاله حینئذٍ بالأدعیة المأثورة أفضل . (إرشاد الساری : (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : وشرط التلبیة أن تکون باللسان ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۷۵) باب الإحرام ، فصل : فی کیفیة الإحرام وصفة التلبیة ...... ط: إدارة القرآن .

شامی : (۲/۴۹۱) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، قبیل مطلب : فی حدیث : " أفضل الحج العج والثج " ط: سعید .

(۲) السابع : الطواف وراء الحطیم ...... فلو لم یطف وراءہ بل دخل الفرجة الّتی بینه و بین البیت أی وخرج من الفرجة الأخریٰ، فطاف ، فعلیه الإعادة أو الجزاء ...... ثم الواجب أن یعیده علی الحجر ، والأفضل إعادة کله . (إرشاد الساری : (ص: ۲۱۷) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل : فی واجبات الطواف ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۱۴) باب فی ماهیة الطواف ، فصل : فی واجبات الطواف ، ط: إدارة القرآن.

البحر الرائق : (۲/۳۲۷) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

الثالث : ذبحه فی الحرم بالاتفاق ...... والسابع : التصدّق به علی فقیر ، فلو أعطاہ أی المتصدّق لحم هدیه لغنی لم یجز . (إرشاد الساری : (ص: ۵۵۴ ، ۵۵۵) باب فی جزاء الجنایات وکفاراتها ، فصل : فی أحکام الدماء وشرائط جوازها ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۶۲ ، ۲۶۳) باب الجنایات ، فصل : فی شرائط کفاراتها الثلاث ، مطلب : فی شرائط جواز الدم ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۲/۶۱۵ ، ۶۱۶) کتاب الهج ، باب الهدی ، ط: سعید .

طواف میں عورت مرد کے ساتھ ہو جائے

اگر طواف کے دوران عورت مرد کے ساتھ ہو جائے تو کسی کا بھی طواف فاسد نہیں ہوگا، دونوں کا طواف درست ہو جائے گا۔(۱)

طواف میں کعبہ کو بائیں جانب رکھنے کی وجہ

''طواف کعبہ کے قریب کرے'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۱۱۰)

طواف میں محاذات

''طواف میں عورت مرد کے ساتھ ہو جائے'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۱۳۱)

طواف میں مسعیٰ سے چکر لگایا

اگر کسی نے طواف زیارت مسجد حرام کی چھت پر کیا، اور رش کی وجہ سے صفا مروہ کی چھت پر سے گزرنے پر مجبور ہو گیا، تو اس کا طواف صحیح نہیں ہوا کیونکہ طواف کا مسجد کے اندر ہونا ضروری ہے، مسجد سے باہر طواف کرنے سے طواف نہیں ہوتا، ایسے آدمی پر طواف کا اعادہ کرنا لازم ہے۔(۲)

اگر زندگی میں دوبارہ طواف کرنے کا موقع نہیں ملا تو موت سے پہلے حرم کی حدود میں ایک اونٹ یا گائے یا بھینس کی قربانی کی وصیت کرنا اس پر واجب ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولو حاذته إمرأة فى الطواف لايفسد أى طوافهما ؛ لأنّ الطواف ليس كالصلاة حقيقةً ولذا جاز إتمامه بوضوء آخر ، ولأنّ المحاذاة المفسدة لها شروط لم يتصور وجود جميعها فى تلك الحالة . (إرشاد السارى : (ص: ۲۳۷) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فى مسائل شتى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۲۷) باب فى ماهية الطواف ، فصل : وأمّا مكروهاته ، ط: إدارة القرآن.

بدائع الصنائع : (ص: ۱۳۰) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرطه أى الطواف ، و واجباته ، ط: سعيد .

(۲) انظر الحاشية رقم : ۱ ، ۲ على الصفحة السابقة ، رقم: ۱۲۹ .

(۳) ولا فوات قبل الممات ، ولايجزئ عنه البدل أى الجزاء إلّا إذا مات بعد الوقوف بعرفة ......=

لیکن اگر اس نے بارھویں ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے سے پہلے کوئی نفل طواف بھی کر لیا تھا تو دم ساقط ہو جائے گا، اور اگر بارہ تاریخ کے بعد طواف کیا ہے تو تاخیر کی وجہ سے حرم کی حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا۔

طواف میں نیابت کرانا

طواف میں نیابت جائز نہیں، اگر کسی آدمی پر طواف لازم ہے مثلاً طواف زیارت، طواف عمرہ، طواف وداع وغیرہ اور اس کی طرف سے دوسرے آدمی نے نائب بن کر طواف کیا، تو ایسی صورت میں جس کی طرف سے طواف کیا ہے اس کی طرف سے طواف کرنے کی ذمہ داری ساقط نہیں ہوگی، اگر ایسے لوگ معذور یا بیمار ہونے کی وجہ سے پیدل طواف نہیں کر سکتے تو جھولے یا وہیل چیئر پر بیٹھ کر طواف کریں۔(۱)

طواف نفل کا چکر چھوڑ دیا

''نفل طواف کا چکر چھوڑ دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۷۱/٤)

طواف نفل ناپاکی کی حالت میں کیا

''طواف نفل'' جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں کرنے سے جرمانے میں

= وأوصى بإتمام الحج ، تجب البدنة لطواف الزيارة ، وجاز حجه . (إرشاد الساري : (ص: ۳۲۹) باب طواف الزيارة ، فصل : في شرائط صحة الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۷۸) باب طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

شامي : (۲/۵۱۷) كتاب الحج ، مطلب : في طواف الزيارة ، ط: سعيد .

(۱) وكونه بنفسه أي وكون الطواف بنفس الناسک بلا نيابة عنه وهو ركن الطواف ، ولو محمولاً أي بعذر أو بغيره فلايجوز النيابة إلاّ للمغمى عليه قبل الإحرام على الصحيح ...... قيل : بل يشترط حضوره فيطاف به . والصبيّ غير المميز . (إرشاد الساري : (ص: ۳۲۹) باب طواف الزيارة ، فصل : في شرائط صحة الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۰۹) باب في ماهية الطواف ، فصل في أركان الطواف و شرائطه ، ط: إدارة القرآن.

شامي : (۲/۵۱۷) كتاب الحج ، مطلب في طواف الزيارة ، ط: سعيد .

ایک دم حدودِ حرم میں دینا لازم ہوگا، اور پاک ہونے کے بعد طواف دوبارہ کرنے سے دم ساقط ہو جائے گا۔(۱)

طواف واجب

''طواف واجب'' طواف وداع کو کہتے ہیں۔(۲)

طواف وداع

☆ میقات سے باہر رہنے والے آفاقی لوگوں پر منی سے واپس آنے کے بعد مکہ مکرمہ سے واپس ہوتے وقت طواف وداع کرنا واجب ہے۔(۳)

☆ جو عورت حج کے تمام ارکان اور واجبات ادا کر چکی، اور اس کا محرم روانہ ہونے لگے اور عورت کو اسی وقت حیض یا نفاس شروع ہو جائے اور پاک ہونے تک محرم کے ساتھ وہاں انتظار کرنے کی کوئی صورت نہ ہو تو طواف وداع اس عورت کے ذمہ واجب نہیں رہتا، اس کو چاہئے کہ مسجد حرام میں داخل نہ ہو مگر دروازہ کے پاس کھڑی ہو کر دعا مانگ کر رخصت ہو جائے، نیز عورت پر اس عذر کی وجہ سے دم بھی

---

(۱) ولو طاف للقدوم جنبًا فعليه دم ،...... ولو أعاده طاهرًا فی الجنابة أو الحدث سقط عنه الجزاء وحكم كل طواف تطوع كحكم طواف القدوم . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۳۹۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل فی الجناية فی طواف القدوم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۲۷۵ ، ۲۷۶) باب الجنايات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الثالث : فی ترک الواجب فی طواف القدوم ، ط: إدارة القرآن .

☐ شامی : (۲/۵۵۰) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲،۳) طاف للصدر أو الوداع سبعة أشواط بلا رمل وسعی وهو واجب إلَّا علی أهل مكّة ومن فی حكمهم . (الدر المختار مع الرد : (۲/۵۲۳) كتاب الحج ، مطلب فی طواف الصدر ، ط: سعيد)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۳۵۵) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

واجب نہیں ہوگا۔(۱)

☆طواف وداع کے لئے نیت بھی ضروری نہیں، اگر واپسی سے پہلے کوئی نفلی طواف کرلیا ہے تو وہ طواف وداع کے قائم مقام ہوجاتا ہے، لیکن افضل یہی ہے کہ مستقل نیت سے واپسی کے عین وقت پر یہ طواف وداع کرے۔(۲)

☆اگر طواف وداع کرنے کے بعد کسی ضرورت سے پھر مکہ میں قیام کرے تو پھر چلتے وقت اگر وقت ہو تو طواف وداع دوبارہ کرنا مستحب ہے۔(۳)

---

(۱) ولایلزمها دم لترک الصدر أی طواف الوداع وتأخیر طواف الزیارة عن وقته ...... لعذر الحیض والنفاس ، وفی حاشیته تحت قوله : لعذر الحیض والنفاس :) قال الشارح الشیخ المرشدی : لکن هذا فیما إذا فاجأها الحیض والنفاس عقب تحللها ، و استمر بها حیث لم تجد وقتًا تقدر علی أداء طواف الزیارة فی وقته ، وفی طواف الصدر بأن أخذ أهلها فی الرحیل والعذر مستمر بها ، وأمّا إذا وجدت وقتًا بعده ولم تطفه ثم غشیها الحیض أو النفاس والدم متحتم علیها . (إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲ ، ۱۶۳) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۹۵) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۲۸/۲) کتاب الحج ، قبیل : باب القران ، ط: سعید .

ویمنع حل دخول المسجد وحل الطواف ولو بعد دخولها المسجد وشروعها فیه .... (الدر المختار : (۲۹۲/۱) کتاب الطهارة ، باب الحیض ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۱۹۶/۱ ، ۱۹۷) کتاب الطهارة ، باب الحیض ، ط: سعید .

حاشیة الطحطاوی علی الدر : (۱۴۹/۱) کتاب الطهارة ، باب الحیض ، ط: سعید .

والحائض وکذا النفساء تقف عند باب المسجد أی أیّ باب کان ، أو باب الحزوَرة وهو الأفضل ، وتدعو وتمضی أی ترکب أو تمشی . (إرشاد الساری : (ص: ۳۶۰) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۹۳) باب طواف الصدر ، فصل : فی سفة طواف الوداع وما یتبعه مما یودع به البیت ، ط: إدارة القرآن .

(۳،۲) وشرائط صحته : أصل نیة الطواف لا التعیین أی لا تعیین الصدر إذا وقع فی محله ...... وأمّا وقته : فأوّله بعد طواف الزیارة ، فلو طاف بعد الزیارة طوافًا أی أیّ طواف کان ، یکون عن الصدر ...... ولو فی یوم النحر ...... ویستحب أن یجعله أی طواف الصدر آخر طوافه عند السفر ...... ، ولو أقام أی تأخر بعده أی بعد طوافه ولو أیّامًا أی ثلاثة لیصحّ قوله : أو أکثره فلا بأ س، ...... والأفضل أن یعیده أی لیقع مستحبًا. =

☆ طواف وداع کے بعد دو رکعت واجب الطّواف پڑھے، دعا کرے پھر قبلہ رخ کھڑے ہوکر زمزم پیے، پھر حرم شریف سے رخصت ہو۔(۱)

☆ طواف وداع روزمرہ کے لباس میں کرسکتے ہیں اس کے لئے احرام کے کپڑے کی ضرورت نہیں، اس طواف میں رمل اور اضطباع نہیں اور اس کے بعد سعی بھی نہیں ہے۔(۲)

☆ طواف وداع سے پہلے مکہ مکرمہ میں قیام کے زمانہ میں اگر مزید عمرے کرنا چاہے تو کرسکتے ہیں البتہ عمرہ کرنے کے لئے حرم کی حدود سے باہر جا کر مثلاً مسجد عائشہ یا جعرانہ وغیرہ سے احرام باندھنا ضروری ہوگا۔(۳)

= (إرشاد الساری : (ص: ۳۵۵ ، ۳۵۶) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۵۲۳/۲) کتاب الحج ، مطلب فی طواف الصدر ، ط: سعید .

(۱، ۲) وإذا دخل المسجد بدأ بالحجر الأسود فیستلمه ثم یطوف سبعًا بلا رمل ولا اضطباع ولا سعی بعده ، ثم یصلی رکعتین خلف المقام أو غیره ثم یأتی زمزم فیشرب منه . (إرشاد الساری : (ص: ۳۵۸) باب طواف الصدر ، فصل : فی صفة طواف الودوع ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۹۲) باب طواف الصدر ، فصل فی صفة طواف الوداع ، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۵۲۳/۲ ، ۵۲۴) کتاب الحج ، مطلب فی طواف الصدر ، ط: سعید .

(۳) السنة أی أیّامها کلها وقت لها أی لجوازها إلّا أنّه یکره تحریمًا إنشاء إحرامها فی الأیّام الخمسة .... (إرشاد الساری : (ص: ۶۵۵) باب العمرة ، فصل فی وقتها ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة ، وتسمی الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۴۷۳/۲) کتاب الحج ، مطلب فی أحکام العمرة ، ط: سعید .

وأمّا میقات أهل الحرم ، والمراد به کل من کان داخل الحرم سواء کان أهله أولاً ، مقیمًا به أو مسافرًا ، فالحرم للحج ...... والحل للعمرة ، والأفضل من التنعیم من معتمر عائشة رضی اللّٰه عنها ...... ثم من الجعرانة .... (غنیة الناسک : (ص: ۵۷ ، ۵۸) باب المواقیت ، فصل : وأمّا میقات أهل الحرم ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۱۱۷) باب المواقیت ، فصل : فی الصنف الثالث ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة.

الدر مع الرد : (۴۷۸/۲ ، ۴۷۹) کتاب الحج ، مطلب : فی المواقیت ، قبیل : فصل : فی الإحرام ، ط: سعید .

☆ بعض حضرات بارھویں یا تیرھویں تاریخ کو کنکریاں مارنے سے قبل منی سے مکہ آتے ہیں اور طواف وداع کرتے ہیں، پھر منی جا کر کنکریاں مارتے ہیں، اور وہیں سے اپنے شہر یا وطن کی طرف واپس ہو جاتے ہیں، ایسی صورت میں آخری کام ''رمی جمار'' ہوتا ہے، بیت اللہ کا طواف نہیں ہوتا، جب کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے'' مکہ مکرمہ سے روانگی سے قبل آخری کام بیت اللہ کا طواف ہونا چاہئے'' اس لئے طواف وداع حج کے تمام کاموں سے فارغ ہونے کے بعد مکہ مکرمہ سے واپس آتے وقت کرنا ضروری ہے ورنہ ان کا عمل نبی کریم ﷺ کے فرمان کا خلاف ہوگا، اس لئے ہر کام نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق کریں اس کے خلاف نہ کریں۔(۱)

☆ بعض حضرات طواف وداع کے بعد مسجد حرام سے الٹے پاؤں کعبۃ اللہ کی طرف ہاتھ ہلاتے ہوئے واپس نکلتے ہیں اور چہرہ بیت اللہ کی طرف ہوتا ہے، یہ سنت سے ثابت نہیں ہے۔

اور الٹے پاؤں چلنے میں خود کو چوٹ لگنے اور دوسروں کو ایذاء پہنچنے کا اندیشہ ہے۔(۲)

البتہ بعض فقہاء کرام نے بیت اللہ کی تعظیم کی وجہ سے الٹے پاؤں باہر نکلنے کو بہتر کہا ہے۔

---

(۱) وأمّا وقته : فأوّله بعد طواف الزيارة ...... ولو في يوم النحر أى وإن وقع فى أوّل أيّام النحر ، مع أنه بقى من أفعال الحج أشياء ومحل الوداع هو الفراغ من الأعمال ويستحب أى يجعله أى طواف الصدر آخر طوافه عند السفر ...... ففى البدائع عن أبى حنيفة أنّه قال : ينبغى للإنسان إذا أراد السفر أن يطوف طواف الصدر حين يريد أن ينفر أى من مكّة ، وهذا بيان الوقت المستحب لا بيان أصل الوقت .... (إرشاد السارى : (ص: ۳۵۵ ، ۳۵۶) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۹۰ ، ۱۹۱) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

🗀 شامى : (۲/۵۲۳ ، ۵۲۴) كتاب الحج ، مطلب فى طواف الصدر ، ط: سعيد .

🗀 وأمّا مكانه فحول البيت لايجوز إلّا به لقول النّبى صلى اللّٰه عليه وسلم من حج هذا البيت ، فليكن آخر عهده به الطواف . (بدائع الصنائع : (۲/۱۴۳) كتاب الحج ، فصل : وأمّا مكانه (أى طواف الصدر) ط: سعيد)

(۲) ثم يستلم الحجر ويرجع أى وراءه ...... و وجهه أو بصره إلى البيت متباكيًا أى وإن لم يكن باكيًا ، متحسرًا على فراقه حتى يخرج من أسفل المسجد أى استحبابًا قيل : من باب العمرة ،=

☆ اس آخری ''طواف وداع'' کے موقع پر جو کچھ چاہیں دل کھول کر اپنے لئے اور اپنے دوست واحباب اور رشتہ داروں کے لئے دعا مانگیں، مغفرت، صحت تندرستی، ایمان کی سلامتی، دوبارہ حج وعمرہ کی سعادت حاصل ہونے کی اور کاروبار اور زندگی میں خیر وبرکت کی اور ایمان کے ساتھ موت آنے کی دعائیں مانگیں، غرض کہ جو بھی مرادیں ہوں مانگ کر حزن اور ملال اور غم وافسوس کے ساتھ واپس آئیں۔(۱)

= والأصحّ أنّه من باب الحزورة كما عليه عمل العامة ، وقيل : أى فى صفة رجوعه ينصرف ويمشى ويلتفت إلى بيت كالمتحزن على فراقه ، وهذا أظهر و أيسر على الأكثر و به يحصل الجمع بين اختلاف الأدلّة والروايات ...... وقال الطرابلسى : وما يفعله النّاس من الرجوع القهقرى بعد الوداع فليس فيه سنة مرويّة وأثر محكى ، وقد فعله الأصحاب أى أصحاب المذهب ، ...... أقول : إن كان المراد به الطرابلسىّ ففيه إنّما ينكر كونه سنة ، لاكونه جائزًا أو بدعة مستحسنة . (إرشاد السارى : (ص: ۳۵۹ ، ۳۶۰) باب طواف الصدر ، فصل : فى صفة طواف الوداع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۹۳) باب طواف الصدر ، فصل فى صفة طواف الوداع ، ط: إدارة القرآن.

☜ الهندية : (۲۳۵/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ،ط : رشيديه .

☜ ورده صاحب المدخل : واليحذر مما يفعله بعضهم من هٰذه البدعة : وهو أنّهم إذا خرجوا من مكّة ويخرجون من المسجد القهقرى وكذلک يفعلون فى مسجد النّبى صلى اللّٰه عليه وسلم حين وداعهم له عليه الصلاة والسلم ، ويزعمون إنّ ذلک من باب الأدب وذلک من البدع المكروهة الّتى لاتصل لها فى الشرع الشريف ولا فعلها أحد من السلف الماضيين رضى اللّٰه عنهم ، وهو أشدّ النّاس حرصًا على اتباع السنة نبيهم صلى اللّٰه عليه وسلم . (المدخل لابن الحاج : (ص: ۴۱۸) فصل فى ذكر بعض ما الحاج فى حجه بما يتعين التحذير منه ، فصل ولا فضل أن يأتى بطواف الإفاضة)

(۱) ☜ وصفة الالتزام : أن يضع صدره وخده الأيمن على الجدار ويرفع يده اليمنىٰ إلى عتبة الباب اويتعلق بأستار البيت ، ويتشبث بها ساعة ، متضرّعًا متخاشعًا داعيًا ، باكيًا مكبّرًا مهلّلا ، مصليًا على النّبى صلى اللّٰه عليه وسلم ، حامدًا ، ثم يستلم الحجر ويرجع و وجهه إلى البيت متباكيًا ، متحسّرًا على فراقه ، حتى يخرج من أسفل المسجد قيل من باب العمرة ، وقيل ينصرف ويمشى ويلتفت إلى البيت كالمتحزن على فراقه . (إرشاد السارى : (ص: ۳۵۹) باب طواف الصدر ، فصل فى صفة طواف الوداع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۹۳) باب طواف الصدر ، فصل فى صفة طواف الوداع ، ط: إدارة القرآن.

☜ بدائع الصنائع : (۱۶۰/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا سنن الحج وبيان الترتيب فى أفعاله ، ط: سعيد.

☆منی سے مکہ معظّمہ واپس ہوکر جو حضرات فوراً یا بعد میں وطن یا مدینہ منورہ جانا چاہتے ہیں ان پر جانے سے پہلے طواف وداع کرنا واجب ہے، اگر بلا عذر طواف وداع نہیں کیا تو حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

☆طواف زیارت کے بعد کیا گیا نفلی طواف بھی طواف وداع کے قائم مقام ہوجاتا ہے اور طواف زیارت کے بعد جو بھی آخری طواف ہوگا وہ طواف وداع کے قائم مقام ہوجائے گا۔(۲)

☆اگر کوئی شخص طواف وداع کے بغیر میقات سے باہر چلا جائے گا اس پر دم واجب ہوجائے گا اس دم سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ دوبارہ میقات سے عمرے کا احرام باندھ کر حرم میں آئے اور پہلے عمرہ کرے پھر اس کے بعد طواف وداع کرے،

---

(۱) أمّا الأوّل : فطواف الصدر واجب عندنا ...... أمّا شرائط الوجوب فمنها أن يكون من أهل الآفاق ...... فإن نفر ولم يطف يجب عليه أن يرجع ويطوف مالم يجاوز الميقات ؛ لأنّه ترك طوافًا واجبًا ، وأمكنه أن يأتي به من غير الحاجة إلى تجديد الإحرام ، فيجب عليه أن يرجع ويأتي به ، وإن جاوز الميقات لايجب عليه الرجوع ؛ لأنّه لايمكنه الرجوع إلاّ بالتزام عمرة بالتزام إحرامها ، ثم إذا أراد أن يمضي مضى وعليه دم ، وإن أراد أن يرجع أحرم بعمرة ثم رجع ، وإذا رجع يبتدئ بطواف العمرة ، ثم بطواف الصدر ولا شيئ عليه لتأخيره عن مكانه ، وقالوا الأولىٰ أن لايرجع ويريق دمًا مكان الطواف ؛ لأنّ هذا أنفع للفقراء وأيسر عليه ، لما فيه من دفع مشقة السفر و ضرر التزام الإحرام . (بدائع الصنائع : (۲/۱۴۲ ، ۱۴۳) كتاب الحج ، فصل : وأمّا طواف الصدر ، وفصل : وأمّا شرائطه ، وفصل : وأمكانه ، ط: سعيد)

▭ غنية الناسك : (ص: ۱۹۲ ، ۱۹۳ ، ۱۹۴) باب طواف السدر ، وفصل : فيمن خرج من مكّة ولم يطف ، ط: إدارة القرآن .

▭ إرشاد الساري : (ص: ۳۵۵ ، ۳۵۶ ، ۳۵۷) باب طواف الصدر ، وفصل : ومن خرج ولم يطفه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) ومن شرائط صحته نية الطواف ، والشرط أصل النية لا التعيين ، حتى لوطاف بعد طاف الزيارة لا يعين شيئًا ، أو نوىٰ تطوّعًا كان للصدر ؛ لأنّ الوقت تعين له ...... فلو طاف بعد ما حل النفر ، ونوى التطوع أجزأه عن الصدر . (غنية الناسك : (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساري : (ص: ۳۵۵) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ بدائع الصنائع : (۲/۱۴۳) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط جوازه ، ط: سعيد .

صرف طواف وداع کرنے کے لئے میقات کے باہر سے عمرے کے احرام کے بغیر نہ آئے ورنہ دم لازم ہوگا۔(۱)

☆ جو عورت مکہ مکرمہ سے واپسی کے وقت حیض میں ہو اس کے لئے طواف وداع کے لئے رکنا لازم نہیں، وہ طواف وداع کے بغیر وطن لوٹ سکتی ہے، اور مدینہ منورہ جاسکتی ہے، اس پر دم واجب نہیں ہوگا، ہاں جو عورتیں پاک ہیں ان کے لئے طواف وداع کرنا ضروری ہے ورنہ دم لازم ہوگا۔(۲)

☆ مکہ معظّمہ سے واپسی کے وقت نہایت حزن و ملال کا اظہار کریں، اور

---

(۱) أمّا الأوّل : فطواف الصدر واجب عندنا ...... أمّا شرائط الوجوب فمنها أن يكون من أهل الآفاق ...... فإن نفر ولم يطف يجب عليه أن يرجع ويطوف مالم يجاوز الميقات ؛ لأنّه ترك طوافًا واجبًا ، وأمكنه أن يأتى به من غير الحاجة إلى تجديد الإحرام ، فيجب عليه أن يرجع ويأتى به ، وإن جاوز الميقات لايجب عليه الرجوع ؛ لأنّه لايمكنه الرجوع إلّا بالتزام عمرة بالتزام إحرامها ، ثم إذا أراد أن يمضى مضى وعليه دم ، وإن أراد أن يرجع أحرم بعمرة ثم رجع ، وإذا رجع يبتدئ بطواف العمرة ، ثم بطواف الصدر ولا شيئ عليه لتأخيره عن مكانه ، وقالوا الأولىٰ أن لايرجع ويريق دمًا مكان الطواف ؛ لأنّ هذا أنفع للفقراء وأيسر عليه ، لما فيه من دفع مشقة السفر و ضرر التزام الإحرام . (بدائع الصنائع : (۲/۱۴۲ ، ۱۴۳) كتاب الحج ، فصل : وأمّا طواف الصدر ، وفصل : وأمّا شرائطه ، وفصل : وأمكانه ، ط: سعيد)

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۹۲ ، ۱۹۳ ، ۱۹۴) باب طواف السدر ، وفصل : فيمن خرج من مكّة ولم يطف ، ط: إدارة القرآن .

☐ إرشاد السارى : (ص: ۳۵۵ ، ۳۵۶ ، ۳۵۷) باب طواف الصدر ، وفصل : ومن خرج ولم يطفه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) فلايجب على المعتمر ...... والحائض والنفساء ...... وإذا طهرت الحائض قبل أن تفارق بنيان مكّة ، يلزمها طواف الصدر ، وإن جاوزت ثم طهرت لم يلزمها ......والنفساء كالحائض . (غنية الناسک : (ص: ۱۹۰ ، ۱۹۲) باب طواف الصدر ، فصل : فيمن خرج ولم يطف ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۳۵۵ ، ۳۵۷) باب طواف الصدر ، فصل : ومن خرج ولم يطفه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ بدائع الصنائع : (۲/۱۴۲ ، ۱۴۳) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائطه ، ط: سعيد .

بیت اللہ کی جدائی پر گریہ وزاری کے ساتھ واپس ہوں۔(۱)

☆ حیض اور نفاس والی عورت پر طواف وداع معاف ہے، ان پر یہ طواف واجب نہیں ہے، اور دم بھی نہیں ہے۔(۲)

☆ حیض یا نفاس والی عورت، حیض ونفاس کی وجہ سے طواف وداع کئے بغیر واپس جارہی تھی کہ مکہ کی آبادی سے نکلنے سے پہلے خون بند ہوکر پاک ہوگئی تو اگر مکہ میں واپس لوٹنا اپنے اختیار میں ہے تو واپس لوٹ کر طواف وداع کرنا واجب ہوگا اور اگر واپس لوٹ کر آنا اپنے اختیار میں نہیں ہے تو واپس لوٹ کر طواف وداع کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) وصفة الالتزام : أن يضع صدره وخده الأيمن على الجدار ويرفع يده اليمنٰى إلى عتبة الباب اويتعلق بأستار البيت ، ويتشبث بها ساعة ، متضرّعًا متخاشعًا داعيًا ، باكيًا مكبّرًا مهلّلا ، مصليًا على النّبى صلى اللّٰه عليه وسلم ، حامدًا ، ثم يستلم الحجر ويرجع و وجهه إلى البيت متباكيًا ، متحسّرًا على فراقه ، حتى يخرج من أسفل المسجد قيل من باب العمرة ، وقيل ينصرف ويمشى ويلتفت إلى البيت كالمتحزن على فراقه . (إرشاد السارى : (ص: ۳۵۹) باب طواف الصدر ، فصل فى صفة طواف الوداع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۹۳) باب طواف الصدر ، فصل فى صفة طواف الوداع ، ط: إدارة القرآن.

(۲) ولايجب على المعتمر أى ولو كان آفاقيًا ولا على أهل مكّة ...... والحرمِ والحلِ والمواقيت ...... وفائت الحج والمحصر والمجنون والصبى والحائض والنفساء ومن نوى الإقامة الأبدية بمكّة قبل حل النفر الأوّل من أهل الآفاق . (لباب المناسک مع إرشاد السارى : (ص: ۳۵۵) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

بدائع الصنائع : (۱۴۲/۲ ، ۱۴۳) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائطه (طواف الصدر) ، ط: سعيد.

(۳) وإذا طهرت الحائض قبل أن تفارق بنيان مكّة يلزمها طواف الصدر وإن جاوزت ثم طهرت لم يلزمها ، ولو طهرت فى أقلّ من عشرة فلم تغتسل ولم يذهب وقت صلاة حتى خرجت من مكّة لم يلزمها العود ، ولو خرجت وهى حائض ثم طهرت ، فرجعت إلى مكّة قبل مجاوزة الميقات لزمها الطواف ، والنفساء كالحائض . (لباب المناسک مع إرشاد السارى : (ص: ۳۵۷) باب طواف الصدر ، فصل : ومن خرج ولم يطفه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة) =

☆اور اگر مکہ کی آبادی سے نکلنے کے بعد پاک ہوئی تو واپس لوٹ کر طواف وداع کرنا واجب نہیں لیکن اگر میقات سے گزرنے سے پہلے کسی وجہ سے مکہ واپس آئے گی تو طواف وداع کرنا واجب ہوگا۔(١)

☆حائضہ عورت پر طواف وداع واجب نہیں، ہاں اگر موقع ہو تو پاک ہونے کے بعد طواف وداع کر کے واپس ہونا افضل ہے۔(٢)

☆اہل حرم، اہل حل، اہل میقات اور حائضہ، نفساء، مجنون اور نابالغ پر طواف وداع واجب نہیں ہے۔(٣)

= ▭ غنية الناسک : (ص: ١٩٢) باب طواف الصدر ، فصل : فيمن خرج من مكّة ولم يطف ، ط: إدارة القرآن .

▭ التاتارخانية : (٢/ ٤٧١) كتاب المناسک ، الفصل الثالث : فی تعليم أعمال الحج ، طواف الوداع ، ط: إدارة القرآن .

(١) وإذا طهرت الحائض قبل أن تفارق بنيان مكّة يلزمها طواف الصدر وإن جاوزت ثم طهرت لم يلزمها ، ولو طهرت فی أقلّ من عشرة فلم تغتسل ولم يذهب وقت صلاة حتى خرجت من مكّة لم يلزمها العود ، ولو خرجت وهی حائض ثم طهرت ، فرجعت إلى مكّة قبل مجاوزة الميقات لزمها الطواف ، والنفساء كالحائض . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ٣٥٧) باب طواف الصدر ، فصل : ومن خرج ولم يطفه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ١٩٢) باب طواف الصدر ، فصل : فيمن خرج من مكّة ولم يطف ، ط: إدارة القرآن .

▭ التاتارخانية : (٢/ ٤٧١) كتاب المناسک ، الفصل الثالث : فی تعليم أعمال الحج ، طواف الوداع ، ط: إدارة القرآن .

(٢، ٣) ولايجب على المعتمر أی ولو كان آفاقيًا ولا على أهل مكّة ...... والحرمِ والحلِ والمواقيت ...... وفائت الحج والمحصر والمجنون والصبی والحائض والنفساء ومن نوى الإقامة الأبدية بمكّة قبل حل النفر الأوّل من أهل الآفاق . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ٣٥٥) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ١٩٠) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

▭ بدائع الصنائع : (٢/ ١٤٢ ، ١٤٣) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائطه (طواف الصدر) ، ط: سعيد .

☆حیض و نفاس والی عورت طواف وداع نہ کرے بلکہ حدود مسجد سے باہر باہر دعا مانگ کر رخصت ہو جائے۔(۱)

طواف وداع اور حیض

جو عورت حج کے تمام ارکان و واجبات ادا کر چکی ہے اور اس کا محرم روانہ ہونے لگے اور عورت کو اسی وقت حیض یا نفاس شروع ہو جائے اور پاک ہونے تک وہاں ٹھہرنے کی گنجائش نہ ہو یا محرم کے ساتھ ویزہ میں توسیع کی گنجائش نہ ہو، تو طواف وداع اس عورت کے ذمہ واجب نہیں رہتا، اس کو چاہیے کہ مسجد حرام میں داخل نہ ہو مگر دروازہ کے پاس کھڑی ہو کر دعا مانگ کر رخصت ہو جائے، نیز عورت پر عذر کی وجہ سے دم نہیں ہوگا۔(۲)

طواف وداع اور نفاس

”طواف وداع اور حیض“ عنوان کو دیکھیں۔(۳/۱۴۲)

طواف وداع جنابت کی حالت میں کیا

اگر جنابت کی حالت میں طواف وداع کیا ہے تو جرمانہ میں ایک دم حدود حرم میں دینا لازم ہوگا، اور اگر پاک ہونے کے بعد طواف دوبارہ کرلے گا تو دم ساقط

---

(۱) والحائض وكذا النفساء تقف عند باب المسجد أى أىّ باب كان، أو باب الحزوَرة وهو الأفضل، وتدعو وتمضى أى تركب أو تمشي. (إرشاد السارى: (ص: ۳۶۰) باب طواف الصدر، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۹۳) باب طواف الصدر، فصل: فى سفة طواف الوداع، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر المختار: (۱/۲۹۲) كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

(۲) انظر الحاشية، رقم: ۱، وعلى الصفحة السابقة، رقم: ۱۴۰، والحاشية السابقة ايضًا.

ہو جائے گا۔(۱)

طواف وداع رہ جائے

اگر کسی حاجی نے طواف زیارت کے بعد کوئی نفلی طواف بھی نہیں کیا اور طواف وداع بھی نہیں کیا تو اس پر ایک دم واجب ہوگا اور یہ دم حرم کی حدود میں دینا لازم ہوگا۔(۲)

طواف وداع عمرہ میں

''عمرہ میں طواف وداع'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۱۹/۳)

طواف وداع کا طریقہ

''طواف وداع'' اس طواف کو کہتے ہیں جو اپنے وطن کو واپسی کے وقت بیت اللہ شریف سے رخصت ہونے کے لئے کیا جاتا ہے، یہ سادہ طواف ہوتا ہے، اس میں رمل اور اضطباع نہیں کیا جاتا، اور اس کے بعد سعی بھی نہیں ہوتی، رمل اور اضطباع ایسے طواف میں مسنون ہے جس کے بعد سعی ہو۔(۳)

(۲،۱) ومن ترک طواف الصدر کله أو أکثره فعلیه شاة أی لترک الواجب وما دام فی مکّة یؤمر بأن یطوفه ...... ولو طافه أی الصدر جنبا فعلیه شاة ...... ثم عاد الطواف سقط عنه الجزاء ولایجب بالتأخیر شیئ اتّفاقًا . (إرشاد الساری : (ص: ۴۹۶ ، ۴۹۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجنایة فی طواف الصدر ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۷۵) باب الجنایات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الثانی : فی ترک الواجب فی طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۵۰ ، ۵۵۳) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

(۳) فصل فی صفة طواف الوداع أی کیفیته عند إرادة الرجوع إلی أهله ، وإذا دخل المسجد بدأ بالحجر الأسود أی بعد النیة فیستلمه ...... ثم یطوف سبعًا ...... بلا رمل ولا اضطباع و لا سعی بعده ؛ لأنّ التنفّل بهٰذه الثلاثة غیر مشروع . (إرشاد الساری : (ص: ۳۵۸) ، باب طواف الصدر ، ط: فصل : فی صفة طواف الوداع ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة) =

طواف وداع کو، طواف صدر، طواف واجب، طواف افاضہ اور طواف رخصت بھی کہتے ہیں۔(۱)

طواف وداع کا وقت

☆ طواف وداع کا وقت طواف زیارت کے بعد شروع ہوتا ہے جبکہ مکہ مکرمہ سے وطن واپسی کا پختہ ارادہ ہو۔

☆ طواف وداع کے وقت میں اگر نفل کی نیت سے کوئی طواف کرلیا جائے تب بھی طواف وداع ہوجاتا ہے، البتہ مستحب یہ ہے کہ واپسی کے ارادہ کے وقت طواف وداع کرے، اس سے معلوم ہوا کہ جن حاجیوں نے طواف زیارت کے بعد نفلی طواف کئے ہیں ان کا طواف وداع ادا ہوگیا، ان کے ذمے دم واجب نہیں ہے۔

☆ طواف زیارت کے بعد چلتے وقت طواف وداع کرنا افضل ہے، طواف زیارت کے بعد اگر نفل طواف کر چکا ہے تو وہ بھی طواف وداع کے قائم مقام ہوجائے گا۔(۲)

= غنية الناسک : (ص: ۱۹۲) باب طواف الصدر ، فصل : فی صفة طواف الوداع ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۲۳/۲) کتاب الحج ، مطلب فی طواف الصدر ، ط: سعید .

(۱) الثالث : طواف الصدر ، بفتحتين بمعنى الرجوع ...... يسمّٰى طواف الرجوع ، ويسمّى طواف الوداع بفتح الواؤ و بكسرها لموادعته البيت أو الحج لعدم صحته بدونه ...... ويسمّى طواف الإفاضة لكونه لايصحّ إلّا بعد المراجعة من الوقوف وأداءِ طواف ركنه و طواف آخر عهد بالبيت ؛ لأنّه يسنّ وقوعه حينئذٍ عندنا . (إرشاد الساری : (ص: ۲۰۱) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، الثالث : طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامی : (۵۲۳/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف الصدر ، ط: سعید .

البحر العميق : (۱۹۰۶/۴) الباب الثانی عشر : فی الأعمال المشروعة يوم النحر ، فصل : النفر من منى إلى مكّة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبه المكيّة .

(۲) ومن شرائط صحته نية الطواف ، والشرط أصل النية لا التعيين حتى لو طاف بعد طواف الزيارة=

طواف وداع کب کیا جائے

☆ مکہ مکرمہ سے واپس آتے وقت طواف وداع کرنا بہتر ہے تاکہ آخری ملاقات بیت اللہ شریف کے ساتھ ہو، اور اگر اس سے پہلے بھی کرلیا ہے تو کافی ہو جائے گا۔(۱)

اور یہ طواف واجب ہے نہ کرنے کی صورت میں ایک دم دینا لازم ہوگا، اگر خواتین حیض ونفاس کی وجہ سے نہ کرسکیں تو طواف وداع ساقط ہو جائے گا اور دم بھی واجب نہیں ہوگا۔(۲)

= لايعيّن شيئًا ، أو نوى تطوعًا كان للصدر ،؛ لأنّ الوقت تعيّن له ...... فلو طاف بعد إرادة السفر ، ونوى التطوّع أجزأه عن الصدر ، ...... وأن يكون بعد طواف الزيارة كله أو أكثره ، ولو بقى عليه من أفعال الحج واجبات و سنن ، ومحل الوداع هو الفراغ من الأعمال ...... وأمّا وقت الاستحباب فأن يوقعه عند إرادة السفر ...... ولو أقام بعده ولو أيّامًا أو أكثر فلا بأس ، والأفضل أن يعيده ...... والحاصل : أن المستحب فيه أن يقع عند إرادة السفر بعد الفراغ من أفعال الحج ، بل من جميع أشغاله ، ويعقبه الخروج من غير مكث ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۹۰، ۱۹۱) ، باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۳۵۵ ، ۳۵۶) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 الدر مع الرد : (۲/ ۵۲۳) كتاب الحج ، مطلب : فى طواف الصدر ، ط: سعيد .

(۱) ومن شرائط صحته نية الطواف ، والشرط أصل النية لا التعيين حتى لو طاف بعد طواف الزيارة لايعيّن شيئًا ، أو نوى تطوعًا كان للصدر ،؛ لأنّ الوقت تعيّن له ...... فلو طاف بعد إرادة السفر ، ونوى التطوّع أجزأه عن الصدر ، ...... وأن يكون بعد طواف الزيارة كله أو أكثره ، ولو بقى عليه من أفعال الحج واجبات و سنن ، ومحل الوداع هو الفراغ من الأعمال ...... وأمّا وقت الاستحباب فأن يوقعه عند إرادة السفر ...... ولو أقام بعده ولو أيّامًا أو أكثر فلا بأس ، والأفضل أن يعيده ...... والحاصل : أن المستحب فيه أن يقع عند إرادة السفر بعد الفراغ من أفعال الحج ، بل من جميع أشغاله ، ويعقبه الخروج من غير مكث ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۹۰، ۱۹۱) ، باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۳۵۵ ، ۳۵۶) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 الدر مع الرد : (۲/ ۵۲۳) كتاب الحج ، مطلب : فى طواف الصدر ، ط: سعيد .

(۲) انظر الحاشية، رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۱۴۰، ورقم: ۱، على الصفحة السابقة، رقم: ۱۴۱ .

☆ طواف وداع کے بعد بھی مکہ مکرمہ جاسکتا ہے، مسجد حرام میں جاسکتا ہے ،نماز پڑھ سکتا ہے ،طواف اور عبادت کرسکتا ہے، دوبارہ مسجد حرام میں جانے کی وجہ سے طواف وداع کا اعادہ کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۱)

طواف وداع کس پر واجب ہے؟

☆ طواف وداع میقات سے باہر رہنے والے آفاقی حاجیوں پر واجب ہے خواہ حج افراد کیا ہو یا قران یا تمتع ، بشرطیکہ عاقل بالغ ہوں، معذور نہ ہوں، اہل حرم، اہل حل، اہل میقات، اہل جدہ اور حائضہ ،نفساء، مجنون اور نابالغ پر واجب نہیں ہے۔(۲)

☆ طواف وداع صرف حج میں واجب ہے، عمرہ میں نہیں۔(۳)

---

(۱) ومن شرائط صحته نية الطواف ، والشرط أصل النية لا التعيين حتى لو طاف بعد طواف الزيارة لايعيّن شيئًا ، أو نوى تطوعًا كان للصدر ،؛ لأنّ الوقت تعيّن له ...... فلو طاف بعد إرادة السفر ، ونوى التطوّع أجزأه عن الصدر ، ...... وأن يكون بعد طواف الزيارة كله أو أكثره ، ولو بقي عليه من أفعال الحج واجبات و سنن ، ومحل الوداع هو الفراغ من الأعمال ...... وأمّا وقت الاستحباب فأن يوقعه عند إرادة السفر ...... ولو أقام بعده ولو أيّامًا أو أكثر فلا بأس ، والأفضل أن يعيده ...... والحاصل : أن المستحب فيه أن يقع عند إرادة السفر بعد الفراغ من أفعال الحج ، بل من جميع أشغاله ، ويعقبه الخروج من غير مكث .... (غنية الناسک : (ص: ۱۹۰، ۱۹۱) ، باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۵۵ ، ۳۵۶) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۵۲۳/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی طواف الصدر ، ط: سعيد .

(۳،۲) هو واجب على الحاج الآفاقی المفرد والمتمتع و القارن ، ولا يجب على المعتمر ، ولا على أهل مكّة ، والحرم والحل والمواقيت وفائت الحج والمحصر و المجنون والصبی والحائض والنفساء ومن نوى الإقامة الأبدية بمكّة قبل حل النفر الأوّل من أهل الآفاق ، وفی شرحه تحته : لكن قال أبو يوسف : إنّی أحبه للمكی أی ومن فی معناه ؛ لأنّه وضع لختم أفعال الحج ، (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۳۵۵) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۵۲۳/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی طواف الصدر ، ط: سعيد .

☆ طواف وداع مکی اور میقاتی کے لئے مستحب ہے واجب نہیں۔(۱)

☆ جو شخص مکہ مکرمہ یا اطرافِ مکہ مکرمہ کو مستقل طور پر وطن بنالے تو اس سے یہ طواف وداع ساقط ہو جاتا ہے، لیکن اگر بارھویں ذی الحجہ کے بعد مکہ مکرمہ یا اس کے اطراف میں دائمی طور پر ٹھہرنے کی نیت کی ہے تو طواف وداع ساقط نہیں ہوگا۔(۲)

☆ اگر بارہویں ذی الحجہ سے پہلے مکہ مکرمہ یا اس کے اطراف میں دائمی طور پر رہنے کی نیت کرنے کے بعد مکہ مکرمہ سے سفر کرنے کا ارادہ ہو گیا تو بھی طواف وداع واجب نہیں ہوگا جیسے مکہ مکرمہ میں رہنے والا اگر کہیں جائے تو اس پر واجب نہیں ہوتا۔(۳)

☆ اگر کسی نے مکہ مکرمہ میں اقامت کی نیت کی لیکن مستقل وطن نہیں بنایا، تو طواف وداع ساقط نہ ہوگا اگر چہ سالہا سال رہے۔(۴)

☆ طواف وداع کا اول وقت طواف زیارت کے بعد ہے، اگر طواف وداع کے بعد مکہ مکرمہ میں کچھ قیام ہو گیا تو چلتے کے وقت اگر وقت ہو تو دوبارہ طواف وداع

(۱، ۲، ۳) هو واجب على الحاج الآفاقي المفرد والمتمتع و القارن ، ولا يجب على المعتمر ، ولا على أهل مكّة ، والحرم والحل والمواقيت وفائت الحج والمحصر و المجنون والصبى والحائض والنفساء ومن نوى الإقامة الأبدية بمكّة قبل حل النفر الأوّل من أهل الآفاق ، وفي شرحه تحته : لكن قال أبو يوسف : إنّي أحبه للمكي أي ومن في معناه ؛ لأنّه وضع لختم أفعال الحج ، (لباب المناسك مع إرشاد الساري : (ص: ۳۵۵) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسك : (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

☐ الدر مع الرد : (۲/۵۲۳) كتاب الحج ، مطلب : في طواف الصدر ، ط: سعيد .

(۴) (ولا يسقط) هذا الطواف (عنه) أي عن الحاج الآفاقي ، (هذا الطواف بنية الإقامة) سواء كان بعد النفر الأوّل أو قبله ولو سنين أي ولو كانت مدة الإقامة سنين كثيرة . (إرشاد الساري : (ص: ۳۵۶) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنيه الناسك : (ص: ۱۹۱) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

☐ البحر الرائق : (۲/۳۵۱) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

کرنا مستحب ہے۔(۱)

☆ کوئی طواف وداع کے بغیر مکہ مکرمہ سے چل دیا ہے تو جب تک میقات سے نہیں نکلے گا اس پر مکہ مکرمہ واپس آ کر طواف وداع کرنا واجب ہے جب کہ واپس آنا اپنے اختیار میں ہو، احرام کی ضرورت نہیں ہے، اگر میقات سے نکل گیا تو اب اس کو اختیار ہے کہ دم بھیج دے۔(۲)

طواف وداع کی حکمت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ حج سے فارغ ہونے کے بعد منی سے ہر طرف چل دیتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے کوئی ہرگز کوچ نہ کرے، یہاں تک کہ اس کی آخری ملاقات بیت اللہ سے ہو جائے، مگر آپ ﷺ نے حائضہ سے حکم ہلکا کیا۔'' (۳)

---

(۱) انظر الحاشية رقم : ۱، ۲، ۴، على الصفحة السابقة، رقم : ۳۱۲ .

(۲) أمّا الأوّل : فطواف الصدر واجب عندنا ...... أمّا شرائط الوجوب فمنها أن يكون من أهل الآفاق ...... فإن نفر ولم يطف يجب عليه أن يرجع ويطوف مالم يجاوز الميقات ؛ لأنّه ترك طوافًا واجبًا ، وأمكنه أن يأتي به من غير الحاجة إلى تجديد الإحرام ، فيجب عليه أن يرجع ويأتي به ، وإن جاوز الميقات لايجب عليه الرجوع ؛ لأنّه لايمكنه الرجوع إلّا بالتزام عمرة بالتزام إحرامها ، ثم إذا أراد أن يمضي مضى وعليه دم ، وإن أراد أن يرجع أحرم بعمرة ثم رجع ، وإذا رجع يبتدئ بطواف العمرة ، ثم بطواف الصدر ولا شيئ عليه لتأخيره عن مكانه ، وقالوا الأولىٰ أن لايرجع ويريق دمًا مكان الطواف ؛ لأنّ هذا أنفع للفقراء وأيسر عليه ، لما فيه من دفع مشقة السفر و ضرر التزام الإحرام . (بدائع الصنائع : (۱۴۲/۲ ، ۱۴۳) كتاب الحج ، فصل : وأمّا طواف الصدر ، وفصل : وأمّا شرائطه ، وفصل : وأمكانه ، ط: سعيد)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۱۹۲ ، ۱۹۳ ، ۱۹۴) باب طواف السدر ، وفصل : فيمن خرج من مكّة ولم يطف ، ط: إدارة القرآن .

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۳۵۵ ، ۳۵۶ ، ۳۵۷) باب طواف الصدر ، وفصل : ومن خرج ولم يطفه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۳) عن ابن عباس قال : كان النّاس ينصرفون فى كل وجه فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم :=

طواف وداع کر کے ہی وطن لوٹنے میں دو حکمتیں ہیں:

پہلی حکمت: مناسک حج کی ترتیب میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حج کے سفر کا اہم مقصد بیت اللہ شریف کی تعظیم وتکریم اور اس کے ساتھ اپنی وابستگی کا اظہار ہے۔

چنانچہ مکہ مکرمہ میں حاضری کے بعد سب سے پہلا کام طواف قدوم ہے یعنی حاضری کا طواف، مسجد حرام میں داخل ہوتے ہی یہ طواف کیا جاتا ہے تحیۃ المسجد بھی نہیں پڑھی جاتی، پھر حج سے فارغ ہونے کے بعد آفاقی جب وطن کی طرف کو رخ کرتا ہے تب بھی یہی حکم ہے کہ آخری وداعی طواف کر کے لوٹے، یہ اس بات کی منظر کشی ہے کہ مقصود صرف بیت اللہ ہی ہے۔

دوسری حکمت: لوگ جب بادشاہوں سے رخصت ہوتے ہیں تو الوداعی ملاقات کر کے ہی کوچ کرتے ہیں، طواف وداع میں اس کی موافقت پیش نظر ہے یعنی حجاج کرام کو بھی جو بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوئے ہیں، اللہ پاک سے ملاقات کر کے اپنے وطنوں کو لوٹنا چاہئے۔

اور اللہ تعالی کی ملاقات کی یہی صورت ہے کہ ان کے گھر کے پھیرے لگا کر لوٹے کیونکہ ان کی ہستی غیر محسوس ہے۔(۱)

= لا ينفرن أحدكم حتى يكون آخر عهده بالبيت إلَّا أنّه خفف عن الحائض . متفق عليه . (مشكوٰة المصابيح : (ص: ۲۳۴) كتاب المناسک ، باب خطبة يوم النحر ورمى أيام التشريق والتوديع ، الفصل الأوّل ، ط: قديمى)

صحيح البخارى : (۱/۲۷۴) كتاب الحج ، باب طواف الوداع ، ط: الطاف اينڈ سنز کراچی .

الصحيح لمسلم : (۱/۴۹۴) كتاب الحج ، باب وجوب طواف الودوع وسقوطه عن الحائض ، ط: رحمانيه .

(۱) قال النّبى صلى اللّٰه عليه وسلم : لا ينفرنّ أحدكم حتى يكون آخر عهده بالبيت وخفف عن الحائض ، أقول : السر فيه تعظيم البيت بأن يكون هو الأوّل وهو الآخر تصويرًا لكونه هو المقصود من السفر ،=

طواف وداع کے بعد حرم جاسکتا ہے

طواف وداع کے بعد دوبارہ مسجد حرام میں جاسکتا ہے، اس وجہ سے طواف وداع دوبارہ کرنا واجب نہیں ہوگا، البتہ اگر مکہ مکرمہ سے نکلتے وقت دوبارہ طواف کرلے گا تو بہتر ہوگا تاکہ آخری ملاقات بیت اللہ کے ساتھ ہو۔(۱)

طواف وداع کے قائم مقام

''طواف وداع کا وقت'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۱٤٤)

طواف وسعی کے درمیان فاصلہ ہوجائے

اگر طواف وسعی کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہوجائے تو دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا البتہ بلا عذر بہت زیادہ فاصلہ کرنا مکروہ ہے۔(۲)

= وموافقة لعادتهم فی توديع الوفود ملوكها عند النفر ، والله أعلم . (حجة الله البالغة : (۲/ ٦١) مبحث فی أبواب من الحج ، صفة المناسک ، قبيل : قصة حجة الوداع ، ط: كتب خانه رشيديه دهلی)

(۱) وأمّا وقته : فأوّله بعد طواف الزيارة ، فلو طاف بعد الزيارة طوافًا أی أیّ طواف كان يكون عن الصدر ، ...... ولو فی يوم النحر أی وإن وقع فی أوّل أيّام النحر ، مع أنّه بقی من أفعال الحج أشياء ، ومحل الوداع هو الفراغ من الأعمال ولا آخر له ...... حتى لو طاف طواف الصدر ثم أطال الإقامة بمكّة ولم يتّخذها دارًا جاز طوافه ، وإن أقام سنة بعد الطواف ، إلّا أن الأفضل أن يكون طوافه عند الصدر ولايلزمه بالتأخير عن أيّام النحر شيئ بالإجماع . ويستحب أن يجعله أی طواف الصدر آخر طوافه عند السفر أی واقعًا عند العزم على خروجه وإرادة مباشرة سفره .

(إرشاد السارى : (ص: ۳۵۵ ، ۳۵٦) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۹۰ ، ۱۹۱) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۲/ ۵۲۳) كتاب الحج ، قبيل : مطلب : فی طواف الصدر ، ط: سعيد .

(۲) إذا فرغ من الطواف أی الطواف الّذی بعده سعی فالسنة أن يخرج للسعی على فوره أی ساعته من غير تأخير ، فإن أخّر لعذر أی لضرورة أو ليستريح أی ليحصل له الراحة وتعود إليه القوّة فلا بأس به أی لايكون مسيئًا ، وإن أخّره لغير عذر أی من استراحة وغيرها فقد أساء أی لتركه الموالاة الّتی هی سنة بين الطواف والسعی ، ولا شيئ عليه أی من الجزاء بالدم أو الصدقة. (إرشاد السارى : (ص: ۲٤۱) باب السعی بين الصفا والمروة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)=

طواف ہر وقت جائز ہے

☆ طواف ہر وقت جائز ہے، اگر چہ وقت مکروہ ہو، مگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد طواف کی دو رکعت نماز مکروہ وقت میں نہ پڑھے، بلکہ صبر کرے، جب مکروہ وقت نکل جائے تب اس دو رکعت نماز کو پڑھے، اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز کو طواف سے متصل پڑھنا چاہئے، تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

☆ اگر عصر کی نماز کے بعد طواف کیا تو مغرب کی فرض نماز پڑھ کر پہلے طواف کی دو رکعت پڑھے پھر اس کے بعد مغرب کی سنت پڑھے۔

☆ اگر کسی نے عصر کی نماز کے بعد طواف سے فارغ ہو کر مغرب کی نماز سے پہلے طواف کی دو رکعت پڑھ لی، تو کراہت کے ساتھ جائز ہو جائے گی، مگر مکروہ وقت گزرنے کے بعد دوبارہ پڑھنا بہتر ہے اور اگر طلوع یا غروب یا زوال کے وقت طواف کی دو رکعت پڑھی ہے تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا، ممنوع اوقات ختم ہونے کے بعد دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔(۱)

☆ مزید "طواف کے نفل ممنوع اوقات میں پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔

= 🗁 غنية الناسک : (ص: ۱۲۸) باب السعی بین الصفا والمروة، ط: إدارة القرآن .

🗁 شامی : (۵۰۰/۲) کتاب الحج، مطلب فی السعی بین الصفا والمروة، ط: سعید .

(۱) ولايكره فی الأوقات الّتی يكره فيها الصلاة . (غنية الناسک : (ص: ۱۲۷) باب فی ماهية الطواف ...... فصل : وأمّا مكروهاته، ط: إدارة القرآن)

🗁 ويكره تأخيرها عن الطّواف ...... الاّ فی وقت مكروه ...... فلو طاف بعد العصر يصلی المغرب ثم ركعتی الطواف ...... ثم سنة المغرب ...... ولاتصلی ...... إلاّ فی وقت مباح ...... فإن صلاها فی وقت مكروه ...... قيل صحت مع الكراهة ...... ويجب عليه قطعها أی فی أثنا ئها فإن مضی فيها ......=

= فالأحب أن يعيدها لعموم القاعدة : أنّ كل صلاة أديت مع الكراهة التنزيهية يستحب إعادتها ، ومع الكراهة التحريمية يجب إعادتها ، وأوقات الكراهة ...... بعد طلوع الفجر إلى طلوع الشمس قدر رمح ...... ووقت الاستواء ...... و بعد العصر أى بعد أدائه إلى أداء المغرب ...... و قال المعشى تحت (قوله : فالأحب أن يعيدها) قال العلامة ابن عابدين فى " رد المحتار " بعد نقله عبارة المصنف من قوله " فإن صلاها فى وقت مكروه " إلى قوله : " فالأحب أن يعيدها " مالفظه : وفى إطلاقه نظر ، لما مرّ فى أوقات الصلاة من أن الواجب ولو لغيره لركعتى الطواف والنذر لاتنعقد فى ثلاثة من الأوقات المنهية ، أعنى الطلوع ، والاستواء والغروب ، بخلاف ما بعد الفجر وصلاة العصر فإنّها تنعقد مع الكراهة فيهما . (إرشاد السارى : (ص: ٢٢٢ ، ٢٢٣) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فى ركعتى الطواف ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ١١٦ ، ١١٧) باب فى ماهية الطواف ...... فصل : ومن الواجبات ركعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن .

🗁 الدر مع الرد : (٢/٤٩٨ ، ٤٩٩) كتاب الحج ، مطلب : فى طواف القدوم ، ط: سعيد .

عبادت کا موقع دینے کے لیے پیسہ دینا

''بیت اللہ کے خدمت گاروں کو پیسہ دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۱۶)

عدت

عورت کا عدت کے دوران حج کے لئے جانا جائز نہیں، عدت گزر جانے کے بعد اگر محرم کے ساتھ جا سکتی ہے تو جائے، اور اگر موت تک کوئی محرم میسر نہ آئے تو حج بدل کی وصیت کر دے، تاکہ ورثاء اس کے ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے اس عورت کے لئے حج بدل کرائیں۔

اگر شوہر کا انتقال ایسے وقت ہوا کہ حج کے لئے روانگی کے وقت تک اس کی عدت پوری نہیں ہوتی تو وہ عورت عدت پوری ہونے سے پہلے حج کا سفر نہ کرے بلکہ حج کا پروگرام اس سال ملتوی کر دے ورنہ عدت کے دوران حج کے لئے روانہ ہونے کی وجہ سے گنہگار ہوگی۔

عورت عدت کی حالت میں اگر حج کرے گی تو حج ہو جائے گا لیکن عدت کے دوران حج کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگی، اور اللہ سے توبہ استغفار کرنا لازم ہوگا۔(۱)

---

(۱) الخامس : عدم عدة عليها مطلقًا ، سواء كانت من طلاق بائن أو رجعى ، أو وفاة أو فسخ أو غير ذلک ، فلو كانت معتدة عند خروج أهل بلدها لايجب عليها ، كما فى شرح المجمع ، وهو مشعر بأنّه شرط الوجوب ، وذكر ابن أمير الحاج : أنّه شرط الأداء ، وهو الأظهر فى حكم القضاء ، فإن حجت وهى فى العدة ، جازت بالاتفاق ، وكانت عاصية .... (غنية الناسک : (ص: ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۴۶۵/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

إرشاد السارى : (ص: ۸۰) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، الخامس عدم العدة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة. =

بیوہ اور مطلقہ عورت کی عدت کا ایک ہی حکم ہے، دونوں کے لئے عدت کے دوران حج کے لئے جانا منع ہے۔

بیوہ کی عدت (۱۳۰) دن ہے اور طلاق کی صورت میں حاملہ عورت کی عدت وضع حمل تک اور اگر ماہواری آتی ہے تو تین ماہواری، اگر ماہواری نہیں آتی تو تین مہینے عدت ہے۔(۱) اور عدت ختم ہونے سے پہلے حج کے لئے جانا منع ہے۔(۲)

= فإن كان استجمع فيه شرائط الوجوب دون الأداء وجب عليه الحج ، ولكن لايجب عليه أدائه ببدنه،...... فوجب عليه الإحجاج ، فإذا لم يفعله مدة حياته وجب عليه الإيصاء به عند الموت .... (غنية الناسک : (ص: ۳۳) باب شرائط الحج ، فصل : فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء ، أو الوجوب فقط ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۸۹) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شراط وقوع الحج عن الفرض ، فصل : فيمن يجب عليه الوصية بالحج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامى : (۴۵۸/۲) كتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ،ط : سعيد .

(۱) وهى فى حق حرة ولو كانت كتابية تحت مسلم تحيض لطلاق ولو رجعيا أو فسخ بجميع أسبابه ...... ثلاث حيض كوامل ، ...... والعدة فى حق من لم تحض حرة أم أم ولد لصغر بأن لم تبلغ تسعًا أو كبر بأن بلغت سن الإياس أو بلغت بالسن ولم تحض ...... ثلاثة أشهر والعدة للموت أربعة أشهر بالأهلة لو فى الغرة كما مر وعشر من الأيّام وفى حق الحامل مطلقًا ...... وضع جميع حملها...... (الدر المختار مع الرد : (۵۰۴/۳ ، ۵۰۵ ، ۵۰۷ ، ۵۰۸ ، ۵۰۹ ، ۵۱۰ ، ۵۱۱) كتاب الطلاق ، باب العدة ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۲۸/۴ ، ۱۳۰ ، ۱۳۱ ، ۱۳۳) كتاب الطلاق ، باب العدة ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوى على الدر : (۲۱۵/۲ ، ۲۱۶ ، ۲۱۷ ، ۲۱۸) كتاب الطلاق ، باب العدة ، ط: رشيديه .

(۲) ومع عدم عدة عليها مطلقًا أية عدة كانت والعبرة لوجوبها أى العدة المانعة من سفرها وقت خروج أهل بلدها ، وفى الرد تحت قوله : (أيّه عدة كانت) أى سواء كانت عدة وفاة أو طلاق بائن أو رجعى . (الدر مع الرد : (۴۶۵/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد)

غنية الناسک: (ص: ۲۹) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط عدم العدة، ط: إدارة القرآن.

إرشاد السارى : (ص: ۸۰) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، الشرط الخامس : عدم العدة فى حق النساء ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

عذر

''عذر کی وجہ سے واجب ترک کردے'' اور ''ممنوعات احرام کا ارتکاب کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔

عذر کی وجہ سے سنن وواجبات چھوڑنا

عذر کی وجہ سے سنن وواجبات چھوڑنے سے دم لازم نہیں ہوتا۔(۱)

عذر کی وجہ سے ممنوع احرام کا ارتکاب کرلیا

''ممنوعِ احرام عذر سے کرلیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۱/٤)

عذر کی وجہ سے واجب ترک کردے

عذر کی وجہ سے واجب ترک کرنے میں تین قول ہیں:

ایک یہ کہ عذر کی وجہ سے مطلقا دم ساقط ہو جائے گا۔

دوسرا یہ کہ جن اعذار کی وجہ سے دم ساقط ہونا قرآن وحدیث کی نص سے

---

(۱) یستثنٰی من الاطلاق المار فی وجوب الجزاء ما فی اللباب: لو ترک شیئًا من الواجبات بعذر لا شيئ علیه ...... (شامی: (۲/۵۴۴) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید)

غنیة الناسک: (ص: ۲۳۹) باب الجنایات، مقدمة: فی ضوابط ینبغی حفظها لعموم نفعها فی الفصول الآتیة، ط: إدارة القرآن.

إرشاد الساری: (ص: ۵۰۸) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس فی أفعال الحج، فصل فی ترک الواجبات بعذر، الإندادیة مکّة المکرّمة.

ولو ترک السنن والآداب فلاشيئ علیه وقد أساء. (التاتارخانیة: (۲/۴۳۸) کتاب المناسک، الفصل الثانی: فی بیان رکن الحج وکیفیة وجوبه، ط: إدارة القرآن)

وحکم السنن أی المؤکدة الإساءة بترکها أی لو ترکها عمدًا و عدم لزوم شيئ أی من دم أو صدقة علی فاعلها (تارکها). (إرشاد الساری: (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج و واجباته ...... فصل: فی سننه، حکم السنن، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ۴۸) باب فرائض الحج، فصل: وأمّا سننه، ط: إدارة القرآن والعلوم الاسلامیة.

ثابت ہے ان سے دم ساقط ہو جائے گا، ان کے علاوہ دوسرے اعذار کی وجہ سے دم ساقط نہیں ہوگا۔

تیسرا یہ کہ عذر بندوں کی طرف نہ ہو بلکہ عذر سماوی یعنی آسمانی کی وجہ سے دم ساقط ہوگا۔(۱)

عرفات

☆......''عرفات'' وہ عظیم الشان میدان ہے جہاں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء علیہا السلام کی جدائی کے بعد ملاقات اور تعارف ہوا، یہی تعارف ''عرفات'' نام رکھنے کی وجہ بتائی جاتی ہے۔(۲)

(۱) وأمّا ترک الواجبات بعذر فلا شيئ فيه ، ثم مرادهم بالعذر ما يكون من اللّٰه تعالىٰ ، فلو كان من العباد فليس بعذر ، ...... وأطلق بعضهم وجوب الدم بترک واجب بعذر أو بغير عذر ، كما فی ارتكاب محظور إلاّ فی ما ورد النص به .... (غنية الناسک : (ص: ۲۳۹) باب الجنايات ، مقدمة فی ضوائط ينبغی حفظها لعموم نفعها فی الفصول الآتية ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۲/۵۵۳) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

لو ترک شيئًا من الواجبات بعذر لا شيي عليه على ما فی البدائع ، وكذا الكرمانی ، لكن يرد على تعميمها تخصيصهم عدم لزوم شيئ فی ترک طواف الصدر وتأخير الزيارة للمرأة مطلقًا...... (إرشاد الساری : (ص: ۵۰۸) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل : فی ترک الواجبات بعذر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

(۲) واختلفوا فی تسمية ذلک الموضع عرفة فقيل : لأنّ جبرئيل عليه السلام قال لإبراهيم عليه السلام فی ذلک الموقف بعد فراغه من تعليم المناسک : عرفت ؟ قال : نعم ، فسميت بذلک ؛ لأنّه عرّفه المناسک بها ، وقيل : سميت عرفات كتعارف آدم وحواء فيها ؛ لأنّ آدم عليه السلام هبط من الجنّه بأرض الهند ، وحواء بجدة فتعارفا بالموقف ، فسمّی اليوم يوم عرفة والموضع عرفات . (البحر العميق : (۳/۱۵۰۰) الباب الحادی عشر : فی الخروج من مكّة إلی منی ثم عرفة ، فصل : الوقوف بعرفة ، ط: مؤسسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

الدر المختار مع الرد: (۲/۴۶۷) كتاب الحج، مطلب فی فروض الحج و واجباته، ط: سعيد.

عمدة القاری شرح صحيح البخاری: (۱۰/۲) كتاب الحج، باب الوقوف بعرفة، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

عرفات مکہ مکرمہ سے مشرق کی جانب تقریبا نو میل اور منی سے چھ میل کے فاصلے پر ایک وسیع وعریض میدان ہے۔(۱)

نویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق تک کسی بھی وقت اس میں ٹھہرنا گو ایک لحظہ ہی ہو، حج کا سب سے بڑا رکن ہے۔(۲) گویا اس میدان میں نو تاریخ کو جو شخص حج کا احرام باندھ کر ایک لحظہ کے لئے بھی پہنچ گیا اس کا حج ہو گیا۔

☆ عرفات کا میدان بطن عرنہ کے علاوہ سارا موقف یعنی ٹھہرنے کی جگہ ہے جہاں جی چاہے ٹھہرے۔(۳)

☆ عرفات میں پہنچ کر تلبیہ، دعا اور درود شریف وغیرہ کثرت سے پڑھتا رہے۔(۴)

---

(۱) من عرفات إلى آخر مزدلفة فرسخ، ومنه إلى آخر منى فرسخ، ومنه إلى آخر مكّة فرسخ، والفرسخ ثلاثة أميال. (غنية الناسک: (ص: ۱۶۲) باب مناسک عرفات، فصل: فى الإفاضة من عرفات، ط: إدارة القرآن.

(۲) الثانى الوقوف بعرفة فى وقته ولو ساعة...... وهما ركنان إجماعًا، لكن الوقوف هو الركن الأصلى......
(غنية الناسک: (ص: ۴۵) باب فرائض الحق...... فصل: وأمّا فرائض الحج، ط: إدارة القرآن)
▭ البحر العميق: (۱۵۱۳/۳) الباب الحادى عشر، فصل الوقوف بعرفة، مقدار الوقوف بعرفة، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة.
▭ إرشاد السارى: (ص: ۹۲) باب فرائض الحج، فصل: فى فرائضه، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۳) العرفات كلها موقف إلّا بطن عرنة ...... واد من الحرم غربى مسجد عرفة. (الدر المختار مع الرد: (۵۰۳/۲) كتاب الحج، مطلب فى الرواح إلى عرفات، ط: سعيد)
▭ إرشاد السارى: (ص: ۲۷۰) باب الوقوف بعرفات وأحكامها، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.
▭ غنية الناسک: (ص: ۱۴۷) ط: باب مناسک عرفات، ط: إدارة القرآن.

(۴) وأمّا مستحباته: فالإكثار من التلبية والدعاء والذكر والاستغفار أى المأثورة و غيرها...... ورفع اليدين إلى جهة السماء الّتى هى قبلة مطلق الدعاء للدعاء أى لأجله كما هو من آدابه وتكرار الدعاء ثلاثًا وافتتاحه وختمه بالحمد والصلاة...... (إرشاد السارى: (ص: ۲۹۲، ۲۹۳) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: فى شرائط صحه الوقوف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)=

جب زوال ہوجائے تو وضو کرے، غسل افضل ہے، ضروریات مثلاً: کھانے پینے وغیرہ سے پہلے فارغ ہوجائے اور بالکل اطمینان وسکون قلب کے ساتھ اپنے خالق کی طرف متوجہ ہو۔(۱)

☆ وقوف عرفہ کے لئے نیت شرط نہیں، اگر نیت نہیں کی تب بھی وقوف ہوجائے گا۔(۲)

☆ عرفات کے وقوف کے وقت کھڑا رہنا مستحب ہے، شرط اور واجب نہیں ہے بیٹھ کر، لیٹ کر جس طرح ہو سکے سوتے، جاگتے وقوف کرنا جائز ہے۔(۳)

= غنية الناسک : (۱۶۰ ، ۱۶۱) باب مناسک عرفات ، فصل : فی رکن الوقوف و قدر الواجب فيه وسننه ومستحباته ، و فصل : فيه الإفاضة من عرفات ، ط: إدارة القرآن .

البحر العميق : (۳/۱۵۳۷) الباب الحادی عشر : فی الخروج من مكّة إلى منى ثم عرفة ، فصل : الوقوف بعرفة ، مطلب : مستحبات يوم عرفة ، :ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۱) فإذا زالت اغتسل أی لوقوف عرفة على الصحيح ، ...... أو توضأ وهو رخصة والغسل أفضل...... وقدّم حوائجه أی مما تتعلّق بالأكل والشرب وأمثالهما قبل الزوال ، وتفرّغ من جميع العلائق ، وتوجّه بقلبه إلى رب الخلائق . (إرشاد السارى : (ص: ۲۷۰ ، ۲۷۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۴۸) باب مناسک عرفات، تنبيه : إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۰۴) كتاب الحج ، مطلب : فی الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد .

(۲) الخامس : كينونته بعرفة فی وقته ولو لحظة سواء كان ناويًا أولا .... (لباب المناسک مع إرشاد السارى : (ص: ۲۹۰) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات، فصل: فی رکن الوقوف، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۲/۵۰۶) كتاب الحج ، مطلب فی الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد .

(۳) فيقف راكبًا وهو الأفضل ...... ، وإلاّ فقائمًا أی إن قدر عليه ، وإلاّ فقاعدًا أو إلاّ فمضطجعًا . (إرشاد السارى : (ص: ۲۸۲) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی صفة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۵۴) باب مناسک عرفات، فصل: فی صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۲/۵۰۶) كتاب الحج ، مطلب فی الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد.

☆ وقوف میں ہاتھ اٹھا کر حمد و ثنا، درود، دعاء، اذکار، تلبیہ وغیرہ پڑھتے رہنا مستحب ہے، اور خوب دعائیں کریں، یہ دعا قبول ہونے کا سنہرا وقت ہے۔(۱)

☆ وقوف کے لئے حیض، نفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے۔(۲)

☆ نویں ذی الحجہ کو زوال سے لے کر آفتاب غروب ہونے تک عرفات میں رہنا واجب ہے، اگر سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات کی حدود سے نکل جائے گا تو دم واجب ہوگا، لیکن اگر سورج غروب ہونے سے پہلے پھر واپس عرفات میں آجائے گا تو دم ساقط ہو جائے گا اور اگر غروب کے بعد عرفات میں واپس آئے گا تو دم ساقط نہ ہوگا۔(۳)

---

(۱) وأمّا مستحباته: فالإكثار من التلبية والدعاء والذكر والاستغفار أى المأثورة و غيرها...... ورفع اليدين إلى جهة السماء الّتى هى قبلة مطلق الدعاء للدعاء أى لأجله كما هو من آدابه وتكرار الدعاء ثلاثًا وافتتاحه وختمه بالحمد والصلاة...... (إرشاد السارى: (ص: ۲۹۲، ۲۹۳) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: فى شرائط صحه الوقوف، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)
▭ غنية الناسک: (۱۶۰ ، ۱۶۱) باب مناسک عرفات ، فصل : فى ركن الوقوف و قدر الواجب فيه وسننه ومستحباته ، و فصل : فيه الإفاضة من عرفات ، ط: إدارة القرآن .
▭ البحر العميق : (۱۵۳۷/۳) الباب الحادى عشر : فى الخروج من مكّة إلى منى ثم عرفة ، فصل : الوقوف بعرفة ، مطلب : مستحبات يوم عرفة ، :ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .
(۲) الخامس : كينونته بعرفة فى وقته ولو لحظة سواء كان ناويًا أولا ...... محدثًا أو جنبًا، حائضًا أو نفساء،...... (لباب المناسک مع إرشاد السارى : (ص: ۲۹۰) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فى شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)
▭ غنية الناسک: (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات، فصل: فى ركن الوقوف، ط: إدارة القرآن.
▭ الدر مع الرد : (۵۰۶/۲) كتاب الحج ، مطلب فى الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد.
(۳) وأمّا قدر الواجب فيه إن وقف نهارًا فحد الوقوف من الزوال بل من حين وقف إلى أن تغيب الشمس و وقوف جزء من الليل ...... فإذا وقف نهارًا و دفع قبل الغروب ، فإن جاوز حدود عرفة بعد الغروب مع الإمام أو قبله فلا شيئ عليه ، وإن جاوز قبل الغروب فعليه دم إمامًا كان أو غيره...... فإن لم يعد أو عاد بعد الغروب لايسقط عنه الدم فى ظاهر الرواية وعليه الجمهور ...... وإن عاد قبله فدفع بعد الغروب فالصحيح أنّه يسقط ؛ لأنّ الواجب مقصود النفر بعد الغروب ، و وجوب المَدِّكَىُ يقع النفر كذلک، وقد وجد المقصود فسقط ما وجب له. =

☆ جمعہ کے روز اگر وقوف عرفہ (حج) ہو تو اسکی فضیلت دیگر ایام کے وقوف سے ستر درجہ زیادہ ہے۔(۱)

☆ عرفات میں جمعہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں۔(۲)

☆ عرفات کا میدان حرم کی حدود سے باہر ہے، اس کی گھاس وغیرہ کاٹنے میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن اس قیمتی وقت کو گھاس کاٹنے میں گزار دینا عقلمندی نہیں ہوگی۔

☆ محرم کے لئے عرفات کے میدان میں بھی شکار کرنے کی اجازت نہیں

= (غنية الناسک: (ص: ۱۵۹، ۱۶۰) باب مناسک عرفات، فصل: فی رکن الوقوف وقدر الواجب فيه، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۲۹۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: فی شرائط صحة الوقوف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ شامی: (۵۰۸/۲) کتاب الحج، مطلب فی الرواح إلى عرفات، ومطلب: فی إجابة الدعاء، ط: سعيد.

(۱) لوقفة الجمعة مزية على غيرها أی بسبعين درجة ...... أنّه صلى اللّٰه عليه وسلم قال: أفضل الأيّام يوم عرفة إذا وافق الجمعة، وهو أفضل من سبعين حجّة فی غير الجمعة، رواه رزين بن معاوية. (إرشاد الساری: (ص: ۶۷۴، ۶۷۸) باب المتفرقات، مسأله: لوقفة الجمعة مزية على غيرها، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۹۶) خاتمة فی فضائل الحج، قبيل: باب العمرة، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر مع الرد: (۶۲۱/۲) کتاب الحج، فروع، مطلب: فی فضل وقفة الجمعة، ط: سعيد.

(۲) ولا يصح أداء الجمعة بعرفة، أی لكونها غير مصر، ولا تتمصّر بجمع الخلائق فيها لعدم البيوت والمساكن ...... (إرشاد الساری: (ص: ۲۷۹) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، قبيل: فصل: فی شرائط جواز الجمع، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۵۱) باب مناسک عرفات، فصل: فی الجمع بين الصلاتين بعرفة، قبيل: فصل: فی شرائط جواز الجمع، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر المختار مع الرد: (۱۴۴/۲) کتاب الصلاة، باب الجمعة، قبيل: مطلب: فی نية آخر ظهر بعد صلاة الجمعة، ط: سعيد.

ہے۔(۱)

☆......''عرفات'' یا''عرف'' سے نکلا ہے، اس کا معنٰی''خوشبو'' ہے، کیونکہ یہاں''منٰی'' جو مذبح ہے، اس کے مقابلے میں خوشبو ہوتی ہے اور''منٰی'' میں قربانی وغیرہ کے جانور ذبح کرنے کی وجہ سے خوشبو نہیں ہوتی اس لئے اسے''عرفات'' کہا جاتا ہے، یا دنیا میں حضرت آدم علیہ السلام و حوا علیہا السلام کا تعارف اس جگہ پر ہوا اس لئے اس کا نام''عرفات'' پڑ گیا۔

یا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حج کے افعال سکھائے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا''عرفتُ'' یعنی میں نے سیکھ لیا، اس لئے اسے''عرفات'' کہا گیا۔

یا عرفہ کی رات جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پھر اپنے صاحبزادے کے ذبح کا خواب دیکھا تو پہچان گئے کہ یہ خواب اپنے ظاہر پر ہے اور ذبح کا حکم مطلوب ہے اس وجہ سے اس دن کا نام''عرفات'' رکھ دیا گیا۔(۲)

---

(۱) وقتل صيد البرّ أى دون البحر وكذا اصطياده وأخذه أى إمساكه ابتداءً والإعانة عليه ...... وقطع شجر الحرم وقلعه ورعيه إلّا الإذخر .... (إرشاد السارى: (ص: ۱۶۷، ۱۶۸) باب الإحرام، فصل: فى محرمات الإحرام، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك: (ص: ۸۹، ۹۰) باب الإحرام، فصل: فى محرمات الإحرام و محظوراته الّتى فى غالبها الجزاء، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۴۸۷/۲) كتاب الحج، فصل: فى الإحرام، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم، ط: سعيد.

(۲) واختلفوا فى تسمية ذٰلك الموضع عرفة فقيل: لأن جبرئيل عليه السلام قال لإبراهيم فى ذٰلك الموقف بعد فراغه من تعليم المناسك: عرفت؟ قال: نعم، فسميت بذٰلك؛ لأنّه عرّفه المناسك بها، وقيل: سميت عرفات لتعارف آدم و حواء فيها ...... فسمى اليوم يوم عرفة والموضع عرفات ...... و قيل: سميت عرفات؛ لأنّها وصفت لإبراهيم عليه السلام، فلما أبصرها عرفها ...... و قيل: لأنّها طيبة من العرف وهى الطيب، خلاف منى الّتى فيها الفروث والدماء ...... وقيل: لأنّ إبراهيم عليه السلام رأى ليلة التروية ذبح ولده فتروى يومه =

عرفات چلا گیا

جو حاجی مکہ میں نہیں آیا، اور سیدھا عرفات چلا گیا، تو طواف قدوم اس سے ساقط ہو جائے گا اور سنت ترک کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہوگا۔(۱)

عرفات سے بیمار آدمی کب واپس آئے

بیمار آدمی بھی عرفات کے میدان سے سورج غروب ہونے کے بعد مزدلفہ کے لئے روانہ ہو، اگر سورج غروب ہونے سے پہلے بیمار آدمی عرفات کی حدود سے نکل جائے گا اور غروب ہونے سے پہلے پہلے عرفات کی حدود میں دوبارہ واپس نہیں آئے گا تو دم دینا لازم ہوگا، اور اگر واپس آجائے گا تو دم ساقط ہو جائے گا۔(۲)

خلاصہ یہ ہے کہ عرفات کے مسئلہ میں بیمار اور تندرست دونوں کا حکم ایک ہے۔

= و عرف أنّه من اللّٰه فی الثانی ، ونحر فی الثالث ؛ فسمیت بذٰلک ، ...... و قیل : غیر ذٰلک .
(البحر العمیق: (۱۵۰۰ ، ۱۵۰۱) الباب الحادی عشر : فی الخروج من مکّة إلی منٰی ثم عرفة، فصل: فی الوقوف بعرفة ، ط: مؤسسة الریّان ، المکتبة المکیّة)

☜ عمدة القاری : (۱۰/۶) کتاب الحج ، باب الوقوف بعرفة ، ط: دار الکتب العلمیة.

☜ معجم البلدان : (۱۰۴/۴) ط: إحیاء التراث ، بیروت .

☜ الدر مع الرد : (۴۶۷/۲) کتاب الحج ، مطلب فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعید .

(۱) وسقط طواف القدوم عمن وقف بعرفة ساعة قبل دخول مکة ولا شیئ علیه بترکه ؛ لأنّه سنة و أساء. (الدر مع الرد: (۵۲۵/۲) کتاب الحج ، مطلب فی مضاعفة الصلاة بمکة ، ط: سعید)

☜ إرشاد الساری: (ص: ۱۹۹) باب أنواع الأطوفة، الأوّل: طواف القدوم، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

☜ غنیة الناسک: (ص: ۱۰۸) باب دخول مکّة وحرمها، فصل: فی أحکام طواف القدوم، ط: إدارة القرآن.

(۲) وإن خاف الزحام ، فتعجل فی الذهاب قبل غروب الشمس فلا بأس به إذا لم یخرج من حدود عرفة قبل غروب الشمس کذا فی المحیط . (الهندیة : (۲۳۰/۱) کتاب الحج ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه)

☜ ومن أفاض من عرفات قبل الإمام ، وقبل الغروب ، فعلیه دم اما بعد الغروب فلا شیئ علیه ؛ فإن عاد قبل الغروب سقط عنه الدم علی الصحیح ، وإن عاد بعد الغروب لایسقط =

عرفات سے غروب کے بعد واپسی کی وجہ

☆ اسلام سے پہلے جاہلیت کے زمانہ میں لوگ میدان عرفات سے سورج غروب ہونے سے پہلے ہی واپس لوٹ آتے تھے، اور مزدلفہ میں آ کر فخر ومباہات کی محفلیں جماتے تھے، اور نام ونمود کا بازار گرم ہوتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت کی اور حجۃ الوداع میں سورج غروب ہونے کے بعد واپسی فرمائی۔ کیونکہ غروب سے پہلے واپسی کے لئے کوئی ایسا وقت مقرر نہیں کیا جا سکتا تھا، جس میں کسی کو ابہام نہ ہو۔ جب کہ ایسے بڑے اجتماع کے لئے ایسا واضح تعین ضروری ہے، اور غروب ایک ایسی واضح علامت تھی جس میں ذرا بھی ابہام نہیں تھا، چنانچہ واپسی کے وقت کا انضباط غروب آفتاب سے کیا گیا۔

علاوہ ازیں خطہ گرم ہے، پہاڑی ہے اور شام کو تپش تیز ہوتی ہے اس لئے غروب سے پہلے واپسی میں پریشانی ہوتی، اس لئے بھی واپسی کے لئے موزوں وقت غروب کے بعد کا تھا جیسے منی سے عرفات کے لئے روانگی فجر کے فوراً بعد تجویز کی گئی

= فی ظاهر الرواية لا فرق بين أن يفيض باختياره أو ندّبه بغيره ، هٰكذا فی السراج الوهاج . (الهندية: (۱/۲۴۷) كتاب الحج ، الباب الثامن : فی الجنايات ، الفصل الخامس فی الطواف والسعی والرمل الخ ، ط: رشيديه)

🗀 فإذا وقف نهارًا ودفع قبل الغروب، فإن جاوز حدود عرفة بعد الغروب مع الإمام أو قبله فلا شيئ عليه، وإن جاوز قبل الغروب فعليه دم امامًا كان أو غيره ، ولو كان يخاف الزحام لنحو عجز أو مرض كانت امرأة تخاف الزحام فإن لم يعد أو عاد بعد الغروب لايسقط عنه الدم فی ظاهر الرواية وعليه الجمهور. (غنية الناسک: (ص: ۱۶۰) فصل فی ركن الوقوف الخ، ط: إدارة القرآن)

🗀 ولايتقدم احد علی الإمام أی عند الإفاضة الا إذا خاف الزحام) أی شدةا لزحام (أو كان به علة) أی مرض أو حاجة ضرورية (ولو تقدم علی الإمام أو الغروب بأن توجه قبل الإفاضة الإمام أو قبل غروب الشمس (ولم يجز حدود عرفة) أی لم يجاوزها بل وقف فی أواخر أجزائها. (فلابأس به الخ). (شرح لباب المناسک: (ص: ۲۳۵) فصل فی الإفاضة من عرفة، ط: المكتبة الحقانية كوئٹه)

تا کہ ٹھنڈے وقت میں لوگ منزل تک پہنچ جائیں۔(۱)

عرفات کی وجہ تسمیہ

عرفات وہ عظیم الشان میدان ہے جہاں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء علیہا السلام کی جدائی کے بعد ملاقات اور تعارف ہوا تھا، اس تعارف کی وجہ سے عرفات نام رکھا گیا ہے۔(۲)

عرفات کے امام

موجودہ زمانے میں یہ بات مشہور ہے کہ عرفات، مزدلفہ، منی میں نماز پڑھانے والا امام ''صوبہ نجد'' سے آتا ہے اور مسافر ہی رہتا ہے اس لئے موجودہ زمانہ

(۱) وإنّما براحهم أی رجوعهم من عرفات بعد المغرب وكانوا طول النّهار فی تعب يأتون من كل فجّ عميق، فلو تجشموا أن يأتوا منى والحال هذا لتعبوا، وكانوا أهل الجاهلية يدفعون من عرفات قبل الغروب، ولما كان ذلک قدرًا غير ظاهر ولايتعين بالقطع، ولا بدّ فی مثل هذا الاجتماع من تعيين لايحتمل الإبهام، وجب بالغروب.

وإنّما شرع الوقوف بالمشعر الحرام؛ لأنّه كان أهل الجاهلية يتفاخرون، ويتراء ون فأبدل من ذلک إكثار ذكر الله ليكون كابحًا عن عادتهم، ويكون التنويه بالتوحيد فی ذلک الموطن كالمنافسة كأنّه قيل: هل يكون ذكركم الله أكثر، أو ذكر أهل الجاهلية مفاخرهم أكثر؟. (حجة اللّٰه البالغة: (۲/۶۰) مبحث فی أبواب الحج، صفة المناسک، ط: كتبخانه رشيديه دهلی، ومير محمد كراچی)

(۲) واختلفوا فی تسمية ذلک الموضع عرفة فقيل: لأنّ جبرئيل عليه السلام قال لإبراهيم عليه السلام فی ذلک الموقف بعد فراغه من تعليم المناسک: عرفت؟ قال: نعم، فسميت بذلک؛ لأنّه عرّفه المناسک بها، وقيل: سميت عرفات لتعارف آدم وحواء فيها؛ لأنّ آدم عليه السلام هبط من الجنّه بأرض الهند، وحواء بجدة فتعارفا بالموقف، فسمّی اليوم يوم عرفة والموضع عرفات. (البحر العميق: (۳/۱۵۰۰) الباب الحادی عشر: فی الخروج من مكّة إلی منی ثم عرفة، فصل: الوقوف بعرفة، ط: مؤسسة الريّان المكتبة المكيّة)

☜ الدر المختار مع الرد: (۲/۴۶۷) كتاب الحج، مطلب فی فروض الحج و واجباته، ط: سعيد.

☜ عمدة القاری شرح صحيح البخاری: (۱۰/۶) كتاب الحج، باب الوقوف بعرفة، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

☜ معجم البلدان: (۴/۱۰۴) ط: دار إحياء التراث بيروت.

میں ''امیر الحج'' کے پیچھے شافعی، حنفی مسلک کے لوگ بھی نماز پڑھ سکتے ہیں، چنانچہ مسافر حجاج تو امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیر دیا کریں، اور مقیم حجاج امام کے سلام کے بعد دو رکعت مزید پڑھ کر اپنی اپنی نماز کی تکمیل کریں، اور دونوں رکعتوں میں کسی قسم کی قراءت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔(۱) اور اگر اتفاق سے امام مقیم ہے اور قصر کرے تو حنفیوں کی نماز اس امام کی اقتداء میں صحیح نہیں ہوگی، ایسی حالت میں ظہر اور عصر کی نماز اپنے اپنے وقت پر پڑھیں، جمع نہ کریں۔

''عرفات میں جمع'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۱۷۲)

عرفات کے میدان میں

☆ ۹/ ذی الحجہ کو فجر خوب اجالے میں پڑھیں اور نماز کے بعد جب سورج نکل آئے تو عرفات کے لئے روانہ ہونا سنت ہے، ۹/ ذی الحجہ سے پیشتر یا سورج نکلنے سے پہلے عرفات جانا سنت کے خلاف ہے، لیکن موجودہ دور میں ''مکتب'' کی بسیں رات ہی سے عرفات لے جانا شروع کر دیتی ہیں تو اب ان سے جھگڑا نہ کریں، جیسا وقت دیتے ہیں اس کے مطابق چلے جائیں۔

☆ عرفات جاتے وقت نہایت ذوق وشوق کے ساتھ تلبیہ کا ورد کریں، اور عاشقانہ انداز اور کیف ومستی کے عالم میں اللہ کی رحمت کے امید وار بن کر عرفات کا قصد کریں کیونکہ آج ہی کا دن پورے حج کا نچوڑ ہے، اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔(۲)

---

(۱) وإذا صلى المسافر بالمقيمين ركعتين سلّم وأتم المقيمون صلاتهم كذا فى الهداية، وصاروا منفردين كالمسبوقين إلّا أنّهم لايقرؤن فى الأصحّ هكذا فى التبيين، ويستحب للإمام أن يقولوا أتمّوا صلاتكم فإنّا قوم سفر كذا فى الهداية. (الهندية: (۱/ ۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر: فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

🗀 وصحّ اقتداء المقيم بالمسافر فى الوقت و بعده فإذا أقام المقيم إلى الإتمام لايقرأ ولايسجد للسهو فى الأصحّ؛ لأنّه كاللاحق...... (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

🗀 البحر الرائق : (۲/ ۱۳۵) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

(۲) وإذا أصبح أى بمنى صلى الفجر بها أى لوقتها المختار ، وهو زمان الإسفار وفى فتاوىٰ =

☆ عرفات جاتے وقت کوئی خاص چیز لے جانے کی ضرورت نہیں، صرف ایک زائد کپڑا کمر میں باندھ لیں تاکہ مزدلفہ میں نماز پڑھنے میں اور بچھا کر بیٹھنے میں سہولت ہو، اور ایک تھیلی لے لیں تاکہ واپسی میں مزدلفہ سے کنکریاں چن کر محفوظ کرنے میں سہولت ہو اور کچھ ضروری رقم ساتھ رکھیں تاکہ ضرورت کے وقت کام آئے۔

☆ عرفہ کا وقوف ۹/ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے، اس لئے زوال سے پہلے ہی سے پوری تیاری کرلیں تاکہ بعد میں وقت ضائع نہ ہو۔(۱)

☆ وقوف عرفات کے لئے نیت شرط نہیں لیکن مستحب ہے، اس لئے وقوف

= قاضی خان بغلس، فکأنّه قاسه علی فجر مزدلفة ، والأکثر علی الأوّل فهو الأفضل ، یمکث أی هنیهة و سویعة إلی أن تطلع الشمس أی تشرق علی ثبیر بفتح مثلثة وکسر موحدة : جبل بمنی محاذاة مسجد الخیف ، علی یسار السائر إلی عرفات ، فإذا طلعت أی الشمس توجّه إلی عرفات أی لیکون علی وقف السنة مع السکینة ...... والوقار ...... ملبّیًا ...... مهلّلاً مکبرًا ...... داعیًا ذاکرًا...... مصلّیًا علی النّبی صلی الله علیه وسلم ...... ، ولبّی ساعة فساعة ...... وإن راح قبل طلوع الفجر ...... أو قبل طلوع الشمس أو قبل أداء الفجر جاز أی حجه لا فعله لقوله وأساء ....
(إرشاد الساری : (ص: ۲۶۸) ، باب الخطبة ، فصل : فی الرواح من منی إلی عرفات ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۱۴۶ ، ۱۴۷) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فی التوجه من منی إلی عرفات ، ط: إدارة القرآن .

☜ البحر الرائق : (۲/۳۳۵ ، ۳۳۶) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

(۱) الرابع : الوقت ، أی الزمان وأوّله زوال الشمس یوم عرفة أی حقیقةً وحکمًا ...... وآخره طلوع الفجر الثانی ...... من یوم النحر . (إرشاد الساری : (ص: ۲۹۰) باب الوقوف بعرفات وأحکامه ، فصل : فی شرائط صحة الوقور ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۱۵۷) باب مناسک عرفات ، فصل : فی شرائط صحة الوقوف ، ط: إدارة القرآن .

☜ بدائع الصنائع: (۲/۱۲۵ ، ۱۲۶) کتاب الحج، فصل: وأمّا رکن الحج، فشیئان ، ط: سعید.

کی نیت کر کے وقوف کرنا بہتر ہے۔(۱)

☆وقوف کے لئے حیض ونفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے، ناپاکی کی حالت میں بھی عرفات کا وقوف ہو جاتا ہے۔(۲)

☆ آج کے دن جو لوگ مسجد نمرہ میں جا کر حکومت کی طرف سے مقرر کردہ امام کے پیچھے نمازیں پڑھیں گے وہ تو ظہر اور عصر دونوں نمازیں ظہر کے وقت میں ادا کریں گے۔ مگر جو حضرات اپنے اپنے خیموں میں اپنے اپنے اماموں کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں گے (یا خواتین انفرادی طور پر پڑھیں گی) ان کے لئے دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت میں (اذان اور اقامت کے ساتھ) پڑھنی ضروری ہیں، اگر ظہر کے وقت میں عصر کی نماز پڑھ لیں گے تو ان کی عصر کی نماز نہیں ہوگی۔

اس مسئلہ کا خاص خیال رکھیں، کیونکہ بہت سارے سلفی اور دوسرے مسلک کے لوگ منظّم طریقے سے سب ہی لوگوں کو ایک ہی وقت میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ جمع کر کے پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں، حنفی حضرات کو ان کی تلقین پر عمل کرنے کی

---

(۱) والقيام والنية فيه أى الوقوف ليست بشرط ولا واجب ، وفى الرد تحته:...... فكل من القيام والنية مستحب. (الدر مع الرد: (۵۰۶/۲) كتاب الحج، مطلب فى الرواح إلى عرفات، ط: سعيد)

🗀 لباب المناسک مع إرشاد السارى : (ص: ۲۹۰ ، ۲۹۲) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل فى شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۵۹ ، ۱۶۱) باب مناسک عرفات ، فصل : فى ركن الوقوف ، ط: إدارة القرآن.

(۲) الخامس: كينونته بعرفة فى وقته ...... سواء كان ناويًا ...... أولا ...... محدثًا أو جنبًا ، حائضًا أو نفساء .... (لباب المناسک مع إرشاد السارى : (ص: ۲۹۰) باب الوقوف بعرفة وأحكامه ، فصل : فى شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک: (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات، فصل: فى ركن الوقوف، ط: إدارة القرآن.

🗀 الدر مع الرد: (۵۰۶/۲ ، ۵۰۷) كتاب الحج ، مطلب فى الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد.

ہرگز اجازت نہیں ہے۔(۱)

☆ آج کل عرفات کی مسجد نمرہ میں ظہر اور عصر کی نماز پڑھانے والے امام مسافر ہوتے ہیں اور ظہر اور عصر کی نمازیں قصر پڑھاتے ہیں، لہٰذا جو حجاج آج کے دن مسافر ہیں وہ تو امام صاحب کے ساتھ ہی سلام پھیر دیں (جن حجاج کے ۷/ ذی الحجہ تک مکہ مکرمہ میں ۱۵/ دن ہوگئے وہ مقیم ہیں اور جن حجاج کے ۷/ ذی الحجہ تک پندرہ دن نہیں ہوئے وہ مسافر ہیں) اور جو حجاج مقیم ہیں وہ دونوں نمازوں میں امام صاحب کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی دو رکعتیں پوری کرلیں، اور بقیہ دو رکعتوں میں تھوڑی دیر کھڑے ہوکر رکوع کریں اور قیام کی حالت میں سورۂ فاتحہ یا کوئی سورت نہ پڑھیں۔(۲)

---

(۱) الخامس: الجماعة فيهما وهذا عند أبى حنيفة خلافًا لهما ، فلو صلى الظهر وحده والعصر مع الجماعة، أو بالعكس أو صلاهما وحده أى منفردًا فيهما لايجوز العصر قبل وقته أى عند أبى حنيفة...... ثم حكم الجماعة مع غير الإمام الأكبر أو نائبه كحكم المنفرد لقوله: السادس: الإمام الأعظم أو نائبه، فلو صلى بهم رجل بغير إذن الإمام أى وجمع بينهما لم يجز العصر. (إرشاد السارى: (ص: ۲۸۰، ۲۸۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: فى شرائط أداء الجمع، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۱۵۱، ۱۵۲) باب مناسک عرفات، فصل: فى شرائط جواز الجمع، ط: إدارة القرآن.

☜ الدر مع الرد: (۲/۵۰۵) كتاب الحج، مطلب: فى شروط الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: سعيد.

(۲) وإذا صلى المسافر بالمقيمين ركعتين سلّم وأتم المقيمون صلاتهم كذا فى الهداية ، وصاروا منفردين كالمسبوقين إلاَّ أنّهم لايقرؤن فى الأصحّ هكذا فى التبيين ، ويستحب للإمام أن يقولوا أتمّوا صلاتكم فإنّا قوم سفر كذا فى الهداية . (الهندية : (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر : فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

☜ وصحّ اقتداء المقيم بالمسافر فى الوقت و بعده فإذا أقام المقيم إلى الإتمام لايقرأ ولايسجد للسهو فى الأصحّ ؛ لأنّه كاللاحق .... (الدر مع الرد : (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

☜ البحر الرائق : (۲/۱۳۵) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

☆ جو لوگ عرفات میں زوال کے بعد آئیں ان کے لئے سورج غروب ہونے تک عرفات میں رہنا واجب ہے، اگر غروب سے پہلے عرفات کی حدود سے نکلیں گے تو دوبارہ عرفات میں واپس آنا لازم ہوگا ورنہ دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

اور جو لوگ ۹/ ذی الحجہ کو عرفات میں دن کے وقت حاضر نہ ہوسکیں اور دسویں کی رات میں آکر وقوف کریں تو تھوڑے سے وقت کے رہنے سے بھی یہ واجب ادا ہوجائے گا اور حج بھی ہوجائے گا لیکن زوال کے بعد سے غروب تک وقوف کا جو وقت ہوگا اس سے محروم رہیں گے۔(۲)

☆ وقوف عرفات کا پورا وقت، ذکر، تلبیہ، اور دیگر عبادات میں گزاریں۔(۳)

---

(۱) وأمّا قدر الواجب فيه إن وقف نهارًا فحد الوقوف من الزوال بل من حين وقف إلى أن تغيب الشمس و وقوف جزء من الليل ...... ، وإن جاوز قبل الغروب فعليه دم إمامًا كان أو غيره ...... ، وإن عاد قبله فدفع بعد الغروب فالصحيح أنّه يسقط . (غنية الناسک : (ص: ۱۵۹ ، ۱۶۰) باب مناسک عرفات ، فصل : فی رکن الوقوف وقدر الواجب فيه ، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۲۹۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

🗁 شامی : (۲/۵۰۸) كتاب الحج ، مطلب فی الرواح إلى عرفات، ط: سعيد .

(۲) (قوله: إن وقف نهارًا) أمّا إذا وقف ليلاً فلا واجب فی حقه حتى لو وقف ساعةً لايلزمه شيئ كما فی شرح اللباب ، نعم يكون تاركا واجب الوقوف نهارًا إلى الغروب . (شامی : (۲/۴۶۸) كتاب الحج ، مطلب فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد)

🗁 غنية الناسک: (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات ، فصل : فی رکن الوقوف و قدر الواجب فيه ، ط: إدارة القرآن.

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۲۹۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۳) فيقف راكبا وهو الأفضل...... مستقبل القبلة رافعًا يديه بسطًا...... مكبّرًا مهلّلاً ملبيًا حامدًا مصليًا على النّبى صلى الله عليه وسلم داعيًا أى بالدعوات المأثورة وغيرها ...... مستغفرًا لوالديه وأقاربه وأحبائه أى عمومًا وخصوصًا ، ولجميع المؤمنين والمؤمنات ...... ويجتهد فی الدعاء أى بالتضرع والإلحاح والإكثار والإستغفار ويقوّى الرجاء...... (إرشاد السارى: (ص: ۲۸۲، ۲۸۳) باب الوقوف بعرفة وأحكامه، فصل: فی صفة الوقوف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)=

البتہ جن لوگوں نے مسجد نمرہ کے امام کے ساتھ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی ہیں وہ اب کوئی نماز نہ پڑھیں، اور خیموں میں رہنے والے حضرات ظہر سے عصر کے درمیان جتنی چاہیں نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔(۱)

آج کے قیمتی لمحات زندگی کے سب سے قیمتی لمحات ہیں، سستی اور غفلت میں ہرگز ضائع نہ کریں۔(۲)

بعض اوقات غروب سے کافی پہلے ہی ''مکتب'' کے آدمی حاجیوں کو بسوں میں بٹھانا شروع کر دیتے ہیں، اس وقت آپ یہ دیکھیں کہ آپ کی بس عرفات کی حدود کے اندر ہے یا نہیں، اگر عرفات کے اندر ہے تو بس میں بیٹھنے میں کوئی قباحت نہیں ہوگی لیکن اس میں بھی ذکر واذکار اور دعا سے غافل نہیں ہونا چاہئے، اور اپنی سیٹوں پر بیٹھے بیٹھے دعا، استغفار، تلبیہ اور اذکار میں مشغول رہیں اور سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات سے نہ نکلیں ورنہ دم دینا لازم ہوگا، اور اگر بس

= غنیة الناسک: (ص: ۱۵۴) باب مناسک عرفات، فسل: فی صفة الوقوف، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۵۰۷) کتاب الحج، مطلب فی الرواح إلی عرفات، ط: سعید.

(۱) وکره نفل قصدًا ولو تحیة مسجد ...... بعد صلاة فجر و صلاة عصر ولو المجموعة بعرفة. (الدر المختار مع الرد: (۲/۳۷۴، ۳۷۵) کتاب الصلاة، ط: سعید)

ومنها ما بعد صلاة العصر قبل التغیر...... وبین صلاتی الجمع بعرفة ومزدلفة .... (الهندیة: (۱/۵۳) کتاب الصلاة، الباب الأوّل فی المواقیت وما یتّصل بها، الفصل الثالث: فی بیان الأوقات الّتی لاتجوز فیها الصلاة وتکره فیها، ط: رشیدیه)

البحر الرائق: (۱/۲۵۱، ۲۵۲) کتاب الصلاة، ط: سعید.

(۲) والوقوف مع الغفلة إلّا أنّه لیس فیه الإساءة؛ لأنّ رعک الغفلة خصلة مستحبة فکراهته تنزیهیة. (إرشاد الساری: (ص: ۲۹۴) باب الوقوف بعرفات وأحکامه، فصل: فی شرائط صحة الوقوف، وأمّا مکروهاته، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ۱۶۰، ۱۶۱) باب مناسک عرفات، فصل: فی رکن الوقوف و قدر الواجب فیه ......، ط: إدارة القرآن.

الهندیة: (۱/۲۲۹) کتاب المناسک، الباب الخامس: فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه.

عرفات کی حدود سے باہر ہے تو غروب سے پہلے عرفات سے باہر جانے کی وجہ سے دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

☆ غروب ہونے اور رات آجانے کے باوجود عرفات میں مغرب کی نماز ادا نہیں کی جائے گی بلکہ مزدلفہ میں جا کر مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی جائے گی۔(۲)

عرفات میں تلبیہ پڑھنا

عرفات میں بھی تلبیہ پڑھیں، لیکن زیادہ بلند آواز سے نہیں تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔(۳)

عرفات میں جانے کے لئے پاک ہونا شرط نہیں

عورت کے لئے جانے کے لئے حیض ونفاس سے پاک ہونا شرط نہیں ہے،

---

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم : ۱، على الصفحة السابقة، رقم : ۱۶۹.

(۲) وصلى العشائين بأذان وإقامة...... ولو صلى المغرب أو العشاء فى الطريق أو فى عرفات أعاده للحديث " الصلاة أمامك " فتوقتتا بالزمان والمكان والوقت، فالزمان ليلة النحر، والمكان مزدلفة والوقت وقت العشاء .... (الدر المختار : (۲/۵۰۹) كتاب الحج، ط: سعيد)

☐ الهندية: (۱/۲۳۰) كتاب المناسك، الباب الخامس: فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

☐ إرشاد السارى : (ص: ۳۰۴) باب أحكام المزدلفة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۳) ولايفرط فى الجهر بصوته أى فى التلبية بحيث يتعب نفسه، وأمّا الأدعية والأذكار فبالخفية أولىٰ .... (إرشاد السارى : (ص: ۲۸۳) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل : فى صفة الوقوف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسك : (ص: ۱۵۴) باب مناسك عرفات، فصل : فى صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن.

☐ الدر مع الرد : (۲/۵۰۷) كتاب الحج، مطلب فى الرواح إلى عرفات، قبيل : مطلب : الثناء على الكريم دعاء، ط: سعيد.

البتہ وہاں نماز نہیں پڑھے گی، تلبیہ، دعا اور ذکر و اذکار میں وقت گزارے گی۔ (۱)

عرفات میں جمع

☆ عرفات میں نویں تاریخ کو ظہر و عصر، ظہر کے وقت میں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ اکٹھی پڑھی جاتی ہیں ان کے جمع کرنے میں مقیم اور مسافر دونوں برابر ہیں خواہ مکہ مکرمہ سے باہر کے رہنے والے ہوں یا مکہ مکرمہ میں مقیم ہوں۔ (۲)

☆ جب امام مسجد نمرہ میں خطبہ سے فارغ ہو جائے تو مؤذن تکبیر کہے اور ظہر کی نماز پڑھائے، اس کے بعد پھر دوسری تکبیر کہنے کے بعد عصر کی نماز پڑھائے، دونوں نمازوں میں قراءت آہستہ پڑھے، زور سے نہ پڑھے۔ (۳)

---

(۱) ووقوف الحائض والجنب ولم يصل الصلاتين يجزيه ولايلزمه شيئ. (الهندية: (۱/۲۲۹) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۲/۵۰۶) كتاب الحج، مطلب فی الرواح إلى عرفات، ط: سعيد.

غنية الناسک: (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات، فصل: فی رکن الوقوف......، ط: إدارة القرآن.

(۲) وهذا الجمع سنة اتّفاقًا، وهو للنسک عندنا، فيستوی فيه المقيم والمسافر...... (غنية الناسک: (ص: ۱۵۱) باب مناسک عرفات، فصل: فی الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۲۷۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: فی الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

بدائع الصنائع: (۲/۱۵۲) كتاب الحج، فصل: وأمّا بيان سنن الحج و بيان الترتيب فی أفعاله، ط: سعيد.

(۳) فإذا فرغ أی المؤذن قام الإمام فخطب خطبتين قائمًا...... ثم يدعو اللّٰه تعالىٰ أی له ولعامة المسلمين وينزل ويقيم المؤذن، فيصلی بهم الإمام، أی لا غيره، الظهر، ثم يقيم فيصلی بهم العصر فی وقت الظهر، وهو المسمّى بجمع التقديم، والحاصل أنّه يصلّی بهم الظهر والعصر فی وقت واحد، وهو الظهر...... بأذان واحد وإقامتين...... ويسر الإمام وجوبًا القراءة فی الصلاتين أی على أصلهما عند الأربعة، ولا يجهر فيهما البتة. (إرشاد الساری: (ص: ۲۷۳، ۲۷۴) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: فی الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۵۰) باب مناسک عرفات، فصل: فی الجمع بين الصلاتين، ط: إدارة القرآن.

بدائع الصنائع: (۲/۱۵۲) كتاب الحج، فصل: وأمّا بيان سنن الحج وبيان الترتيب فی أفعاله، ط: سعيد.

نیز خطبہ ان نمازوں سے پہلے سنت ہے، شرط نہیں ہے۔(۱)

ظہر کے فرضوں کے بعد تکبیر تشریق تو کہہ لے لیکن سنت مؤکدہ یا نفل نہ پڑھے اور عصر کی نماز کے بعد بھی ظہر کے نفل یا سنت نہ پڑھے۔(۲)

نیز دونوں نمازوں کے درمیان اور کوئی کام کرنا، کھانا پینا وغیرہ مکروہ ہے۔(۳)

☆اگر امام مقیم ہو تو عرفہ میں دونوں نمازیں پوری پڑھائے اور مقتدی بھی پوری پڑھیں خواہ مقیم ہوں یا مسافر، اور اگر امام مسافر ہے تو قصر کرے اگر مقیم امام قصر کرے گا تو امام اور مقتدی دونوں کی نماز نہیں ہوگی۔(۴)

---

(۱) وأمّا سننه : فالغسل للوقوف ، والخطبتان ، وكونهما بعد الزوال قبل الصلاة ، .... (غنية الناسک: (ص: ۱۶۰) باب مناسک عرفات، فصل: فی رکن الوقوف ...... ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۲۹۲) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی شرائط صحة الوقوف ، وأمّا سننه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ الدر المختار مع الرد: (۲/۵۰۴) کتاب الحج ، مطلب فی الرواح إلی عرفات ، ط: سعید .

(۲،۳) ويكره للإمام والمأموم أن يتطوع بينهما ...... قال الشارح رحمه اللّٰه تعالىٰ : وأمّا ما ذكره فی الذخيرة، والمحيط ، والكافی ، بأنّه لا يتطوع بينهما غير سنة الظهر ، فغير صحيح ، وفی البحر : لا يصلی سنة الظهر البعدية وهو الصحيح . قال فی البدائع : لأنّ النّبی صلی اللّٰه عليه وسلم لم يتنفل قبلهما ولا بعدهما مع حرصه علی النوافل ، أو يشغل بشيئ آخر كأكل و شرب وكلام و غير ذلک سوی تكبير التشريق هنا . (غنية الناسک : (ص: ۱۵۰) باب مناسک عرفات ، فصل: فی الجمع بين الصلاتين ، ط: إدارة القرآن)

☜ شامی: (۲/۵۰۴) کتاب الحج، قبیل: مطلب: فی شروط الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: سعيد)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۲۷۵ ، ۲۷۶) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی الجمع بين الصلاتين بعرفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

(۴) ثم إن كان الإمام مقيمًا أتمّ الصلاة وأتمّ معه المسافرون أيضًا أی وكذا المقيمون ، وإن كان أی الإمام مسافرًا قصر بالتخفيف ، لكون القصر واجبًا علی المسافر ، فلو أتمّه أساء ، وأتمّ المقيمون أی بعد سلام الإمام إذ يحرم قيام المأموم قبل السلام ، فإذا سلم قال لهم أی لأجل المقيمين : أتمّوا صلاتكم يا أهل مكّة ...... فإنّا قوم سفر بفتح فسكون ...... والحاصل أنّ الإمام إن كان مقيمًا فلايجوز القصر للمسافرين والمقيمين، وإن كان مسافرًا فلايجوز القصر للمقيمين، ولايجوز للمقيم أی ولو كان إمامًا أن يقصر الصلاة أی لاختصاص القصر بالمسافر إجماعًا...... =

عرفات میں زوال کے بعد پہنچنا

☆ عرفات کے میدان میں زوال سے آفتاب غروب ہونے تک وقوف واجب ہے، اگر کوئی شخص اپنی غفلت اور سستی یا کسی عذر مثلا گاڑی نہ ملنے یا راستہ بھول جانے کی وجہ سے غروب سے کچھ قبل عرفات پہنچے اور غروب کے بعد میدان سے نکل جائے تو اس کا وقوف ہو جائے گا دم واجب نہیں ہوگا۔(۱)

عرفات میں ظہر اور عصر جمع کرنے کی شرط

☆ مسجد نمرہ کے امام کے ساتھ ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کرنا (اکٹھا کرنا) جائز ہے مگر اس کے لئے چند شرائط ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ: قصر صرف مسافر امام کرسکتا ہے، اگر امام مقیم ہے تو اس کو پوری نماز پڑھنی ہوگی، قصر کرنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۲)

☆ یہ بات مشہور ہے کہ مسجد نمرہ کے امام ریاض سے آتے ہیں اگر یہ بات

= ولا للمسافر أى يقتدى به أى بالمقيم إن قصر، أى لعدم صحة صلاته بالقصر .... (إرشاد السارى: (ص: ۲۷۶) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: فى الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۵۰) باب مناسک عرفات، فصل: فى الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: إدارة القرآن.

شامي: (۲/۵۰۵) كتاب الحج، مطلب: فى شروط الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: سعيد.

(۱) وأمّا قدر الواجب فيه إن وقف نهارًا فحد الوقوف من الزوال بل من حين وقف إلى أن تغيب الشمس، و وقوف جزء من الليل،...... وإن وقف ليلاً فلا واجب فيه. (غنية الناسک: (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات وأحكامه، فصل: فى ركن الوقوف وقدر الواجب فيه، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى: (ص: ۲۹۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: فى شرائط صحة الوقوف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

شامي: (۲/۴۶۸) كتاب الحج، مطلب فى فروض الحج و واجباته، ط: سعيد.

(۲) انظر الى الحاشية رقم: ۴، فى الصفحة رقم: ۱۷۳. (ثم إن كان الإمام مقيمًا أتمّ الصلاة).

درست ہے تو حنفیوں کے لئے ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا صحیح ہوگا اور اگر امام مقیم ہونے کے باوجود قصر کرتے ہیں تو ان کی اقتداء میں مسافر حنفی حاجیوں کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۱)

☆عرفات میں ظہر اور عصر جمع کرنے کے لئے امام اکبر کے ساتھ جو مسجد نمرہ میں ظہر وعصر کی نماز پڑھاتا ہے اس جماعت میں شرکت شرط ہے لہذا جو لوگ مسجد نمرہ کی ظہر وعصر کی دونوں نمازوں یا کسی ایک کی جماعت میں شریک نہ ہوں ان کے لئے ظہر وعصر کو اپنے اپنے وقت پر پڑھنا لازم ہے، خواہ جماعت کرائیں یا اکیلے اکیلے نماز پڑھیں ان کے لئے ظہر وعصر کو جمع کرنا جائز نہیں۔(۲)

عرفات میں غروب کے بعد پہنچا

☆عرفات کے میدان میں گاڑی نہ ملنے، یا راستہ بھول جانے کی وجہ سے کوئی شخص نویں ذی الحجہ کے غروب تک بھی نہ پہنچ سکے اور غروب کے بعد دسویں کی صبح صادق سے پہلے بھی پہنچ جائے تو فرض وقوف ادا ہو جائے گا اور عذر کی وجہ سے نویں ذی الحجہ کی غروب تک واجب وقوف نہ کرنے کی وجہ سے دم دینا لازم نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم:۴، فی الصفحة رقم: ۱۷۳. (ثم إن كان الإمام مقيمًا أتمّ الصلاة).

(۲) الخامس : الجماعة فيهما وهذا عند أبی حنيفة خلافًا لهما ، فلو صلی الظهر وحده والعصر مع الجماعة ، أو بالعكس أو صلاهما وحده أی منفردًا فيهما لايجوز العصر قبل وقته أی عند أبی حنيفة...... ثم حكم الجماعة مع غير الإمام الأكبر أو نائبه كحكم المنفرد لقوله : السادس : الإمام الأعظم أو نائبه ، فلو صلی بهم رجل بغير إذن الإمام أی وجمع بينهما لم يجز العصر . (إرشاد الساری: (ص: ۲۸۰ ، ۲۸۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی شرائط أداء الجمع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۵۱ ، ۱۵۲) باب مناسک عرفات ، فصل : فی شرائط جواز الجمع ، ط: إدارة القرآن.

🗀 الدر مع الرد: (۵۰۵/۲) كتاب الحج، مطلب: فی شروط الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: سعيد.

(۳) انظر الحاشية السابقة ، رقم: ۱ ، علی الصفحة السابقة ، رقم : ۱۷۴ .

اور اگر اپنی غفلت یا مخلوق کی طرف سے عذر کی وجہ سے تاخیر ہوئی تو بھی دم واجب نہیں ہوگا۔

☆ اگر کسی شخص کو کسی مجبوری کی وجہ سے نویں ذی الحجہ کی زوال سے مغرب تک وقوف عرفہ کا موقع نہیں ملا تو وہ غروب آفتاب کے بعد دسویں ذی الحجہ کی رات میں صبح صادق سے پہلے پہلے بھی وقوف کرے تو فرض ادا ہو جائے گا۔(۱)

عرفات میں قصر ہے یا نہیں

عرفات میں قصر صرف مسافر کے لئے ہے مقیم پوری نماز پڑھے گا، سعودی حکومت حنبلی ہے، ان کے نزدیک ہر حال میں قصر ہے، امام خواہ مقیم ہو یا مسافر، قصر ہی کرے گا لیکن ہمارے نزدیک فرق ہے، اگر مسافر ہے یعنی ۷/ذی الحجہ تک مکہ مکرمہ میں پندرہ دن مکمل نہیں ہوئے تو منی عرفات اور مزدلفہ میں مسافر ہوگا، اکیلا فرض پڑھ رہا ہے یا امام بن کر پڑھا رہا ہے ان دونوں صورتوں میں قصر کرے گا، اور اگر ۷/ذی الحجہ تک مکہ مکرمہ میں پندرہ دن ہو چکے ہیں تو مقیم ہے، منی، عرفات اور مزدلفہ میں پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

---

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، على الصفحة السابقة، رقم: ۱۷۴.

(۲) ذكر فى المناسك أنّ الحاج إذا دخل أيّام العشر مكّة، ونوى الإقامة خمسة عشر يومًا، أو دخل قبل أيّام العشر لكن بقى إلى يوم التروية أقلّ من خمسة عشر ونوى الإقامة لايصح؛ لأنّه لا بدّ له من الخروج إلى عرفات، فلايتحقق منه نية الإقامة خمسة عشر يومًا...... هذا، وأصل المسئلة على ما فى المتون وعلى ماصرّح به قاضى خان: من أنّ الكوفى إذا نوى الإقامة بمكّة ومنى خمسة عشر يومًا، لم يصر مقيمًا؛ لأنّه لم ينو الإقامة فى أحدهما خمسة عشر يومًا، فمفهوم هذه المسئلة أنّه لو نوى فى إحداهما خمسة عشر يومًا صار مقيمًا، فحينئذٍ المسافر إذا دخل مكة، واستوطن بها أو أراد الإقامة فيها شهرًا مثلاً، فلا شك أنّه يصير مقيمًا ولايضرّه حينئذٍ خروجه إلى منى و عرفات، ولا تنتقض إقامته. (إرشاد السارى: (ص: ۲۷۶، ۲۷۸) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: فى الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

الهندية: (۱/۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر: فى صلاة المسافر، ط: رشيديه. =

عرفات میں کب تک رہے

میدان عرفات میں غروب آفتاب تک رہنا واجب ہے، اگر سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات سے واپس چلا گیا اور حدود سے نکل گیا اور دوبارہ عرفات کی حدود میں واپس نہیں آیا تو ایک دم دینا لازم ہوگا۔

اور اگر دوبارہ عرفات کی حدود میں واپس آ گیا اور غروب آفتاب کے بعد نکلا تو اس صورت میں دم ساقط ہوجائے گا۔(۱)

عرفات میں کیا پڑھے

ایک روایت میں آیا ہے کہ جو مسلمان میدان عرفات میں زوال کے بعد وقوف کرے اور قبلہ رخ ہوکر سو مرتبہ پڑھے:

لاَ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَه، لَا شَـرِيْكَ لَـه، لَـهُ الْـمُلْكُ وَلَـهُ الْـحَـمْـدُ وَهُـوَ عَـلٰـى كُـلِّ شَـىْءٍ قَـدِيْـرٌ

پھر سو مرتبہ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد" پوری سورت۔

= الدر مع الرد : (۲/۱۲٦) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

انطر الحاشية السابقة ، رقم : ۲ ، ۴ ، ۵ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ۲۳ ۳ أيضًا.

(۱) وأمّا قدر الواجب فيه إن وقف نهارًا فحد الوقوف من الزوال بل من حين وقف إلى أن تغيب الشمس و وقوف جزء من الليل ...... ، فإذا وقف نهارًا و دفع قبل الغروب ، فإن جاوز حدود عرفة بعد الغروب مع الإمام أو قبله فلا شيئ عليه ، إن جاوز قبل الغروب فعليه دم إمامًا كان أو غيره......، فإن لم يعد أو عاد بعد الغروب لايسقط عنها الدم فى ظاهر الرواية وعليه الجمهور ، وإن عاد قبله فدفع بعد الغروب فالصحيح أنّه يسقط . (غنية الناسك : (ص: ۱۵۹ ، ۱٦۰) باب مناسك عرفات ، فصل : فى ركن الوقوف وقدر الواجب فيه ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۲۹۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فى شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامى : (۲/۵۰۸) كتاب الحج ، مطلب فى الرواح إلى عرفات، ط: سعيد .

پھر سو مرتبہ نماز والا درود شریف (درود ابراہیمی) پڑھے۔

تو باری تعالیٰ فرماتے ہیں ''میرے فرشتو! کیا جزاء ہے ہر اس بندے کی کہ جس نے میری تسبیح وتہلیل کی اور بڑائی وعظمت کی اور ثناء کی، اور میرے نبی پر درود بھیجا، میں نے اس کو بخش دیا اور اس کی شفاعت کو اس کے نفس کے بارے میں قبول کیا، اور اگر میرا بندہ اہل موقف کی بھی شفاعت کرے گا تو قبول کروں گا، اور جو دعا چاہے مانگے۔(۱)

عرفات میں کیا تصور ہونا چاہئے

عرفات کے میدان میں حجاج کرام کی کثرت کو دیکھ کر میدان حشر کے دن کا تصور کرے کہ یہ اس کا نمونہ ہے، اور اپنی دینی حالت درست کرنے کی فکر میں لگا رہے، اپنی ہر عبادت اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم سے قبول ہونے کی پکی امید رکھے، اللہ تعالیٰ کی ذات سے یہ امید رکھے کہ جب دنیا میں اس نے اپنے مکان کی زیارت نصیب فرمائی ہے اور وقوف عرفہ کی سعادت بخشی ہے تو آخرت میں بھی اپنے دیدار سے محروم نہیں فرمائے گا، ہر مقام پر اس یقین کے ساتھ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ سننے والا قبول کرنے والا ہے، وہ بڑا کریم ہے اور اس کے کرم کا ہر شخص کو امیدوار رہنا

(۱) وأخرج البيهقي في '' شعب الإيمان '' عن جابر بن عبد الله قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ما من مسلم يقف عشية عرفة بالموقف فيستقبل القبلة بوجهه ثم يقول : لا إلٰه إلّا اللّٰه وحده لا شريك له ، له الملك ، وله الحمد ، وهو علىٰ كل شيئ قدير ، مئة مرة ، ثم يقرأ ، قل هو اللّٰه أحد ، مئة مرّة ، ثم يقول : اللّٰهم صل على محمد و على آل محمد كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد وعلينا معهم ، مئة مرّة ، إلّا قال اللّٰه تعالىٰ : يا ملائكتي ، ماجزاء عبدي هٰذا ، سبّحني ، وهلّلني ، وكبّرني ، وعظمني ، وعرفني وأثنى عليّ ، وصلى على نبيّي ، أشهدوا يا ملائكتي ، أنّي قد غفرت له ، وشفعته في نفسه ، ولو سألني عبدي لشفعته في أهل الموقف . (إرشاد الساري : (ص: ۲۸۴ ، ۲۸۵) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل : في شرائط الجمع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

مجموعة رسائل ابن عابدين: (۲/ ۳۵۱) بغية الناسك في أدعية المناسك، ط: عالم الكتب)

چاہئے۔(۱)

مگر اس امید میں گھمنڈ کا شائبہ ہرگز نہ آئے بلکہ اپنے گناہوں سے ڈرتا رہے اور اپنے اعمال کے قصور کی وجہ سے اسی کا مستحق سمجھے کہ قابل قبول نہیں ہیں۔

''حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عقلمند شخص وہ ہے جو اپنے نفس سے حساب کرتا رہے اور آخرت کے لئے عمل کرتا رہے، اور عاجز و بے وقوف ہے وہ شخص جو اپنے نفس کو خواہشوں کی طرف لگائے اور اپنی آرزؤں کے پورا ہونے کی امیدیں باندھے رہے''۔(۲)

لیکن اس سب کے باوجود اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کا امیدوار بھی رہنا چاہئے کہ ان کا فضل و کرم ہمارے گناہوں سے کہیں زیادہ ہے۔

''عرفات'' نام رکھنے کی وجہ

''میدان عرفات'' کو عرفات اس لیے کہتے ہیں کہ عرفہ کے معنی پہچاننے کے ہیں، حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء علیہا السلام جنت سے زمین پر اترے تو دونوں ایک دوسرے سے دور تھے، بالآخر اس میدان میں پہنچ کر انہوں نے ایک

---

(۱) ویجتهد بالدعاء أی بالتضرّع والإلحاح والإكثار والإستغفار ،و يقوّی الرجاء أی بغلبة الظّن لرجاء الإجابة وقبول الحجّ . (إرشاد الساری : (ص: ۲۸۳) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی صفة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص ۱۵۴) باب مناسک عرفات، فصل: فی صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن.

شامی : (۲/۵۰۷) كتاب الحج ، قبيل مطلب : الثناء الكريم دعاء ، ط: سعيد .

(۲) عن أبی يعلی شداد بن أوس قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : الكيس من دان نفسه و عمل لما بعد الموت ، والعاجز من أتبع نفسه هواها ثم تمنّى على الله . (سنن ابن ماجه : (ص: ۳۱۴) أبواب الزهد ، باب ذكر الموت والاستعداد له ، ط: قديمی)

جامع الترمذی : (۲/۵۲۴) أبوب صفة القيامة ، باب ، ط: رحمانيه .

مسند أحمد بن حنبل : (۴/۱۲۴) رقم الحديث : ۱۷۱۶۴ ، حديث شداد ابن أوس رضی الله عنه ، ط: مؤسّسة قرطبة .

دوسرے کو پہچانا اسی مناسبت سے اس جگہ کو ''عرفات'' کہتے ہیں۔

دوسری وجہ یہ کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حج کے احکام سکھا دیئے، اور یہاں آ کر پوچھا ''**ھل عرفت؟**'' کیا آپ نے متعلقہ احکام کو پہچان لیا؟ آپ علیہ السلام نے ''ہاں'' میں جواب دیا، اس لئے اس میدان کو ''عرفات'' کہتے ہیں۔

ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہاں پر لوگ اپنے اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے توبہ کرتے ہیں، اس لئے اس کو ''عرفات'' کہا جاتا ہے۔(۱)

عضو پر رومال یا ٹیشو لپیٹنا

''رومال عضو پر لپیٹنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۳۶۶)

عضو ٹوٹ گیا

اگر احرام کے دوران کوئی عضو ٹوٹ جائے تو اس کو باندھنا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) وسميت عرفات بهٰذا الإسم ، إمّا لأنّها وصفت لإبراهيم عليه الصلاة والسلام، فلما بصرها عرفها، أو لأنّ جبرئيل عليه السلام حين كان يدور به في المشاعر أراه إيّاه، فقال: عرفت؟ أو لأنّ آدم عليه الصلاة والسلام هبط من الجنّة بأرض الهند، وحواء بجدة فالتقيا ثمة، فتعارفا، أو لأنّ النّاس يتعارفون بها، أو لأنّ إبراهيم عليه الصلاة والسلام عرف حقيقة رؤياه في ذبح ولده ثمة، أو لأنّ الخلق يعترفون بذنوبهم، أو لأنّ فيها جبالا، والجبال هي الأعراف، وكل عال فهو عرف. (عمدة القاری شرح صحیح البخاری: ۱۰/۶، كتاب الحج، باب الوقوف بعرفة، ط: ادار الكتب العلمية، بيروت)

☜ البحر العميق : (۳/۱۵۰۰) الباب الحادی عشر : في الخروج من مكّة إلى منى ثم عرفة ، فصل : الوقوف بعرفة ، ط: مؤسسة الريّان المكتبة المكيّة .

☜ الدر المختار مع الرد: (۲/۴۶۷) كتاب الحج، مطلب في فروض الحج و واجباته، ط: سعيد.

(۲) وجبر المكسور و تعصيبه بخرقة ، وكذا اتغطيته إذا لم يكن رأسه و وجهه . (غنية الناسک: (ص: ۹۲) باب الإحرام ، فصل : في مباحات الإحرام ،ط : إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری: (ص: ۱۷۳) باب الإحرام، فصل: في مباحاته، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☜ الدر مع الرد : (۲/۴۹۱) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام ، قبيل : مطلب في حديث ''أفضل الحج العج والثج'' ، ط: سعيد.

عطر کی دکان میں بیٹھنا

احرام کی حالت میں عطر کی دکان میں بیٹھنا اور دوکاندار کے ساتھ مصافحہ کرنا جائز ہے، بشرطیکہ اس سے مُحرِم کے بدن پر خوشبو کی ذات یعنی عطر وغیرہ نہ لگے، اور اگر عطر وغیرہ اس کو لگ جائے تو زیادہ لگنے سے دم اور معمولی مقدار میں لگ جائے تو صدقہ واجب ہوگا۔(۱)

عطر والے کی دوکان

احرام کی حالت میں عطر والے کی دکان میں بیٹھنا منع نہیں، البتہ عطر سونگھنے کی نیت سے بیٹھنا مکروہ ہے، لیکن اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

عمرہ

''عمرہ'' کا معنی عربی لغت میں ہے: کسی آباد جگہ کا ارادہ کرنا۔

اور شریعت کی زبان میں عمرہ کہتے ہیں: حل یا میقات سے یا میقات سے پہلے اپنے گھر یا ائیر پورٹ سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی

(۱، ۲) وشم الطيب ومسه إن لم يلتزق ، وشم الريحان والثمار الطيبة وكل نبات له رائحة طيبة ، والجلوس فى دكان عطار لاشتمام الرائحة .... (إرشاد السارى : (ص: ۱۷۰) باب الإحرام ، فصل : فى مكروهاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل فى مكروهات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

بدائع الصنائع : (۱۹۱/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا الّذى يرجع إلى الطيب ، ط: سعيد .

ولو مس طيبًا فلزق به مقدار عضو كامل وجب الدم سواء قصد التطيب أو لم يقصد، وإن كان أقلّ من ذلک فصدقة، وإن لم يلزق به فلا شيئ عليه. (الهندية: (۲۴۱/۱) كتاب المناسک، الباب الثامن: فى الجنايات، الفصل الأوّل: فيما يجب بالتطيب والتدهّن، ط: رشيديه)

شامى : (۵۴۶/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

إرشاد السارى : (ص: ۴۴۱ ، ۴۴۲ ، ۴۴۳) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى : فى الطيب ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

کرنا، عمرہ کو حج اصغر بھی کہتے ہیں۔(۱)

عمرہ ادا کیا حیض کی حالت میں

''حیض کی حالت میں عمرہ ادا کرنے کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۴۶/۲)

عمرہ افضل ہے یا طواف

''طواف افضل ہے یا عمرہ؟'' عنوان کو دیکھیں۔ (۵۱/۳)

عمرہ اور حج میں فرق

☆عمرہ سنت یا واجب ہونے کی شرائط حج کی مانند ہیں، اور اس کے احرام کے احکام بھی حج کے احرام کی مانند ہیں، جو چیزیں حج کے احرام میں حرام، مکروہ، مسنون اور مباح ہیں وہی عمرہ کے احرام میں بھی حرام، مکروہ، مسنون اور مباح ہیں، البتہ حج اور عمرہ میں ان امور میں فرق ہے۔

① حج کے لئے ایک خاص وقت معین ہے، عمرہ کے لئے خاص وقت متعین نہیں، صرف پانچ دن یعنی ۹/ ذی الحجہ سے ۱۳/ ذی الحجہ کے علاوہ باقی پورے سال عمرہ کرنا درست ہے، اور ۹/ ذی الحجہ سے ۱۳/ ذی الحجہ تک عمرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

---

(۱) والعمرة في اللغة : الزيارة ، يقال اعتمر فهو معتمر أي زار و قصد ، وقيل : إنّها مشقة من عمارة المسجد الحرام ، وفي الشرع : العمرة زيارة البيت الحرام بشروط مخصوصة ، ذكرت في كتب الفقه . (عمدة القاري شرح صحيح البخاري : (۱۰/ ۱۵۱) أبوب العمرة ، وجوب العمرة وفضلها ، ط: دار الكتب العلمية)

🗁 فتح الباري بشرح صحيح البخاري: (۳/ ۸۰۱) كتاب العمرة، باب العمرة، وجوب العمرة وفضلها، ط: مكتبة الرشد.

🗁 الهندية: (۱/ ۲۳۷) كتاب المناسک : الباب السادس : في العمرة ، ط: رشيديه .

🗁 العمرة وتسمّى الحج الأصغر...... (غنية الناسک: (ص: ۱۹٦) باب العمرة، ط: إدارة القرآن.

🗁 إرشاد الساري : (ص: ٦٥٢) باب العمرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

② حج فرض ہے، عمرہ فرض نہیں۔

③ حج فوت ہوجاتا ہے، عمرہ فوت نہیں ہوتا۔

④ حج میں وقوف عرفہ، وقوف مزدلفہ، نمازوں کا اکٹھا پڑھنا اور خطبہ ہے، عمرہ میں یہ چیزیں نہیں ہیں۔

⑤ حج میں طواف قدوم اور طواف وداع ہوتا ہے، عمرہ میں یہ دونوں نہیں ہوتے۔

⑥ عمرہ فاسد کرنے سے یا جنابت کی حالت میں طواف کرنے سے بکری ذبح کرنی کافی ہے اور حج میں کافی نہیں۔

⑦ آفاقی کے علاوہ باقی تمام لوگوں کے لئے عمرہ کی میقات ''حل'' ہے، مکہ والے حج کا احرام حرم شریف میں باندھتے ہیں، اور آفاقی جب میقات سے باہر سے آئے، اور عمرہ کا ارادہ ہو تو اپنی میقات سے احرام باندھ کر آئے۔

⑧ عمرہ میں طواف شروع کرتے وقت تلبیہ بند کیا جاتا ہے اور حج میں جمرہ عقبہ یعنی بڑے شیطان کی رمی شروع کرتے وقت تلبیہ موقوف کیا جاتا ہے۔(۱)

---

(۱) وهی لاتخالف الحج إلّا فی أمور ، الأوّل منها : أنّها ليست بفرض ، الثانی : أنّه ليس لها وقت معين ، بل جميع السنة وقت لها ...... الثالث : أنّها لاتفوت ، الرابع : ليس فيها وقوف بعرفة ولا مزدلفة ولا رمی ولا جمع ولا خطبة ، الخامس : ليس لها طواف القدوم ، السادس : لايجب بعدها طواف الصدر ، السابع : لاتجب بدنة بإفسادها ، بل تجب شاة ، الثامن : عدم وجوب البدنة بطوافها جنبًا أو حائضًا أو نفساء ، التاسع : أنّ ميقاتها الحل لجميع النّاس بخلاف الحج ، فإنّ ميقاته لأهل مكّة الحرم ، العاشر : أنّه يقطع التلبية عند الشروع فی طوافها ، الحادی عشر : لامدخل للصدقة بالجناية فی طوافها . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۶۵۳ ، ۶۵۴) باب العمرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة وتسمّى الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن .

كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (۲۸۷/۱ ، ۲۸۸) كتاب الحج ، مبحث العمرة ، واجباتها ، وسننها ، ومفسداتها ، ط: دار الفكر .

عمرہ ایک نظر میں

عمرہ حج اصغر یعنی چھوٹا حج ہے، جو حج کے پانچ دن ۹ رذی الحجہ سے ۱۳ رذی الحجہ کے علاوہ باقی ہر مہینہ ہر دن ہر رات ہوسکتا ہے، اس کے لئے کوئی مہینہ، کوئی تاریخ اور کوئی دن مقرر نہیں ہے، جب اور جس وقت چاہیں آفاقی میقات یا میقات سے پہلے سے اور میقات کے اندر رہنے والے حدود حرم سے باہر ''حل'' سے احرام باندھیں، اور احرام کے محرمات اور مکروہات سے بچیں، اور مکہ مکرمہ میں انہی آداب واحترام کو ملحوظ رکھ کر مسجد حرام میں ''باب السلامُ'' یا ''باب العمرۃ'' سے یا جس گیٹ سے بھی موقع ہو داخل ہوں، اور اضطباع یعنی صرف مرد حضرات احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال کر طواف کریں، اور جب پہلی بار حجر اسود کے برابر آئیں، تو حجر اسود سے معمولی بائیں جانب کھڑے ہو کر طواف کرنے کی نیت کریں پھر اس کے بعد بالکل حجر اسود کے برابر میں آجائیں، اور حجر اسود کے سامنے مکمل کھڑے ہو کر دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں تک اٹھاتے ہوئے ''بِسْمِ اللّٰهِ أَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ'' کہیں پھر اس کے بعد حجر اسود کا استلام کریں یعنی دونوں ہاتھوں کو حجر اسود کے برابر اٹھائیں اور ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف ہوں اور ہاتھ کی پیٹھ اپنے سینے کی طرف اور یہ کہے ''أَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰي رَسُوْلِ اللّٰهِ'' اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے سرے کو چوم لے پھر دائیں طرف مُڑ کر بیت اللہ کو بائیں جانب لے کر طواف شروع کرے، اور جب پہلی بار طواف کرنے کے لئے حجر اسود کے برابر کھڑا ہو تو جو تلبیہ احرام باندھتے وقت شروع کیا تھا وہ بند کردے، اور صرف مرد حضرات اگر بھیڑ نہ ہو اور چلنے میں کوئی دشواری نہ ہو تو طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کریں یعنی اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا تیزی سے چلیں، اور اگر ہجوم زیادہ ہے اور رمل کرنے میں دشواری ہے تو جیسے موقع ہو طواف کرے، اور ہر چکر مکمل ہونے کے بعد حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر استلام کرے پھر دوسرا چکر شروع کرے، اس طرح

سات چکر مکمل ہونے کے بعد آٹھویں دفعہ بھی حجر اسود کا استلام کرے اور طواف مکمل ہونے کے بعد اگر جگہ ملے تو ملتزم میں دعا کرے پھر اس کے بعد مقام ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے لے دو رکعت نماز پڑھے اور اگر یہاں جگہ نہیں تو حرم میں جہاں کہیں بھی جگہ ملے پڑھے پھر اس کے بعد دعا کرے، اور زم زم بھی پیئے اللہ سے دعا کرے، پھر اس کے بعد نویں دفعہ حجر اسود کا استلام کرنے کے بعد آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق باب الصفا سے صفا کی طرف آئے، اور اگر کسی دوسرے دروازے سے جائے تو یہ بھی جائز ہے (باب الصفا حجر اسود کی سمت پر ہے) پھر صفا پر اتنا چڑھے کہ بیت اللہ شریف بھی نظر آ سکے اوپر چڑھتے وقت یہ پڑھے "أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ" موجودہ زمانے میں چند ستون ہیں ان میں سے مغربی ستون کے قریب سے کعبۃ اللہ واضح طور پر نظر آتا ہے، پھر قبلہ رخ کھڑا ہو کر سعی کی نیت اس طرح کرے کہ "یا اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے صفا مروہ کے درمیان سات چکر سعی کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان اور قبول فرمائیں" (نیت زبان سے یا دل میں کسی بھی زبان میں کرسکتا ہے، عربی زبان میں نیت کرنا ضروری نہیں) اور یہ نیت دل میں کرنا کافی ہے مگر زبان سے بھی کہنا افضل ہے، نیت کے وقت ہاتھ نہ اٹھائے۔

☆ پھر دونوں ہاتھوں کو اس طرح اٹھائے جیسے دعا میں اٹھائے جاتے ہیں، نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے وقت جس طرح ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں، اس طرح نہ اٹھائے جیسے بہت سے ناواقف لوگ اٹھاتے ہیں، یہ درست نہیں اور بیت اللہ شریف کی طرف ہاتھ سے اشارہ بھی نہ کرے۔

☆ پھر بلند آواز میں تین مرتبہ "أَللّٰهُ أَكْبَرُ أَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ" پڑھے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ أَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ.

اس کے بعد اللہ تعالی کی حمد وثنا کرے اور یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

اس کے بعد آہستہ آواز سے درود شریف پڑھے، پھر اپنے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے خوب خشوع وخضوع سے دعا مانگے، کیونکہ یہ دعا قبول ہونے کی مقدس جگہ ہے، اور جو چاہے دعا مانگے اور دعا مانگنا سعی کے آداب میں سے ہے۔

☆ اس کے بعد سعی شروع کردے، سعی کے دوران اضطباع نہ کرے، بلکہ مونڈھا ڈھکے ہونے کی حالت میں سعی کرے اور ذکر اور دعا مانگتے ہوئے صفا سے مروہ کی طرف چلے یا چوتھا کلمہ پڑھتا رہے۔

☆ تھوڑی دور چلنے کے بعد جب صفا اور مروہ کے درمیان وہ جگہ آنے لگے، جہاں دیوار اور چھت پر صرف ہرے رنگ کی ٹیوب لائٹ کی پٹی لگی ہوئی ہے اور بقدر چھے ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جائے تو صرف مرد حضرات درمیانی چال سے دوڑنا شروع کریں اور دوسری طرف سبز ٹیوب لائٹ کی پٹی کے بعد بھی چھے ہاتھ تک دوڑتا رہے، پھر اپنی چال چلنے لگے۔

☆ تیز دوڑنا مسنون نہیں ہے، بلکہ متوسط طریقہ سے اتنا دوڑنا چاہیئے کہ رمل سے زیادہ اور بہت تیز دوڑنے سے کم رفتار ہو، بعض لوگ تمام سعی میں جھپٹ کر چلتے ہیں اور بعض سبز ستونوں کے درمیان بہت تیزی سے دوڑتے ہیں، یہ دونوں باتیں غلط اور بری ہیں، لیکن اس سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوگا۔

☆ سبز لائٹوں کے درمیان درمیانی چال سے دوڑنا صرف مردوں کے لئے ہے، دیکھا گیا ہے کہ عورتیں بھی دوڑنے لگتی ہیں، یہ صحیح نہیں ہے۔

☆ سبز لائٹوں کے درمیان رسول اللہ ﷺ سے یہ دعا منقول ہے اس کے علاوہ جو بھی دعا چاہے مانگے، کیونکہ یہ دعا قبول ہونے کی مقدس جگہ ہے، دعا یہ ہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّکَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَکْرَمُ.

☆ جب دونوں سبز لائٹوں کی پٹیوں سے نکل جائے تو اس کے بعد مروہ تک کی مسافت اپنی چال اور میانہ روی سے چل کر پوری کرے، یہاں تک کہ مروہ پہنچ جائے اور کشادہ جگہ پر رک جائے، ذرا دائیں جانب کو مائل ہو کر اندازہ سے بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے، پھر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر جس طرح صفا پر ذکر اور دعا کی تھی یہاں پر بھی کرے، یہاں بھی دعا قبول ہوتی ہے، یہ صفا سے مروہ تک ایک ''چکر'' ہو گیا، اس کے بعد مروہ پھر صفا کی طرف چلے اور دونوں ہری لائٹوں کی پٹیوں کے درمیان پہلے کی طرح مرد دوڑ کر چلیں اور وہی دعا پڑھیں، پھر صفا پر پہنچ کر اسی طرح ہاتھ اٹھا کر دعا اور ذکر کرے جیسے شروع میں کیا تھا، البتہ نیت دوبارہ نہ کرے، کیونکہ نیت شروع میں ایک دفعہ کی جاتی ہے، یہ مروہ سے صفا تک دو ''چکر'' ہو گئے، اس طرح سات چکر کرے۔

☆ پھر سعی کے سات ''چکر'' مکمل ہونے کے بعد اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو حلق یا قصر سے پہلے حرام میں آکر دو رکعت نفل نماز پڑھے۔ پھر دکان یا قیام گاہ پر مرد حضرات بال منڈوا کر یا ایک پور تک کٹوا کر حلال ہو جائے اور احرام کے کپڑے بدل کر عام کپڑے پہن لے، احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں اور عمرہ مکمل ہو گیا۔

اور خواتین سر کا حلق نہ کریں بلکہ صرف قصر کریں اور قصر یعنی بال کاٹنے کی صورت یہ ہے کہ سر کے سب بال اکٹھے کر کے آخر کے بال مٹھی میں پکڑے جو دو چار بال کچھ لمبے ہوں ان کو پہلے کاٹ کر نکال دے، پھر اس کے بعد تقریبا انگلی کے ایک پور کے برابر قینچی سے چاہے عورت خود ہی کاٹ لے یا اس کا شوہر یا ایک عورت دوسری عورت کے بال کاٹ دے، لیکن کسی غیر محرم سے نہ کٹوائے اور نہ مسجد میں بال گرائے بلکہ اپنے کمرہ میں یا مروہ کے باہر بال کاٹنے کی جگہ پر کاٹے، اور حرم کی حدود میں بال کاٹنا ضروری ہے، بال کاٹنے کے بعد عمرہ کا عمل مکمل ہو گیا۔

عمرہ بار بار کرنا

آفاقی کے لئے بار بار عمرہ کرنا جائز ہے، اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔(۱)

عمرہ بدل

عمرہ کیلئے کسی دوسرے شخص کو بھیجا جا سکتا ہے، وہ عمرہ کرے اور ثواب بھیجنے والے کو پہنچائے۔

احرام باندھنے کے لئے جعرانہ یا تنعیم جانے کا کرایہ لے سکتا ہے، لیکن عمرہ کا بدل یا عوض نہیں لے سکتا۔(۲)

''حج بدل'' ہوتا ہے، ''عمرہ بدل'' نہیں ہوتا، البتہ عمرہ کرکے اس کا ثواب کسی کو بخشنا چاہیں تو بخش سکتے ہیں، اس میں نیت اپنی طرف سے کریں اور عمرہ کے افعال

---

(۱) وهٰذا المتمتّع آفاقی غیر ممنوع من العمرة، فجاز له تکرارها؛ لأنّها عبادة مستقلّة أیضًا کالطواف...... لأنّ العمرة جائزة فی جمیع السنة بلا کراهة إلاّ فی خمسة أیّام لافرق فی ذٰلک بین المکّیّ والآفاقی...... (منحه الخالق علی هامش البحر الرائق: (۲/۳٦٦) کتاب الحج، باب التمتّع، ط: سعید)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۲۲۴) باب التمتّع ، فصل : لا تمتّع ولا قران ، ولا جمع بینهما فی غیر أشهر الحج لأهل مکة ، تنبیه ، ط: إدارة القرآن .

☐ إرشاد الساری: (ص: ۴۰۰) باب التمتّع، فصل: فی تمتّع المکّیّ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

(۲) والأصل أن کل من أتٰی بعبادة ماله أن یجعل ثوابها لغیره وإن نواها عند الفعل لنفسهٖ لظاهر الأدلّة ...... أی سواء کانت صلاة أو صوما أو صدقة أو قراء ة أو ذکرًا أو طوافًا أ وعمرةً ...... قال فی البحر : ولم أر حکم من أخذ شیئًا من الدنیا لیجعل شیئًا من عبادته للمعطی ، وینبغی أن لایصح ذٰلک ، أی لأنّه إن کان أخذه علی عبادة سابقة یکون ذٰلک بیعًا وذٰلک باطل قطعًا ، وإن کان أخذه لیعمل یکون إجارة علی الطاعة وهی باطلة أیضًا ، کما نصّ علیه فی المتون والشروح والفتاوٰی . (الدر مع الرد : (۲/۵۹۵) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، مطلب : فی إهداء ثواب الأعمال للغیر ، ومطلب : فیمن أخذ من عبادته شیئًا من الدنیا ، ط : سعید)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۶۰۹) باب الحج عن الغیر ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

☐ الهندیة: (۱/۲۵۷) کتاب المناسک، الباب الرابع عشر: فی الحج عن الغیر، ط: رشیدیه.

ادا کرنے کے بعد اس کا ثواب جس کو چاہیں بخش دیں درست ہے۔(۱)

عمرہ پانچ دن کرنا ناجائز ہے

پورے سال میں حج کے دنوں میں ۹/ذی الحج سے ۱۳/ذی الحج تک عمرہ کرنا ناجائز ہے، ان پانچ دنوں کے علاوہ باقی پورے سال میں جب بھی عمرہ کرنا چاہے کرسکتا ہے، البتہ رمضان المبارک میں اعمال کا ثواب ستر گنا زیادہ ہوتا ہے۔(۲)

عمرہ پر عمرہ کا احرام باندھ لیا

اگر کسی نے عمرہ کیا اور حلق یا قصر کرنے سے پہلے دوسرے عمرہ کا احرام باندھ

---

(۱) والأصل أن كل من أتى بعبادة ماله أن يجعل ثوابها لغيره وإن نواها عند الفعل لنفسه لظاهر الأدلّة ...... أى سواء كانت صلاة أو صوما أو صدقة أو قراءة أو ذكرًا أو طوافًا أو عمرةً ...... قال فى البحر: ولم أر حكم من أخذ شيئًا من الدنيا ليجعل شيئًا من عبادته للمعطى، وينبغى أن لايصح ذٰلك، أى لأنّه إن كان أخذه على عبادة سابقة يكون ذٰلك بيعًا وذٰلك باطل قطعًا، وإن كان أخذه ليعمل يكون إجارة على الطاعة وهى باطلة أيضًا، كما نصّ عليه فى المتون والشروح والفتاوٰى. (الدر مع الرد: (۲/۵۹۵) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: فى إهداء ثواب الأعمال للغير، ومطلب: فيمن أخذ من عبادته شيئًا من الدنيا، ط: سعيد)

☜ وفى حج النفل يقع عن المامور اتّفاقًا، أى باتفاق مشائخنا؛ لأنّ الحديث ورد فى الفرض دون النفل، وللآمر الثواب، أى ثواب النفقة، وفى " شرح النقاية " للشيخ محمد القهستانى: فى النفل يكون ثواب النفقة للآمر بالإتفاق، وأمّا ثواب النفل فيجعله المأمور للآمر. والله آعلم. (إرشاد السارى: (ص: ۲۵۱) باب الحج عن الغير، فصل: فى وقوع أصل الحج عن الآمر، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ الهندية: (۱/۲۵۷) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير، ط: رشيديه.

☜ فتح القدير: (۳/۶۵) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: رشيديه.

(۲) السنة أى أيّامها كلها وقت لها اى لجوازها الا انه اى الشان يكره تحريمًا ...... انشاءً احرامها فى الأيّام الخمسة...... (إرشاد السارى: (ص: ۲۵۵) باب العمرة، فصل فى وقتها، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ الدر مع الرد: (۲/۴۷۳) كتاب الحج، مطلب أحكام العمرة، ط: سعيد.

☜ غنية الناسك: (ص: ۱۹۷) باب العمرة و تسمى الحج الأصغر، ط: إدارة القرآن.

لیا تو دم دینا واجب ہوگا، پھر اگر دوسرا عمرہ ادا کرنے سے پہلے حلق یا قصر کرے گا تو دوسرا دم دینا لازم ہوگا، اور اگر دوسرا عمرہ ادا کرنے کے بعد حلق یا قصر کرے گا تو ایک ہی دم کافی ہوگا۔(۱)

عمرہ حج سے پہلے کرنا

''حج سے پہلے عمرہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۱/۲)

عمرہ حج کا بدل نہیں

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے، تو اس کے لیے حج کرنا ضروری ہے، عمرہ کرنے سے حج کا فرض ادا نہیں ہوگا، کیونکہ عمرہ حج کا بدل نہیں ہے، باقی عمرہ کی فضیلت اپنی جگہ پر ہے، اس لیے عمرہ کی سعادت نصیب ہو جائے تو عمرہ کر لینا چاہیے، اور بعد میں حج بھی کرے۔(۲)

---

(۱) فلو أحرم بعمرة ف طاف لها شوطًا أو كلّه ...... أ ولم يطف شيئًا ...... ثمّ أحرم بأخرىٰ قبل أن يسعىٰ للأولىٰ ، لزمه ، ......رفض الثّانية ، ودم للرفض وقضاء المرفوع ...... ولو طاف و سعى الأولىٰ ولم يبق عليه الا الحق فأهلّ بأخرىٰ لزمته أى العمرة الأخرىٰ اتّفاقًا ولايرفضها ...... وعليه دم الجمع ، وإن حلق العمرة الأخرىٰ قبل الفراغ ولايرفض ...... وعليه دم الجمع ، وإن حلق للأولىٰ قبل الفراغ من الثانية لزمه دم آخر أى للجناية على الثّانية اتّفاقًا ، ولو بعده أى ولو حلق للأولىٰ بعد الفراغ من الثّانية لا ، أى لايلزمه دم آخر . (إرشاد السارى : (ص: ۴۱۴) ، باب الجمع بين النسكين المتحدين ، فصل : فى الجمع بين العمرتين ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية النّاسک : (ص: ۲۳۷) باب الجمع بين النسكين أو أكثر ، فصل : فى الجمع بين إحرامى عمرتين فأكثر ، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر مع الرد : (۵۸۷/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) الحج فرض مرّة بالإجماع على كل من استجمعت فيه الشرائط...... قال الإمام بن الهمام: الظاهر أنّه عبارة عن الأفعال المخصوصة من الطواف و الوقوف فى وقته محرمًا بنية الحج سابقًا أى على الأفعال...... (إرشاد السارى: (ص: ۳۴، ۳۵) باب شرائط الحج، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۰) مقدمة فى تعريف الحج وما يتعلق بفرضيته ، ط: إدارة القرآن .

▭ انظر الحاشية السابقة ، رقم : ۱ على نفس الصفحة أيضًا .

عمرہ دوسرے کی طرف سے کرنا

☆......زندہ اور مردہ دونوں کی طرف سے عمرہ کرنا جائز ہے۔(۱)

ابو زرین العقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ: میرا باپ عمر رسیدہ ہے نہ تو حج کرسکتا ہے نہ عمرہ کرسکتا ہے اور نہ سفر کرنے کے قابل ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا ''باپ کی طرف سے حج وعمرہ کرلو''۔(۲)

☆......جس زندہ آدمی کی طرف سے عمرہ کیا جائے اس پر حج فرض نہیں ہوتا جب تک کہ وہ صاحب استطاعت نہ ہوجائے۔(۳)

(۱) والأصل أنّ كل من أتى بعبادة ما ، له جعل ثوابها لغيره ، وإن نواها عند الفعل لنفسه لظاهر الأدلّة . الدر المختار (قوله : بعبادة ما) أى سواء كانت صلاة أو صومًا أو صدقة ، أو قراءة ، أو ذكرًا ، أو طوافًا ، أو حجًا ، أو عمرةً .... (الدر مع الرد : (۲/۵۹۵ ، ۵۹۶) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب فى إهداء ثواب الأعمال للغير ، ط: سعيد)

☐ البحر العميق : (۴/۲۲۴۰) الباب الثامن عشر : فى الحج عن الغير ، الفصل الأوّل : فى الحج عن الحى العاجز ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

☐ غنية الناسک : (ص: ۳۲۰) باب الحج عن الغير ، ط: إدارة القرآن .

(۲) عن أبى زرين العقيلى أنه قال : يا رسول اللّٰه : إنّ أبى شيخ كبير ، لايستطيع الحج ولا العمرة، ولا الظعن ، قال : '' حُجّ عن أبيک واعتمر '' ، رواه الأربعة ، وصحّحه الترمذى . (البحر العميق: (۴/۲۰۱۷) الباب الرابع عشر : فى العمرة، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة)

☐ مشكوٰة المصابيح : (ص: ۲۲۲) كتاب المناسک ، الفصل الثانى ، ط: قديمى .

☐ جامع الترمذى : (۱/۳۰۹) أبواب الحج ، باب ماجاء فى الحج عن الشيخ الكبير و الميت، باب منه ، ط: رحمانيه .

(۳) ومنها : القدرة على الزاد والراحلة .... (الهندية : (۱/۲۱۷) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : فى تفسير الحج و فرضيته ، و وقته و شرائطه ، وأمّا شرائط وجوبه ، ط: رشيديه)

☐ الدر مع الرد : (۲/۴۵۹) كتاب الحج ، ط: سعيد .

☐ إرشاد السارى : (ص: ۵۵) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، السادس: الاستطاعة ، ط:الإمدادية مكّة المكرّمة .

عمرہ رمضان میں کرنے کی تاکید زیادہ ہے

رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی تاکید زیادہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ''**عمرة فی رمضان تعدل حجة**'' یعنی رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔(۱)

عمرہ زندہ اور مردہ دونوں کے لئے کیا جاسکتا ہے

''زندہ اور مردہ دونوں کے لئے عمرہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۳۸۹)

عمرہ سے فارغ ہوکر کیا کرے

''سعی سے فارغ ہوکر کیا کرنا چاہئے'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ٤٣٥)

عمرہ قرض لے کر کرنا

''قرض لے کر عمرہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۲۸۸)

عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ نہ کرسکا

اگر کسی نے عمرہ کرنے کے لئے احرام باندھا لیکن طبیعت خراب ہونے کی

---

(۱) عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لامرأة من الأنصار سماها ابن عباس : '' ما منعک أن تحجی معنا ؟ قالت : لم یکن لنا إلّا ناضحان ، فحج أبو ولدها وابنها علی ناضح ، وترک لنا ناضحًا ننضح علیه ، قال : فإذ اجاء رمضان فاعتمری ، فإنّ عمرة فی رمضان تعدل حجة '' ، متفق علیه . (البحر العمیق : (۱/ ۸۷) الباب الأوّل فی الفضائل ، فصل : فیما جاء فی العمرة فی شهر رمضان ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة)

🗁 صحیح البخاری : (۱/ ۲۳۷) کتاب الحج ، أبواب العمرة ، (کتاب العمرة) ، باب العمرة فی رمضان ، ط: الطاف اینڈ سنز.

🗁 الصحیح لمسلم : (۱/ ۴۷۵) کتاب الحج ، باب فضل العمرة فی رمضان ، ط: رحمانیه.

وجہ سے یا کسی اور وجہ سے عمرہ ادا نہ کرسکا اور وہ احرام عمرہ ادا کئے بغیر کھول دیا تو دم واجب ہوگا اور اس عمرہ کی قضاء بھی لازم ہوگی (اور دم سے مراد حرم کی حدود میں ایک بکری یا دنبہ ذبح کرنا ہے)۔(۱)

عمرہ کا احرام کہاں سے باندھے

☆ جو شخص میقات کے باہر سے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ رکھتا ہے، اس کے لئے میقات سے احرام کے بغیر گزارنا جائز نہیں بلکہ حج یا عمرہ کا احرام باندھنا اس پر لازم ہے، اگر ایسا شخص احرام باندھے بغیر میقات سے گزر گیا، تو میقات کی طرف دوبارہ واپس لوٹ کر میقات سے احرام باندھنا ضروری ہوگا، اگر میقات واپس لوٹ کر احرام نہ باندھا تو حدود حرم میں ایک دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

خلاصہ یہ کہ آفاقی کے لئے میقات یا میقات سے پہلے عمرہ کا احرام باندھنا ضروری ہے۔

☆ یاد رہے کہ جدہ میقات کے اندر ہے اس لئے آفاقی کے لئے جدہ سے

---

(۱) وإذا أحصر المحصر بعدو أو أصابه مرض فمنعه من المضى جاز له التحلل ...... ويقال له ابعث شاة تذبح فى الحرم و واعد من تبعثه بيوم بعينه يذبح فيه ثم تحلل ...... ولايجوز ذبح دم الإحصار إلّا فى الحرم ...... وعلى المحصر بالعمرة القضاء .... (الهداية مع فتح القدير : (۳/ ۵۱، ۵۳، ۵۵، ۵۶) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: رشيديه)

☐ البحر الرائق : (۳/۵۳ ، ۵۵) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد .

☐ الدر مع الرد : (۲/۵۹۰ ، ۵۹۱ ، ۵۹۳) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد.

(۲) من جاوز وقته أى ميقاته الّذى وصل إليه ...... غير محرم ...... ثم أحرم أى بعد المجاوزة أو لا أى لم يحرم بعدها فعليه العود أى فيجب عليه الرجوع إلى وقت أى ميقات من المواقيت ...... وإن لم يعد أى مطلقًا فعليه دم . (إرشاد السارى : (ص: ۱۱۸ ، ۱۱۹) باب المواقيت ، فصل : فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۶۰) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: إدارة القرآن .

☐ الدر مع الرد : (۲/۴۷۷) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، ط: سعيد .

احرام باندھنے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا، اور اگر دم ساقط کرنا چاہتا ہے تو کسی بھی میقات پر جا کر احرام باندھنا پڑھے گا ورنہ دم ساقط نہ ہوگا۔(۱)

☆ جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہیں وہ عمرہ یا حج کا احرام حرم کے باہر جہاں سے چاہیں باندھ سکتے ہیں ''حل'' کی کل زمین ان کے حق میں میقات ہے۔(۲)

عمرہ کا احرام مکہ والے کہاں سے باندھیں

''مکہ والے عمرہ کا احرام کہاں سے باندھیں'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۳۸/٤)

عمرہ کا ثواب دوسروں کو کیسے پہنچایا جائے

☆ عمرہ کا ثواب دوسرے کو پہنچانے کے دو طریقے ہیں:

ایک صورت یہ ہے کہ عمرہ اپنی طرف سے کرنے کے بعد جس کو چاہے ثواب پہنچادے، دوسری صورت یہ ہے کہ جس کی طرف سے عمرہ کرنے کا ارادہ ہے احرام باندھتے وقت اس کی طرف سے نیت کرے اور یہ کہے کہ میں اپنے فلاں یا فلانی کی

---

(۱) أمّا لو قصد مرضعًا من الحل كخليص وجدة .... (الدر المختار مع رد المحتار : (۲/ ۴۷۷) كتاب الحج ، مطلب في المواقيت ، ط: سعيد)

☐ غنية الناسک: (ص: ۵۵) باب المواقيت، فصل: وأمّا مواقيت أهل الآفاق، ط: إدارة القرآن.

☐ إرشاد السارى : (ص: ۱۲۱) باب المواقيت ، فصل :فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ انظر الحاشية ، رقم : ۱ ، على نفس الصفحة ، أيضًا .

(۲) وأمّا ميقات أهل الحل، وهم أهل داخل المواقيت إلى الحرم ...... فالحل للحج والعمرة وإحرامهم من دويرة أهلهم أفضل ، وحل لهم دخول مكّة بلا إحرام مالم يريدوا نسكا . (غنية الناسک : (ص: ۵۵) باب المواقيت ، فصل : وأمّا ميقات أهل الحل ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۱۱٦) باب المواقيت ، فصل : فى الصنف الثانى : فى ميقات أهل الحل ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ الدر مع الرد : (۲/ ۴۷۸) كتاب الحج ، مطلب في المواقيت ، ط: سعيد .

طرف سے عمرہ کا احرام باندھتا ہوں، یا اللہ! یہ عمرہ میرے لئے آسان فرما، اور میرے فلانے یا فلانی کی طرف سے اس کو قبول فرما۔(۱)

☆ اگر کوئی شخص عمرہ کرتے وقت دل میں یہ نیت کرے کہ اس عمرہ کا ثواب

---

(۱) ولجواز النيابة فى الحج شرائط ...... ومنها نية المحجوج عنه عند الإحرام، والأفضل أن يقول بلسانه لبيک عن فلان. (الهندية: (۱/۲۵۷) كتاب المناسک، الباب الرابع عشر: فى الحج عن الغير، ط: رشيديه)

▭ الدر المختار مع الرد: (۲/۵۹۸) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: فى الفرق بين العبادة والقربة والطاعة، ط: سعيد.

▭ إرشاد السارى: (ص: ۲۲۲) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط جواب الإحجاج، التاسع: النيه، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ و عن أبى رزين العقيلى أنّه أتى النّبى صلى الله عليه وسلم، فقال: يا رسول الله: إنّ أبى شيخ كبير، لايستطيع الحج ولا العمرة، ولا الظعن، قال: "حُجّ عن أبيک واعتمر"، رواه الترمذى و أبو داود والنسائى، و قال الترمذى: هٰذا حديث حسن صحيح. (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۲۲۲) كتاب المناسک، الفصل الثانى، ط: قديمى.

▭ باب الحج عن الغير، الأصل أنّ كل من أتٰى بعبادة ما، له جعل ثوابها لغيره، وإن نواها عند الفعل لنفسه لظاهر الأدلّة. الدر المختار (قوله: بعبادة ما) أى سواء كانت صلاة أو صومًا أو صدقة، أو قراءة، أو ذكرًا، أو طوافًا، أو حجًا، أو عمرةً ...... وبحث أيضًا: أنّ الظاهر أنّه لا فرق بين أن ينوى به عند الفعل للغير أو يفعله لنفسه ثم يجعل ثوابه لغيره لاطلاق كلامهم اهـ ...... وقدمنا فى آخر الجنائز قبيل باب الشهيد عن ابن القيم الحنبلى انّه اختلف عندهم فى أنّه هل يشترط نية الغير عند الفعل؟ فقيل: لا لكون الثواب له، فله التبرّع به لمن أراد، وقيل: نعم وهو الأولىٰ؛ لأنّه إذا وقع له لم يقبل انتقاله عنه الخ. (رد المحتار: (۲/۵۹۵) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فى إهداء ثواب الأعمال للغير، ط: سعيد)

▭ والظاهر أنّه لافرق بين أن ينوى به عند الفعل للغير أو يفعله لنفسه ثم بعد ذلک يجعل ثوابه لغيره، لاطلاق كلامهم وأنّه لا فرق بين الفرض والنفل اهـ. (شامى: (۲/۲۴۳) باب صلاة الجنائز، مطلب فى القراءة للميت وإهداء ثوابها له، ط: سعيد)

▭ البحر العميق: (۴/۲۲۴۰) الباب الثامن عشر: فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل: فى الحج عن الحى العاجز، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة.

▭ غنية الناسک: (ص: ۳۲۰) باب الحج عن الغير، ط: إدارة القرآن.

میرے فلاں رشتے دار، یا دوست، یا استاذ (زندہ یا مرحوم) کو ملے تو مل جاتا ہے، جس طرح دوسرے نیک کاموں کا ایصال ثواب ہوسکتا ہے، عمرہ کا بھی ہوسکتا ہے۔(۱)

☆نفل عمرہ، نفل نماز کی مانند ہے، ایک عمرہ کے ثواب میں ایک سے زیادہ افراد کو شامل کیا جاسکتا ہے۔(۲)

عمرہ کا ثواب سب کو پہنچایا جاسکتا ہے

نفل عمرہ، نفل نماز کی مانند ہے، ایک عمرہ کے ثواب میں ایک سے زیادہ افراد کو شامل کیا جاسکتا ہے۔(۳)

---

(۱) والأصل أنّ كل من أتٰى بعبادة ما ، له جعل ثوابها لغيره وإن نواها عند الفعل لنفسه الظاهر الأدلّة . الدر ، (قوله : بعبادة ما) سواء كانت صلاة أو صومًا ...... أو حجًا ، أو عمرةً .... (الدر مع الرد : (۲/۵۹۵ ، ۵۹۶) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب في إهداء ثواب الأعمال للغير ، ط: سعيد)

☜ البحر العميق : (۴/۲۲۴۰) الباب الثامن عشر : في الحج عن الغير ، الفصل الأوّل : في الحج عن الحي العاجز ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

☜ غنية الناسک : (ص: ۳۲۰) باب الحج عن الغير ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ولو أهلّ أي لحجة أو عمرة عن أبويه ...... بلا أمر أي منهما أو أحدهما ولا تعيين من قبله فله أن يجعل لهما ثوابه أو لأحدهما ، .... (إرشاد الساري : (ص: ۶۲۹ ، ۶۳۴) باب الحج عن الغير ، فصل : في شرائط جواز الإحجاج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ الدر مع الرد : (۲/۶۰۸ ، ۶۰۹) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

☜ غنية الناسک : (ص: ۳۲۸) باب الحج عن الغير ، فصل : في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن .

(۳) ولو أهلّ أي لحجة أو عمرة عن أبويه ...... بلا أمر أي منهما أو أحدهما ولا تعيين من قبله فله أن يجعل لهما ثوابه أو لأحدهما ، .... (إرشاد الساري : (ص: ۶۲۹ ، ۶۳۴) باب الحج عن الغير ، فصل : في شرائط جواز الإحجاج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ الدر مع الرد : (۲/۶۰۸ ، ۶۰۹) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

☜ غنية الناسک : (ص: ۳۲۸) باب الحج عن الغير ، فصل : في شرائط النيابة في الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن .

عمرہ کا حکم

حنفیہ کے نزدیک استطاعت اور قدرت کی صورت میں زندگی میں ایک بار عمرہ کرنا سنت مؤکدہ ہے، فرض نہیں ہے، (۱)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ''الحج مکتوب والعمرة تطوع''، حج فرض ہے اور عمرہ رضا کارانہ نفل عبادت ہے۔ (۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَتِمُّوْا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

اس آیت میں حج اور عمرہ کو شروع کرنے کے بعد پورا کرنے کا حکم ہے، اور کوئی بھی عبادت شروع کی جائے تو اس کا پورا کرنا واجب ہوتا ہے خواہ وہ نفلی عبادت کیوں نہ ہو۔

اس آیت سے حج کی طرح عمرہ کی فرضیت پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ حج کی فرضیت ''وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ'' اور اس کے علاوہ دوسرے دلائل سے بھی ثابت ہے۔

---

(۱) العمرة سنة مؤكدة أى على المختار ...... لمن استطاع أى إليها سبيلاً بالزاد والراحلة.......
(إرشاد السارى: (ص: ٦٥٢) باب العمرة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)
🗁 غنية الناسک: (ص: ١٩٦) باب العمرة، وتسمى الحج الأصغر، ط: إدارة القرآن.
🗁 الدر مع الرد: (٤٧٢/٢) كتاب الحج، مطلب: أحكام العمرة، ط: سعيد.

(۲) وقال بعضهم هى تطوّع واحتجّ هؤلاء بما روى عن النّبى صلى اللّٰه عليه وسلم أنّه قال: ''الحج مكتوب والعمرة تطوّع''. (بدائع الصنائع: (٢٢٦/٢) كتاب الحج، فصل: وأمّا العمرة، ط: سعيد)
🗁 ''الحج مكتوب والعمرة تطوّع''. (كنز العمال فى سنن الأقوال والأفعال: (٢٢/٥) رقم الحديث: ١١٨٧٩، كتاب الحج والعمرة، الباب الأوّل فى فضائل الحج، الفصل الثانى: فى الوعيد على ترک الحج، ط: مؤسّسة الرّسالة)
🗁 موسوعة أطواف الحديث: (٥٤٦٦٧/١) رقم الحديث: ٩٠٢٢٧، ط: دار النشر بيروت.

عمرہ کا رکن

عمرہ کا صرف ایک رکن ہے، اور وہ ہے طواف کے چکروں کی بیشتر تعداد یعنی چار چکر، اس کے علاوہ اور کوئی رکن نہیں۔(۱)

عمرہ کا طواف ناپاکی میں کیا

عمرہ کا طواف پورا یا اکثر یا کم، اگر چہ ایک ہی چکر ہو، اگر جنابت (ناپاکی) حیض یا نفاس کی حالت میں یا بے وضو کیا تو دم واجب ہوگا، اور اگر طواف کا اعادہ کر لیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔(۲)

مزید ''طواف عمرہ ناپاکی کی حالت میں کیا'' عنوان کو بھی دیکھیں۔

عمرہ کا معنی

''عمرہ'' کا لغوی معنی زیارت ہے، اور شریعت کی اصطلاح (زبان) میں عمرہ کہتے ہیں، میقات یا حل سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی

---

(۱) وأمّا ركنها فالطواف...... (إرشاد الساري: (ص: ۶۵۴) باب العمرة، وأمّا فرائضها، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

ومعظم الطواف ركن .... (غنية الناسك : (ص: ۱۹۶) باب العمرة ، وتسمّى الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن .

الدر المختار : (۴۷۲/۲) كتاب الحج ، مطلب : أحكام العمرة ، ط: سعيد.

(۲) ولو طاف للعمرة كله أو ، أكثره أو أقلّه ، ولو شوطًا جنبًا ، أو حائضًا ، أو نفساء ، أو محدثًا ، فعليه شاة ...... ولو أعاده سقط عنه الدم . (غنية الناسك : (ص: ۲۷۶) باب الجنايات ، الفصل السابع : في ترك الواجب في أفعال الحج ، ...... المطلب الرابع في ترك الواجب في طواف العمرة ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۴۹۹ ، ۵۰۰) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات في أفعال الحج ، فصل : في الجناية في طواف العمرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد : (۵۵۱/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

کرنے کے بعد حلق یا قصر کرنا۔(۱)

عمرہ کا ویزا لے کر حج کرنا

☆ بعض لوگ عمرہ کا ویزہ لے کر عمرہ کرنے کے لئے جاتے ہیں، اور وہیں رک کر حج کر کے واپس آتے ہیں، یہ سعودی حکومت کے قانون کی خلاف ورزی ہے، ایسا کرنا مناسب نہیں ہے، لیکن اگر کوئی شخص رک جائے اور کسی طریقہ سے حج کر لے تو حج ہو جائے گا اور فرض ادا ہو جائے گا۔(۲)

---

(۱) والعمرة في اللغة الزيارة ، يقال : اعتمر فهو معتمر أى زار و قصد ...... وفى الشرع : العمرة: زيارة البيت الحرام بشروط مخصوصة ، ذكرت في كتب الفقه . (عمدة القارى شرح صحيح البخارى: (۱۰/۱۵۱) أبوب العمرة ، وجوب العمرة وفضلها ، ط: دار الكتب العلمية)

فتح البارى بشرح صحيح البخارى : (۳/۸۰۱) كتاب العمرة ، باب العمرة ، وجوب العمرة و فضلها ، ط: مكتبة الرشد .

الهندية : (۱/۲۳۷) كتاب المناسک ، الباب السادس : فى العمرة ،ط : رشيديه .

(۲) ﴿يأيّها الّذين آمنوا أطيعوا الله وأطيعوا الرّسول وأولى الأمر منكم......﴾، [سورة النساء: ۵۹]

قال على ابن أبى طلحة ، عن ابن عباس : ﴿وأولى الأمر منكم﴾ يعنى أهل الفقه والدين، وكذا مجاهد وعطاء والحسن والبصرى وأبو العالية : ﴿وأولى الأمر منكم﴾ يعنى العلماء ، والظاهر والله أعلم أنّ الآية فى جميع أولى الأمر من الأمراء والعلماء .... (تفسير ابن كثير : (۲/۳۴۵) رقم الآية : ۵۹ ، ط: دار طيبة)

الجامع لأحكام القرآن: (۵/ ۲۶۰، ۲۶۱) سورة النّساء، رقم الآية: ۵۹، ط: دار الكتب المصرية.

وأمّا الفقير أى الحقيقى وهو من ليس له مال ومن بمعناه ...... إذا حج سقط عنه الفرض إن نواه أى الفرض فى إحرام حجه أو أطلق النية ...... حى لو استغنى ...... بعد ذلک أى بعد أداء الحج بغير استطاعة لايجب عليه ثانيًا أى فى المآل . (إرشاد السارى : (ص: ۸۸) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط اوقوع الحج عن الفرض ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۴) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن.

البحر العميق: (۱/۳۷۶، ۳۷۷) الباب الثالث: فى مناسک الحج، شرائط وجوب الأداء ، ط: مؤسّسة الرّيان ، المكتبة المكيّة .

☆ اگر حکومت کی طرف سے اجازت کی کوئی صورت مل جائے تو اس کو اختیار کر لینا چاہئے۔

عمرہ کثرت سے کرنا

کثرت سے عمرہ کرنا مکروہ نہیں بلکہ مستحب اور افضل ہے۔(۱)

عمرہ کرتے وقت دوسروں کو ثواب پہنچانے کی نیت کرنا

☆ اگر کوئی شخص عمرہ کرتے وقت دل میں یہ نیت کرے کہ اس عمرہ کا ثواب میرے فلاں رشتے دار، یا دوست، یا استاذ (زندہ یا مرحوم) کو ملے، تو مل جاتا ہے، جس طرح دوسرے نیک کاموں کا ایصال ثواب ہوسکتا ہے، عمرہ کا بھی ہوسکتا ہے۔

☆ ایک عمرہ کا ثواب ایک سے زائد افراد کو پہنچانا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) ویستحب الإکثار منها عند الجمهور لا سیّما فی رمضان...... (غنیة الناسک: (ص: ۱۹۹) باب العمرة، وتسمّی الحج الأصغر، فصل: فی کیفیة أداء العمرة وبقیة أحکامها، ط: إدارة القرآن)

☐ فلایکره الإکثار منها خلافًا لمالک ، بل یستحب علی ما علیه الجمهور . (شامی : (۲/ ۴۷۲) کتاب الحج ، مطلب فی أحکام العمرة ، ط: سعید)

☐ إرشاد الساری: (ص: ۶۵۷) باب العمرة، فصل: فی وقتها ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(۲) والأصل أنّ کل من أتٰی بعبادة ما، له جعل ثوابها لغیره وإن نواها عند الفعل لنفسه الظاهر الأدلّة. الدر، (قوله: بعبادة ما) سواء کانت صلاة أو صومًا...... أو حجًا، أو عمرةً...... (الدر مع الرد: (۲/۵۹۵، ۵۹۶) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب فی إهداء ثواب الأعمال للغیر، ط: سعید)

☐ البحر العمیق : (۴/ ۲۲۴۰) الباب الثامن عشر : فی الحج عن الغیر ، الفصل الأوّل : فی الحج عن الحی العاجز ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

☐ غنیة الناسک : (ص: ۳۲۰) باب الحج عن الغیر ، ط: إدارة القرآن .

☐ ولو أهلّ أی لحجة أو عمرة عن أبویه ...... بلا أمر أی منهما أو أحدهما ولا تعیین من قبله فله أن یجعل لهما ثوابه أو لأحدهما ، .... (إرشاد الساری : (ص: ۶۲۹ ، ۶۳۴) باب الحج عن الغیر ، فصل : فی شرائط جواز الإحجاج ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☐ الدر مع الرد : (۲/۶۰۸ ، ۶۰۹) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، ط: سعید .

☐ غنیة الناسک: (ص: ۳۲۸) باب الحج عن الغیر ، فصل : فی شرائط النیابة فی الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن .

عمرہ کر کے مدینہ منورہ چلا گیا

☆ جو شخص عمرہ ادا کرنے کے بعد مدینہ طیبہ چلا جائے پھر میقات سے گزر کر جدہ واپس آ جائے، اور رات گزار کر صبح پھر مکہ مکرمہ عمرہ کرنے کے لئے روانہ ہو، اور جدہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرے، تو اگر اس شخص کا مدینہ منورہ کی میقات سے گزرتے وقت مکہ مکرمہ جانے کا قصد تھا تو میقات پر اس کے لئے احرام باندھنا ضروری تھا، اور اس کے کفارہ کے طور پر دم واجب ہے، اور اگر اس وقت جدہ آنے ہی کا ارادہ تھا، یہاں آ کے عمرہ کا ارادہ ہوا تو دم لازم نہیں ہے۔

☆ اگر ایسا آدمی جدہ میں ''سعدیہ'' نامی مقام پر جا کر احرام باندھے گا تو مدینہ منورہ سے آتے ہوئے بیر علی پر احرام نہ باندھنے کی وجہ سے جو دم واجب ہوا تھا وہ ساقط ہو جائے گا۔(۱)

عمرہ کرنا جدہ والوں کے لئے

''اشہر حج میں عمرہ کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۱٤٤)

---

(۱) والآفاقی إذا انتهىٰ إليها على قصد دخول مكّة أو الحرم عليه أن يحرم من آخرها قصد الحج أو العمرة أولا ، فأمّا إذا لم يقصد ذلک ، وإنّما قصد مكانًا من الحل ، بحيث لم يمر على الحرم حل له مجاوزته بلا إحرام .... (غنية الناسک : (ص: ۵۴) با بالمواقيت ، فصل : أمّا مواقيت أهل الآفاق ، ط: إدارة القرآن)

🗀 آفاقی مسلم مكلف أراد دخول مكّة أو الحرم ، ولو لتجارة أو سياحة و جاوز آخر مواقيته غير محرم ، ثم أحرم أو لم يحرم ، أثم ولزمه دم ، وعليها العود إلى ميقاته الّذى جاوزه أو إلى غيره أقرب أو أبعد ، وإلى ميقاه الّذى جاوزه أفضل . (غنية الناسک : (ص: ٦٠) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : فی مجاوزة الآفاقی وقته ، ط: إدارة القرآن)

🗀 الدر مع الرد : (۲/۴۷۷) كتاب الحج ، مطلب : فی المواقيت ، ط: سعيد .

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۱۱۳) باب المواقيت ، فصل : فی مواقيت أهل الآفاق ، و: (؟؟؟؟) ص: ۱۱۹ ، ۱۲۱) فصل : فی مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

عمرہ کرنے کا طریقہ

عمرہ حج اصغر یعنی چھوٹا حج ہے، جو حج کے پانچ دن ۹/ذی الحجہ سے ۱۳/ذی الحجہ کے علاوہ باقی ہر مہینہ، ہر دن، ہر رات ہوسکتا ہے، اس کے لئے کوئی مہینہ، کوئی تاریخ اور کوئی دن مقرر نہیں ہے۔(۱)

جب اور جس وقت چاہیں آفاقی لوگ تو میقات یا میقات سے پہلے سے احرام باندھیں اور میقات کے اندر رہنے والے حدودِ حرم سے باہر ''حل'' سے احرام باندھیں، (۲) اور احرام کے محرمات اور مکروہات سے بچیں، اور مکہ مکرمہ میں انہی آداب کو ملحوظ رکھ کر مسجد حرام میں ''باب السلام'' یا ''باب العمرۃ'' سے یا جس گیٹ سے بھی موقع ہو داخل ہوں۔(۳)

اور اضطباع کریں یعنی صرف مرد حضرات، احرام کی چادر کو داہنی بغل کے

---

(۱) السنة أى أيّامها كلها وقت لها أى لجوازها إلّا أنّه أى الشأن يكره تحريمًا ...... إنشاء إحرامها فى الآية الخمسة . (إرشاد السارى : (ص: ٦٥٥) باب العمرة ، فصل : فى وقتها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (۴۷۳/۲) كتاب الحج ، مطلب : أحكام العمرة ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة وتسمّى الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن .

(۲) وميقاتها ميقات الحج إلّا لأهل مكة فالحل .... (غنية الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة وتسمّى الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن .

شامى : (۴۷۳/۲) كتاب الحج ، مطلب: أحكام العمرة ، ط: سعيد .

إرشاد السارى : (ص: ٦٥۴) باب العمرة ، ط: سعيد .

(۳) فإذا دخل مكّة بدأ بالمسجد أى بدخوله من باب السلام على ما هو الأفضل ، ...... نعم لو دخل من باب العمرة فلا بأس به ؛ لأنّه أقرب ، وعليه العمل . (إرشاد السارى : (ص: ٦٥٥) باب العمرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۹۹) باب العمرة وتسمّى الحج الأصغر ، فصل : فى كيفية أداء العمرة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۴۹۲/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى دخول مكّة ، ط: سعيد .

نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال کر طواف کریں۔(۱)

اور جب پہلی بار حجر اسود کے برابر آئیں، تو حجر اسود کو پورے جسم کے سامنے لے کر معمولی بائیں جانب کھڑے ہو کر طواف کرنے کی نیت کریں پھر اس کے بعد بالکل حجر اسود کے برابر میں آجائیں، اور حجر اسود کو پورے جسم کے سامنے لے کر دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں تک اٹھاتے ہوئے "**بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ**" کہیں پھر اس کے بعد حجر اسود کا استلام کریں یعنی دونوں ہاتھوں کو حجر اسود کے برابر اٹھائیں اور ہتھیلی حجر اسود کی طرف ہو اور ہاتھ کی پیٹھ اپنے سینے کی طرف اور یہ کہیں "**اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ**" اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے سرے کو چھولیں، پھر دائیں طرف مڑ کر بیت اللہ کو بائیں جانب لے کر طواف شروع کریں،(۲) اور جب پہلی بار طواف کرنے کے لئے

---

(۱) وطاف برمل أی فی الثلاثة الأوّل ، و اضطباع أی فی جمیع طوافها . (إرشاد الساری : (ص: ۶۵۵) باب العمرة ، ط: الإمدادیة ، مكّة المكرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۹۹) باب العمرة ، وتسمّی الحج الأصغر ، فصل فی کیفیة أداء العمرة وبقیة أحکامها ، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۴۷۳/۲) کتاب الحج ، مطلب أحکام العمرة ، ط: سعید .

(۲) فإذا أراد الشروع فیه ینبغی أن یضطبع قبله بقلیل، وهو أن یجعل وسط ردائه تحت إبطه الأیمن ویُلقی طرفیه علی کتفه الأیسر، ویکون المنکب الأیمن مکشوفًا، وهو سنة فی کل طواف بعده سعی، ثم یقف مستقبل البیت بجانب الحجر الأسود مما یلی الرکن الیمانی، بحیث یصیر جمیع الحجر عن یمینه ویکون منکبه الأیمن عند طرف الحجر فینوی الطواف، وهٰذه الکیفیة مستحبة، والنیة فرض. ثم یمشی مارًا إلی یمینه حتی یحاذی الحجر فیقف بحیاله، ویستقبله، ویسمل ویکبّر ویحمد فیصلی ویدعو، (أی یقول بسم اللّٰه واللّٰه أکبر وللّٰه الحمد، والصلاة والسلام علی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم......) ویرفع یدیه عند التکبیر حذاء منکبیه أو أذنیه مستقبلاً بباطن کفیه الحجر...... ثم یستلم الحجر، وصفة الاستلام أن یضع کفیه علی الحجر، ویضع فمه بین کفیه، ویقبله من غیر صوت إن تیسّر، وإلّا یمسحه بالکف، ویقبّله...... وإذا فرغ من الاستلام أخذ عن یمین نفسه مما یلی الباب وجعل البیت عن یساره، فیطوف سبعة أشواط وراء الحطیم. (لباب المناسک مع إرشاد الساری: (ص: ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۷، ۱۸۸) باب دخول مكّة، فصل: فی صفة الشروع فی الطواف، ط: الإمدادیة، مكّة المكرّمة) =

حجر اسود کے برابر کھڑے ہوں تو جو تلبیہ احرام باندھتے وقت شروع کیا تھا وہ بند کردیں۔(۱)

اور صرف مرد حضرات اگر بھیڑ نہ ہو اور چلنے میں کوئی دشواری نہ ہو تو طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کریں یعنی اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا تیزی سے چلیں، اور اگر ہجوم زیادہ ہے اور رمل کرنے میں دشواری ہے تو جیسے موقع ہو طواف کریں۔(۲)

اور ہر چکر مکمل ہونے کے بعد حجر اسود کے برابر کھڑے ہو کر پورے جسم سے حجر اسود کو سامنے لے کر استلام کریں پھر دوسرا چکر شروع کریں، اس طرح سات چکر مکمل ہونے کے بعد آٹھویں دفعہ بھی حجر اسود کا استلام کریں۔(۳)

= غنية الناسک : (ص: ۹۹ ، ۱۰۰) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فی صفة الابتداء بالحجر الأسود ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد: (۴۹۲/۲، ۴۹۳ ، ۴۹۵) كتاب الحج ، مطلب فی دخول مكّة ، ط: سعيد .

(۱) أنّه يقطع التلبية عند الشروع فی طوافها .... (إرشاد الساری : (ص: ۲۵۴) باب العمرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

ثم بدأ بالحجر الأسود ، وإذا استلمه قطع التلبية .... (غنية الناسک : (ص: ۱۹۹) باب العمرة ، فسل : فی كيفية أداء العمرة وبقية أحكامها ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۵۳۷/۲) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد.

(۲) ويرمل فی الثلاثة الأول حول جميع البيت ، وهو أن يسرع فی المشی ويهز كتفيه ويُری من نفسه الجلادة والقوّة مع تقارب الخُطا دون الوثوب والعدو ...... فإن ازدحم النّاس صبر حتی تزول الزحمة فيرمل .... (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۱۸۹) باب دخول مكّة، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۰۳ ، ۱۰۴) باب دخول مكّة وحرمها، فصل: فی الأخذ فی الطواف، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۴۹۸/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعيد.

(۳) وسن الاستلام فی كل شوط ، وإن استلمه وفی أوّل و آخره أجزأه ...... وإذا فرغ من الاستلام...... أخذ عن يمين نفسه .... (إرشاد الساری : (ص: ۱۸۷) باب دخول مكّة ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ،ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة) =

اور طواف مکمل ہونے کے بعد اگر جگہ ملے تو ملتزم میں دعا کریں۔(۱)

پھر اس کے بعد مقام ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے لے کر دو رکعت نماز پڑھیں اور اگر یہاں جگہ نہیں تو حرم میں جہاں کہیں بھی جگہ ملے پڑھیں پھر اس کے بعد دعا کرے۔(۲)

اور زم زم بھی پیئیں اللہ سے دعا کریں۔(۳)

= غنیة الناسک: (ص: ۱۰۴) باب دخول مكّة وحرمها، فصل: فی الأخذ فی الطواف، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۴۹۸/۲) كتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۱) ويلتزم الملتزم بعد ختم الطواف...... وفی رسالة الحسن البصری رضی اللّٰه تعالیٰ الّتی أرسلها إلی أهل مكّة أن الدعاء هناک يستجاب فی خمسة عشر موضعًا: فی الطواف أی مكانه وهو المطاف (شرح) وعند الملتزم...... (غنية الناسک: (ص: ۱۲۲، ۱۲۳) باب فی ماهية الطواف وأنواعه......، فصل: وأمّا مستحبات الطواف، وتنبيه: فی أماكن الإجابة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۱۹۵ ، باب دخول مكّة ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ، و: (ص: ۷۰۲) باب المتفرّقات ، فصل : فی أماكن الإجابة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الدر المختار مع الرد : (۵۰۷/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی إجابة الدعاء ، ط: سعيد .

(۲) ثم يأتی المقام...... فيصلی خلفه ، وهو الأفضل لفعله صلی اللّٰه عليه وسلم، أمّا حوله مما يطلق عليه اسم المقام عرفًا، أو حيث تيسّر له من المسجد الحرام ، أو غيره من الحرم...... (إرشاد الساری : (ص: ۱۹۴) باب دخول مكّة ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۰۶) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فی الأخذ فی الطواف ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۴۹۸/۲ ، ۴۹۹) كتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۳) ثم يأتی زمزم أی بئرها ، فيشرب من مائها . (إرشاد الساری : (ص: ۱۹۶) باب دخول مكّة ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنيه الناسک : (ص: ۱۰۶) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فی الأخذ فی الطواف ، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۴۹۹/۲) كتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعيد .

پھر اس کے بعد نویں مرتبہ فعہ حجر اسود کا استلام کر کے صفا اور مروہ میں جا کر سعی کریں۔(۱)

اور صفا سے سعی شروع کریں اور سات چکر مکمل کر کے مروہ میں جا کر سعی ختم کریں اگر مکروہ وقت نہیں تو حرم میں آ کر دو رکعت نفل نماز پڑھیں۔(۲)

پھر دکان یا قیام گاہ پر بال منڈوا کر یا ایک پور تک کٹوا کر حلال ہو جائیں اور احرام کے کپڑے بدل کر عام کپڑے پہن لیں، احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں اور عمرہ مکمل ہو گیا۔(۳)

واضح رہے کہ طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے اور سعی کے بعد

---

(۱) ثم يعود إلى الحجر أى الأسود فيستلمه ...... ثم مضى إلى الصفا أى من باب الصفا استحبابًا فسعى .... (إرشاد السارى : (ص: ١٩٧) باب دخول مكّة ، فصل : فى الأخز فى الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (٢/٥٠٠) كتاب الحج ، مطلب فى السعى بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ١٠٧) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فى الأخذ فى الطواف ، ط: إدارة القرآن.

(٢) هكذا يفعل ذلک سبعة أشواطٍ ، يبدأ بالصفا ويختم بالمروة من الصفا إلى المروة شوط ، والعود منها إلى الصفا شوط آخر ...... وندب أن يختم السعى بركعتين فى المسجد كالطواف . (غنية الناسک : (ص: ١٣٠) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى كيفية أداء السعى ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى: (ص: ٢٤٥) باب السعى بين الصفا والمروة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

الدر المختار مع الرد : (٢/٥٠١) كتاب الحج ، مطلب : فى السعى بين الصفا والمروة ، ط: سعيد.

(٣) وخرج للسعى...... فسعى كالحج أى كسعيه ثم حلق يعنى أو قصر أو حل أى خرج عن إحرامها. (إرشاد السارى: (ص: ٢٥٥) باب العمرة، قبيل: فصل: فى وقتها، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ١٩٩) باب العمرة وتسمّى الحج الأصغر ، فصل : فى كيفية أداء العمرة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (٢/٤٧٢ ، ٤٧٣) كتاب الحج ، مطلب : أحكام العمرة ، ط: سعيد .

دورکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

عمرہ کرنے کی لوگوں نے درخواست کی

اگر ایک سے زائد آدمیوں نے آپ سے عمرہ کرنے کی درخواست کی ہے کہ ہماری طرف سے عمرہ کرنا، تو ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ عمرہ کرنا ہوگا، سب کی طرف سے ایک ہی عمرہ کافی نہیں ہوگا۔(۲)

عمرہ کرنے کے بعد عورت نے قصر میں تاخیر کی

ایک عورت نے عمرہ کرنے کے بعد اپنے بالوں کو نہیں کاٹا، پھر دوسرے یا تیسرے دن یاد آیا تو قصر کیا تو عورت کا عمرہ صحیح ہے، البتہ جب تک بال کو کاٹا نہیں تھا احرام میں تھی، بال کاٹنے کے بعد احرام سے نکلی ہے، اگر بال کاٹنے سے پہلے احرام

---

(۱) و یأتی المقام فیصلی خلفه رکعتی الطواف ...... وهی واجبة عندنا علی الصحیح بعد کل طواف معتد به فرضً کان أو واجبًا ، أو سنة أو نفلاً ، (غنیة الناسک : (ص: ۱۰۶) باب دخول مکّة وحرمها ، فصل : فی الأخذ فی الطواف ، ط: إدارة القرآن)

☜ وأیضًا فیه : وندب أن یختم السعی برکعتین فی المسجد . ((غنیة الناسک : (ص: ۱۳۰) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی کیفیة أداء السعی ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری: (ص: ۲۱۸) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل : فی رکعتی الطواف ، و: (ص: ۲۵۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی مستحباته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة.

☜ الدر مع الرد : (۲/ ۴۹۸ ، ۴۹۹، ۵۰۱) کتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: ومطلب فی السعی بین الصفا والمروة ، ط: سعید .

(۲) ومن حج عن کل من آمریه وقع عنه و ضمن مالها؛ لأنّه خالفهما ولایقدر علی جعله عن أحدهما لعدم الأولویة...... (الدر المختار مع الرد: (۲/۶۰۷) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ط : سعید)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۶۲۸ ، ۶۲۹) باب الحج عن الغیر ، فصل : فی شرائط جواز الإحجاج ، الخامس عشر : أن یفرد الإهلال لواحد ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☜ غنیة الناسک : (ص: ۳۲۵) باب الحج عن الغیر ، فصل : فی شرائط النیابة فی الحج الفرض ، السابع : أن یفرد الإهلال لواحد معین ، ط : إدارة القرآن .

کے خلاف کوئی کام نہیں کیا تو کوئی جزاء لازم نہیں ہوگی، اور اگر احرام کے خلاف کوئی کام کیا ہے تو مفتیان کرام سے مسئلہ معلوم کر کے اس کے مطابق عمل کرے۔(۱)

عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں

’’حج کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں‘‘ عنوان کو دیکھیں۔(۲ / ۱۸۵)

عمرہ کرنے والے پر طواف قدوم

عمرہ کرنے والے پر طواف قدوم نہیں ہے۔(۲)

عمرہ کرنے والے نے حرم سے باہر سر منڈوایا

اگر عمرہ کے احرام سے حلال ہونے کے لئے حرم سے باہر سر منڈوایا یا قصر کیا

---

(۱) ان الحلق أو التقصير واجب لما ذكرنا ، فلايقع التحلل الا بأحدهما ولم يوجد فكان إحرامه باقيًا . (بدائع الصنائع : (۲/ ۱۴۰) كتاب الحج ، فصل : وأمّا الحلق أو التقصير ، ط: سعيد)

وفى حق المعتمر لايختصّ بالزمان وبالمكان بلاخلاف وفى الهداية : والتقصير والحلق فى العمرة غير موقت بالزمان بالإجماع ، فإن لم يقصر حتٰى رجع وقصر فلا شيئ عليه فى قولهم جميعًا . (التاتارخانية : (۲/ ۵۴۴) كتاب الحج ، الفصل الرابع عشر : فى الحلق والتقصير ، ط:إدارة القرآن)

شرح اللباب : (ص: ۲۵۴) فصل فى زمان الحلق ومكانه و شرائط جوازه ، ط: بيروت .

ويختصّ حلق الحاج بالزمان والمكان عند أبى حنيفة رضى الله عنه ، وحلق المعتمر بالمكان . (غنية الناسک : (ص: ۱۷۵) باب مناسک منٰى يوم النحر ، فصل : فى الحلق ، ط: إدارة القرآن)

(۲) وهو سنة للآفاقى المفرد بالحج والقارن ، ولو دخل قبل الأشهر كما مرّ ، فلايسنّ للمعتمر والمتمتع والمكى ولا لأهل المواقيت ومن دونها إلى مكّة . (غنية الناسک : (ص: ۱۰۸) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فى أحكام طواف القدوم ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۱۹۸) باب أنواع الأطوفة ، الأوّل : طواف القدوم ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

الفقه الإسلامى وأدلّته : (۳/ ۱۴۴ ، ۱۴۵) الباب الخامس : الحج والعمرة ، المبحث الخامس ، المطلب الثان : الطواف ، طواف القدوم ، ط: دار الفكر .

تو حرم کی حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

عمرہ کرنے والے نے سعی سے پہلے حلق کرلیا

اگر عمرہ کرنے والا بیت اللہ شریف کے طواف کے بعد سعی سے پہلے سر منڈوا کر حلال ہوگیا اور سعی بھی نہیں کی، تو اس پر دو دم واجب ہوں گے، ایک ترتیب ساقط کرنے کی وجہ سے یعنی طواف کے بعد سعی کر کے سر منڈانا ترتیب سے واجب ہے اس واجب کو ترک کرنے کی وجہ سے ایک دم دینا واجب ہوگا اور دوسرا دم سعی کو ترک کرنے کی وجہ سے واجب ہوگا۔(۲)

عمرہ کیا، حلق یا قصر سے پہلے دوسرے عمرہ کا احرام باندھ لیا

''عمرہ پر عمرہ کا احرام باندھ لیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۸۹/۳)

---

(۱) یختص حلق الحاج بالزمان والمکان ...... وحلق المعتمر بالمکان ...... فلو حلق أو قصّر فی غیر ما توقت به لزمه الدم .... (إرشاد الساری : (ص: ۳۲۵) باب مناسک منی ، فصل : فی زمان لاحلق ومکانه و شرائط جوازه ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۷۵) باب مناسک منی یوم النحر ، فصل : فی الحلق ، مطلب : یختص حلق الحاج بالزمان والمکان ، ط: إدارة القرآن .

بدائع الصنائع : (۱۴۱/۲) کتاب الحج ، فصل : وأمّا بیان زمانه ومکانه ، ط: سعید .

(۲) (قوله: ودمان لو حلق القارن قبل الذبح) أی یجب دمان عند أبی حنیفة بتقدیم القارن أو المتمتّع الحلق علی الذبح...... فإنّه قال: فعلیه دمان عند أبی حنیفة، ودم بالحق فی غیر أوانه...... ودم لتأخیر الذبح عن الحلق...... . (البحر الرائق: (۲۴/۳، ۲۵) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید)

إرشاد الساری : (ص: ۵۰۷) با الجنایات وأنواعها ، ط:النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی ترک الترتیب بین أفعال الحج ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

غنیة الناسک : (ص: ۲۸۰) باب الجنایات ، الفصل السابع : فی ترک الترتیب فی أفعال الحج ...... المطلب العاشر : فی ترک الترتیب بینا لرمی والذبح والحلق ، ط: إدارة القرآن .

وأحکام إحرامها کأحکام إحرام الحج من جمیع الوجوه...... وکذا حکم فرائضها أی فی الجملة، و واجباتها...... (إرشاد الساری: (ص: ۲۵۲) باب العمرة، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۹۶ ، ۱۹۷) باب العمرة ، ط: إدارة القرآن .

عمرہ کی شرائط

عمرہ کی شرطیں اور حج کی شرطیں ایک ہیں۔(۱)

عمرہ کی نیت آفاقی کہاں سے کرے

آفاقی شخص اگر عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ آئے تو اپنی میقات سے عمرہ کا احرام باندھ کر آئے، ورنہ دم لازم ہوگا، اگر دم ساقط کرنا ہے تو دوبارہ کسی میقات میں واپس آ کر احرام باندھنا لازم ہوگا۔(۲)

عمرہ کے افعال ایک نظر میں	
احرام عمرہ	شرط
طوافِ معہ رمل	رکن
سعی	واجب
سَر منڈانا یا کتروانا	واجب

(۱) وشرائطها شرائط الحج إلاّ الوقت . (غنية الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة وتسمّى الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۶۵۲) باب العمرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ شامى : (۴۷۳/۲) كتاب الحج ، مطلب : أحكام العمرة ، ط: سعيد .

(۲) من جاوز وقته أى ميقاته الّذى وصل إليه ...... غير محرم بالنصب على الحال ، ثم أحرم أى بعد المجاوزة أولا أى لم يحرم بعدها فعليه العود أى فيجب عليه الرجوع إلى وقت أى إلى ميقات من المواقيت ...... وإن لم يعد أى مطلقًا فعليه دم ، أى لمجاوزة الوقت ...... فإن عاد أى المتجاوز قبل شروعه فى طواف أى من طواف نسک كطواف عمرة أو قدوم أو وقوف أى فى وقوف عرفة سقط أى الدم .... (إرشاد السارى : (ص: ۱۱۸ ، ۱۱۹) باب المواقيت ، فصل: فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۶۰) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: فصل : فى مجاوزة الآفاقى وقته ، ط: إدارة القرآن .

☐ شامى : (۵۷۹/۲ ، ۵۸۰) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

عمرہ کے بعد حج

☆اگر آفاقی نے حج کے مہینے شوال، ذی قعدہ یا ذی الحجہ کے شروع میں عمرہ کیا، پھر حج کیا تو یہ تمتع ہوگا۔(۱)

اوردس ذی الحجہ کو سر منڈوانے یا قصر سے پہلے دم شکر کی قربانی لازم ہوگی۔(۲)

☆اوراگر آفاقی عمرہ کر کے وطن واپس چلا جائے اور پھر دوبارہ حج کے لئے آنا چاہے تو حج افراد، حج تمتع اور حج قران میں سے کوئی بھی حج کرسکتا ہے۔(۳)

☆البتہ میقات کے اندر رہنے والے عمرہ کرنے کے بعد اسی سال حج نہ

---

(۱) هو...... أن يفعل العمرة أو أكثر أشواطها في أشهر الحج فلو طاف الأقّل في رمضان مثلاً ثم طاف الباقي في شوال ثم حج من عامه كان متمتّعًا . (شامي : (۲/۵۳۵ ، ۵۳۶) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد)

غنية الناسک: (ص: ۲۱۲) باب التمتّع، فصل: في ماهية التمتّع وشرائطه، ط: إدارة القرآن.

إرشاد الساری : (ص: ۳۸۰) باب التمتّع ، فصل : في شرائطه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

(۲) يجب على القارن والمتمتّع هدى شكرا لما وفّقه الله تبارک وتعالىٰ للجمع بين النسكين في أشهر الحج لسفر واحد ...... ويختصّ بالمكان وهو الحرم ، والزمان وهو أيّام النحر ....

(لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۳۶۸ ، ۳۶۹) باب القران ، فصل : في هدى القارن والمتمتّع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۰۶) باب القران ، فصل : في هدى القارن والمتمتّع ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۲/۵۳۲) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .

(۱) (والمكی ومن في حكمه يفرد فقط) ولو قرن أو تمتّع جاز وأساء وعليه دم جبر، (قوله: يفرد فقط) هٰذا ما دام مقيمًا ، فإذا خرج إلى الكوفة وقرن صح بلاكراهة ؛ لأنّ عمرته وحجته ميقاتيان و صار بمنزلة الآفاقي . (الدر مع الرد : (۲/۵۳۹) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ۲۱۹) باب التمتّع ، فصل : لاتمتّع ولاقران ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد الساری : (ص: ۳۸۵) باب التمتّع ، فصل : في تمتّع المكی ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

کریں، اگر عمرہ کے بعد حج کریں گے تو دم جبر لازم ہوگا۔(۱)

عمرہ کے بعد حج سے پہلے

عمرہ کے احرام سے فارغ ہونے کے بعد سے حج کا احرام باندھنے تک جو وقفہ ہے، اس میں جس طرح کسی اور چیز کی پابندی نہیں، اسی طرح میاں بیوی کے تعلق کی بھی پابندی نہیں ہے، اس لئے عمرہ سے فارغ ہوکر حج کا احرام باندھنے سے پہلے بیوی سے ملنا جائز ہے، اس سے حج کا ثواب ضائع نہیں ہوتا، اور آئندہ سال حج دوبارہ کرنا بھی لازم نہیں ہوتا۔(۲)

عمرہ کے بعد عمرہ کرنا

''سعی سے فارغ ہوکر کیا کرنا چاہئے'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ٤٣٥)

عمرہ کے بعد مکہ مکرمہ میں قیام

☆عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد تمتع کرنے والا حاجی حلال ہوجاتا ہے۔(۳)

---

(۱) (مکی) ومن بحکمه (طاف لعمرته ولو شوطًا) أی أقلّ أشواط (فأحرم بالحج رفضه) وجوبًا...... (وعليه دم). (الدر المختار مع رد المحتار: (۲/ ۵۸۴، ۵۸۵) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

🗀 إرشاد الساری: (ص: ۴۱۶، ۴۱۷) باب إفاضة أحد النسكين إلى الآخر والجمع بينهما معًا، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

🗀 غنية الناسک: (ص: ۲۳۰) باب الجمع بين النسكين، فصل: فی الجمع المكروه بين عمرة وحج، مطلب: فی جمع المكی ومن بمعناه، ط: إدارة القرآن.

(۲،۳) وإن كان الفارغ متمتّعًا أی من وصفُه أنّه لم يسق الهدی أو مفردًا بعمرة أی فی غير الأشهر سواء ساق الهدی أم لا، فعليه أن يحلق ...... ويحلّ أی يخرج من إحرامه، وهو تأكيد، وإلّا فليس على أن يأتی بسائر محظورات إحرامه بعد الحلق أو التقصير، بل يباح له كما قال تعالیٰ: ﴿وإذا حللتم فاصطادوا﴾ .... (إرشاد الساری: (ص: ۲۵۸، باب السعی بين الصفا والمروة، فصل: فإذا فرغ من السعی، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک: (ص: ۲۱۵) باب التمتّع، فصل: فی كيفية أداء التمتّع المسنون، ط: إدارة القرآن.

🗀 شامی: (۲/ ۵۳۷) كتاب الحج، باب التمتّع، ط: سعيد.

اب مکہ معظّمہ کے قیام کو غنیمت خیال کریں، اور زیادہ سے زیادہ طواف کریں،حرم میں جماعت کے ساتھ نماز ،تلاوت اور ذکر واذکار اور استغفار وغیرہ کا اہتمام رکھیں۔(۱)

یہاں ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ گنا ملتا ہے۔

---

(۱) ویستحب أن یصوم ما أمکنه أیّام مقامه بالحرمین ٠ی لتضاعف الحسنة فی حرم مکّة...... وأن یتصدّق علی أهلهما ...... ویستکثر من اعمال الخیر کلها أی من غیر الصوم والصدقه ، من صلاة النافلة و التلاوة ، وملازمة الذکر ومداومة الفکر ...... ویستحب ختم القرآن بالمساجد الثلاثة ...... والإکثار من الاعتمار أی عند الجمهور والطواف أی بلاخلاف بمکّة المشرّفة ، والنظر إلی البیت الشریف عبادة ...... والصلاة مع الجماعة أی لزیادة المضاعفة .... (إرشاد الساری : (ص: ۷۵۹ ، ۷۶۱ ، ۷۵۲) باب زیارة سید المرسلین صلی اللّٰہ علیه وسلم ، فصل : فی استحباب الإکثار من أعمال البر بالحرمین ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۳۷ ، ۱۴۱) باب السعین بین الصفا والمروة ، فصل : فیما ینبغی له الاعتناء بعد الفراغ من السعی أیّام مقامة بمکّة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۰۲/۲) کتاب الحج ، مطلب : الصلاة أفضل من الطواف وهو أفضل من العمرة ،ط : سعید .

ومن أهم ما ینبغی للحاج وغیره أن لاتفوته صلاة فی المسجد الحرام ، فانّها فیه أفضل منها فی غیره من المساجد حتی مسجد المدینة المنوّرة، فعن عبد اللّٰہ ابن الزبیر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: صلاة فی مسجدی هذا أفضل من ألف صلاة فیما سواه من المساجد إلّا المسجد الحرام وصلاة فی المسجد الحرام أفضل من مائة صلاة فی هذا...... ثم هٰذه المضاعفة تختصّ بالفرائض عندنا وعند االمالکیة، أمّا النوافل ففی البیت أفضل للنص القولی والفعلی...... أن المشهور عند أصحابنا أن التضعیف یعم جمیع مکّة بل جمیع حرمها الّذی یحرم صیده، کما صحّحه النووی لیس کما ینبغی، نعم مضاعفة الحسنة مطلقًا بمائة ألف تعم الحرم کله لحدیث، وحسنات الحرم، الحسنة بمائة ألف حسنة...... (غنیة الناسک: (ص: ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳) باب السعی بین الصفا والمروة، فصل: فیما ینبغی له الاعتناء بعد الفراغ من السعی أیّام مقامه بمکّة، مطلب: فی مضاعفة الصلاة فی المسجد الحرام، ط: إدارة القرآن)

شامی : (۵۲۴/۲ ، ۵۲۵) کتاب الحج ، مطلب : فی مضاعفة الصلاة بمکّة ، ط: سعید .

البحر العمیق : (۱۴۸/۱ ، ۱۵۲) الباب الأوّل : فی الفضائل ، فصل : فی المسجد الحرام والصلاة فیه ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

☆ اگر چاہیں تو اس زمانہ میں نفلی عمرے بھی اپنے اور دوسرے کے لئے کرسکتے ہیں۔(۱)

ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ اپنی قیام گاہ پر ہی پہلے غسل کرلیں اور اگر غسل کرنے کا موقع نہیں ہے تو وضو کرلیں پھر احرام کی چادر باندھ کر تنعیم یا جعرانہ چلے جائیں، وہاں شاندار مسجد ہے، وضو، غسل تمام چیزوں کا انتظام ہے، اگر مکروہ وقت نہ ہوتو وہاں جاکر پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد کی نماز پڑھیں، پھر دو رکعت نماز احرام کی نیت سے پڑھیں نماز سے فارغ ہونے کے بعد سر سے ٹوپی یا کپڑا اتار دیں، بیٹھ کر عمرہ کی نیت کریں، اس کے بعد تین مرتبہ بلند آواز سے تلبیہ یعنی ''**لبیک اللھم لبیک**'' آخر تک پڑھیں، پھر مکہ مکرمہ واپس آکر حسب قاعدہ عمرہ ادا کریں۔(۲)

---

(۱) وأقام بكّة حلالاً يطوف بالبيت ما بداله ، ويغنى بسائر ما سبق له فى فصل ما ينبغى الاعتناء به بعد السعى ، ويعتمر قبل الحج ماشاء . (غنية الناسک : (ص: ۲۱۵) باب التمتّع ، فصل : فى كيفية أداء التمتّع المسنون ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۴۰۸) باب التمتّع ، فصل : فى التمتّع على نوعين ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

☐ شامى : (۵۳۷/۲) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد.

(۲) وأمّا ميقات أهل الحرم ، والمراد به كل من كان داخل الحرم ، سواء كان أهله أو لا ، مقيمًا به أو مسافرًا ، فالحرم للحج ...... والحل للعمرة ، والأفضل إحرامها من التنعيم من معتمر عائشة رضى الله عنها، ...... ثم من الجعرانة .... (غنية الناسک : (ص: ۵۷ ، ۵۸) باب المواقيت ، فصل : وأمّا ميقات أهل الحرم ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۱۱۷) باب المواقيت ، فصل : فى ميقات أهل الحرم ، (الصنف الثالث) ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ إذا أراد (أى الناسک) أن يحرم (أى بحج أو عمرة أو بهما) يستحب أن يقص شاربه ...... ويغتسل بسدر أو نحوه ...... ينويه للإحرام أو يتوضأ والغسل أفضل ...... ثم يتجرد عن الملبوس المحرّم على المحرم ...... ثم يصلى ركعتين بعد اللبس ينوى بها سنة الإحرام ...... فإذا (أى فرغ من صلاته) فالأفضل أن يحرم وهو جالس مستقبل القبلة فى مكانه ، فيقول بلسانه مطابقًا لجنانه اللّٰهم إنّى أريد الحج فيسّره لى وتقبله منى نويتُ الحج واحرمت به للّٰه تعالىٰ. =

☆ مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران اپنے علاوہ اپنے والدین، عزیزوں اور دوستوں کی طرف سے عمرہ کر سکتے ہیں، حنفی مذہب میں اس کی اجازت ہے۔(۱)

عمرہ کے تین کام

عمرہ کے صرف تین کام ہیں:

① ایک یہ کہ میقات یا اس سے پہلے عمرہ کا احرام باندھے۔

② دوسرے یہ کہ مکہ مکرمہ پہنچ کر بیت اللہ شریف کا طواف کرے۔

③ تیسرے یہ کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے، اس کے بعد سر کے بال ایک پور تک کٹوا کر یا منڈوا کر احرام ختم کر دے۔(۲)

عمرہ کے فرائض

عمرہ میں دو فرض ہیں: ایک احرام، دوسرا طواف، اور احرام کے لئے نیت اور

= ثم یلبّی لبیک اللّٰھم لبیک...... (إرشاد الساری: (ص: ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱) باب الإحرام، فصل: فی صفة الإحرام، وفصل: فی التجرد عن الملبوس المحرّم...... وفصل: فی رکعتی الإحرام...... (الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

الدر مع الرد: (۴۸۲/۲، ۴۸۳) کتاب الحج، فصل: فی الإحرام، ط: سعید.

غنیة الناسک: (ص: ۷۳، ۷۴) باب الإحرام، فصل: فی کیفیة الإحرام و صفة التلبیة، ط: إدارة القرآن.

(۱) ولو أهل (أی بحجة أو عمرة) عن أبویه...... بلا أمر فله أن یجعل لهما ثوابه أو لأحدهما......

(إرشاد الساری: (ص: ۶۳۳، ۶۳۴) باب الحج عن الغیر، فصل: فی شرائط جواز الإحجاج، الخامس عشر: ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

شامی: (۶۰۸/۲) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ط: سعید.

غنیة الناسک: (ص: ۳۲۷) باب الحج عن الغیر، فصل: فی شرائط النیابة فی الحج الفرض، ط: إدارة القرآن.

(۲) وهی إحرام وطواف وسعی وحلق أو تقصیر. (شامی: (۴۷۲/۲) کتاب الحج، مطلب: فی أحکام العمرة، ط: سعید.

غنیة الناسک: (ص: ۱۹۶) باب العمرة وتسمّی الحج الأصغر، ط: إدارة القرآن.

إرشاد الساری: (ص: ۲۵۴) باب العمرة، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

تلبیہ دونوں فرض ہیں۔(۱)

اور طواف کے لئے طواف کرنے کی نیت فرض ہے۔(۲)

عمرہ کے فضائل

☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''حج اور عمرہ ایک ساتھ کرو، کیونکہ وہ دونوں تنگدستی اور گناہوں کو ایسے دور کردیتے ہیں جیسے کہ بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو دور کرتی ہے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر حج اور عمرہ اخلاص کے ساتھ کیے جائیں تو ان سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور ان دونوں کی برکت سے فقر وفاقہ بھی دور ہوجاتا ہے۔(۳)

---

(۱) وأمّا فرائضها أی مجملة فالطواف والنية...... والإحرام، وفيهما فرضان وهما النية والتلبية كما فی إحرام الحج. (إرشاد الساری: (ص: ۶۵۴) باب العمرة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک: (ص: ۱۹۶) باب العمرة وتسمّى الحج الأصغر، ط: إدارة القرآن.

☐ شامی: (۲/۴۷۲، ۴۷۹) كتاب الحج، مطلب: أحكام العمرة، ط: سعيد.

(۲) بقی من فرائض الحج: نية الطواف. (شامی: (۲/۴۶۷) كتاب الحج، مطلب: فی فروض الحج وواجباته، ط: سعيد)

☐ غنية الناسک: (ص: ۱۱۰) باب فی ماهية الطواف وأنواعه، فصل: فی أركان الطواف وشرائطه، مطلب: فی نية الطواف وفروعها، ط: إدارة القرآن.

☐ إرشاد الساری: (ص: ۲۰۵) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل: فی شرائط صحة الطواف، وفصل: فی تحقيق النية، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۳) عن عبد اللّٰه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: تابعوا بين الحج والعمرة، فإنّهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفی الكير خبث الحديد، والذهب والفضة، وليس للحج المبرور ثواب إلّا الجنّة ...... (جامع الترمذی: (۱/۲۸۸) أبواب الحج عن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم، باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرة، ط: رحمانيه)

☐ مشكوٰة المصابيح: (ص: ۲۲۲) كتاب المناسک، الفصل الثانی، ط: قديمی.

☐ سنن ابن ماجه: (ص: ۲۰۷) أبواب المناسک، باب فضل الحج والعمرة، ط: الميزان.

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے برابر ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ اس حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا ہو۔(۱)

☆ نیز حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالی کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ تعالی سے کوئی دعا مانگتے ہیں، تو وہ قبول فرماتے ہیں، اور اگر خطائیں معاف کرواتے ہیں تو اللہ تعالی ان کی خطاؤں کو معاف کرتے ہیں۔(۲)

عمرہ کے لئے جائے اور حج کرلے تو.....

اگر کوئی شخص عمرہ کا ویزا لے کر مکہ مکرمہ جائے اور وہاں جا کر چھپ جائے اور حج کرلے تو یہ جائز ہے یعنی حج اور عمرہ ادا ہو جائے گا۔(۳)

---

(۱) عن أم معقل عن النّبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال : عمرة فی رمضان تعدل حجة ...... وفی حاشیته عن شرح مؤطا و فی روایة " معی " . (جامع الترمذی مع حاشیته للمحدث أحمد علی السهارنفوری : (۱/۱۰۱) أبواب الحج عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم : باب ماجاء فی عمرة رمضان ، ط: رحمانیه)

🗀 مشکوٰة المصابیح : (ص: ۲۲۱) کتاب المناسک ، الفصل الأوّل ، ط: قدیمی .

🗀 سنن ابن ماجه : (ص: ۲۱۵) أبواب المناسک ، باب العمرة فی رمضان ، ط: المیزان .

(۲) عن أبی هریرة ، عن النّبی صلی اللّٰہ علیه وسلم : أنّه قال : الحاج والعمار وفد اللّٰہ إن دعوه أجابهم ، وإن استغفروه غفر لهم . رواه ابن ماجه . (مشکوٰة المصابیح : (ص: ۲۲۳) کتاب المناسک ، الفصل الثانی ، ط: قدیمی)

🗀 سنن ابن ماجه : (ص: ۲۰۸) أبواب المناسک ، باب فضل ادعاء الحاج ، ط: المیزان .

(۳) والفقیر الآفاقی إذا وصل إلی میقات فهو کالمکی ...... وینبغی أن یکون الغنی الآفاقی کذلک إذا عدم المرکوب بعد وصوله إلی أحد المواقیت ...... ولیفید أنّه یتعین علیه أن ینوی حج الفرض لیقع عن حجة الإسلام . (إرشاد الساری : (ص: ۵۶ ، ۵۷) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

🗀 غنیة الناسک : (ص: ۱۸) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن.

🗀 شامی : (۲/۴۶۰) کتاب الحج ، ط: سعید .

عمرہ کے واجبات

عمرہ میں دو واجب ہیں:

① ایک صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

② دوسرا سر کے بال منڈوانا یا ایک پور تک کتروانا ہے۔(۱)

عمرہ میں بدنہ واجب نہیں ہوتا

عمرہ کے کسی واجب کے ترک کرنے سے ''بدنہ'' یعنی پورا اونٹ، پوری گائے یا صدقہ واجب نہیں ہوتا بلکہ صرف دم یعنی ایک بکری یا گائے اور اونٹ کا ساتواں حصہ واجب ہوتا ہے، لیکن عمرہ کے احرام میں احرام کے ممنوعات کا ارتکاب کرنے سے حج کے احرام کی مانند دم یا صدقہ واجب ہوتا ہے۔(۲)

عمرہ میں تلبیہ کب تک پڑھے

عمرہ میں تلبیہ طواف شروع کرنے تک پڑھے اس کے بعد نہ پڑھے۔(۳)

---

(۱) و واجباتها : السعی أی بین الصفا والمروة ، والحلق أو التقصیر ، أی بعده جوازًا . (إرشاد الساری : (ص: ۶۵۴) باب العمرة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۹۶) باب العمرة وتسمّی الحج الأصغر ، ط : إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۴۷۲/۲) کتاب الحج ، مطلب : أحکام العمرة ، ط: سعید .

(۲) لاتجب بدنة بإفسادها بل تجب شاة إذا وقع الجماع قبل الطواف کله أو أکثر، بل ولا تجب البدنة فی العمرة قط ...... الثامن : عدم وجوب البدنة بطوافها جنبا أو حائضًا أو نفساء ، أی بل تجب شاة ...... الحادی عشر : أنّه لامدخل للصدقة بالجنایة فی طوافها بخلاف طواف الحج .

(إرشاد الساری : (ص: ۶۵۴) باب العمرة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة وتسمی الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۴۷۳/۲) کتاب الحج ، مطلب : أحکام العمرة ، ط: سعید .

(۳) أنّه یقطع التلبیة عند الشروع فی طوافها . (إرشاد الساری : (ص: ۶۵۴) باب العمرة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ۱۹۹) باب العمرة ...... فصل: فی کیفیة أداء العمرة، ط: إدارة القرآن.

شامی : (۵۳۷/۲) کتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعید .

عمرہ میں حج کا احرام باندھ لیا

اگر کسی نے پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھا، پھر عمرہ کے طواف کے چار شوط (چکّر) پورے ہونے سے پہلے حج کا احرام باندھ لیا تو بھی قران ہو جائے گا، اور اگر عمرہ کے طواف کے چار شوط کرنے کے بعد حج کا احرام باندھ لیا تو قران نہیں ہوگا۔(۱)

عمرہ میں طواف وداع

عمرہ میں طواف وداع واجب نہیں ہے البتہ افضل ہے، اس لئے اگر کوئی شخص عمرہ کرنے کے بعد طواف وداع کے بغیر رخصت ہو جائے گا تو کوئی حرج نہیں ہوگا لیکن حج میں طواف وداع واجب ہے، اگر کوئی حاجی طواف وداع کے بغیر رخصت ہو جائے گا تو حرم کی حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا، ورنہ واپس آ کر طواف وداع کرنا ہوگا، اور طواف زیارت کے بعد جو بھی نفلی طواف کرے گا وہ طواف وداع کا قائم مقام ہوگا۔(۲)

---

(۱) فالآفاقی إذا أدخل الحج أی إحرامه علی العمرة أی علی إحرامها فإن کان أی إدخاله علیها، قبل أن یطوف لها أکثره أو لم یطف شیئًا...... فقارن أی مسنون، وعلیه دم شکر، وإن کان بعدما طاف لها أربعة أشواط فی أشهر الحج فهو متمتّع إن حج من عامه ذٰلک بلا إلمام. (إرشاد الساری: (ص: ۴۱۲) باب إضافة أحد النسکین، أمّا تفریعات القسم الأوّل، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

شامی: (۲/۵۸۴) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید.

البحر الرائق: (۳/۵۰) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید.

(۲) لایجب بعدها طواف الصدر أی الوداع ولو کان المعتمر من أهل الآفاق، وأراد السفر، وهذا فی ظاهر الروایة، وقال الحسن بن زیاد: یجب. (إرشاد الساری: (ص: ۶۵۳) باب العمرة، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ۱۹۷) باب العمرة، وتسمّی الحج الأصغر، ط: إدارة القرآن.

شامی: (۲/۴۷۳) کتاب الحج، مطلب: أحکام العمرة، ط: سعید.

وهو واجب علی الحاج الآفاقی دون المکی والمیقاتی والمراد به المفرد والمتمتّع والقارن ولایجب علی المعتمر أی ولو کان آفاقیًا...... لکن قال أبو یوسف: إنّی أحبه للمکی أی ومن فی معناه...... فلو شاء طاف بعد الزیارة طوافًا أی أیّ طوافٍ کان یکون عن الصدر أی یقع عنه سواء نواه أم لا. ومن ترک طواف الصدر کله أو أکثره فعلیه شاة أی لترک الواجب وما دام فی مکّة =

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک روانہ نہ ہو جب تک خانہ کعبہ کا طواف نہ کر لے'' اس کے مخاطب حجاج تھے۔(۱)

عمرہ میں وقوف عرفہ نہ ہونے کی وجہ

عمرہ میں ''وقوف عرفہ'' نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عمرہ کرنے کا کوئی وقت متعین نہیں ،حج کے پانچ دنوں کے علاوہ پورے سال عمرہ کیا جا سکتا ہے،اس لئے عرفات کے میدان میں اجتماعی طور پر جمع ہونے کی صورت نہیں،اورانفرادی وقوف میں کچھ فائدہ نہیں۔

اوراگر حج کی طرح عمرہ کے لئے بھی وقت مقرر کیا جائے گا تو اس صورت میں عمرہ،عمرہ نہیں رہے گا بلکہ حج ہو جائے گا،اور عمرہ کو حج بنانا صحیح نہیں ہے۔

اور سال میں دو مرتبہ لوگوں کو حج کی دعوت دینے میں جو زحمت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے،اصل بات یہ ہے کہ عمرہ میں اصل مقصد بیت اللہ کی تعظیم اور زیارت ہے اور اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکر بجالانا ہے،اور یہ مقصد طواف سے پورا ہو جاتا ہے، اس کے لئے عرفات کے میدان میں جمع ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔(۲)

= يؤمر بأن يطوفه . (إرشاد السارى : (ص: ۴۹٦) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : فى الجناية فى طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۱۹۰ ، ۱۹۱ ، ۱۹۲) باب طواف الصدر ، وفصل : فيمن خرج من مكّة ولم يطف ، ط: إدارة القرآن .

🗁 الدر مع الرد : (۵۲۳/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى طواف الصدر ، ط: سعيد .

(۱) وأمّا مكانه فحول البيت لايجوز إلّا به لقول النّبى صلى اللّٰه عليه وسلم : " من حجّ هٰذا البيت فليكن آخر عهده به الطواف " .... (بدائع الصنائع : (۱۴۳/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا مكانه ، (أى طواف الصدر) ط: سعيد)

(۲) وإنّما لم يشرع الوقوف بعرفة فى العمرة ؛ لأنّها ليس لها وقت معين ليتحقق معنى الاجتماع، فلا فائدة للوقوف بها ، ولو شرع لها وقت معين كانت حجًا ، وفى الاجتماع مرتين فى السنة مالا يخفى (أى من الحرج) ، وإنّما العمدة فى العمرة تعظيم بيت اللّٰه ، وشكر نعمة اللّٰه . (حجة اللّٰه البالغة : (٦١/۲) مبحث : من أبواب الحج ، صفة المناسک ، قبيل : قصة حجة الوداع ، ط: كتب خانه رشيديه دهلى / مير محمد كراچى)

عمرہ میں یہ چیزیں نہیں ہیں

عمرہ میں وقوف عرفہ، وقوف مزدلفہ، شیطان کی رمی، دونمازوں کو جمع کرنا، خطبہ اور طواف قدوم اور طواف زیارت نہیں ہیں۔(۱)

عمرے کے مکروہ ایام

نویں ذی الحجہ سے تیرہ ذی الحجہ تک پانچ دن حج کے ایام ہیں، ان دنوں میں عمرہ کی اجازت نہیں، اس لئے ان دنوں میں عمرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

عورت احرام سے نکلنے کے لئے کتنے بال کاٹے

عورت احرام سے نکلنے کے لئے اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں پکڑ کر نیچے سے انگلی کے ایک پورے کے برابر بال خود کاٹ لے یا کسی دوسری عورت سے یا کسی محرم سے کٹوالے اور جتنے بھی عمرے کرے گی اتنی ہی مرتبہ اتنے بال کاٹنا ضروری ہیں اور اتنے ہی حج کے موقع پر کاٹے جائیں گے۔

---

(۱) قوله : ويفعل فيها كفعل الحاج) قال في اللباب : وأحكام إحرامها كإحرام الحج من جميع الوجوه ...... وهي لاتخالفه إلى في أمور ، منها : أنّها ليست بفرض وأنّها لاوقت لا معين ، ولا تفوت ، وليس فيها وقوف بعرفة ولا مزدلفة ولا رمى فيها ولا جمع أى بين صلاتين ولا خطبة ولا طواف قدوم ولاصدر...... (شامي : (۲/ ۴۷۳) كتاب الحج ، مطلب أحكام العمرة ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة ، وتسمّى الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد الساري : (ص: ۶۵۳ ، ۶۵۴) باب العمرة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

(۲) الشاني : أنّه أى الشأن ليس لها وقت معين أى بالاتفاق بل جميع السنة وقت لها أى لجوازها إلّا أنّها تكره في خمسة أيّام أى في ظاهر الرواية ، يوم عرفة ويوم النحر ، وأيّام التشريق ....

(إرشاد الساري : (ص: ۶۵۳) باب العمرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة ، ط: إدارة القرآن .

شامي : (۲/ ۴۷۳) كتاب الحج ، مطلب : أحكام العمرة ، ط: سعيد .

ایک پورا انگلی کے ایک تہائی حصے کی مقدار کو کہتے ہیں۔(۱)

عورت احرام کی حالت میں چہرہ کھلا نہ رکھے

احرام کی حالت میں چہرے کو ڈھکنا جائز نہیں، لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ احرام کی حالت میں عورت کو پردہ نہ کرنے کی اجازت مل گئی، بلکہ جہاں تک ممکن ہو پردہ کرنا ضروری ہے، یا تو سر پر کوئی کیپ لگا لیا جائے اور اس کے اوپر سے کپڑا اس طرح ڈالا جائے کہ پردہ ہو جائے مگر کپڑا چہرہ کو نہ لگے، موجودہ دور میں حاجی کیمپ اور بازار میں یہ تیار ملتے ہیں، روانگی سے پہلے وہاں سے خرید لیں، اور احرام کی حالت میں پہنیں، یا عورت اپنے ہاتھ میں پنکھا وغیرہ رکھے، جہاں نامحرم مردوں کا سامنا ہو اسے چہرہ کے آگے کر لیا کرے۔(۲)

---

(۱) ثم قصر بأن يأخذ من كل شعرة قدر الأنملة وجوبًا وتقصير الكل مندوب ، والربع واجب و في الرد تحت قوله : بأنّ يأخذ الخ) قال : في البحر والمراد بالتقصير أن يأخذ الرجل والمرأة من رؤوس شعر ربع الرأس مقدار الأنملة كذا ذكره الزيلعي ، ومراده أن يأخذ من كل شعرة مقدار الأنملة...... . (شامي مع الدر المختار : (۲/۵۱۵ ، ۵۱۶) كتاب الحج ، مطلب : في رمي جمرة العقبة ، ط: سعيد)

وإذا حلق أي المحرم رأسه أي رأس نفسه أو رأس غيره أي ولو كان محرمًا عند جواز التحلل أي للخروج من الإحرام بأداء أفعال النسك لم يلزمه شيئ . (إرشاد الساري : (ص: ۳۲۴) باب مناسك منى ، فصل : في الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك: (ص: ۱۷۴) باب مناسك منى يوم النحر ، فصل: في الحلق، ط: إدارة القرآن.

وفي تهذيب اللغات للنووي : الأنامل أطراف الأصابع ، وقال أبو عمر الشيباني والسجستاني والجرمي : لكل أصبع ثلاث أنملات . (شامي : (۲/۵۱۶) كتاب الحج ، مطلب في رمي جمرة العقبة ، ط: سعيد)

المعجم الوسيط : (۲/۹۵۵) باب النون ، نمل ، ط: دار الدعوة تركي.

(۲) وهي فيها كالرجل غير أنّها لاتكشف رأسها ، وتكشف وجهها ، والمراد بكشف الوجه عدم مماسة شيئ له ، فلذٰلك يكره لها أن تلبس البرقع ...... فلو سدلت عليه شيئًا وجافته عنه جاز منه حيث الإحرام ، لعدم كونه سترًا ، وإلاَّ فسدل الشيئ مستحب كما في الفتح لكن في النهاية =

اس میں شبہ نہیں کہ حج کے طویل اور پر ہجوم سفر میں عورت کے لئے پردہ کی پابندی بڑی مشکل ہے، لیکن جہاں تک ہو سکے پردہ کا اہتمام کرنا ضروری ہے، اور جو اپنے بس سے باہر ہو تو اللہ تعالی معاف فرمائیں گے۔

عورت پر بھی حج فرض ہوتا ہے

جس طرح استطاعت کی صورت میں مرد پر حج فرض ہوتا ہے اسی طرح استطاعت کی صورت میں عورت پر بھی حج فرض ہوتا ہے، البتہ جب تک کوئی محرم میسر نہ ہو حج ادا کرنے کے لئے جانا فرض نہیں ہوتا، اگر زندگی میں محرم کے ساتھ جا کر حج کرلیا تو بہتر ورنہ مرنے سے پہلے حج بدل کی وصیت کردے۔(۱)

= والمحيط : أنّه واجب ، والتوفيق أن الاستحباب عند عدم الأجانب ، وأمّا عند وجودهم فالإرخاء واجب عليها عند الإمكان .... (غنية الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

ﮥ إرشاد السارى : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

ﮥ شامی : (۲/۵۲۷) كتاب الحج ، قبيل : باب القران ، ط: سعيد .

(۱) الرابع : المحرم أو الزوج لإمرأة بالغة ، ولو عجوزًا ومعها غيرها من النساء الثقات والرجال الصالحين وتجب عليها النفقة والراحلة لمحرمها ؛ لأنّه محبوس عليها ، فيشترط أن تكون قادرة علی نفقتها ونفقة الشاملة للراحلة ...... ثم اختلفوا أنّ المحرم أو الزوج شرط الوجوب أو شرط الأداء كما اختلفوا فی أمن الطريق ؟ فقيل : الصحيح الأوّل ، وقيل : الصحيح الثانی ، وثمرته تظهر فی وجوب الوصية إذا ماتت قبل وجود المحرم أو نفقته علی القول باشتراطها وفی وجوب نفقة المحرم وراحلته إذا أبی أن يحج معها إلاّ بهما ...... فمن قال بالأوّل ، قال : لايجب عليها شيئ من ذٰلک ، ومن قال : بالثانی ، قال : وجب عليها جميع ذٰلک كذا فی الفتح ، لكن مشی فی اللباب علی الثانی مع أنّه قال : لايجب عليها التزوج . (غنية الناسک : (ص: ۲۶ ، ۲۷ ، ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع ، ط: إدارة القرآن)

ﮥ إرشاد السارى : (ص: ۷۶ ، ۷۸ ، ۸۱) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمين للمرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

ﮥ الدر مع الرد : (۲/۴۶۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

عورت پر حج کب فرض ہوتا ہے؟

عورت پر اس وقت حج فرض ہوتا ہے جب اس کے پاس اس قدر روپیہ ہو جس قدر روپیہ کا حج پر جانے کے لئے حکومت کی طرف سے اعلان ہوتا ہے، البتہ حج فرض ہونے کے بعد ادا کرنا اس وقت فرض ہوگا جب اس کے پاس اپنا اور ساتھ جانے والے محرم کا بھی خرچہ ہو ورنہ ادا کرنا فرض نہیں ہوگا بلکہ موت سے پہلے حج بدل کے لئے وصیت کرنا لازم ہوگا۔

اگر کسی عورت کو اس کے شوہر یا باپ یا بھائی یا بیٹے وغیرہ نے مالک بنا کر اتنی رقم دی جو حکومت کے اعلان کے مطابق حج میں جانے کے لئے کافی ہے، اور اس پر قرض وغیرہ بھی نہیں ہے تو اس پر حج فرض ہو جائے گا، اسی طرح اگر اتنے زیورات ملے جن کی مالیت کی رقم حکومت کے اعلان کے مطابق حج کے خرچہ کے لئے کافی ہے، اور اس پر قرض وغیرہ بھی نہیں ہے تو اس پر حج فرض ہو جائے گا، البتہ حج ادا کرنا اس وقت فرض ہوگا جب محرم میسر ہوگا یا شوہر کے ساتھ جانے کا اتفاق ہو، ورنہ حج بدل کے لئے وصیت کر کے جانا لازم ہوگا تا کہ ورثاء اس کے ایک تہائی ترکہ سے اس کا حج بدل کرا دیں۔(۱)

(۱) الرابع: المحرم أو الزوج لإمرأة بالغة ، ولو عجوزًا ومعها غيرها من النساء الثقات والرجال الصالحين وتجب عليها النفقة والراحلة لمحرمها ؛ لأنّه محبوس عليها ، فيشترط أن تكون قادرة على نفقتها ونفقة الشاملة للراحلة ...... ثم اختلفوا أنّ المحرم أو الزوج شرط الوجوب أو شرط الأداء كما اختلفوا فى أمن الطريق ؟ فقيل : الصحيح الأوّل ، وقيل : الصحيح الثانى ، وثمرته تظهر فى وجوب الوصية إذا ماتت قبل وجود المحرم أو نفقته على القول باشتراطها وفى وجوب نفقة المحرم وراحلته إذا أبى أن يحج معها إلاَّ بهما ...... فمن قال بالأوّل ، قال : لايجب عليها شيئ من ذٰلک ، ومن قال : بالثانى ، قال : وجب عليها جميع ذٰلک كذا فى الفتح ، لكن مشى فى اللباب على الثانى مع أنّه قال : لايجب عليها التزوج . (غنية الناسک : (ص: ۲۶ ، ۲۷ ، ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع ، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۷۶ ، ۷۸ ، ۸۱) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمين للمرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗁 الدر مع الرد : (۴۶۵/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

عورت تلبیہ آہستہ پڑھے

عورت کو بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا منع ہے، اس لئے تلبیہ آہستہ آواز سے پڑھے۔(۱)

عورت عمرہ سے فارغ نہیں ہوئی حج کا وقت آ گیا

اگر عورت عمرہ کے احرام کی نیت کر کے مکہ مکرمہ پہنچ گئی، لیکن ایام شروع ہونے کی وجہ سے عمرہ کے افعال ادا کرنے کا موقع نہیں ملا اور حج کے لئے روانگی کا وقت آ گیا، تو عمرہ کا احرام کھول کر حج کا احرام باندھ لے، اور نماز نہ پڑھے بلکہ غسل یا وضو کر کے حج کے احرام کی نیت کر لے اور حج کے تمام افعال مکمل کرے، البتہ طواف زیارت کو پاک ہونے تک مؤخر کرے پاک ہونے کے بعد غسل کر کے طواف زیارت کرے، اگر پاکی میں تاخیر ہونے کی وجہ سے طواف زیارت میں بارہ ذی الحجہ سے تاخیر ہو جائے گی تو دم واجب نہ ہوگا، اور وہ عمرہ جو پاک نہ ہونے کی وجہ سے توڑ دیا تھا اس کو مسجد تنعیم وغیرہ سے احرام باندھ کر کر لے۔(۲)

---

(۱) ولاتجهر بالتلبية، بل تسمع نفسها دفعًا للفتنة. (غنية الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: فی إحرام الإمرأة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ الدر مع الرد: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، قبيل: باب القران، ط: سعيد.

(۲) وحيضها لايمنع نسكا إلّا الطواف، فهو حرام من وجهين: دخولها المسجد، وترک واجب الطهارة، فلو حاضت قبل الإحرام، اغتسلت وأحرمت، وشهدت جميع المناسک، إلّا الطواف، والسعی؛ لأنّه لايصح بدون الطواف ولايلزمها دم لترک الصدر، وتأخير الزيارة عن وقته لعذر الحيض والنفاس. (غنية الناسک: (ص: ۹۴، ۹۵) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲، ۱۶۳) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة. =

عورت کا عورت کے ساتھ سفر کرنا

عورت کا کسی ایسی عورت کے ساتھ حج کا سفر کرنا جس کا شوہر ساتھ ہو، یا ایسی خاتون کے ساتھ جانا جس کے ساتھ اس کا محرم ہو جائز نہیں ہے، یعنی عورت، عورت کے ساتھ حج کا سفر نہیں کرسکتی خواہ دوسری عورت کے ساتھ اس کا شوہر یا محرم ہو یا نہ ہو۔(۱)

عورت کو حج بدل پر بھیجنا

افضل اور بہتر یہ ہے کہ کسی ایسے مرد کو حج بدل کے لئے بھیجا جائے جو نیک کار، دیندار، متقی اور پرہیز گار ہو، اللہ تعالی سے ڈرتا ہو، اور حج کے مسائل کو اچھی طرح جانتا ہو، اور اپنا حج ادا کر چکا ہو، تاہم اگر کسی عورت میں یہ تمام باتیں ہیں تو اس سے

= ☜ الدر مع الرد : (۲/۵۲۸) كتاب الحج ، قبيل : باب القران ، ط: سعيد .

☜ عن عائشة رضي اللّٰه عنها قالت : خرجنا مع رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم في حجة الوداع ...... فكنت أنا ممن أهل بعمرة قالت : فخرجنا حتى قدمنا مكّة فأدركني يوم عرفة وأنا حائض ، لم أحل من عمرتي ، فشكوتُ ذٰلك إلى النّبي صلى اللّٰه عليه وسلم فقال : دعي عمرتك ، وانقضي رأسك وامتشطي وأهلي بالحج ، قالت : ففعلت ، فلما كانت ليلة الحصبة، وقد قضى اللّٰه حجنا ، أرسل معي عبد الرحمٰن بن أبي بكر فأردفني وخرج إلى التنعيم فأهللت بعمرة .... (سنن ابن ماجه : (ص: ۲۱۵) كتاب المناسك ، باب العمرة من التنعيم ، ط: ميزان)

(۱) الرابع : المحرم أو الزوج لإمرأة بالغة ، ولو عجوزًا ومعها غيرها من النساء الثقات والرجال الصالحين في مسيرة سفر . (غنية الناسك : (ص: ۲۶) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساري : (ص: ۷۶ ، ۷۷) باب شرائط الحج ، النوع الثاني : شرائط الأداء ، الشرط الرابع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ الدر مع الرد : (۲/۴۶۴ ، ۴۶۵) كتاب الحج ، مطلب : في قولهم : يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد .

حج بدل کرانے سے حج بدل ہو جائے گا لیکن مرد کو بھیجنا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

عورت کے سر پر بال نہیں

اگر بیماری یا بار بار عمرہ کرنے کی وجہ سے عورت کے سر پر بال نہ ہوں تو عمرہ اور حج میں قربانی کے بعد قینچی چلانے سے حلال ہو جائیگی، اور اگر بالکل بال نہ ہوں تب بھی قینچی چلانے سے حلال ہو جائے گی جیسا کہ گنجا مرد سر پر استرہ چلانے سے حلال ہو جاتا ہے، چاہے استرہ چلانے سے بال بالکل نہ آئیں، اسی طرح عورت قینچی چلانے سے حلال ہو جائے گی۔

واضح رہے کہ عورت کے لئے حلق کرنا کسی حال میں بھی جائز نہیں ہے اس لئے عورت حلق نہیں کرسکتی بلکہ قینچی چلائے گی۔(۲)

---

(۱) فجاز حج الصرورة بمهملة: من لم يحج، والمرأة ولو أمة والعبد وغيره كالمراهق، وغيرهم أولىٰ لعدم الخلاف، وفى الرد تحت قوله: (وغيرهم أولىٰ لعدم الخلاف) أى خلاف الشافعى، فإنّه لايجوز حجهم كما فى الزيلعى، ح، ولا يخفى أن التعليل يفيد أنّ الكراهة تنزيهية؛ لأنّ مراعاة الخلاف مستحبة فافهم...... وقال فى الفتح أيضًا: والأفضل أن يكون قد حج عن نفسه حجة الإسلام خروجًا عن الخلاف، ثم قال: والأفضل إحجاج الحر العالم بالمناسک الّذى حج عن نفسه......
(الدر مع الرد: (۲/۶۰۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: فى حج الصرورة، ط: سعيد)
▭ إرشاد السارى : (ص: ۶۳۷ ، ۶۳۸ ، ۶۳۹) باب الحج عن الغير ، حكم حج الصرورة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة.
▭ غنية الناسک : (ص: ۳۳۷) باب الحج عن الغير ، فصل : فيما ليس من شرائط النيابة فى الحج ، ط: إدارة القرآن.

(۲) ويجب إجراء الموسى على الاقرع، وفى الشامية: قوله: ويجب إجراء الموسىٰ على الاقرع، هو المختار كما فى الزيلعى والبحر واللباب غيرها، وقيل استحبابًا، قال فى شرح اللباب، وقيل استنانا وهو الأظهر. (شامى: (۲/۵۱۶) كتاب الحج، قبيل: مطلب فى طواف الزيارة، ط: سعيد)
▭ قوله: ويجب إجراء الموسىٰ أى على الأصح، وقيل يستحب "هندية" قوله على اقرع مثله إذا جاء وقت الحلق ولم يكن على رأسهٖ شعر، بأن حلق قبل ذٰلک، وإنّما وجب إجراء الموسىٰ لأنه لما عجز عن الحلق والتقصير يجب عليه التشبه بالحلق كالمفطر فى شهر رمضان يجب عليه التشبه بالصائم، ولأنّ الواجب عليه إجراء الموسىٰ. =

عورت کے لئے خاص لباس

عورتوں کو احرام باندھنے کے لئے کسی خاص قسم کا لباس پہننا لازم نہیں ہے، اس لئے خواتین احرام میں سلے ہوئے کپڑے بدستور پہنتی رہیں، خواہ کسی رنگ کے بھی ہوں، انکا احرام یہ ہے کہ چہرہ کھلا رکھیں اور ہاتھوں میں دستانے نہ پہنیں یہی بہتر ہے، البتہ غیر محرم مرد ہوں تو ان کے سامنے پردہ اس طرح کریں کہ کپڑا وغیرہ چہرہ کے برابر میں رہے اور چہرہ سے نہ لگے، اور اگر کپڑے وغیرہ سے ہاتھوں کو چھپانا چاہتی ہیں تو چھپالیں۔(۱)

= (حاشية الطحطاوی علی الدر المختار: (۱/ ۵۰۷) کتاب الحج، ط: رشیدیه کوئٹه)

الهندية: (۱/ ۲۳۱) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه.

ولاحلق علی المرأة لما روی عن ابن عبّاس رضی اللّٰه عنهما عن النّبیّ ﷺ أنّه قال: لیس علی النّساء حلق، وإنّما علیهنّ تقصیر، وروت عائشة رضی اللّٰه عنها أنّ النّبیّ ﷺ أنّه نهی المرأة أن تحلق رأسها، ولأنّ الحلق فی النّساء مثلة ولهٰذا لم تفعله واحدة من نساء رسول اللّٰه ﷺ ولکنّها تقصر، فتأخذ من أطراف شعرها قدر أنملة لما روی عن عمر رضی اللّٰه تعالیٰ عنه أنّه سئل، فقیل له کم تقصر المرأة؟ فقال مثل هٰذه، وأشار إلی أنملة. (بدائع الصنائع: (۲/ ۱۴۱) کتاب الحج، فصل: وأمّا الحلق والتقصیر، ط: سعید.

غنیة الناسک: (ص: ۱۷۵) باب مناسک منی یوم النحر، فصل فی الحلق، ط: إدارة القرآن.

شرح اللباب: (ص: ۳۲۴) باب مناسک منیٰ، فصل: فی الحلق والتقصیر، ط: بیروت.

قلت: ولو اعتمرت المرأة إیّاما و قصرت من شعرها کل یوم حتی بقیت شعرها قدر أنملة، فإن حلقت رأسها وقعت فی الحرمة أو الکراهة، وإن لم تحلق فلاتحل، ولم أر حکمه فی ذٰلک فی شیئ من کتب المذهب إلا أن یقال کما أنّ إجراء الموسٰی علی من لیس له شعر فی الرأس یکفیه کذٰلک إجراء المقصر لعلها تکفیها، واللّٰه أعلم. (بذل المجهود: (۳/ ۱۸۴) باب الحلق والقصر، ط: معهد الخلیل)

(۱) هی فیه کالرجل غیر أنّها لا تکشف رأسها و تکشف وجهها، والمراد بکشف الوجه عدم مماسة شیئ له، فلذٰلک یکره لها أن تلبس البرقع؛ لأنّ ذٰلک یماس وجهها...... ولو سدلت علیه شیئًا وجافته عنه جاز من حیث الإحرام، لعدم کونه سترًا، وإلاَّ فسدل الشیئ مستحب، کما فی الفتح، لکن فی النهایة، والمحیط أنّه واجب، والتوفیق أن الاستحباب عند عدم الأجانب، وأما عند وجودهم فالإرخاء واجب علیها عند الإمکان...... وتلبس من المخیط ما بدالها کالدرع و القمیص، والسراویل والخفین، والقفازین، وقوله علیه الصلاة والسلام: "ولا تلبس القفازین"، نهی ندب. (غنیة الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)=

عورتوں کا احرام

عورتوں کا احرام اور حج بھی مردوں کی طرح ہے، فرق یہ ہے کہ عورتوں کو سلے ہوئے کپڑے پہننے کی اجازت ہے بلکہ سلے ہوئے کپڑے پہنے رہنا چاہئے، اور سر کو بھی چھپانا چاہئے تاکہ بے پردگی کا خطرہ نہ رہے، اور چہرے پر کپڑا نہ لگے، اس کو کھلا رکھے البتہ غیر محرم کے سامنے چہرہ کھلا نہ رکھے اور سر سے پردے کے کپڑے کو چہرہ پر اس لٹکائے کہ پردہ بھی ہوجائے اور چہرہ پر لگے بھی نہیں۔(۱)

عورتوں کا جنازہ کی نماز میں شریک ہونا

☆عورتوں کے لئے صرف جنازہ کی نماز ادا کرنے لئے حرم میں جانا درست نہیں، تاہم اگر طواف، عمرہ یا بیت اللہ کی زیارت کے لئے حرم جانا ہو تو اس وقت جنازہ کی نماز میں شریک ہونے کی گنجائش ہے۔(۲)

= ▭ إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ الدر مع الرد : (۲/۵۲۷ ، ۵۲۸) كتاب الحج ، قبيل : باب القران ، ط: سعيد .

(۱) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۱ فی الصفحة رقم: ؟؟؟؟؟. (هی فيه كالرجل)

(۲) أنّ أبا طلحة دعا رسول اللّٰه ﷺ إلى عمير بن أبی طلحة حين توفی ، فأتاهم رسول اللّٰهﷺ، فصلّی عليه فی منزلهم فتقدّم رسول اللّٰه ﷺ ، وكان أبو طلحة وراءه وأم سليم وراء أبی طلحة ولم يكن معهم غيرهم ، قال الحاكم : هٰذا حديث صحيح على شرط الشيخين ، وسنة غريبة فی إباحة صلاة النساء على الجنائز . (إعلاء السنن)

▭ وفيه أيضًا : ان موقف النساء فی صلاة الجناة كموقفهن فی المكتوبات ، فإنّ محاذاتها للرجال فی صلاة الجنازة ، وإن لم تفسد صلاتهم ولكن لاتخلو من الكراهة . (إعلاء السنن : (۸/ ۳۴۸) ط: إدارة القرآن)

▭ ولاحق للنساء فی الصلاة على الميت . (الهندية : (۱/۱۶۳) الباب الحادی والعشرون فی الجنائز ، الفصل الخامس فی الصلاة على الميت ، ط: رشيديه)

▭ الصلاة على الجنازة فرض كفاية إذا قام به البعض واحدًا كان أو جماعة ذكرًا كان أو أنثٰى سقط عن الباقين . (الهندية : (۱/۱۶۳) الباب الحادی والعشرون فی الجنائز ، الفصل الخامس فی الصلاة على الميت ، ط: رشيديه)

عورتوں کا مسجد حرام کی جماعت میں شامل ہونا

جس طرح خواتین کے لئے اپنے وطن مین نماز تنہا گھروں میں پڑھنا افضل ہے اسی طرح مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بھی خواتین کے لئے نماز رہائش گاہ اور ہوٹلوں میں تنہا جماعت کے بغیر پڑھنا افضل ہے، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں نماز کا جو ثواب حرم اور مسجد نبوی میں مردوں کو ملتا ہے ان کو گھروں میں پڑھنے سے اس سے زیادہ مل جاتا ہے، ایسی صورت میں حرمین شریفین میں عورتوں کے لئے رہائش گاہ اور ہوٹل میں نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

اگر کسی وقت بیت اللہ شریف کو دیکھنے کی غرض سے یا طواف کی غرض سے مسجد حرام میں یا صلاۃ وسلام کی غرض سے مسجد نبوی میں آئیں اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لیں تو نماز ادا ہوجاتی ہے، بشرطیکہ مردوں کے درمیان میں کھڑی نہ ہوں، اگر ایک

---

(۱) عن ابن مسعود رضی اللّٰہ عنه قال: قال صلاة المرأة فی بیتها أفضل من صلاتها فی حجرتها، وصلاتها فی حجرتها أفضل من صلاتها فی دارها، وصلاتها فی دارها أفضل من صلاتها فیما سواه. ثم قال: إن المرأة إذا خرجت تشرف لها الشیطان. (المعجم الکبیر للطبرانی: (۹/ ۳۴۱) رقم الحدیث: ۹۴۸۲، أحادیث عبد اللّٰہ ابن مسعود رضی اللّٰہ عنه، ط: مکتبة امام ابن تیمیه)

☐ عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنهما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: لاتمنعوا نساء کم المساجد، وبیوتهن خیر لهن...... عن عبد اللّٰہ عن النبیّ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال: صلاة المرأة فی بیتها أفضل من صلاتها فی حجرتها وصلاتها فی مخدعها أفضل من صلاتها فی بیتها. (سنن أبی داود: (۱/ ۹۴) رقم الحدیث: ۵٦۷، و ۵۷۰) کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی خروج النّساء إلی المسجد، ط: رحمانیه)

☐ الاختیار لتعلیل المختار: (۱/ ۱۴٦) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: دار الکتب العلمیة.

☐ بدائع الصنائع: (۲/ ۱۱۳) کتاب الاعتکاف، فصل: وأمّا شرائط صحته، ط: سعید.

☐ والفتویٰ فی زماننا علی أنهنّ لایخرجن وإن کنّ عجائز إلی الجماعات لا فی اللیل ولا فی النهار لغلبة الفتنة والفساد وقرب یوم المعاد. (مجموعة رسائل اللکنوی: (۴/ ۱۱۸) نفع المفتی والسائل، مایتعلق بالجماعة، ط: إدارة القرآن)

☐ الدر مع الرد: (۱/ ۵٦٦) کتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعید.

عورت مردوں کے درمیان کھڑی ہوجاتی ہے تو اس سے تین مردوں کی نماز فاسد ہوجاتی ہے، دائیں بائیں جانب کے دو مردوں کی اور اس کی سیدھ میں پیچھے ایک مرد کی ، اگر بالفرض کوئی عورت اتفاقیہ طور پر عین نماز کے وقت صفوں کے درمیان پھنس جائے اور نکلنا دشوار ہوجائے یا طواف کے دوران نماز کھڑی ہوجائے تو اس وقت اس کو نماز کے بغیر جہاں بھی جگہ ملے خاموش ہوکر بیٹھ جانا چاہئے ، نماز کی نیت ہرگز نہ کرے، ورنہ دائیں بائیں اور بالکل سیدھ میں پیچھے والے مردوں کی نماز فاسد ہوجائے گی ۔(۱)

جب امام فارغ ہوجائے تو پھر تنہا وہیں نماز ادا کرے،عورتوں کو بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے لئے بھی ایسے وقت میں جانا چاہئے جب نماز کا وقت نہ ہو، اس وقت نسبتاً ہجوم بھی کم ہوتا ہے ، اور اگر اتفاقاً نماز کا وقت ہوجائے تو اذان ہوتے ہی جلدی جلدی طواف پورا کرلیں یا طواف درمیان میں چھوڑ دیں اور جتنے چکر رہ گئے وہ نماز کے بعد جہاں چھوڑے تھے وہیں سے پورے کرلیں یا اس طواف کو شروع سے دوبارہ کرلیں ۔(۲)

---

(۱) ولو حاذت امرأة أو صبية مشتهاة تعقل الصلاة رجلاً ، أو تقدمت عليه قدر ركن ، وصلاتها مطلقة مشتركة تحريمة و أداءً واتحد المكان والجهة بلاحائل ونويت إمامتها فسدت صلاة الرجل...... (حلبى كبير : (۴۴۹) فصل : فى الإمامة ، السادس : فى الموقف ، ط: نعمانيه كوئٹه ، و: (ص : ۵۲۱) ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

▭ والمعتبر فى المحاذاة الساق والكعب على الصحيح ثم المرأة الواحدة تفسد صلاة ثلاثة، واحد عن يمينها وآخر عن يسارها، وآخر خلفها، ولا تفسد أكثر من ذلك...... (الهندية: (۱/ ۸۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس: فى الإمامة، الفصل الخامس: فى بيان مقام الإمام والمأموم، ط: رشيديه)

▭ الدر مع الرد : (۱/۵۷۲ إلى ۵۷۵) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط:سعيد .

(۲) ولو خرج منه أو من السعي إلى جنازة أو مكتوبة أو تجديد وضوء ثم عاد و بنى...... (قوله: وبنى) أى على ماكان طافه ولايلزمه الاستقبال فتح، قلت: ظاهره أنّه لو استقبل لا شيئ عليه فلايلزمه إتمام الأوّل؛ لأنّ هٰذا الاستقبال للإكمال بالموالاة بين الأشواط ثم رأيت فى اللباب ما يدلّ عليه حيث قال فى فضل مستحبات الطواف، ومنها استئناف الطواف لو قطعه...... أو فعله على وجه مكروه، قال شارحه لو قطعه أى ولو بعذر...... (الدر مع الرد: (۲/۴۹۷) كتاب الحج، مطلب فى طواف القدوم، ط: سعيد) =

تاہم اگر خواتین حرمین میں جا کر نماز پڑھنا چاہیں تو ان کو منع نہ کریں بلکہ انہیں عورتوں کی مخصوص جگہ میں جا کر نماز پڑھنے کی ہدایت کریں۔

عورتوں کا مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جا کر عام عورتیں مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتی ہیں اور مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پوری کرنا ضروری سمجھتی ہیں، یہ مسئلہ اچھی طرح یاد رکھنا چاہیے کہ حرمین شریفین میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں ہے۔(۱)

عورتوں کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں جا کر بھی اپنی رہائش گاہ میں نماز پڑھنے کا حکم ہے، اور رہائش گاہ میں نماز پڑھنا مسجد کی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے۔(۲)

غور کرنے کی بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ جب دنیا میں موجود تھے، اور خود نماز پڑھا رہے تھے اسی وقت یہ فرما رہے تھے کہ ”عورت کا گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے۔(۳)

”جس نماز میں افضل الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ امام ہیں اور صحابہ کرام مقتدی ہیں، جب اس جماعت کے بجائے عورت کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے تو آج کی جماعت عورت کے لئے کیسے افضل ہو سکتی ہے؟

خلاصہ یہ کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جا کر عورتوں کا اپنے اپنے گھروں، ہوٹلوں اور رہائش گاہوں میں نماز پڑھنا ہی افضل اور بہتر ہے، اور یہ گھر وغیرہ کی نماز ان کے

= غنية الناسک : (ص: ١٢٧) باب فی ماهية الطواف وأنواعه وأركانه ...... ، فصل : وأمّا مكروهاته،...... ط: إدارة القرآن.

إرشاد الساری: (ص: ٢٢٦) باب أنواع الأطوفة، فصل: فی مستحباته، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

(۱، ۲، ۳) انظر الحاشية رقم: ۱ ، علی الصفحة رقم: ۲۳۰ .

لئے حرمین شریفین کی جماعت کی نماز سے افضل ہے، حرم شریف میں طواف کے لئے آنا چاہئے لیکن مردوں کے ہجوم میں گھسنے کی کوشش نہ کریں، اور ہجوم میں حجر اسود کا بوسہ لینے کی بھی کوشش نہ کریں ورنہ گنہگار رہوں گی۔(۱)

نیکی برباد گناہ لازم کا مضمون صادق آئے گا۔

(تنبیہ) اگر کوئی عورت حرمین شریفن میں پردہ کے ساتھ جاکر خواتین کے مخصوص دروازے سے داخل ہوکر متعینہ جگہ پر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہے تو اس کو منع نہ کریں بلکہ جانے دیں کیونکہ یہ محبت اور جذبات کا مسئلہ ہے، اور اختلاف جائز اور ناجائز میں نہیں بلکہ افضل اور غیر افضل میں ہے۔(۲)

ورنہ زندگی بھر حسرت رہ جائے گی، اور ایسا نہ ہو کہ یہی حسرت، جھگڑا فساد اور اختلاف وطلاق کا سبب بن جائے۔

عورتوں کے بال

قربانی سے فارغ ہونے کے بعد عورتیں احرام کھولنے کے لئے اپنے بال خود کاٹ سکتی ہیں، اور ایک عورت دوسری عورت کے بال بھی کاٹ سکتی ہے۔(۳)

---

(۱) ولاتستلم الحجر إذا كان هناک جمع؛ لأنّها ممنوعة عن ممارسة الرجال إلَّا أن تجد الموضع خاليا. (غنية الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، قبيل: باب القران، ط: سعيد.

انظر الحاشية رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۲۳۰.

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، على الصفحة السابقة رقم: ۲۳۰، أيضًا.

(۳) ولو حلق رأسه أو رأس غيره من حلال أو محرم، جاز له الحلق، لم يلزمهما شيئ. (غنية الناسک: (ص: ۱۷۴) باب مناسک منى يوم النحر، فصل: فی الحلق، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰى، فصل: فی الحلق والتقصير، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

إعلاء السنن: (۴۲۷/۱۰) كتاب الحج، مسائل شتى تتعلق بالحج، باب هل يجب على المحصر الحلق إذا حل فی مكانه ولم يصل إلى البيت، ط: إدارة القرآن.

عورتوں کے قافلہ کا حکم

فطری اور قدرتی طور پر مرد کا میلان عورت کی طرف اور عورت کا مرد کی طرف ہوتا ہی ہے، اور شیطان ملعون بھی گناہوں میں مبتلا کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا تا رہتا ہے، مشکوۃ شریف میں ہے کہ ''مردوں کے حق میں عورتوں سے زیادہ نقصان پہنچانے والا کوئی فتنہ نہیں ہے''۔(۱)

دین اسلام کے ضروری احکام میں سے ایک ضروری حکم حج کی ادائیگی بھی ہے، اور اس کو فتنہ فساد سے بچانے کے لئے ایک زائد احتیاطی تدبیر یہ ہے کہ عورت کے سفر میں دیندار محرم یا شوہر ساتھ ہو جو اس کی پورے طور پر حفاظت کر سکے، ورنہ عورتوں کے لئے حج کے سفر کی بھی اجازت نہیں، اگر عورت محرم کے بغیر صرف عورتوں کے ساتھ حج کرنے کے لئے جائے گی تو اللہ کے قانون کی خلاف ورزی کی وجہ سے گنہگار ہوگی، وجہ یہ ہے کہ سفر میں عورتوں کی عصمت و ناموس کی جس قدر حفاظت شوہر اور محرم کرسکتا ہے وہ عورتیں نہیں کرسکتیں، بلکہ خود وہ عورتیں بھی عصمت و پاکدامنی کی حفاظت کے لئے دوسروں کی محتاج ہیں۔

عورت کے حق میں محرم کی شرط اور ضرورت حج سے محرومی کا باعث نہیں بلکہ اس کی عصمت و ناموس کی حفاظت و بدگمانی، بدنامی اور تہمت سے بچانے کے لئے ہے جس کے بغیر عورت کی کوئی قیمت نہیں، لہذا عورتوں کو چاہئے کہ شریعت کے احکام کی قدر کریں اور شریعت کو اپنا محسن سمجھیں، رہا حج کو جانے کا معاملہ تو کوئی محرم نہ ملے

---

(۱) عن أسامة بن زيد قال: قال رسول اللّٰہ صلى اللّٰہ عليه وسلم: ما تركتُ بعدى فتنة أضرّ على الرجال من النّساء. متفق عليه. (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۲۶۷) كتاب النكاح، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

🗀 صحيح البخارى: (۱۴۵۲/۲) رقم الحديث: ۵۰۹۶، كتاب النكاح، باب مايتقى من شؤم المرأة، ط: الطاف اينڈ سنز.

🗀 سنن ابن ماجه: (ص: ۲۸۸) أبوب الفتن، باب فتنة النّساء، ط: ميزان.

تو شریعت حج بدل کی بھی اجازت دیتی ہے، جس میں وہ پورے ثواب کی مستحق ہوگی، مزید یہ کہ شرعی حکم کی تابعداری کرنے والی ہوگی اور اجر عظیم کی حق دار ہوگی؛ اس لئے عورتوں کے لئے محرم یا شوہر کے بغیر تنہا عورتوں کے قافلے میں شامل ہوکر حج کرنا درست نہیں، ایسی عورتیں محرم کے بغیر حج کرنے کی وجہ سے گنہگار رہوں گی۔(۱)

عورتوں کے لئے حجاج کو رخصت کرنے کے لئے جانا

بعض جگہ یہ رواج ہے کہ حجاج کرام جب حج کے لئے جاتے ہیں تو اسٹیشن یا ائر پورٹ تک رخصت کرنے لئے عورتیں بھی جاتی ہیں، اسٹیشن اور ائر پورٹ پر مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے، بے پردگی ہوتی ہے اور اس کے علاوہ اور بھی بہت

---

(۱) وأمّا الّذی یخصّ النّساء فشرطان : أحدهما أن یکون معها زوجها أو محرم لها فإن لم یوجد أحدهما لایجب علیها الحج ، وهٰذا عندنا ؛ لأنّها إذ لم یکن معها زوج ولا محرم لایؤمن علیها إذ النّساء لحم علی وضم إلا ما ذبّ عنه ، ولذا لایجوز لها الخروج وحدها ، والخوف عند اجتماعهنّ أکثر ولهٰذا حرمت الخلوة بالأجنبیة وإن کان معها امرأة أخریٰ .... (بدائع الصنائع: (۲/ ۱۳۳) کتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضیته فنوعان ، ط: سعید)

☐ ومع زوج أو محرم ...... وفی الرد تحت قوله : (قولان) هما مبنیان علی أن وجود الزوج أو المحرم شرط وجوب أم شرط وجوب أداء والّذی اختاره فی الفتح أنّه مع الصحة وأمن الطریق شرط وجوب الأداء ، فیجب الإیصاء إن منع المرض وخوف الطریق أو لم یوجد زوج ولا محرم قلتُ : لکن جزم فی اللباب بأنّه لایجب علیها التزوج مع أنّه مشی علی جعل المحرم أو الزوج شرط أداء ، ورجح هٰذا فی الجوهرة وابن أمیر الحاج فی المناسک .... (الدر مع الرد : (۲/ ۴۶۴ ، ۴۶۵) کتاب الحج ، ط: سعید)

☐ ولو حجت بلا محرم أو زوج جاز حجها بالاتفاق ، کما لو تکلّف رجل مسألة النّاس وحج ، ولکن مع الکراهة التحریمیة للنهی . (غنیة الناسک : (ص: ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

☐ ولو حجت بغیر محرم جاز حجها بالاتفاق ، کما لو تکلف رجل مسألة النّاس وحجّ ، ولکنها تکون عاصیة ، ومعنی قولهم : ” لایجوز لها أن تحج بغیر محرم “ : لایجوز لها الخروج إلی الحج ، وأمّا الحج فیجوز .... (إرشاد الساری : (ص: ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الرابع ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

سارے گناہ ہوتے ہیں، یہ رسم بہت سی برائیوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بہت ہی بری اور مذموم ہے، اس کو ترک کرنا لازم ہے، یہ حج جیسی عظیم عبادت کے نام پر مردوں اور عورتوں کا ایک مخلوط اجتماع ہے جو ثواب کی بجائے لعنت اور عذاب کا سبب ہے، اس لئے اس رسم کو بالکل بند کردینا ضروری ہے ورنہ اس پر عمل کرنے والے اور اس کو رواج دینے والے سب سخت گنہگار رہوں گے۔(۱)

عورتوں کے لئے حجر اسود کو چومنا

عورتوں کے لئے حجر اسود کو چومنا جائز ہے لیکن اگر حجر اسود کو چومنے کے لئے اجنبی مردوں کے ساتھ جسم لگنے کا احتمال ہو تو حرام ہے، اس لئے اگر اجنبی مردوں سے جسم لگنے کا احتمال نہ ہو تو حجر اسود کو چومے ورنہ نہ چومے۔(۲)

عورتوں کے لئے سر منڈوانا منع ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

---

(۱) ومن منكراتهم أيضًا خروج النّساء عند ذهابهم وعند مجيئهم، فإنّ الواجب على المرأة قعودها فى بيتها وعدم خروجها من منزلها وعلى الزوج منعها عن الخروج، ولو أذن لها وخرجت كانا عاصيين، والإذن قد يكون بالسكوت فهو كالقول؛ لأنّ النهى عن المنكر فرض...... فخروج النّساء فى هٰذا الزمان من بيوتهن من أكثر الفتن لا سيّما الخروج المحرّم، كخروج خلف الجنازة ولزيارة القبور وعند خروج الحجاج ومجيئهم، والخير قعودهن فى بيوتهن وعدم خروجهن عن منزلهن....... (مجالس الأبرار: (ص: ۱۴۵) مجلس رقم: ۲۰، ط: سهيل اكيڈمى)

وقوله تعالىٰ: ﴿وقررن فى بيوتكنّ﴾ ...... وقيل: إن معنى ﴿وقرن فى بيوتكن﴾ كن أهل وقار وهدوء وسكينة، ...... وفيه الدلالة على أنّ النّساء مأمورات بلزوم البيوت، منهيات عن الخروج. (أحكام القرآن للجصّاص: (۳/ ۵۲۹) سورة الأحزاب، فصل، ط: قديمى)

(۲) ولاتقرب الحجر عند الزحام لمنعها من مماسة الرجال. (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۵۲۸) كتاب الحج، قبيل: باب القران، ط: سعيد)

إرشاد السارى: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: فى إحرام المرأة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

غنية الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل: فى إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن.

نے عورتوں کو اپنا سر منڈانے سے منع فرمایا ہے۔(۱)

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث مروی ہے کہ عورتوں پر حلق (گنجا کرنا) نہیں ہے، عورتوں پر صرف بال کٹوانا ہے۔(۲)

عورتوں کے لئے احرام کھولتے وقت سر منڈوانا دو وجہوں سے ممنوع ہے، ایک یہ کہ اس سے عورت کی شکل بدنما ہو جاتی ہے، دوسری وجہ یہ ہے کہ اس سے عورت، مرد کی ہم شکل بن جاتی ہے اور عورتوں کے لئے مردوں کی شکل اختیار کرنا مطلقاً حرام ہے۔(۳)

عورتوں کے لئے محرم لازم ہونے کی وجہ

''عورتوں کے قافلہ کا حکم'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۲۳٤)

عورتوں کے لئے مخصوص احکام

مرد اور عورت کے حج کے درمیان ان مسائل میں فرق ہے:

---

(۱) عن علی و عائشة قالا : نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تحلق المرأة رأسها . (مشكوٰة المصابيح : (ص: ۲۳۳) كتاب المناسک ، باب الحلق ، الفصل الثامن، ط: قديمى)

☐ جامع الترمذى: (۱/ ۳۰۷) أبواب الحج، باب ماجاء فى كراهية الحلق للنساء، ط: رحمانيه.

(۲) عن ابن عباس قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ليس على النّساء الحلق إنّما على النّساء التقصير. رواه ؤبو داود، والدارمى. (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۲۳۳) كتاب المناسک، باب الحلق، الفصل الثانى، ط: قديمى)

☐ سنن أبى داود: (۱/ ۲۸۷) كتاب المناسک، باب الحلق والتقصير، ط: رحمانيه.

☐ سنن دارمى: (۲/ ۸۹) رقم الحديث: ۱۹۰۵ ، كتاب المناسک، باب من قال ليس على النّساء حلق ، ط: دار الكتاب العربى.

(۳) ونهى أن تحلق المرأة رأسها ؛ لأنّها مثلة ، وتشبه بالرجال . (حجة الله البالغة : (ص: ۶۵) مبحث فى أمور تتعلق بالحج ، ط: مير محمد)

☐ رحمة الله الواسعة : (۴/ ۲۴۸ ، ۲۴۹) مبحث فى أمور تتعلق بالحج ، ط: زمزم پبلشرز .

☐ حكمة التشريع و فلسفته : (۱/ ۱۸۲) حكمة الحلق ، ط: حقانيه پشاور.

① عورتوں کا احرام صرف اتنا ہے کہ نیت اور تلبیہ کے وقت اور اس کے بعد عورتیں معمول کے لباس میں رہیں البتہ اپنا سر ڈھانک لیں اور چہرہ کھولے رکھیں اور غیر محرم کے سامنے پردہ کریں لیکن چہرہ پر کچھ نہ لگے۔(۱)

② سلے ہوئے کپڑے عورتوں کے لئے احرام کے دوران منع نہیں ہیں۔(۲)

③ عورتیں ہر قسم کے جوتے چپل پہن سکتی ہیں۔(۳)

④ عورتیں تلبیہ آہستہ آواز سے پڑھیں۔(۴)

---

(۱) هی فیه کالرجل غیر أنّها لا تکشف رأسها و تکشف وجهها، والمراد بکشف الوجه عدم مماسة شیئ له، فلو سدلت علیه شیئًا وجافته عنه جاز منه حیث الإحرام، لعدم کونه سترًا، وإلاَّ فسدل الشیئ مستحب، (غنیة الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲ ، ۱۶۳) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۲/۵۲۷ ، ۵۲۸) کتاب الحج ، قبیل : باب القران ، ط: سعید .

(۲) وتلبس من المخیط ما بدالها کالدرع و القمیص ، والسراویل والخفین .(غنیة الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲ ، ۱۶۳) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۲/۵۲۷ ، ۵۲۸) کتاب الحج ، قبیل : باب القران ، ط: سعید .

(۳) وتلبس من المخیط ما بدالها کالدرع و القمیص ، والسراویل والخفین .(غنیة الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲ ، ۱۶۳) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة.

▭ الدر مع الرد : (۲/۵۲۷ ، ۵۲۸) کتاب الحج ، قبیل : باب القران ، ط: سعید .

(۴) ولاتجهر بالتلبیة بل تسمع نفسها دفعا للفتنة . (غنیة الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲ ، ۱۶۳) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة.

▭ الدر مع الرد : (۲/۵۲۷ ، ۵۲۸) کتاب الحج ، قبیل : باب القران ، ط: سعید .

⑤ ناپاکی کی حالت یعنی حیض ونفاس میں احرام کی نیت کر کے دعا، تلبیہ پڑھ کر احرام باندھ لیں، نماز نہ پڑھیں۔(۱)

⑥ سر کے بالوں کو ایک کپڑے سے باندھ لیں تاکہ کوئی بال ٹوٹ کر نہ گر جائے، اور یہ کپڑا یا رومال صرف احتیاط کے لئے ہے، یہ احرام نہیں ہے، اس کو احرام سمجھنا صحیح نہیں ہے۔(۲)

⑦ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے دوران ہرے کھمبوں یعنی ہری ٹیوب لائٹس کے درمیان مردوں کی طرح عورتوں کے لئے دوڑنا مسنون نہیں ہے، اس لئے خواتین اس حصے میں بھی عام رفتار پر چلیں گی۔(۳)

⑧ عورتوں کے لیے عمرہ اور حج کا احرام کھولتے وقت بالوں کے آخر سے

---

(۱) وحیضها لایمنع نسكًا إلّا الطواف فهو حرام من وجهين، دخولها المسجد و ترک واجبا لطهارة، فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت، وشهدت جميع المناسک إلّا الطواف والسعی؛ لأنه لایصح بدون الطواف، ولايلزمها دم لترک الصدر وتأخير الزيارة عن وقته لعذر الحيض والنفاس. (غنية الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲، ۱۶۳) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد: (۲/۵۲۷، ۵۲۸) کتاب الحج، قبيل: باب القران، ط: سعيد.

(۲) وتلبس من المخيط ما بدالها كالدرع و القميص، والسراويل والخفين. (غنية الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲، ۱۶۳) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد: (۲/۵۲۷، ۵۲۸) کتاب الحج، قبيل: باب القران، ط: سعيد.

(۳) ولاتسعى بين الميلين. (غنية الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲، ۱۶۳) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد: (۲/۵۲۷، ۵۲۸) کتاب الحج، قبيل: باب القران، ط: سعيد.

صرف انگلی کے ایک پور کے برابر کاٹ لینا کافی ہے (انگلی کی ہر گانٹھ کو پور کہا جاتا ہے)(۱)

⑨ حیض ونفاس کی حالت میں طواف کے علاوہ حج کے تمام ارکان ادا کرسکتی ہیں۔(۲)

⑩ ایام نحر یعنی دس، گیارہ، اور بارہ تاریخ میں حیض ونفاس سے پاکی کی حالت نہ ہوتو طواف زیارت کو پاک ہونے تک موخر کردیں پاک ہونے کے بعد غسل کر کے طواف زیارت کریں، تاخیر کی وجہ سے کوئی دم لازم نہیں ہوگا۔(۳)

⑪ ہوائی جہاز، جدہ یا مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد شوہر یا محرم کا انتقال ہوجائے یا طلاق ہوجائے تو اسی حالت میں حج کے ارکان ادا کرسکتی ہیں۔(۴)

⑫ اگر عورتیں واپسی کے وقت ماہواری کے ایام میں مبتلا ہوجائیں تو ان سے طواف وداع معاف ہوجاتا ہے اور دم واجب نہیں ہوتا۔(۵)

⑬ اضطباع یعنی طواف کے دوران احرام کی چادر دائیں بغل کے نیچے سے

---

(۱) ولاتسلم الحجر إذا کان هناک جمع ...... ولا تحلق رأسها ؛ لأنّه مثلة کحلق الرجل لحيته بل تقصير من ربع شعرها کالرجل وقصر الکل أفضل . (غنية الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲ ، ۱۶۳) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد : (۲/۵۲۷ ، ۵۲۸) کتاب الحج ، قبيل : باب القران ، ط: سعيد .

(۲،۳،۵) انظر الحاشية رقم: ۱ ، فی الصفحة رقم: ۲۳۹ . (وحيضها لايمنع نسكًا إلّا الطواف)

(۴) ولا تحج إلّا بمحرم أو زوج فی الطريق إذا کان سفرًا . (غنية الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲ ، ۱۶۳) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۲/۵۲۷ ، ۵۲۸) کتاب الحج ، قبيل : باب القران ، ط: سعيد .

نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا عورتوں کے لئے نہیں ہے، یہ حکم صرف مردوں کے ساتھ خاص ہے۔(۱)

⑭ عورتوں کو رمی کے وقت ہاتھا اتنا اونچا نہ اٹھانا چاہیئے کہ بغل نظر آئے۔(۲)

⑮ ''رمل''یعنی طواف کے شروع کے تین چکروں میں شانہ ہلاتے ہوئے تیزی سے قدم کو قریب قریب رکھ کر چلنا عورتوں کے لئے مسنون نہیں ہے، یہ صرف مردوں کے لئے مسنون ہے، خواتین اپنی ہی چال سے چلیں۔(۳)

عید کی قربانی کا حکم

☆ جو حاجی صاحبان مسافر ہوں، اور انہوں نے حج تمتع یا قران کیا ہو ان پر ''دم شکر''یعنی صرف حج کی قربانی واجب ہے، وطن میں جو سالانہ قربانی کی جاتی ہے وہ واجب نہیں۔

اور جو حاجی مسافر نہ ہوں بلکہ مکہ مکرمہ میں مقیم ہوں یعنی ۷/ذی الحجہ تک پندرہ دن یا اس سے زیادہ بنتے ہوں اور وہاں ٹھہرنے کی نیت بھی ہو تو وہ مقیم ہیں، اگر ایسے لوگوں کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ نصاب کے برابر رقم ہو تو ان پر حج کی قربانی کے علاوہ عید کی قربانی بھی واجب ہوگی اور اگر مقیم ہیں لیکن حج کے اخراجات

(۱،۳) ولا تضطبع ولا ترمل. (غنية الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل: في إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲، ۱۶۳) باب الإحرام، فصل: في إحرام المرأة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ الدر مع الرد: (۲/۵۲۷، ۵۲۸) كتاب الحج، قبيل: باب القران، ط: سعيد.

(۲) ويرفع الرجل يده حتى يرى بياض إبطيه. (غنية الناسک: (ص: ۱۷۰) باب مناسک يوم النحر، فصل: في رمي جمرة العقبة يوم النحر، مطلب في كيفية وقوف الرمي و موقفه من جمرة العقبة وقطع التلبية، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۳۱۷) باب مناسک منى، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ الاختيار لتعليل المختار: (۱/۱۶۶) كتاب الحج، ط: دار الكتب العلمية.

کے علاوہ نصاب کے برابر رقم نہیں ہے تو عید کی قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۱)

☆ حج میں سفر کے دوران حاجی سفر میں ہوتا ہے، اس لئے اس پر عید الاضحیٰ کی قربانی واجب نہیں ہوتی، البتہ اگر حاجی نے حج تمتع یا حج قران کا احرام باندھا ہے تو اس پر حج کی قربانی واجب ہوگی، عید الاضحیٰ کی نہیں، تاہم اگر عید الاضحیٰ کی قربانی بھی کرلے تو ثواب ملے گا۔(۲)

عید کی نماز منیٰ میں نہ پڑھنے کی وجہ

دس ذی الحجہ کو منیٰ میں حجاج کرام بہت سے اہم کام مثلاً: رمی، ذبح، اور حلق یا قصر وغیرہ میں مصروف ہوتے ہیں، اس لئے ان سے عید الاضحیٰ کی نماز ساقط کردی گئی ہے، ایسے ہی جنہوں نے مکہ مکرمہ میں عید الاضحیٰ کا اہتمام کرنا ہوتا ہے، وہ اس دن منیٰ میں حج کے کام میں مصروف ہوتے ہیں اس لئے وہاں بھی ادا نہیں کی جاتی، باقی حرم میں عید الاضحیٰ کی نماز ہوتی ہے اور علاقے کے لوگ جو حج کے لئے نہیں جاتے وہ عید کی نماز میں شریک ہوتے ہیں۔(۳)

(۱، ۲) قال أصحابنا أنّه دم نسک وجب شکرًا لما وفق للجمع بین النسکین بسفر واحد. (بدائع الصنائع: (۱۷۴/۲) کتاب الحج، فصل: وأمّا بیان مایجب علی المتمتّع والقارن، ط: سعید)

فإذا فرغ من الرمی یوم النحر انصرف إلی رحله، ویشتغل بشیئ آخر، فذبح إن شاء؛ لأنّه مفرد، والذبح له أفضل، وإنّما یجب علی القارن والمتمتّع، أمّا الأضحیة فإن کان مسافرًا، فلایجب علیه وإلّا فکالمکی فتجب، کما فی البحر (رد المحتار) ...... (غنیة الناسک: (ص: ۱۷۲) باب مناسک منی یوم النحر، فصل: فی الذبح وأحکامه، و: (ص: ۲۰۲) باب القران، فصل: فی هدی القارن والمتمتّع، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۳۶۸) باب القران، فصل: فی هدی القارن والمتمتّع، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

(۳) وأمّا صلاة العید ففی شرح مناسک الکنز للمرشدی عن المحیط والذخیرة وغیرهما أنّه لایصلیها بها بخلاف الجمعة، وفی شرح المنیة للحلبی أنّه لایصلیها بها اتّفاقًا للاشتغال فیه بأمور الحج، أی لأنّ وقت العید وقت معظم أفعال الحج...... وفی شرح الأشباه للبیری من کتاب الصید، =

عینک

''چشمہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۱۹/۱)

= أنّ منى موضع تجوز فيه صلاة العيد إلّا أنّها سقطت عن الحاج ولم نر في ذٰلک نقلا مع كثرة المراجعة ، ولا صلاة العيد بمكّة يوم الأضحٰى ؛ لأنّا ومن أدركناه من المشايخ لم نصلها بمكّة ، والله تعالىٰ أعلم ما السبب في ذٰلک ، قلت : وأمّا عدم صلاتها بمنى فقد علمت نقله وأمّا بمكّة فلعل سببه أن من له إقامة العيد يكون بمنى حاجًا والله تعالىٰ أعلم . (شامى : (۵۱۹/۲ ، ۵۲۰) كتاب الحج ، مطلب في حكم صلاة العيد والجمعة في منى ، ط: سعيد)

▭ وإنّما لاتقم صلاة العيد بمنىٰ اتّفاقًا للتخفيف لا لكونه ليست مصرًا . (البحر الرائق : (۱۴۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد)

▭ عناية شرح الهداية على هامش فتح القدير : (۵۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: رشيديه .

غاصب کا حج

اگر کسی غاصب نے حج کیا تو حج ادا ہو جائے گا البتہ اگر غصب کی رقم سے حج کیا ہے تو وہ قبول نہیں ہوگا، اور ثواب بھی نہیں ملے گا اور غصب کا گناہ بھی ہوگا۔

اور اگر حلال رقم سے حج کیا ہے تو حج بھی ہو جائے گا اور ثواب بھی ملے گا البتہ غصب کا گناہ ہوگا جب تک کہ مالک کو وہ چیز واپس نہ دے یا اس کو راضی نہ کرے۔(۱)

غربت کے بعد مالداری میں دوسرا حج کرنا

اگر کسی آدمی پر غریب ہونے کی وجہ سے حج فرض نہیں تھا لیکن کسی مالدار آدمی نے خرچہ دے کر حج کے لئے بھیج دیا اور اس نے حج کر لیا، پھر وطن واپس آنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو مالدار بنا دیا، تو اس پر دوبارہ حج نہیں ہوگا جب ایک بار حج ادا کر لیا تو فرض ساقط ہو گیا، دوبارہ کرے گا تو وہ نفل ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولا بمال حرام، ولو حج به سقط عنه الفرض لكنه لا تقبل حجته كما ورد في الحديث، ولا تنافي بين سقوطه و عدم قبوله، فلا يثاب لعدم القبول، ولا يعاقب عقاب تارك الحج .... (غنية الناسك: (ص: ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن)

☜ وإذا عزم على الحج ينبغي له البداية بالتوبة بشروطها من رد المظالم إلى أهلها عند الإمكان ...... والاستحلال من ذوي الخصومات والمعاملات، فإن ماتوا فالاستغفار لهم، وإن كان عنده مظلمة مالية مات أهلها ولا وارث لها، أو جهل أربابها فالتصدق بها بنية خصمائه ولا يرجو به الثواب لنفسه . (غنية الناسك: (ص: ۳۴) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساري: (ص: ۶۹۰) باب المتفرقات، مسئله: من حج بمال حرام سقط عنه الفرض، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة .

☜ شامي: (۴۵۶/۲) كتاب الحج، مطلب: فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد .

(۲) وأمّا الفقير ...... ومن بمعناه ...... إذا حج سقط عنه الفرض إن نواه أي الفرض في إحرام حجه =

غریب کو حج کا ثواب ملے گا

جو غریب آدمی پیسہ پیسہ جمع کر کے حج کی تیاری کرتا رہا، مگر اتنا پیسہ جمع نہ کر سکا جس سے حج کے لئے جا سکے، ایسے آدمی کو بھی نیت کی وجہ سے حج کا ثواب ملے گا۔(۱)

غریب کو حج کرادیا

اگر کسی مالدار نے کسی غریب آدمی کو حج کرادیا پھر وہ غریب آدمی بعد میں مالدار ہو گیا تو اس پر دوبارہ حج کرنا فرض نہ ہوگا، اگر خوشی سے کرے گا تو نفل ہوگا اور ثواب ملے گا۔(۲)

= أو أطلق النية ...... حتى لو استغنى أو صار غنيا بحصول المال من الوجه الحلال بعد ذلک ...... لايجب عليه ثانيًا . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۸۸) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۳۲) باب شرائط الحج ، فصل : فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء ، ط: إدارة القرآن .

الهندية : (۱/ ۲۱۷) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسير الحج و فرضيته ، ط: رشيديه .

(۱) إنّما الأعمال بالنيّات، وإنّما لكل امرئ ما نوى فمن كانت هجرته إلى دنيا يصيبها أو إلى امرأة ينكحها ، فهجرته إلى ما هاجر إليه . (صحيح البخاری : (۱/ ۱) كتاب بدء الوحی ، باب كيف كان بدء الوحی إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ، ط: الطاف اينڈ سنز)

قوله : (وإنّما لكل امرئٍ ما نوى) ...... الثانية : أفادت أن العامل لايحصل له إلّا ما نواه ، وقال ابن ديق العيد : الجملة الثانية تقتضی أن من نوىٰ شيئًا يحصل له ، يعنی إذا عمله بشرائطه أو حال دون عمله له ما بعذر شرعًا بعدم عمله . (فتح الباری : (۱/ ۱۴) كتاب بدء الوحی ، باب كيف كان بدء الوحی إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ، ط: دار المعرفة ، بيروت)

قال التيمی : النية أبلغ من العمل ، ولهٰذا المعنى تقبل النيّة بغير العمل ، فإذا نوى حسنة فإنّه يجزى عليها ...... فقد روى عن النّبی صلى الله عليه وسلّم قال : من همّ بحسنة ولم يعملها كتبت له واحدة ، ومن عملها كتبت له عشرًا . (عمدة القاری : (۱/ ۷) كتاب بدء الوحی ، باب كيف كان بدء الوحی إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فائدة ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

(۲) وأمّا الفقير ...... ومن بمعناه ...... إذا حج سقط عنه الفرض إن نواه أی الفرض فی إحرام حجه =

غریب کو حج کے لئے رقم دی

کوئی شخص غریب آدمی کے لئے رقم دے اور وہ قبول کر لے تو اس پر حج فرض ہوجائے گا بشرطیکہ دوسرا کوئی عذر نہ ہو، اور وہ مقروض نہ ہو۔(۱)

غریبوں کو رقم دینے سے حج ادا نہیں ہوگا

فقیروں، غریبوں اور یتیموں کو رقم دینے سے فرض حج کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی، البتہ دوسری صورت یہ ہے کہ جانے سے معذور ہونے کی صورت میں حج بدل کرادے تو اس سے ذمہ داری ادا ہوجائے گی۔(۲)

= أو أطلق النية ...... حتى لو استغنى أو صار غنيا بحصول المال من الوجه الحلال بعد ذلک ...... لایجب علیه ثانیًا . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۸۸) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۳۲) باب شرائط الحج ، فصل : فیما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء ، ط: إدارة القرآن .

▭ الهندیة : (۱/۲۱۷) کتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسیر الحج و فرضیته ، ط: رشیدیه .

(۱) ولاتثبت الاستطاعة ببذل الغیر مالاً ...... أو طاعة ...... ملکا ...... أو إباحة ، فإن قبل المال وجب أی علیه الحج إجماعًا . (إرشاد الساری : (ص: ۶۱ ، ۶۲) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الاستطاعة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۳۲) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۵۹) کتاب الحج ، ط: سعید .

(۲) أمّا إن وجدها وهو صحیح أی سالم ثم طرأ علیه العذر فالاتفاق أی اتفاق الروایات أو اتفاق العلماء علی الوجوب أی وجوب الحج ، علیه أی فی ماله ، فیجب علیه الإحجاج أی فی الحال أو الإیصاء فی المآل . (إرشاد الساری : (ص: ۷۲) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الأوّل : سلامة البدن من الأمراض ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۳۳) کتاب الحج ، مطلب : فیمن إذا وجد شرائط الوجوب والأداء ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۵۷) کتاب الحج ، مطلب : فیمن حج بمال حرام ، ط: سعید .

اگر کسی غریب آدمی کو کسی نے حج کے لئے رقم دی، اور اس نے اس نے اس سے حج کرلیا تو اس کی چند صورتیں ہیں:

۱۔ اگر فرض حج کی نیت سے احرام باندھ کر حج کیا ہے تو فرض حج ادا ہو جائے گا، مالدار ہونے کے بعد دوبارہ حج کرنا فرض نہیں ہوگا کیونکہ حج زندگی میں صرف ایک ہی دفعہ فرض ہوتا ہے بار بار فرض نہیں ہوتا۔(۱)

۲۔ فرض یا نفل حج کی نیت سے نہیں بلکہ مطلق حج کی نیت سے احرام باندھ کر حج کیا تو بھی فرض حج ادا ہو جائے گا، مالدار ہونے کے بعد دوبارہ حج کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ مطلق حج کی نیت سے حج کرنے سے فرض حج ادا ہو جاتا ہے۔(۲)

۳۔ اگر خالص نفل حج کی نیت سے حج کیا ہے تو وہ نفل ہوگا، اس سے فرض حج ادا نہیں ہوگا، مالدار صاحب استطاعت ہونے کے بعد دوبارہ فرض حج ادا کرنا فرض ہوگا۔(۳)

---

(۱) الحج فرض مرّة بالإجماع . (إرشاد الساری : (ص: ۳۴) باب شرائط الحج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

فرض عينا سنة تسع ، وقيل : ست على كل من استكمل شرائط وجوبه ، وأدائه فى العمرة مرة. (غنية الناسک : (ص: ۱۰) مقدمة : فى تعريف الحج ومايتعلق بفرضيته ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۴۵۵/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

انظر الحاشية ، رقم : ۱ ، ۲ ، على نفس الصفحة ، أيضًا .

(۲،۳) والفقير الآفاقى إذا وصل إلى ميقات فهو كالمكى أى حيث لايشترط فى حقه إلّا الزاد دون الراحلة، وليفيد أنّه يتعين عليه أن ينوى حج الفرض ليقع عن حجة الإسلام. ولاينوى نفلاً على زعم أنّه فقير لايجب عليه الحج؛ لأنّه ماكان ما واجبا عليه وهو آفاقى فلما صار كالمكى وجب عليه، فلو حج نفلا يجب عليه أن يحج ثانيًا، ولو أطلق النية يصرف إلى الفرض. (إرشاد الساری: (ص: ۵۶، ۵۷) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۸) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۴۵۷/۲) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد .

انظر الحاشية رقم: ۲، على الصفحة السابقة رقم: ۲۴۴، أيضًا .

غسل زم زم سے کرنا

''زم زم سے غسل کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۳۸۱)

غسل کرنا

☆ احرام کے لئے غسل کرنا سنت مؤکدہ ہے، اگر غسل کرنے کا موقع نہیں ہے تو وضو کر لینا کافی ہے، اور یہ سنت مؤکدہ کے قائم مقام ہو جائے گا لیکن غسل کرنا ہی افضل ہے اور یہ غسل پاک ہونے کے لئے نہیں بلکہ صفائی ستھرائی کے پیش نظر ہوگا، اس لئے حیض ونفاس کی حالت میں بھی غسل کر کے احرام باندھنا بہتر ہے۔

☆ اگر غسل کرنے کے لئے پانی نہ ملے تو غسل ساقط ہو جائے گا، اس کی جگہ تیمّم کرنا شریعت سے ثابت نہیں ہے کیونکہ صفائی وستھرائی جو اس غسل کی غرض ہے، وہ تیمّم سے حاصل نہیں ہوگی۔ (۱)

احرام کی حالت میں پاکی حاصل کرنے کے لئے یا ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے یا غبار دور کرنے کے لئے خالص پانی سے خواہ ٹھنڈا ہو یا گرم غسل کرنا جائز ہے لیکن میل دور نہ کرے۔ (۲)

---

(۱) والغسل وهو سنة للإحرام مطلقًا ، أو الوضوء أى فى النيابة عنه ...... ثم هٰذا الغسل للنظافة فى الأصل حتى يلزم الحائض والنفساء ولايقوم مقامه التيمم . (إرشاد السارى : (ص: ۱۲۷) باب الإحرام ، فصل : فى سنن الإحرام ، ط: الإمدادية مكّه المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ٦٩) باب الإحرام ، فصل فيما ينبغى لمريد الإحرام من كمال التنظيف ، ط: إدارة القرآن .

🗀 الدر مع الرد : (۲/ ۴۸۰) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، ط: سعيد .

(۲) له الاغتسال بالماء القراح وما الصابون والحرض ويكره بالسدر ونحوه كما مرّ، وله الاغتسال بأى ماء كان، ولكن بحيث لايزيل الوسخ بل يقصد الطهارة أو دفع الغبار أو الحرارة...... وأمّا إزالة الوسخ فمكروهة. (غنية الناسک: (ص: ۹۱) باب الإحرام، فسل: فى مباحات الإحرام، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۱۷۲) باب الإحرام ، فصل : فى مباحاته ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

🗀 الدر مع الرد: (۲/ ۴۸۹) كتاب الحج، فصل: فى الإحرام، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم، ط: سعيد.

مزید تفصیل کے لئے ''احرام کے لئے غسل کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔

غسل کرنا سنت ہے

مکہ مکرّمہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا سنّت ہے۔(۱)

غسل کے بعد وضو ٹوٹ گیا

اگر احرام باندھنے کے لئے غسل کیا، اور احرام باندھنے سے پہلے وضو ٹوٹ گیا تو غسل کی فضیلت حاصل نہ ہوگی۔(۲)

غسل واجب ہوگیا

اگر احرام کی حالت میں صحبت کے بغیر احتلام یا کسی اور عذر کی وجہ سے ناپاک ہوگیا تو اس پر دم نہیں ہے، نیز ناپاکی کی وجہ سے احرام کی چادر کو بدلنا جائز ہے۔ (۳)

---

(۱) فاغتسل بہ م ماء بئر أو غیرہ إن دخل من طریقه، وإلا فحیث تیسّر، وھٰذ الغسل سنة لدخول مکّة، وھو للنظافة حتٰی یستحب للحائض والنفساء. (غنیة الناسک: (ص: ۹۶) باب دخول مکّة، ط إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری: (ص: ۱۷۸، ۱۷۹) باب دخول مکّة، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

☜ الدر مع الرد: (۲/۴۹۲) کتاب الحج، مطلب فی دخول مکّة، ط: سعید.

(۲) فلو اغتسل فأحدث إلَّا أنّه علی نظافته، فتوضأ وأحرم لم ینل فضل الغسل. (غنیة الناسک: (ص: ۶۹) باب الإحرام، فصل: فیما ینبغی لمرید الإحرام، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری: (ص: ۱۳۸) باب الإحرام، فصل: فی صفة الإحرام، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

☜ شامی: (۲/۴۸۱) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، ط: سعید

(۲) وإن نظر إلی فرج امرأة بشھوة فمنٰی لا شیئ علیه، کما لو تفکّر فأمنٰی وکذا الاحتلام لایوجب شیئًا سوی الغسل. (الھندیة: (۱/۲۴۴) کتاب المناسک، الباب الثامن: فی الجنایات، الفصل الرابع: فی الجماع، ط: رشیدیه)

☜ إرشاد الساری: (ص: ۴۸۷) باب الجنایات وأنواعھا، النوع الرابع: فی حکم الجماع ودواعیه، فصل: فی حکم دواعی الجماع، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة. =

غصب کی ہوئی رقم سے حج کرنا

غصب کی ہوئی رقم سے حج کرنے سے حج تو ذمہ سے ساقط ہوجائے گا مگر حج اللہ کے دربار میں قبول نہیں ہوگا اور دوسرے کا حق دبا لینے کا گناہ بھی ہوگا۔(۱)

غلام

حج واجب ہونے کے لئے آزاد ہونا شرط ہے اس لئے غلام پر حج واجب نہیں ہے۔(۲)

= ▭ غنية الناسک : (ص: ۲۶۷ ، ۲۶۸) باب الجنايار ، الفصل السادس : فی الجماع و دواعيه ، ط: إدارة القرآن .

▭ ويجوز الإحرام فی ثوب واحد أی بأن يتقی بما يجب عليه من ستر العورة ، وأكثر من ثوبين بأن يجعل واحد فوق واحد أو يبدّل أحدهما بالآخر . (إرشاد الساری : (ص: ۱۳۹) باب الإحرام ، فصل : ثم يتجرّد عن الملبوس المحرم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۷۱) باب الإحرام ، فصل: فيما ينبغی لمريد الإحرام ، ط: إدارة القرآن.

(۱) ويجتهد فی تحصيل نفقة حلال فإنّه لايقبل الحج بالنفقة الحرام مع أنّه يسقط الفرض معها وإن كانت مغصوبة . (الهندية : (۲۲۰/۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسير الحج و فرضيته ، ط: رشيديه)

▭ من حج بمال حرام سقط عنه الفرض ، أی بحسب الظاهر ، ولا يقبل حجة ؛ لأنّه ليس حجًا مبرورًا ...... ويكون عاصيًا أی باكتساب الحرام . (إرشاد الساری : (ص: ۶۹۰) باب المتفرقات ، مسألة : من حج بمال حرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ شامی : (۴۵۶/۱) كتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد .

(۲) الخامس : الحرية ، فلا حج علی مملوک ، فإن حج ولو بإذن المولیٰ فهو نفل لايسقط به الفرض . (إرشاد الساری : (ص: ۵۳ ، ۵۴) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص:۱۶) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، الخامس : الحرية ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۴۵۸/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

غلط بیانی کر کے حج کو جانا

جھوٹ بول کر اور غلط بات لکھوا کر حج کو جانا جائز نہیں ہے، تاہم اگر کسی نے اس طرح حج کر لیا تو حج ہو جائے گا مگر جھوٹ بولنے کا گناہ ہوگا، اس سے توبہ استغفار کرنا ضروری ہوگا۔(۱)

غلطی

احرام کی حالت میں غلطی قصداً کرے یا بھول کر یا خطاءً، مسئلہ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو، اپنی خوشی سے کرے یا کسی کی زبردستی سے، سوتے ہوئے یا جاگتے ہوئے، نشہ میں ہو یا بے ہوش ہو، مالدار ہو یا تنگدست، خود کرے یا کسی کے کہنے پر، معذور ہو یا غیر معذور سب صورتوں میں جزاء واجب ہوگی (اگر دم ہے تو دم ورنہ صدقہ لازم ہوگا)(۲)

غلہ

☆اگر کسی آدمی کے پاس ''غلہ'' ہے، اور یہ سارا غلہ صرف کھانے کے لئے

---

(۱) قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : إنّ الصدق يهدى إلى البر وإنّ البرّ يهدى إلى الجنة ...... وإنّ الكذب يهدى إلى الفجور وإنّ الفجور يهدى إلى النّار . (الصحيح لمسلم : (۳۲۵/۲) كتاب البر والصلة ، باب قبح الكذب وحسن الصدق وفضله ، ط: قديمى)

ذكر رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم الكبائر أو سئل عن الكبائر ؟ فقال : الشرك باللّٰه وقتل النفس ، وعقوق الوالدين ، فقال : ألا أنبئكم بأكبر الكبائر ؟ ، قال : قول الزور الخ . (صحيح البخارى : (۸۸۴/۲) كتاب الأدب ، باب عقوق الوالدين من الكبائر ، ط : قديمى)

(۲) ثم لا فرق فى وجوب الجزاء بين ما إذا جنى عامدًا أو خاطئًا ، مبتئا أو عائدًا ، ذاكرا أو ناسيًا ، عالمًا أو جاهلاً ، طائعًا أو مكرهًا ، أو منتبهًا ، سكران أو صاحيًا ، مغمى عليه أو مفيقًا موسرًا أو معسرًا ، بمباشرته أو بمباشرة غيره بأمره . (شامى : (۵۴۳/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

إرشاد السارى : (ص: ۴۲۳) باب الجنايات ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

غنية الناسك : (ص: ۲۴۲) باب الجنايات ، ط: إدارة القرآن .

ہی استعمال میں آتا ہے، ضرورت سے زائد نہیں ہے تو حج فرض نہیں ہوگا۔

☆ اور اگر کچھ ''غلہ'' کھایا جاتا ہے، باقی بیچا جاتا ہے، اور یہ حج کا خرچہ اور حج کے سفر کے دوران اہل وعیال کے خرچہ کے لئے کافی ہو جاتا ہے، تو اس صورت میں ضرورت سے زائد غلہ فروخت کر کے حج کے لئے جانا فرض ہوگا۔(۱)

غیر محرم کو محرم بنانا

عوت کے لئے محرم کے بغیر حج اور عمرہ کا سفر کرنا جائز نہیں ہے اور نامحرم کو محرم دکھا کر حج اور عمرہ کا سفر کرنا جائز نہیں ہے بلکہ اس میں دہرا گناہ ہے، ایک تو محرم کے بغیر سفر کیا اور دوسرا جھوٹ بولا، تاہم اگر حج یا عمرہ کے لئے چلی جائے گی تو حج اور عمرہ ہو جائے گا لیکن محرم کے بغیر تنہا سفر کرنیکی وجہ سے گنہگار رہوگی، عبادت کو گناہوں سے پاک رکھنا ضروری ہے ورنہ اس کا اثر ظاہر نہیں ہوتا۔(۲)

---

(۱) إذا كان له دار يسكنها و عبد يستخدمه وثياب يلبسها ومتاع يحتاج إليه لاتثبت به الاستطاعة وفى التجريد : إن كان له دار لايسكنها وعبد لايستخدمه فعليه أن يبيعه و يحج به وإن لم يكن له مسكن ولا شيئ من ذلک وعنده دراهم يبلغ بها الحج ، أو يبلغ ثمن مسكن وخادم و طعام وقوت ، فعليه الحج ، فإن جعلها فى غير الحج أثم . (الهندية : (۱/۲۱۷) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : فى تفسير الحج ، ط: رشيديه)

🗀 ونصاب الوجوب ...... ملک مال يبلغه ...... إلى مكّة بل إلى عرفة ذاهبًا ...... وجائيًا ...... بنفقة متوسطة ...... فاضلاً ...... عن مسكنه ...... ونفقة من عليه نفقته وكسوته ...... إلى حين عوده ...... وإذا كان عند طعام سنة : لايلزمه الحج أى ببيع بعضه وصرفه فى طريقه ، فإن كان أكثر منه أى من طعام سنة يلزمه أى يلزمه الحج إن كان فى بيع الزائد وفاء لأداء حجّه . (إرشاد السارى : (ص: ۵۷ ، ۵۸ ، ۵۹ ، ۶۱) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب : الاستطاعة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۲۰ ، ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب : الإستطاعة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) المحرم أو الزوج لامرأة بالغة ولو عجوزًا ومعها غيرها من النّساء الثقات والرجال الصالحين فى مسيرة سفر ...... ولو حجت بلا محرم أو زوج جاز حجها بالاتفاق ولكن مع الكراهة التحريمة للنهى . (غنية الناسک : (ص: ۲۶ ، ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع ، ط: إدارة القرآن) =

غیر مسلم سے قرض لے کر حج کرنا

☆ غیر مسلم حرام وحلال کے قائل نہیں ہیں، اور اس کے پابند بھی نہیں، اس لئے حلال اور حرام ان کے حق میں برابر ہیں، مسلمان ضرورت پڑنے پر غیر مسلم سے قرض لے کر حج کرسکتا ہے حج ہو جائے گا، البتہ بعد میں یہ قرض حلال رقم سے ادا کرے، اگر حرام رقم سے یہ قرض ادا کرے گا تو گناہ ہوگا۔

☆ غیر مسلم جب تک غیر مسلم ہیں عقائد کو درست کرنے کے پابند ہیں عقائد کے علاوہ مسائل کے پابند نہیں ہیں، ہاں مسلمان ہونے کے بعد عقائد اور مسائل دونوں کے پابند ہوتے ہیں، اس لئے غیر مسلموں سے جو قرض لیا جاتا ہے وہ حرام ہونے کے شبہات سے خالی ہوتا ہے، اس لئے ان سے قرض لینا جائز ہے۔(۱)

= ☜ شامی : (۴۶۵/۲) كتاب الحج، مطلب : فی قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد.

☜ إرشاد السارى : (ص: ۷۶) باب شرائط الحج، النوع الثانى : شرائط الأداء، الرابع، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۱) لأنّ الكافر غير مخاطب بفروع الإيمان فى حق الأداء وقد حققناه فيما علقناه على المنار ...... (قوله : وقد حققناه الخ) حاصل ما ذكر هناك : أنّ فى تكليفه بالعبادات ثلاثة مذاهب ...... ولايخفى أنّ قوله : " فى حق الأداء " يفهم أنّه مخاطب بها اعتقادًا فقط كما هو مذهب البخاريين وهو ما صححه صاحب المنار. (الدر مع الرد : (۴۵۸/۲) كتاب الحج، ط: سعيد)

☜ أنّ الكفار مخاطبون بالايمان وبالعقوبات سوى حد الشرب وبالمعاملات وإنّما الخلاف فى العبادات. (شامی : (۱۶۱/۴) كتاب الجهاد، باب استيلاء الكفار، مطلب : فى أنّ الأصل فى الأشياء الإباحة، ط: سعيد)

☜ بدائع الصنائع : (۱۲۰/۲) كتاب الحج، فصل : وأمّا شرائط فرضيته، ط: سعيد.

☜ إرشاد السارى : (ص: ۴۲، ۴۳) باب شرائط الحج، النوع الأوّل : شرائط الوجوب، الشرط الأوّل : الإسلام، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

☜ وعنها، قالت : توفى رسول الله صلى الله عليه وسلم ودرعه مرهونة عند يهودىّ بثلاثين صاعًا من شعير، رواه ابخارى. وقال الشيخ الكاندهلوى رحمه الله تحت قوله : ورهنه درعًا له=

غیر ممالک سے جدہ پہنچنے والے

غیر ممالک مثلاً پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش سے عمرہ کے ارادہ سے جدہ جانے والوں کو چاہئے کہ وطن سے احرام باندھ کر جائیں، یا جہاز میں احرام باندھ لیں، یا کم سے کم میقات سے پہلے پہلے احرام باندھ لیں، ان لوگوں کے لئے جدہ سے احرام باندھنا درست نہیں، جدہ سے احرام باندھنے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا، ہاں اگر جدہ اترنے کے بعد کسی میقات میں جا کر احرام باندھیں گے تو دم ساقط ہو جائے گا۔(۱)

= من حديد : فى شرح السنة فيه دليل ...... على جواز المعاملة مع أهل الذمة وإن كان مالهم لايخلو عن الربا وثمن الخمر ...... وقد أجمع المسلمون على جواز معاملة أهل الذمة والكفار إذا لم يتحقق تحريم ما معهم .... (التعليق الصبيح : (۴۲۰/۳ ، ۴۲۱) كتاب البيوع ، باب السلم والرهن ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه كوئٹه)

☜ وينبغى له أن يجتهد فى تحصيل نفقة حلال ، فإنّه لا يقبل بالنفقة الحرام مع أنّه يسقط الفرض معها وإن كانت مغضوبة كما فى الفتح ، وإذا أراد أن يحج بمال فيه شبهة يستدين للحج ويقضى عينه من ماله . (غنية الناسک : (ص: ۳۵) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن)

(۱) آفاقى مسلم مكلف أراد دخول مكّة أو الحرم ...... و جاوز آخر مواقيته غير محرم ، ثم أحرم أو لم يحرم ، أثم ولزمه دم ، وعليه العود إلى ميقاته الّذى جاوزه أو إلى غيره أقرب أو أبعد ، وإلى ميقاته الّذى جاوزه أفضل ...... سقط الدم ، وإلّا فلا . (غنية الناسک : (ص: ۶۰) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : فى مجاوزة الآفاقى وقته ، ط: إدارة القرآن)

☜ (وحرم تأخير الإحرام عنها) كلها (لمن) أى الآفاقى (قصد دخول مكّة) ...... و (لو لحاجة) ...... (لا) يحرم (التقديم) للإحرام (عليها) بل هو الأفضل إن فى أشهر الحج وأمن على نفسه . قوله : وأمن على نفسه) وإلّا فالإحرام من الميقات أفضل بل تأخيره إلى آخر المواقيت . (الدر مع الرد: (۴۷۷/۲ ، ۴۷۸) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، ط: سعيد)

☜ إرشاد السارى : (ص : ۱۱۸) باب المواقيت ، فصل : فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

ف
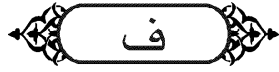
فاصلہ رمی کرنے والے اور جمرہ کے درمیان

''رمی کرنے والے اور جمرہ کے درمیان فاصلہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

فدیہ دینے کی نیت سے جنایت کرنا

''دم دینے کی نیت سے جنایت کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۸۳)

فرائض حج

''حج کے فرائض'' عنوان کو دیکھیں۔ (۲/۲۰۳)

فرائض عمرہ

''عمرہ کے فرائض'' عنوان کو دیکھیں۔ (۳/۲۱۵)

فرج کے علاوہ کسی اور جگہ جماع کیا

''بوسہ لیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۲۰۸)

فرشتوں کو کعبہ کی زیارت کا حکم

''ہر فرشتے کو کعبہ کی زیارت کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۴/۳۲۴)

فرشتوں کے طواف

آدم علیہ السلام نے پہلی مرتبہ جب حج کیا تو جب عرفات کے میدان میں ٹھہرے ہوئے تھے، ان کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے:

''اے آدم! اپنے مناسک اچھی طرح پورے کرو، ہم تمہاری پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے سے بیت اللہ کا طواف کرتے آرہے ہیں۔ (۱)

---

(۱) وأوّل حجة حجها جاءه جبرئيل و هو واقف بعرفة فقال له : يا آدم ! برّ نسكك ، اما إنّا قد طفنا بهٰذا البيت قبل أن تخلق بخمسين ألف سنة . (السيرة الحلبية : (۱/۲۱۹) باب بنيان قريش الكعبة شرفها اللّٰه تعالىٰ ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

فرض نماز کے بعد احرام باندھنا

اگر فرض نماز کے بعد احرام کی نیت کرلی تو کافی ہے لیکن مستقل دو رکعت نفل پڑھنا افضل ہے۔(۱)

فرقہ قرامطہ کے ہاتھوں حجرِ اسود کی شکست وریخت

(مسلمانوں میں اچانک ایک فتنہ پھیلا تھا اور ایک نیا فرقہ بنا تھا جس کا نام قرامطہ تھا، اس قرامطہ فرقہ کا سربراہ ابوسعید تھا، یہ دہریوں اور بے دینوں کی ایک جماعت اور فرقہ تھا جو ۲۷۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوا تھا۔

یہ لوگ کہتے تھے ہمبستری کے بعد غسل کی ضرورت نہیں ہے، اسی طرح شراب کو حلال کہتے تھے اور کہتے تھے کہ سال میں سوائے دو دنوں کے کوئی روزہ نہیں ہے، یہ دو دن نیروز اور مہرجان کے ہیں، ان لوگوں نے اپنی اذان میں ایک کلمہ کا اضافہ کرلیا تھا، وہ کلمہ یہ تھا:" **محمد بن الحنفية رسول الله** " اسی طرح یہ لوگ کہتے تھے کہ حج اور عمرہ بیت المقدس میں ہوتا ہے۔

جاہلوں اور دیہاتی لوگوں کی ایک بڑی تعداد ان کے فتنے میں آ گئی، اور اسی طرح ان لوگوں کی طاقت اور قوت بہت بڑھ گئی یہاں تک کہ اس جماعت کے سربراہ

---

(۱) ثم يصلي ركعتين ويقرأ فيهما بما شاء ...... ولا يصليهما في الوقت المكروه وتجزيه المكتوبة . كذا في البحر الرائق . (الهندية : (۱/۲۲۳) كتاب المناسك ، الباب الثالث في الإحرام ، ط: رشيديه)

▭ غنية الناسك : (ص: ۷۳) باب الإحرام ، فصل : فيما ينبغي لمريد الإحرام ...... قبيل : فصل : في كيفية الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

▭ شامي : (۲/۴۸۲) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام ، ط: سعيد .

▭ إرشاد الساري : (ص: ۱۳۹ ، ۱۴۰) باب الإحرام ، فصل في ركعتي الإحرام وأحكامهما ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

ابوسعید اور اس کے بیٹے ابو طاہر کی فتنہ پردازیوں کی وجہ سے بغداد سے حاجیوں کا سلسلہ بند ہو گیا۔

ابو طاہر نے کوفہ میں ایک عمارت بنالی تھی اور اس کا نام ''دار الہجرت'' یعنی ہجرت گاہ رکھ دیا تھا، اس شخص کے ذریعہ بڑا زبردست فتنہ پھیلا اور مختلف شہروں پر اس نے حملے کئے اور مسلمانوں کو قتل کیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی ہیبت لوگوں کے دلوں میں بیٹھ گئی اور اس کے پیروؤں کی مقدار بڑھ گئی۔

عباسی خلفاء میں سے سولہویں خلیفہ مقتدر باللہ نے کئی دفعہ ابو طاہر کے مقابلے کے لئے فوجیں بھیجیں مگر وہ شکست کھا گئیں، پھر خلیفہ مقتدر نے حاجیوں کا ایک قافلہ مکہ بھیجا اس قافلے (کا ابو طاہر نے پیچھا کیا اور آخر اس) کو آٹھ ذی الحجہ منیٰ کے لئے روانگی کے دن ابو طاہر کے لشکر نے جالیا، ابو طاہر نے مسجد حرام میں حاجیوں کو قتل کیا اور کعبے کے اندر پہنچ کر زبردست خون ریزی کی، اس کے بعد اس نے حاجیوں کی لاشوں کو زمزم کے کنویں میں ڈال دیا، پھر اس نے اپنا گرز مار مار کر حجر اسود کی جگہ کو توڑ ڈالا اور اس کو وہاں سے اکھاڑ کر اپنے ساتھ لے گیا، جاتے ہوئے اس نے کعبے کا دروازہ بھی توڑ ڈالا، کعبہ کا غلاف اس نے کھینچ کر اتارلیا، اور اپنے ساتھیوں کے سامنے اس کو پھاڑ ڈالا، پھر اس نے زمزم کے کنویں پر جو قبہ بنا ہوا تھا اس کو ڈھادیا، پھر یہ ابو طاہر مکے میں دس دن تک ٹھہرنے کے بعد وہاں سے واپس ہوا، اور اپنے ساتھ حجر اسود کو بھی لے گیا۔

اس طرح یہ حجر اسود بیس سال سے زیادہ عرصے تک قرامطہ کے پاس رہا، اس دوران حج کو آنے والے لوگ حجر اسود کے بجائے صرف اس کی جگہ پر ہی تبرک کے لئے ہاتھ رکھ دیا کرتے تھے۔

مسلمانوں نے حجر اسود کو قرامطہ سے واپس لینے کے لئے اس کو پچاس ہزار

دینار تک دینے کی پیشکش کی مگر ان لوگوں نے حجر اسود کو واپس کرنے سے انکار کر دیا، آخر بیس سال سے زائد عرصے کے بعد خلیفہ مطیع کے زمانے میں حجر اسود واپس مکے لا کر بیت اللہ میں نصب کیا گیا۔

یہ خلیفہ مطیع بنی عباس کے خلفاء میں چوبیسواں خلیفہ ہے، اس نے حجر اسود کو واپس لا کر اس کی جگہ پر رکھا، خلیفہ مطیع نے حجر اسود کے لئے چاندی کا ایک گھیرا اور آنکڑا بنوا کر اسے اس کے ساتھ وہاں جما دیا، اس گھیرے کی مالیت تین ہزار سات سو ساڑھے نوے درہم تھی۔

قرامطہ کے بعد پھر ۴۱۳ھ میں بھی ایک ملحد اور بے دین شخص نے اپنے آہنی گرز سے حجر اسود پر تین مرتبہ ضربیں لگائی تھیں، جس کی وجہ سے حجر اسود کا سامنے کا حصہ ٹوٹ گیا تھا اور اس سے ناخن جیسی کرچیں ٹوٹ کر گریں، ٹوٹی ہوئی جگہ میں حجر اسود کا اندر کا حصہ زردی مائل گندمی رنگ کا تھا اور خشخاش کے دانوں کی طرح دانے دار تھا۔

بنو شیبہ نے اس چورے کو جمع کر کے اس کو مشک اور لاکھ کے ساتھ گوندھا اور پھر اسے حجر اسود کے ان شگافوں میں بھر دیا۔(۱)

---

(۱) ...... ان ابا سعيد كبير القرامطة وهم طائفة ملاحدة ظهروا بالكوفة سنة سبعين و مائتين ، يزعمون أن لا غسل من الجنابة ، وحل الخمر ، وأنّه لا صوم فى السنة إلاّ يوم النيروز والمهرجان، ويزيدون فى أذانهم ، وأن محمدا ابن الحنفية رسول الله ، وأنّ الحج والعمرة إلى بيت المقدس وافتتن بهم جماعة من الجهال وأهل البرارى ، وقويت شوكتهم حتّى انقطع الحج من بغداد بسببه و سبب ولده أبى طاهر ، فإن ولده أبا طاهر بنى دارًا بالكوفة و سماها دار الهجرة ، وكثر فساده ، واستيلاؤه على البلاد وقتله المسلمين وتمكّنت هيبته من القلوب ، وكثرت أتباعه ، وذهب إليه جيش الخليفة المقتدر بالله السادس عشر من خلفاء بنى العباس غير ما مرّة وهو يهزمهم .

ثم إنّ المقتدر سير ركب الحاج إلى مكّة فوافاهم أبو طاهر يوم التروية فقتل الحجيج بالمسجد الحرام وفى جوف الكعبة قتلاً ذريعًا ، وألقى القتلى فى بئر زمزم ، وضرب الحجر الأسود بدبوسه فكسره ، ثم اقتلعه وأخذه معه ، وقلع باب الكعبة ، ونزع كسوتها و شققها بين أصحابه ، وهدم قبة زمزم وارتحل عن مكّة بعد أن أقام بها أحد عشر يومًا ومعه الحجر الأسود ، وبقى عند =

فصد کرانا

احرام کی حالت میں فصد کرانا (رگ سے خون نکالنا) جائز ہے۔(۱)

فضائل طواف

طواف کی بہت ہی فضیلت ہے، اور احادیث میں اس کی بہت زیادہ ترغیب آئی ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بیت اللہ پر ہر روز ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتے ہیں (جن میں

= القرامطة أكثر من عشرين سنة : أى والنّاس يضعون أيديهم محله للتبرك ، ودفع لهم فيه خمسون ألف دينار فأبوا حتٰى أعيد فى خلافة المطيع ، وهو الرابع والعشرون من خلفاء بنى العباس ، فأعيد الحجر إلى موضعه ، وجعل له طوق فضة شد به زنته ثلاثة آلاف وسبعمائة و تسعون درهمًا و نصف.

قال بعضهم : تأملت الحجر وهو مقلوع فإذا السواد فى رأسه فقط و سائره أبيض ، وطوله قدر عظم الذراع .

وبعد القرامطة فى سنة ثلاث عشرة وأربعمائة قام رجل من الملاحدة وضرب الحجر الأسود ثلاث ضربات بدبوس فتشقق وجه الحجر من تلك الضربات ، وتساقطت منه شظيات مثل الأظفار ، وخرج مكسره أسمر يضرب إلى الصفرة محببًا مثل حب الخشخاش فجمع بنو شيبة ذٰلک الفتات وعجنوه بالمسک واللک وحشوه فى تلک الشقوق وطلوه بطلاء من ذٰلک ، وجعل طول الباب أحد عشر ذراعًا والباب الآخر بإزائه كذٰلک .

فلما فرغ من بنائها خلقها من داخلها و خارجها بالخلوق أى الطيب والزعفران ، وكساها القباطىّ : أى وهى ثياب بيض رقاق من كتان تتخذ بمصر .(السيرة الحلبية : (۱/۲۴۸) باب بنيان قريش الكعبة شرفها اللّٰه تعالىٰ ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(۱) والفصد أى الافتصاد ، والحجامة ، أى الاحتجام بلا إزالة شعر ، أى فى موضعيها. (إرشاد السارى : (ص: ۱۷۳) باب الإحرام ، فصل : فى مباحاته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۹۲) باب الإحرام ، فصل : فى مباحاته الإحرام ،ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۹۱) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

سے) ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کے لئے، اور چالیس رحمتیں نماز پڑھنے والوں کے لئے، اور بیس رحمتیں بیت اللہ کو دیکھنے والوں کے لئے ہوتی ہیں۔

☆ ایک اور روایت میں ہے کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے وہ ایک قدم اٹھا کر دوسرا قدم نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی ایک خطاء معاف کر دیتے ہیں، اور ایک نیکی لکھ دیتے ہیں، اور ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں۔

☆ مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے جس قدر ہو سکے زیادہ سے زیادہ طواف کرتے رہیں۔(۱)

یہ عظیم نعمت ہمیشہ میسر نہیں ہوتی۔

☆ جس نے طواف کے سات چکر پورے کئے اور اس دوران کوئی فضول حرکت نہیں کی، تو گویا اس نے ایک غلام کو آزاد کیا۔(۲)

---

(۱) عن ابن عباس قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم : ینزل اللّٰہ کل یوم عشرین و مائة رحمة ، ستون منها للطائفین ، وأربعون للعاکفین حول البیت ، وعشرون للناظرین إلی البیت . (المعجم الکبیر للطبرانی : (۱۱/۱۲۴ ، ۱۲۵) رقم الحدیث : ۱۱۲۴۸ ، أحادیث عبد اللّٰہ بن عباس ، رضی اللّٰہ عنهما ، عبد اللّٰہ ابن أبی ملیکة عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما ، ط: مکتبة ابن تیمیه ، قاهره)

▭ من طاف بالبیت أسبوعًا لایضع قدمًا ولایرفع أخریٰ إلاّ حط اللّٰہ تعالیٰ بها خطیئة ، وکتب له بها حسنة ، ورفع بها درجة . (کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال : (۵/۵۳) رقم الحدیث : ۱۲۰۱۷ ، کتاب الحج والعمرة ، الباب الثانی : فی مناسک الحج ، الفصل الرابع : فی الطواف والسعی ، ط: مؤسّسة الرّسالة)

▭ صحیح ابن حبان : (۹/۱۰) رقم الحدیث : ۳۶۹۷ ، باب فضل الحج والعمرة ، ط: مؤسّسة الرسالة .

(۲) وسمعته یقول : من طاف بهٰذا البیت أسبوعًا فأحصاه کان کعتق رقبة .... (سنن الترمذی : (۱/۱۴۳) أبواب الحج ، باب ماجاء فی استلام الرکنین ، ط: رحمانیه)

▭ سنن ابن ماجه : (ص: ۲۱۲) کتاب المناسک ، باب فضل الطواف ، ط: میزان .

▭ مسند أحمد : (۳/۲) رقم الحدیث : ۴۴۶۲ ، مسند عبد اللّٰہ ابن عمر رضی اللّٰہ عنهما ، ط: مؤسّسة قرطبه .

یعنی ایک غلام کو آزاد کر کے اپنے پیروں پر کھڑا کر دینے سے جتنا اجر وثواب ملتا ہے، طواف کرنے پر اتنا ہی ثواب ملتا ہے۔

فقیر یا مقروض کو کسی آدمی نے حج کرنے کے لئے رقم دی

اگر کوئی شخص کسی مقروض یا فقیر آدمی کو حج کرنے کے لئے رقم دیتا ہے، تو اس سے حج کرنا جائز ہے، شرعاً اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۱)

فلائٹ یقینی نہیں

☆ اگر فلائٹ یقینی نہیں یا سیٹ کنفرم نہیں تو اس صورت میں بورڈنگ کارڈ مل جانے کے بعد احرام باندھ لیں، اور اگر امیگریشن کے بعد انتظار گاہ میں احرام باندھنے کا وقت ہے تو وہاں باندھ لیں، ورنہ وقت نہ ہونے کی صورت میں جہاز پر سوار ہو کر باندھ لیں، ورنہ میقات سے پہلے باندھ لیں، ان تمام صورتوں میں احرام صحیح ہو جائے گا اور دم بھی لازم نہ ہوگا۔(۲)

---

(۱) بخلاف الفقير لايجب عليه الحج فى الابتداء ، ثمّ إذا حجّ بالسؤال من النّاس يجوز ذٰلک عن حجّة الإسلام حتٰى لو أيسر لايلزمه حجة أخرٰى ؛ لأنّ الاستطاعة بملک الزاد والراحلة .
(بدائع الصنائع : (۲/۱۲۰) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضيته فنوعان ، ط: سعيد)

ولو تكلف هؤلاء الحج بأنفسهم سقط عنهم حتٰى لو صحوا بعد ذٰلک لايجب عليهم الاداء لأنّ سقوط الوجوب عنهم لدفع الحرج فإذ اتحملوه وقع عن حجة الإسلام كالفقير إذا حج .
(البحر الرائق : (۲/۳۱۲) كتاب الحج ، قوله : بشرط حرية و بلوغ وعقل الخ ، ط: سعيد)

(۲) فإن قدّم الإحرام على هٰذه المواقيت جاز وهو الأفضل ، إذا أمن مواقعة المحظورات وإلّا فالتأخير إلى الميقات أفضل ، كذا فى الجوهرة النيّرة . (الهندية : (۱/۲۲۱) كتاب المناسک ، الباب الثانى : فى المواقيت ، ط: رشيديه)

غنية الناسک : (ص: ۵۳) باب المواقيت ، فصل : وأمّا مواقيت أهل الآفاق ، ط: إدارة القرآن.

شامى : (۲/۴۷۷) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۲/۱۶۴) كتاب الحج ، فصل ، وأمّا بيان مكان الإحرام ، ط: سعيد .

☆ احرام باندھنے کے لئے غسل کرنا، نوافل پڑھنا شرط نہیں، مستحب ہے، لہٰذا جہاز یا ٹکٹ کنفرم نہ ہونے کے عذر کی صورت میں صرف سلے ہوئے کپڑے اتار کر احرام کی چادریں پہن لیں اور عمرہ یا حج کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں، تو احرام صحیح ہو جائے گا، اور یہ کام جہاز میں سوار ہونے سے پہلے بھی ہو سکتا ہے، اور جہاز میں سوار ہو کر بھی ہو سکتا ہے، جدہ جا کر احرام باندھنا درست نہیں کیونکہ پرواز کے دوران جہاز ''قرن المنازل'' کی میقات سے بلکہ بعض اوقات حرم شریف کی حدود سے گزر کر جدہ پہنچتا ہے، اس لئے جہاز پر سوار ہونے سے پہلے یا سوار ہو کر احرام باندھ لینا ضروری ہے۔(۱)

☆ یا تو گھر میں احرام کی چادر پہن کر نفل وغیرہ پڑھ کر روانہ ہو جائیں اور احرام کی نیت نہ کریں جب جہاز میں سوار ہو جائیں تو نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں۔(۲)

---

(۱) ومن سننه كونه فى أشهر الحج وأن لايعدل من خصوص ميقات بلده وطريقه والغسل أو الوجوء ولبس إزار و رداء وأداء الركعتين إلاّ فى وقت الكراهة . (غنية الناسک : (ص: ٦٧) باب الإحرام ، فصل : فى واجبات الإحرام ، وسننه ونحو ذٰلک ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ١٢٧ ، ١٢٨) باب الإحرام ، سنن الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ الهندية : (١/٢٢٢) كتاب المناسک ، الباب الثالث فى الإحرام ، ط: رشيديه)

☐ شامى : (٢/٤٨٠ ، ٤٨١) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، ط: سعيد)

☐ وحكمها وجوب الإحرام منها لأحد النسكين وتحريم تأخيره عنها لمن أراد دخول مكّة أو الحرم وإن كان لقصد التجارة أو غيرها ولم يرد نسكًا . (إرشاد السارى : (ص: ١١٣) باب المواقيت ، النوع الثانى : الميقات المكانى ...... ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ الهندية : (١/٢٢١) كتاب المناسک ، الباب الثانى : فى المواقيت ، ط: رشيديه .

☐ غنية الناسک : (ص: ٥٣) باب المواقيت ، فصل : وأمّا مواقيت أهل الآفاق ، ط: إدارة القرآن.

(٢) فإن قدّم الإحرام على هٰذه المواقيت جاز وهو الأفضل ، إذا أمن مواقعة المحظورات وإلاّ فالتأخير إلى الميقات أفضل ، كذا فى الجوهرة النيّرة . (الهندية : (١/٢٢١) كتاب المناسک ، الباب الثانى : فى المواقيت ، ط: رشيديه)

☐ غنية الناسک : (ص: ٥٣) باب المواقيت ، فصل : وأمّا مواقيت أهل الآفاق ، ط: إدارة القرآن.

☐ شامى : (٢/٤٧٧) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، ط: سعيد .

☐ بدائع الصنائع : (٢/١٦٤) كتاب الحج ، فصل ، وأمّا بيان مكان الإحرام ، ط: سعيد .

قارن

قران کرنے والا (''قران'' لفظ کو دیکھیں)

قارن سعی سے فارغ ہوکر کیا کرے

''سعی سے فارغ ہوکر کیا کرنا چاہئے'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۴۳۵)

قارن کے لئے ترتیب

''ترتیب'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۵۹)

قارن نے افراد میں احرام بدل لیا

قارن، حج قران کے افعال شروع کرنے سے پہلے حج افراد کے احرام کی نیت کرسکتا ہے، البتہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔(۱)

قارن نے ذبح سے پہلے حلق کرلیا

اگر قران کرنے والے نے رمی کے بعد ذبح سے پہلے حلق کرلیا تو دو دم واجب ہوں گے۔(۲)

---

(۱) (والقران) لغه الجمع بين شيئين، وشرعًا أن يهل أى يرفع صوته بالتلبية بحجة و عمرة معًا حقيقةً أو حكمًا بأن يحرم بالعمرة أولاً ثمّ بالحج قبل أن يطوف لهاأربعة أشواط أو عكسه بأن يدخل إحرام العمرة على الحج قبل أن يطوف للقدوم وإن أساء. (شامى: (۲/۵۳۱) كتاب الحج، باب القران، ط: سعيد)

(۲) ويجب دمان على قارن حلق قبل ذبحه، دم للتأخير ودم للقران على المذهب كما حرره المصنف. (الدر مع الرد: (۲/۵۵۵، ۵۵۶) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۲۴۷) كتاب المناسك، الباب الثامن فى الجنايات، الفصل الخامس: فى الطواف والسعى والرمل ورمى الجمار، ط: رشيديه.

غنية الناسك: (ص: ۲۷۹، ۲۸۰) باب الجنايات، فصل :فى ترك الواجب =

قارن نے عمرہ کی سعی نہیں کی

اگر قارن عمرہ کا طواف کر لینے کے بعد سعی کرنا بھول گیا، اور اسی احرام کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہوگیا، پھر وقوف عرفہ کے بعد یاد آیا کہ سعی نہیں کی، تو ایسا شخص وقوف عرفہ کے بعد حرم میں جا کر سعی کرلے، تو یہ سعی عمرہ کی سعی کے لئے کافی ہو جائے گی، اور اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں ہوگا، مگر تاخیر کی وجہ سے کراہت ضرور آئے گی۔(۱)

قارن نے قربانی نہیں کی

''متمتع نے قربانی نہیں کی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(٤/ ٣٤)

قباء

مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر جو آبادی ہے اسے ''قباء'' کہا جاتا ہے، یہاں ''انصار'' کے بہت سے خاندان آباد تھے، ان میں عمرو بن عوف کا خاندان بھی تھا، اس خاندان کے سربراہ کلثوم بن الہدم تھے، آپ ﷺ نے مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آتے ہوئے ''قباء'' میں چار دن قیام فرمایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں قیام کا شرف اسی خاندان کے مقدر میں لکھا ہوا تھا۔

قباء کے قیام کے دوران تاریخ اسلام کے ایک نئے سنہری دور کا آغاز مسجد کی تعمیر جیسے مقدس شاہکار سے کیا گیا، حضرت کلثوم بن الہدم کی ایک افتادہ زمین جہاں

= فی أفعال الحج،...... المطلب العاشر فی ترک الترتیب......، ط: إدارة القرآن.

(۱) فإن أتی بطوافین متوالین ثم سعیین لهما جاز وأساء ولا دم علیه ...... أمّا عندهما فظاهر ؛ لأنّ التقدیم والتأخیر فی المناسک لایوجب الدم عندهما ، وعنده طواف التحیة سنة وترکه لایوجب الدم فتقدیمه أولیٰ ، والسعی بتأخیره بالاشتغال بعمل آخر لایوجب الدم فکذا بالاشتغال بالطواف . (الدر مع الرد : (۲/ ۵۳۲) کتاب الحج ، باب القران ، ط: سعید)

غنیة الناسک : (ص: ۲۰۵) باب القران ، فصل فی صفة القران المسنون ، ط: إدارة القرآن.

إرشاد الساری : (ص: ۳٦۸) باب القران ، فصل: فی بیان أداء القران ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة.

کھجوریں خشک کی جاتی تھیں اس پر آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے مسجد قباء کی بنیاد رکھی، مسجد کی تعمیر میں مزدوروں کے ساتھ شاہ کونین ﷺ بھی مصروف کار رہے، آپ بھاری اور وزنی پتھر اٹھاتے، عقیدت مند آتے اور عرض کرتے یا رسول اللہ! آپ پر ہمارے ماں باپ قربان جائیں، آپ چھوڑ دیں، ہم اٹھائیں گے۔

حضور ﷺ ان کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے چھوڑ دیتے مگر پھر بھی اسی وزن کا دوسرا پتھر اٹھا لیتے، اسلام کی تاریخ میں یہی مسجد سب سے پہلے تعمیر ہوئی ہے۔(۱)

☆ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کا ذکر قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ

(سورۃ توبہ)(۲)

---

(۱) فعدل بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات اليمين حتى نزل بهم علو المدينة بقباء فى بنى عمرو بن عوف على كلثوم بن الهدم ...... فكان لكثوم بن الهدم مربد ،و المربد الموضع الّذى بسط فيه التمر ليجف فأخذه منه رسول الله صلى الله عليه وسلم فأسسه وبناه مسجدًا ، وفى الصحيح عن عروة : فلبث فى بنى عمرو بن عوف وأسّس المسجد الّذى أسس على التقوىٰ ...... فجمع حجازة فبنى مسجد قباء فهو أوّل من بنى مسجدًا ...... وروى الطبرانى بسند رجاله ثقات عن الشموس ...... بنت النعمان رضى الله عنها . قالت : نظرتُ إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قدم ونزل وأسّس هذا المسجد ، مسجد قباء ، فرأيته يأخذ الحجر أو الصخرة حتى يهصره الحجر ، وأنظر إلى بياض التراب على بطنه أو سرته فيأتى الرجل من أصحابه ويقول : يا رسول اللّه بأبى أنت وأمى أعطينى أكفك ، فيقول : لاخذ مثله ، حتى أسّسه .... (سبل الهدىٰ والرشاد فى سيرة خير العباد : (۲۶۶/۳ ، ۲۶۷ ، ۲۶۸) جماع أبواب الهجرة إلى المدينة الشريفة ، الباب الخامس : فى تلقى أهل المدينة رسول الله صلى الله عليه وسلم ، ونزوله بقباء وتأسيس مسجد قباء ، ط: دار الكتب العلمية)

🗁 البحر العميق فى مناسک المعتمر والحج إلى البيت العتيق : (۲۶۹۹/۵) الباب العشرون : فى تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدها النبوى ، ذكر هجرة النّبى صلى الله عليه وسلم وأصحابه ، و: (۲۸۱۱/۵ ، ۲۸۱۲) الفصل السابع : فى ذكر المساجد الّتى صلى فيها النّبى صلى الله عليه وسلم المعروفة بالمدينة وغيرها ، مسجد قباء ، ط: مؤسّسة الرّيان المكتبة المكيّة .

(۲) سورة التوبة ، جزء : ۱۱ ، رقم الآية : ۱۰۸ .

جو مسجد پہلے دن سے تقوی پر قائم کی گئی تھی۔

☆ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہفتہ کے روز پیدل یا سوار ہو کر مسجد قباء تشریف لاتے اور دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے، آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص گھر میں وضو کر کے مسجد قباء آئے اور دو رکعت نماز ادا کرے اس کو عمرہ جتنا ثواب ملے گا۔(۱)

قبروں کی ہیئت

☆ نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبروں کی ہیئت اور صورت یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سر نبی کریم ﷺ کے سینہ مبارک کے پاس ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سینہ کے مقابل ہے۔(۲)

---

(۱) عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما قال : کان النّبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یأتی مسجد قباء کل سبت ماشیا و راکبًا ، وکان عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ عنہما یفعلہ ...... زاد ابن نمیر قال : حدثنا عبید اللّٰہ عن نافع : فیصلی فیہ رکعتین . (صحیح البخاری : (۱/۳۱۸ ، ۳۱۹) کتاب الصلاۃ ، باب من أتی مسجد قباء کل سبت ، وباب إتیان مسجد قباء راکبًا و ماشیًا ، رقم الحدیث : ۱۱۹۳ ، ۱۱۹۴ ، ط: الطاف اینڈ سنز)

🗀 سنن أبی داود : (۱/۲۹۴) رقم الحدیث : ۲۰۴۰ ، کتاب المناسک ، باب فی تحریم المدینۃ ، ط: رحمانیہ .

🗀 قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم : من تطہر فی بیتہ ثم أتیٰ مسجد قباء فصلی فیہ صلاۃ کان لہ کأجر عمرۃ . (سنن ابن ماجہ : (۱۰۲) کتاب الصلاۃ ، باب ماجاء فی الصلاۃ فی مسجد قباء ، ط: میزان.

🗀 کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال : (۱۳/۲۶۳) رقم الحدیث : ۳۴۹۶۳ ، کتاب الفضائل من قسم الأفعال ، الباب الثامن : فی فضائل الأمکنۃ والأزمنۃ ، الفصل الأوّل : فی الأمکنۃ ، فصائل المدینۃ وما حولہا ، ط: مؤسّسۃ الرّسالۃ .

(۲) ثم یتأخر عن یمینہ إذا کان مستقبلاً قدر ذراع فیسلم علی أبی بکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فإن رأسہ حیال منکب النّبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ، ...... ثم یتأخّر کذٰلک قدر ذراع فیسلم علی عمر رضی اللّٰہ ؛ لأنّ رأسہ من الصدیق کرأس الصدیق من النّبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم . (غنیۃ الناسک : (ص: ۳۷۹) خاتمۃ فی زیارۃ قبر سید المرسلین صلی اللّٰہ علیہ وسلم ، ط: إدارۃ القرآن) =

جس کی صورت یہ ہے:

قبر شریف حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
قبر شریف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
قبر مبارک خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
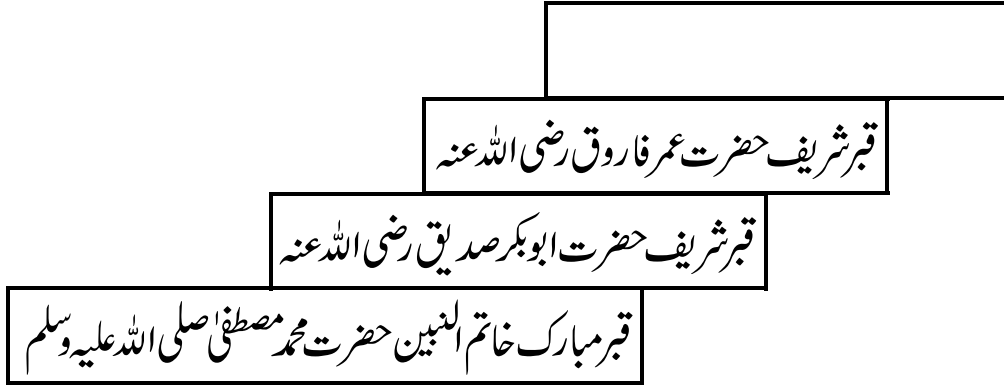
اگر زائر اپنی پشت کو قبلہ کی طرف کر کے حجرہ شریف کی دیوار کے بیچ والی جالی کے سامنے کھڑا ہو تو سرور کائنات ﷺ کے رخ انور کے سامنے ہوگا۔(۱)

☆ جب کبھی روضہ اقدس کے باہر سے گزرے حسب موقع تھوڑا بہت ٹھہر کر سلام پڑھے، اگرچہ مسجد سے باہر ہی ہو۔(۲)

= ▭ إرشاد الساری: (ص: ۸۱۷، ۹۱۷) باب زیادة سید المرسلین صلی اللّٰہ علیه وسلم، آداب السلام علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم والصاحبین، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

▭ البحر العمیق: (۲۹۰۵/۵) الباب العشرون: فی تاریخ المدینة ومایتعلق بمسجدها النبوی، کیفیة السلام علیه صلی اللّٰہ علیه وسلم حال الزیارة، والسلام علی ضجیعیه رضی اللّٰہ عنهما، ط: مؤسّسة الرّیان المکتبة المکیّة.

(۱) فإذا أتاه یستدبر القبلة، ویستقبل جدار القبر ویقف تجاه الوجه الشریف علی نحو أربعة أذرع من الساریة الّتی عند رأس القبر لا الأقل مائلا بیساره إلی القبلة قلیلاً لیکون مستقبلاً وجهه وبصره علیه الصلاة والسلام، فإنّه فی قبره الشریف علی شقه الأیمن مستقبل القبلة، بخلاف تمام استدبار القبلة وتمام استقباله علیه الصلاة والسلام، فإنّه یکون البصر ناظرًا إلی جنبه فیکون الأوّل أولیٰ. (غنیة الناسک: (ص: ۳۷۷) خاتمة فی زیارة قبر الرسول صلی اللّٰہ علیه وسلم، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۷۱۵) باب زیارة سید المرسلین، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

▭ البحر العمیق: (۲۸۹۸/۵، ۲۸۹۹) الباب العشرون فی تاریخ المدینة وما یتعلق بمسجدها النّبوی، کیفیة زیارته صلی اللّٰہ علیه وسلم، وزیارة ضجیعیه رضی اللّٰہ عنهما، ط: مؤسّسة الرّیّان ،المکتبة المکیّة.

(۲) ولا یمرّہ حتی یقف ویسلّم ولو من خارج المسجد وجدارہ. (غنیة الناسک: (ص: ۳۸۲) خاتمة فی زیارہ قبر الرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۷۲۶) باب زیارة سید المرسلین صلی اللّٰہ علیه وسلم، فصل: فی آداب المجاورة فی المدینة المنوّرة، ط: المکتبة الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

☆ مسجد شریف میں رہتے ہوئے حجرہ شریف کی طرف اور جب مسجد سے باہر ہو تو قبہ شریف جہاں سے نظر آتا ہو، بار بار ان کو دیکھنا، ان پر نظر جمائے رکھنا بھی افضل ہے اور ان شاء اللہ ثواب بھی ملے گا، نہایت ذوق وشوق کے ساتھ چپ چاپ والہانہ نظر جمائے رکھے۔(۱)

قبریں انبیاء کی بیت اللہ میں

''بیت اللہ میں انبیاء کی قبریں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۱۵)

قدم قدم پر نیکی

''ہر قدم پر نیکی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴/۳۲۴)

قرآن پاک پڑھنا سعی میں

''تلاوت کرنا سعی میں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۶۵)

قرآن مجید کی تلاوت

☆ طواف کرتے ہوئے قرآن مجید کی تلاوت کر سکتے ہیں مگر ذکر کرنا اور دعا پڑھنا افضل ہے، تلاوت کرنی ہو تو بلند آواز سے نہ کرے۔(۲)

قرامطہ کی طرف سے مسجد حرام میں قتل عام

''مکہ معظّمہ میں قتل عام'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴/۱۲۰)

---

(۱) وإدامة النظر إلى الحجرة الشريفة إن تيسّر أو القبّة المنيفة إن تعسّر ...... مع المهابة والخضوع أي مع الخشية والخشوع ظاهرًا وباطنًا فإنّه أي النظر المذكور عبادة، كالنظر إلى الكعبة الشريفة .... (إرشاد الساري: (ص: ۷۲۴) باب زيارة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم، فصل في آداب المجاورة في المدينة المنوّرة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك: (ص: ۳۸۲) خاتمة في زيارة قبر النّبي صلى الله عليه وسلم، ط: إدارة القرآن.

(۲) والذكر أفضل من القراءة في الطواف...... فظهر أنّ القراءة فيه خلاف الأولىٰ وفي الكافي للحاكم: يكره أن يرفع صوته بالقراءة فيه ولا بأس بقراءته في نفسه. (غنية الناسك: (ص: ۱۲۱، ۱۲۲) باب في ماهية الطواف وأنواعه وأركانه وشرائطه وسائر أحكامه، فصل: وأمّا مستحبات الطواف، ط: إدارة القرآن)=

قران

حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھ کر پہلے عمرہ کرنا اور احرام میں رہتے ہوئے پھر حج کرنا ''قران'' کہلاتا ہے۔(۱)

قران کا احرام اشہر حج سے پہلے باندھنا

حج قران کا احرام اشہر حج سے پہلے باندھنے سے کراہت تحریمی کے ساتھ قران ہوجائے گا، اس صورت میں عمرہ سے فارغ ہوکر حلق نہ کرے بلکہ حج کے احرام میں رہے، اگر عمرہ سے فارغ ہوکر حلق کرلیا تو بھی حلال نہیں ہوگا، اور حج کے احرام میں باقی رہے گا، البتہ قران کے دو احرام کے دو دم جنایت حرم کے حدود میں دینا واجب ہوگا۔(۲)

= الهندية: (۱/۲۲۷) كتاب المناسك، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

شامى : (۲/۴۹۷) كتاب الحج ، مطلب فى طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۱) القارن هو أن يجمع بين إحرامى الحج والعمرة من الميقات أو قبله فى أشهر الحج أو قبلها...... ويأتى القارن بأفعال العمرة ثم يأتى بأفعال الحج ، كذا فى محيط السرخسى . (الهندية: (۱/۲۲۷) كتاب المناسك ، الباب السابع فى القران والتمتّع ، ط: رشيديه)

غنية الناسك : (ص: ۲۰۱ ، ۲۰۲) باب القران ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد السارى : (ص: ۳۶۰) باب القران ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامى : (۲/۵۳۰ تا ۵۳۲) باب القران ، ط: سعيد .

(۲) (والقران) ...... (أن يهلّ) ...... (بحجة و عمرة معًا) ...... (من الميقات) ...... (أو قبله فى أشهر الحج أو قبلها) وقال المحقق ابن عابدين تحت (قوله ؛ أو قبلها) أى قبل أشهر الحج، لكن تقديمه على الميقات الزمانى مكروه مطلقًا ، كما مرّ أيضًا ، وهٰذا فى الإحرام ، وأمّا الأفعال فلابدّ من أدائها فى أشهر الحج كما قدمنا آنفًا ...... لكن قال فى شرح اللباب : ويظهر لى أنّه قارن بالمعنى الشرعى كما هو المتبادر من إطلاق محمد وغيره أنّه قارن بدليل أنّه إذا ارتكب محظورًا يتعد دعليه الجزاء . (الدر مع الرد : (۲/۵۳۱) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد)

إرشاد السارى : (ص: ۳۶۳)باب القران ،ط : الإمدادية مكّة المكرّمة .

قارن طاف لعمرته ، ثمّ حلق ، فعليه دمان ، ولايحل عليه من عمرته بالحل . (غنية الناسك : (ص: ۲۰۴) باب القران ، فصل فى صفة القران المسنون ، ط: ادارة القرآن)

قران کا طریقہ

☆ قران کا طریقہ یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں میقات پہنچ کر یا اس سے پہلے یا گھر سے غسل وغیرہ سے فارغ ہوکر احرام کے کپڑے پہن کر سر کو ٹوپی یا احرام کی چادر سے ڈھانک کر دو رکعت نماز پڑھے، سلام کے بعد سر سے ٹوپی یا چادر کو ہٹا دے، اور دل میں حج اور عمرہ دونوں کے احرام کی نیت کرے۔(۱)

☆ جب مکہ مکرمہ پہنچ جائے تو مسجد حرام میں مسجد کے آداب کے مطابق داخل ہوکر پہلے عمرہ کا طواف اضطباع (یعنی احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال کر) اور رمل (یعنی طواف کے شروع کے تین چکروں میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر بھیڑ نہ ہو تو تیزی سے چلنا) کے ساتھ کرے، اور طواف سے فارغ ہوکر دو رکعت نماز مقام ابراہیم اور بیت اللہ شریف کو سامنے لے کر پڑھے، اگر یہاں جگہ نہ ملے تو مسجد حرام میں جہاں کہیں بھی جگہ ملے پڑھے، اس کے بعد آب زم زم وغیرہ پی کر فارغ ہونے کے بعد نویں دفعہ حجر اسود کا استلام کرے (اگر حجر اسود پر بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لے) پھر ''باب الصفا'' یا کسی بھی دروازے سے نکل کر عمرہ کی سعی کرے، سعی کے بعد عمرہ کے افعال پورے ہو جائیں گے، لیکن عمرہ کی سعی کے بعد

---

(۱) وإذا أراد الرجل القران يتأهب للإحرام كما يتأهب المفرد يتوضأ أو يغسل ويصلي ركعتين ويقول بعد السلام : اللّهم إنّي أريد العمرة والحج ثم يلبّي فيقول : لبيک بعمرة وحجة معًا كذا في فتاوىٰ قاضي خان ، ويذكرهما بلسانه عند التلبية مع القصد بالقلب أو يقصدهما بالقلب ولا يذكرهما باللسان ، والذكر باللسان أفضل .... (الهندية : (۱/ ۲۳۷) كتاب المناسک ، الباب السابع : في القران والتمتّع ، ط: رشيديه)

🗁 شامي : (۲/ ۵۳۱) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .

🗁 غنية الناسک : (ص: ۲۰۴) باب القران ، فصل : في صفة القران المسنون ، ط: إدارة القرآن .

حلق نہ کرے، کیونکہ حج کا احرام باقی ہے۔(۱)

☆سعی کے فورا بعد یا ٹھہر کر طواف قدوم جلدی کر لے، ورنہ وقوف عرفہ سے پہلے پہلے طواف قدوم سے فارغ ہو جائے۔(۲)

☆ عمرہ اور طواف قدوم سے فارغ ہونے کے بعد احرام کی حالت میں احرام کی پابندی کرتے ہوئے مکہ مکرمہ میں قیام کرے، اور اس کے بعد آٹھ ذی الحجہ یا اس سے پہلے منی چلا جائے، اور نویں ذی الحجہ کو عرفات جائے، منی، عرفات اور مزدلفہ کے احکام میں حج قران اور حج افراد کے احکام میں کچھ فرق نہیں۔(۳)

---

(۱) فإذا دخل بدأ بأفعال العمرة وجوبًا ...... ويضطبع في جميع طوافها ، و يرمل في ثلاثة أشواطه الأوّل ، ثـم يصلي ركعتيه ، ويسعى بين الصفا والمروة بلاحلق ، فلو حلق لايحل من عمرته ....
(غنية الناسک : (ص: ۲۰۴) باب القران ، فصل في صفة القران المسنون ، ط: إدارة القرآن)
☞ فتاویٰ شامي : (۵۳۲/۲) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .
☞ إرشاد الساري : (ص: ۳۶۷) باب القران ، فصل في بيان أداء القران ، ط: الإمداديه مكّة المكرّمة.
☞ الهندية : (۲۳۸/۱) كتاب المناسک ، الباب السابع في القران والتمتّع ، ط: رشيديه .
(۲) ثم يطوف للقدوم وهو من سنن الحج ويضطبع فيه ويرمل إن قدم السعي أي أراد تقديمه . (إرشاد الساري : (ص: ۳۶۷) باب القران ، فصل : في بيان أداء القران ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)
☞ غنية الناسک : (ص: ۲۰۴ ، ۲۰۵) باب القران ، فصل : في صفة القران المسنون ، ط: إدارة القرآن .
☞ الدر مع الرد : (۵۳۲/۲) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .
(۳) فإذا صلى بمكّة الفجر يوم التروية ثامن الشهر خرج إلى منى ...... ومكث بها إلى فجر عرفة ثـم بعد طلوع الشمس راح إلى عرفات .... (الدر مع الرد : (۵۰۳/۲) كتاب الحج ، مطلب: في الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد)
☞ الهندية : (۲۲۷/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .
☞ غنية الناسک : (ص: ۱۴۶ ، ۱۴۷) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في الرواح من مكّة إلى منى ، وفصل : في التوجّه من منى إلى عرفات ، ط: إدارة القرآن .
☞ وحجّ كالمفرد أي في بقية أفعاله . (إرشاد الساري : (ص: ۳۶۸) باب القران ، فصل : في بيان أداء القران ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)
☞ غنية الناسک : (ص: ۲۰۵) باب القران ، فصل: في صفة القران المسنون ، ط: إدارة القرآن .
☞ الهندية : (۲۳۹/۱) كتاب المناسک ، الباب السابع في القران والتمتّع ، ط: رشيديه .

☆ عرفات سے نویں ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے کے بعد مزدلفہ کے لئے روانہ ہو جائے وہاں جا کر عشاء کا وقت ہونے کے بعد ایک اذان اور ایک اقامت سے مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھے، پہلے مغرب کی نماز ادا کی نیت سے پڑھے اس کے بعد فوراً عشاء کی نماز پڑھے، عشاء کی نماز کے لئے دوسری دفعہ اذان اور اقامت نہ کہے، اور دونوں نمازوں کے درمیان سنتیں اور نفل بھی نہ پڑھے، عشاء کی نماز کے بعد مغرب اور عشاء کی سنتیں اور وتر پڑھے، اور تقریباً ستر کنکریاں جمع کر کے اپنے پاس محفوظ رکھے، رات کو تہجد وغیرہ عبادات میں گزارنے کی کوشش کرے جب صبح ہو جائے تو فجر کی نماز پڑھ کر کھڑا ہو کر دعا کرے یہ وقوف مزدلفہ ہے اور یہ واجب ہے۔(۱)

پھر دسویں ذی الحجہ کو منی میں آ کر جمرہ عقبہ یعنی بالکل آخر میں بڑے شیطان کو ایک ایک کر کے سات کنکریاں مارے۔(۲)

---

(۱) وإذا غربت الشمس أتى بمزدلفة ...... وصلى العشائين بأذان وإقامة (وفى الشامية : أى فى أوّل وقت العشاء الأخيرة ، قهستانى . وينبغى أن يصلى قبل حط رحاله بل ينيخ جماله ويعقلها ، وأشار إلى أنّه لا تطوّع بينهما ولو سنة مؤكدّة على الصحيح ولو تطوّع أعاد الإقامة كما لو اشتغل بينهما بعمل آخر ، بحر ، قال فى شرح اللباب : ويصلّى سنّة المغرب والعشاء والوتر بعدها كما صرّح به مولانا عبد الرحمٰن الجامى قدس الله سرّه السامى فى منسكه ......) ...... وصلى الفجر بغلس ثم وقف (وفى الشامية : هٰذا الوقوف واجب عندنا لا سنة ......) وكبّر وهلّل ولبّى و صلى ودعا .
(تنوير الأبصار مع رد المحتار : (۵۰۸/۲ ، ۵۰۹ ، ۵۱۱ ، ۵۱۲) كتاب الحج ، ط: سعيد)
🗀 إرشاد السارى : (ص: ۳۰۱ ، ۳۰۲ ، ۳۰۳) باب الوقوف بعرفة وأحكامه ، فصل : فى آداب الإفاضة من عرفة ، فصل فى الجمع بين الصلاتين بمزدلفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)
🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۶۱ ، ۱۶۲ ، ۱۶۳ ، ۱۶۵ ، ۱۶۶) باب مناسک عرفات ، فصل : فى الإفاضة من عرفات ، وباب أحكام المزدلفة ، فصل : فى الجمع ين العشائين بمزدلفة ، وفصل : فى صفة الوقوف بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن .
🗀 الهندية : (۲۳۰/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .
(۲) وإذا أسفر جدًا أتى منى مهللا مصليًا ...... ورمى جمرة العقبة من بطن الوادى سبعًا خذفًا ...... وكبّر لكل حصاة أى مع كل منها وقطع التلبية بأوّلها .... (تنوير مع الدر على الرد : (۵۱۲/۲ ، ۵۱۳) كتاب الحج ، ط: سعيد) =

اس کے بعد قران کے شکریہ میں منی یا حدود حرم میں دم شکر کی قربانی کرے اوراس کے بعد سر کے بال منڈوا کر ایک پور کے برابر کتروا کر حلال ہوجائے ، اور عام سلے ہوئے کپڑے پہن لے، اب احرام کی تمام پابندیاں ختم ہوگئیں صرف ایک پابندی باقی رہ گئی وہ یہ کہ عورت سے صحبت اور بوس وکنار کرنا منع ہے، ہاں طواف زیارت کرنے کے بعد یہ پابندی بھی ختم ہوجائے گی،اس لئے جلد از جلد رات میں ہو یا دن میں طواف زیارت کرلے، پھر واپس آتے وقت طواف وداع بھی کرے اب حج کے تمام کام مکمل ہوگئے ۔(۱)

= ☜ غنية الناسک : (ص: ۱۶۸ ، ۱۶۹) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فی إفاضة من المشعر الحرام ورفع الحصی من المزدلفة وقدر الحصی ، ط: إدارة القرآن .

☜ إرشاد الساری : (ص: ۳۱۴ ، ۳۱۵ ، ۳۱۶) باب مناسک منی ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ الهندية : (۱/۲۳۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

(۱) ثم بعد الرمی ذبح إن شاء ؛ لأنّه مفرد . (تعليل لما استفيد من التخيير بقوله : إن شاء والذبح له أفضل ، ويجب على القارن والمتمتّع ط،) ثم قصر بأن يأخذ من كل شعرة قدر الأنملة وجوبًا ، وتقصير الكل مندوب والربع واجب ...... وحلقه لكل أفضل ولو أزاله بنحو نورة جاز وحل له كل شيئ إلَّا النساء ...... ثم طاف للزيارة يومًا من أيّام النحر الثلاثة ، بيان لوقته الواجب سبعة ...... وأوّل وقته بعد طلوع الفجر يوم وهو فيه أی الطواف فی يوم النحر الأوّل أفضل ويمتد وقته إلى آخر العمر وحل له النّساء .... (الدر مع الرد : (۲/۵۱۵ ، ۵۱۶ ، ۵۱۷ ، ۵۱۸) كتاب الحج ، مطلب : فی طواف الزيارة ، ط: سعيد)

☜ الهندية : (۱/۲۳۱ ، ۲۳۲) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۷۲ ، ۱۷۳ ، ۱۷۶ ، ۱۷۷ ، ۱۷۸) باب مناسک منی يوم النحر ، فصل : فی الذبح وأحكامه ، وفصل فی الحلق ، وباب طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

☜ ثم إذا أراد السفر طاف للصدر أی الوداع سبعة أشواط بلا رمل و سعی وهو واجب إلَّا على أهل مكّة ومن فی حكمهم .... (الدر مع الرد : (۲/۵۲۳) كتاب الحج ، مطلب : فی طواف الصدر ، ط: سعيد)

☜ الهندية : (۱/۲۳۴) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية .

قران کرنا کس کے لئے منع ہے

''مکہ والے قران نہ کریں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۳۸/۴)

قران کی ایک صورت

''عمرہ میں حج کا احرام باندھ لیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

قران کے افعال ایک نظر میں	
احرام حج وعمرہ	شرط
طوافِ عمرہ معہ رمل	رکن
سعی عمرہ	واجب
طوافِ قدوم معہ رمل	سُنّت
سعی حج	واجب
وقوفِ عرفہ	رکن
وقوفِ مزدلفہ	واجب
رمی جمرہ عقبہ	واجب
قربانی	واجب
سَر منڈانا	واجب
طوافِ زیارت	رکن
رمی جمار	واجب
طوافِ وداع	واجب

قربانی ایک پر دو شخص کا دعوی

☆ قصائی نے یا کسی پارٹی نے یا گروپ کے سربراہ نے دو حاجیوں سے الگ الگ پیسے لے کر ایک ہی بکرا یا کوئی اور جانور ذبح کیا تو اس میں دو صورتیں ہیں اگر دونوں حاجیوں سے ایک ہی وقت میں پیسہ لیا اور جانور کی تعیین نہیں کی تو اس صورت میں کسی کی قربانی صحیح نہیں ہوئی، قصائی وغیرہ پر لئے ہوئے پیسے واپس کرنا لازم ہوگا اور ان دونوں حاجیوں پر دوبارہ قربانی کرنا لازم ہوگا، اگر دوبارہ قربانی کرنے سے پہلے حلق یا قصر کرلیا تھا تو اس صورت میں ترتیب کی خلاف ورزی کی وجہ سے قربانی کے علاوہ ایک دم دینا بھی لازم ہوگا۔

☆ اور اگر دونوں سے الگ الگ پیسے لئے اور ایک حاجی سے پہلے پیسے لے کر جانور متعین کر دیا تھا پھر اسی جانور کو دکھا کر دوسرے حاجی سے بھی پیسے لیے ہیں، اور دونوں کی طرف سے اسی جانور کو ذبح کیا تو اس صورت میں پہلے حاجی کی طرف سے قربانی ہو جائے گی اور دوسرے حاجی کی طرف قربانی نہیں ہوگی، دوسرا حاجی قصائی وغیرہ سے اپنے پیسے واپس لے کر دوسرا جانور خرید کر ذبح کرے، اگر دوسرا جانور لے کر ذبح کرنے سے پہلے حلق یا قصر کر کے احرام کھول دیا تھا تو اس صورت میں ترتیب کی خلاف ورزی کی وجہ سے قربانی کے علاوہ ایک اور دم دینا بھی لازم ہوگا۔(۱)

---

(۱) فلاتجوز الشاة والمعز إلّا عن واحد وإن كانت عظيمة سمينة . (الهندية : (۲۹۷/۵) كتاب الأضحية ، الباب الخامس فی بيان محل إقامة الواجب . وأيضًا فيه : يجب أن يعلم أن الشاة لاتجزئ إلّا عن واحد وإن كانت عظيمة ، (۳۰۴/۵) الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة فی الضحايا ، ط: رشيديه)

🗁 شری أضحية وأمر رجلاً بذبحها فقال تركت التسمية عمدًا لزمه قيمتها ليشتری الآمر بها أخرىٰ ويضحی ويتصدق ولايأكل . (الدر مع الرد : (۳۳۳/٦) كتاب الأضحية ، ط: سعيد) =

اور دو جانوروں کی قربانی کا حکم تمتع یا قران کرنے والے پر ہے "مفرد" پر کچھ بھی واجب نہیں ہوگا۔(۱)

☆ یہ حکم بکرا، دنبہ اور بھیڑ میں ہے، اگر گائے، بھینس اور اونٹ ہے تو اس میں ایک ساتھ سات سات افراد شریک ہو سکتے ہیں۔(۲)

قربانی بینک کے ذریعہ کروانا

☆ جس شخص کا حج تمتع یا قران کا ہو اس کے ذمہ قربانی واجب ہے، اور یہ بھی واجب ہے کہ پہلے قربانی کی جائے اس کے بعد حلق یا قصر کرا دیا جائے، اگر قربانی

= والأصل أنّ المغرور إنّما يرجع على الغار إذا حصل الغرور في ضمن المعاوضة أو ضمن الغار صفة السلامة للمغرور نصًا . (الدر مع الرد : (۳۳۲/۵ ، ۳۳۳) كتاب الكفالة ، ط: سعيد)

ولو حلق المفرد أو غيره قبل الرمي أو القارن أو المتمتّع قبل الذبح أو ذبحا قبل الرمي فعليه دم عند أبي حنيفة بترک الترتيب . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۹، ۲۸۰) باب الجنايات ، الفصل السابع : في ترک الواجب في أفعال الحج ، المطلب العاشر في ترک الترتيب ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات في أفعال الحج ، فصل : في ترک الترتيب بين أفعال الحج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۴۷۰/۲) كتاب الحج ، مطلب في فروض الحج و واجباته ، و: (۵۵۵/۲) باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۱) ثم يرجع إلى منٰى فإن كان معه نسک ذبحه وإن لم يكن فلايضره ؛ لأنّه مفرد بالحج ، ولو كان قارنا أو متمتّعا فلا بد له من الذبح . (الهندية : (۲۳۱/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۵۱۵/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۱۷۲) باب مناسک منى يوم النحر ، فصل في الذبح وأحكامه ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ولايجوز بعير واحد ولا بقرة واحدة عن أكثر من سبعة ويجوز ذٰلک عن سبعة وأقلّ من ذٰلک ، وهٰذا قول عامة العلماء . (الهندية : (۲۹۷/۵) كتاب الأضحية ، الباب الخامس : في بيان محل إقامة الواجب ، ط: رشيديه)

شامي : (۳۱۵/۶ ، ۳۱۶) كتاب الأضحية ، ط: سعيد .

سے پہلے حلق کرالیا تو دم لازم ہوگا، بینک میں رقم جمع کرانے کی صورت میں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ رقم جمع کرانے والے کی قربانی ہو جانے کے بعد اس نے حلق یا قصر کروایا یا پہلے کروالیا اس لئے احتیاط کے طور پر ایک دم دے دینا چاہئے۔(۱)

☆ جو لوگ بینک میں قربانی کی رقم جمع کر دیتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ بینک والوں سے صحیح وقت کا تعین کرالیں، اور پھر قربانی کے دن قربان گاہ میں اپنا آدمی بھیج کر اپنے نام سے قربانی کے جانور کو ذبح کر دیں اس کے بعد حلق کرائیں، جب تک کسی حاجی کو باوثوق ذریعہ سے یہ معلوم نہ ہو کہ اس کی قربانی ہو چکی ہے، اس وقت تک اس کا حلق رقصر (بال کٹوانا) جائز نہیں، ورنہ دم لازم آئے گا، اس لئے اس بارے میں احتیاط سے کام لیا جائے یا پھر بینک میں رقم جمع ہی نہ کرائی جائے بلکہ اپنے طور پر قربانی کا انتظام کیا جائے۔

(نوٹ) سعودی عرب والے حنبلی مسلک کے لوگ ہیں، ان کے نزدیک رمی، قربانی اور حلق میں ترتیب واجب نہیں، ان کے نزدیک ترتیب بدلنے سے دم واجب نہیں ہوتا، اور حنفی مسلک میں ترتیب بدلنے سے دم واجب ہوتا ہے اس لئے اس بارے میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔(۲)

---

(۱) لو حلق المفرد أو غيره قبل الرمى أو القارن أو المتمتّع قبل الذبح أو ذبحا قبل الرمى فعليه دم عند أبى حنيفة بترک الترتيب . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۹، ۲۸۰) باب الجنايات ، الفصل السابع : فى ترک الواجب فى أفعال الحج ، المطلب العاشر فى ترک الترتيب ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : فى ترک الترتيب بين أفعال الحج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 الدر مع الرد : (۴۷۰/۲) كتاب الحج ، مطلب فى فروض الحج و واجباته ، و: (۵۵۵/۲) باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) وقال الحنابلة : إذا أخّر رمى يوم إلى ما بعده ، أو أخّر الرمى كله إلىٰ آخر أيّام التشريق ، ترک السنة ولا شيئ عليه . (الفقه الإسلامى وأدلّته : (۲۰۳/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل : المبحث السادس ، واجبات الحج ، المطلب الثانى ، رمى الجمار ، =

قربانی بے ہوشی کی وجہ سے نہ کرسکا

''بے ہوشی کی وجہ سے حج کی قربانی نہ کرسکا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

قربانی دو طرح کی ہوتی ہے

قربانی دو طرح کی ہوتی ہے، ایک قربانی تو وہ ہے جو صاحب نصاب مقیم پر واجب ہوتی ہے خواہ حج کرنے جائے یا نہ جائے۔

اگر حاجی نصاب کا مالک ہے اور مکہ مکرمہ یا مدینہ طیبہ کا مکین بھی ہے یعنی اس نے وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کی نیت کرلی ہے یا مستقل رہتا ہی وہیں ہے،، تو اس پر یہ قربانی واجب ہوجائے گی، اب اسے اس کے بارے میں اختیار ہے، چاہے تو مکہ مکرمہ میں یا مدینہ طیبہ میں قربانی کرنے کا انتظام کرے، یا اپنے وطن میں اس قربانی کے لئے رقم بھیج دے، یا پہلے سے رقم دے کر آئے تاکہ وطن کے لوگ وطن میں اس کی طرف سے قربانی کردیں، البتہ منی میں قربانی کرنے کا ثواب پوری دنیا کی تمام جگہوں سے زیادہ ہے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے منی میں قربانی کی ہے۔(۱)

= سابعًا ، حكم تاخير الرمى عن وقته ، ط: دار الفكر)

☜ إذا أخّر رمى يوم إلى ما بعده أو أخّر الرمى كله إلى آخر أيّام التشريق ترك السنة ولا شيئ عليه ، إلّا أنّه يقدم بالنية رمى اليوم الأوّل ، ثم الثانى ثم الثالث .... (المغنى لابن قدامة : (۴۸۷/۳) كتاب الحج ، تاخير رمى الجمار ، ط: دار الفكر بيروت)

(۱) وشرائطها الإسلام والإقامة ، فالمسافر لاتجب عليه وإن تطوع بها أجزأته عنها . (شامى : (۳۱۲/۶) كتاب الأضحية ، ط: سعيد)

☜ الهندية : (۲۹۲/۵) كتاب الأضحية ، الباب الأوّل ، ط: رشيديه .

☜ بدائع الصنائع : (۶۳/۵) كتاب الأضحية ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: سعيد .

☜ لأنّ الذبح هو القربة فيعتبر مكان فعلها لا مكان المفعول عنه ، وإن كان الرجل فى مصر ، وأهله فى مصر آخر ، فكتب إليهم أن يضحوا عنه روى عن أبى يوسف ، أنّه يعتبر مكان الذبيحة .... (بدائع الصنائع : (۷۴/۵) كتاب الأضحية ، فصل : وأمّا شرائط جواز إقامة الواجب وهى التضحية ، ط: سعيد . =

قربانی رمی سے پہلے کرنا

''رمی سے پہلے قربانی کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ۳۳۹)

قربانی سے پہلے رقم چوری ہوگئی

اگر ''منیٰ'' میں قربانی سے پہلے رقم چوری ہوگئی ، اور رقم بالکل نہ رہی اور ساتھیوں سے قرض بھی نہیں ملا اور وطن سے فوری طور پر منگوانے کی بھی کوئی صورت نہیں ،تو اس صورت میں تفصیل یہ ہے کہ اگر صرف حج افراد تھا تو اس پر قربانی واجب نہیں ،اور اگر حج تمتع یا قران تھا تو حلق رقصر (بال کٹوا کر) احرام سے نکل جائے اور جب قدرت ہوتو ایک جانور ''دم شکر'' کی نیت سے حرم کی حدود میں ذبح کرے یا ذبح کرادے اوراس پر دم بھی واجب نہیں کیونکہ یہ معذور ہے۔(۱)

= عن جابر رضی اللّٰہ عنہ ، أنّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال : کل عرفة موقف و کل منی منحر ، وکل مزدلفة موقف ، وکل فجاج مکّة طریق و منحر . رواہ أبو داود و الدارمی . (مشکوٰة المصابیح : (ص: ۲۲۸ ، ۲۲۹) کتاب المناسک ، باب الوقوف بعرفة ، الفصل الثانی ، ط: قدیمی)

(طریق و منحر) أی : یجوز دخول مکّة من جمیع طرقها ، وإن کان الدخول من ثنیة کداء أفضل ، ویجوز النحر فی جمیع نواحیها ؛لأنّها من الحرم ، والمقصود نفی الحرج ، ذکرہ الطیبی رحمہ اللّٰہ ، ویجوز ذبح جمیع الهدایا فی أرض الحرم بالاتفاق ، إلاّ أن منی أفضل لدماء الحج . (مرقاة المفاتیح : (۵/ ۵۱۲) رقم الحدیث : ۲۵۹۲ ، کتاب المناسک ، باب الوقوف بعرفة ، الفصل الثانی ، ط: دار الکتب العلمیة ، بیروت)

مرعاة المفاتیح : (۹/ ۱۳۸) رقم الحدیث : ۲۶۲۰ ، کتاب المناسک ، باب الوقوف بعرفة ، الفصل الثانی ، ط: إدارة البحوث الإسلامیة .

عون المعبود : (۵/ ۲۸۸) کتاب المناسک ، باب الصلاة بجمع ، ط: دار الکتب العلمیة ، بیروت.

(۱) ولو أخّر القارن أو المتمتّع الذبح عن أیّام النحر فعلیه دم .... (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری : (ص: ۵۰۲) باب الجنایار وأنواعها ، النوع الخامس فی أفعال الحج ، فصل فی الجنایة فی الذبح والحلق ، وأیضًا فیه : ولو ترک شیئًا من الواجبات بعذر لا شیئ علیه ، علی ما فی البدائع ، (ص: ۵۰۸) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس فی أفعال الحج ، فصل : فی ترک الواجب بعذر ، ط: إدارة القرآن) =

قربانی سے پہلے طواف زیارت کرنا

قربانی سے پہلے طواف زیارت کرنا جائز ہے، مگر قربانی کے بعد طواف زیارت کرنا افضل ہے۔(۱)

قربانی کسی ادارہ کورقم دے کر کروانا

''ادارہ کورقم دے کر قربانی کروانا'' عنوان کودیکھیں۔(۱/۱۳۸)

قربانی کی دعا

جانور کوقبلہ رخ لٹا کر پہلے یہ پڑھے:(۲)

= غنية الناسک : (ص: ۲۳۹) باب الجنايات ، مقدمة : فی ضوابط ينبغی حفظها لعموم نفعها ...... ط: إدارة القرآن .

شامی : (۲/۵۵۳) کتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۱) فيجب فی يوم النحر أربعة أشياء : الرمی ، ثم الذبح لغير المفرد ، ثم الحلق ثم الطواف ، لكن لا شيئ على من طاف قبل الرمی والحلق . (وكذا قبل الذبح بالأولىٰ ؛ لأنّ الرمی مقدم على الذبح ، فإذا لم يجب ترتيب الطواف على الرمی لايجب على الذبح) نعم يكره . (الدر مع الرد : (۲/۵۵۵) کتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ۲۸۰) باب الجنايات ، الفصل السابع فی ترک الواجبات فی أفعال الحج ، المطلب العاشر فی ترک الترتيب بين الرمی والذبح والحلق وكذا بينها وبين الطواف ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد السارى : (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل فی ترک الترتيب بين أفعال الحج ، ط: الإمداية مكّة المكرّمة .

(۲) ومنها أن يكون الذابح مستقبل القبلة والذبيحة موجهة إلى القبلة . (بدائع الصنائع : (۵/۶۰) قبيل : فصل : أمّا بيان ما يحرم أكله ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ۱۷۲) باب مناسک منى يوم النحر ، فصل : فی الذبح وأحكامه ، ط: إدارة القرآن .

الهندية : (۵/۲۸۸) کتاب الذبائح ، الباب الأوّل فی رکنه و شرائطه وحكمه وأنواعه ، ط: رشيديه.

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلوٰتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَه، وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَامِنَ الْمُسْلِمِیْنَ، اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ

پھر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے تیز چھری جانور کے گلے پر پھیر دے۔

ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاهِیْمَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

اگر جانور میں ایک سے زائد حصے دار ہیں تو ''مِنِّی'' کی جگہ ''مِنْ'' کہے اور اس کے بعد سب کے نام لے لے۔(۱)

---

(۱) عن جابر بن عبد اللّٰه قال : ذبح النّبی صلی اللّٰه علیه وسلم یوم الذبح کبشین أقرنین أملحین موجوئین فلمّا وجههما قال : إنّی وجهت وجهی للّذی فطر السمٰوات والأرض علی ملّة إبراهیم حنیفًا وما أنا من المشرکین ، إنّ صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰه رب العالمین لاشریک له وبذٰلک أمرت وأنا من المسلمین ، اللّٰهم منک ولک عن محمد صلی اللّٰه علیه وسلم وأمته بسم اللّٰه واللّٰه أکبر ثم ذبح ، رواه أحمد و أبو داود وابن ماجه و الدارمی . (مشکوٰة المصابیح : (ص: ۱۲۸) باب فی الأضحیة ، الفصل الثانی ، ط: قدیمی ، ومرقاة المفاتیح : (۳۰۸/۳) أیضًا ، ط: امدادیه ملتان)

▭ سنن أبی داود : (۳۰/۲) باب مایستحب من الضحایا ، ط: حقانیه .

▭ بدائع الصنائع : (۸۰/۵) أمّا الّذی یرجع إلی الأضحیة ، ط: سعید .

▭ عن عائشة رضی اللّٰه عنها أنّ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم أمر بکبش أقرن لیطأ فی سواد ویبرک فی سواد وینظر فی سواد ...... فأضجعه ، ثم ذبحه ، ثم قال : بسم اللّٰه اللّٰهم تقبل من محمد واٰل محمد ومن أمّة محمد ثم ضحی به . (مشکوٰة المصابیح : (ص: ۱۲۷) باب فی الأضحیة ، الفصل الأوّل ، ط: قدیمی)

▭ مرقاة المفاتیح : (۳۰۴/۳) أیضًا ، ط: امدادیه ملتان .

▭ بدائع الصنائع : (۸۰/۵) أمّا الّذی یرجع إلی الأضحیة ، ط: سعید .

قربانی کی طاقت نہیں

اگر کوئی شخص قربانی کی طاقت نہیں رکھتا تو اسے حج کے ایام میں تین روزے رکھنے ہوں گے اور سات روزے اپنے ملک واپس جانے کے بعد رکھنے ہوں گے۔(۱)

قربانی کے تین دن ہیں

قربانی کے تین دن مقرر ہیں، عید کا دن اور اس کے بعد دو دن، یہ دن قران، یا تمتع کی قربانی کے ہیں، اس قربانی کو جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) پر کنکریاں مارنے کے بعد ذبح کرنا چاہئے، اگر ان ''ایام نحر'' کے بعد ذبح کیا تب بھی قربانی ہوجائے گی، لیکن اس تاخیر کی وجہ سے ایک اور دم (قربانی) لازم ہوگی اور قربانی تک احرام کی پابندیاں لازم ہوں گی، قربانی کے بعد حلق یا قصر کر کے احرام سے نکلنے کی اجازت ہوگی۔(۲)

---

(۱) وإن عجز صام ثلاثة أيّام ولو متفرقة آخرها يوم عرفة ندبًا رجاءً القدرة على الأصل ...... وسبعة بعد تمام أيّام حجه فرضًا أو واجبًا .... (شامی : (۲/۵۳۳) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۲۳۹) كتاب المناسک ، الباب السابع فی القران والتمتّع ، ط: رشيديه .

غنية الناسک : (ص: ۲۰۷) باب القران ، فصل : فی بدل الهدی ، ط: إدارة القرآن .

(۱) وقت الأضحية ثلاثة أيّام ، العاشر ، والحادی عشر والثانی عشر . (الهندية : (۵/۲۹۵) كتاب الأضحية ، الباب الثالث فی وقت الأضحية ، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع : (۵/۶۵ ، ۷۴) كتاب الأضحية ، فصل : وأمّا الّذی يرجع إلى وقت التضحية ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۶/۳۱۵ ، ۳۱۶) كتاب الأضحية ، ط: سعيد .

ولو ذبح بعدها أجزأه ولكن كان تاركا للواجب عند الإمام . (غنية الناسک : (ص: ۲۰۷) باب القران ، فصل : فی شرائط وجوبه ومكان ذبحه وزمانه ، ط: إدارة القرآن)

الهندية : (۱/۲۴۴) كتاب المناسک ،الباب الثامن فی الجنايات ، الفصل الثالث فی حلق الشعر و قلم الأظفار ،ط : رشيديه .

شامی : (۲/۵۵۵) باب الجنايات ، ط: سعيد .

ويتحلل بالحلق عندنا لا بالذبح ، كذا فی الهداية . (الهنديه : (۱/۲۳۸) كتاب المناسک ، الباب السابع فی القران والتمتّع ، ط: رشيديه) =

قربانی واجب ہے

قربانی سے مراد ''دم شکر'' ہے، قارن اور تمتع کرنے والے پر دسویں ذی الحجہ کو منی میں یا حدود حرم میں یہ قربانی کرنا واجب ہے ''مفرد'' پر واجب نہیں، مستحب ہے۔(۱)

قرض اور نفلی حج

اگر کسی آدمی پر قرض ہے اور وہ نفلی حج کرنا چاہتا ہے تو پہلے قرض ادا کرے پھر اس کے بعد نفلی حج کرے، نفلی حج کرنا نفل ہے اور قرض ادا کرنا فرض ہے اور فرض کا مقام نفل سے بڑا ہے اور اس کو مقدم کرنا ضروری ہے۔(۲)

قرض اولاد ادا کرنے کا وعدہ کرے

اگر اولاد قرض ادا کرنے کا وعدہ کرے تو مقروض باپ کو حج کرنے کے لئے

= غنية الناسک : (ص: ١٧٦) باب مناسک منى يوم النحر ، فصل: فى الحلق ، ط: إدارة القرآن .

شامى : (٢/ ٥٣٩) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

(١) وأمّا الخاصة فطواف الصدر للآفاقى ورمى القارن والمتمتّع قبل الذبح والهدى عليهما ، وذبحهما قبل الحلق وفى أيّام النحر . (مناسک الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ١٠٠) باب فرائض الحج و واجباته ، فصل : فى واجبات الحج ، الواجبات الخاصة لغير المكى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ٢٠٦) باب القران ، فصل فى هدى القارن والمتمتّع ، ط: إدارة القرآن.

الهندية : (١/ ٢٣٩) كتاب المناسک ، الباب السابع : فى القران والتمتّع ، ط: رشيديه .

(٢) الفرض أفضل من النفل إلّا فى مسائل . (الاشباه والنظائر : (ص: ١٥٤) القاعدة الثالثة عشر ، ط: قديمى)

شامى : (١/ ١٢٥ ، ١٢٦) كتاب الطهارة ، مطلب : الفرض أفضل من النفل إلّا فى مسائل ، ط: سعيد .

جانا جائز ہے اور وہ قرض خواہوں کا اطمینان کر کے جائے کہ میری اولا دتمہارے قرض کا انتظام کرے گی۔(۱)

قرض دار حج پر جاسکتا ہے یا نہیں؟

قرض دار کے لئے قرض ادا کرنے سے پہلے قرض خواہوں کی اجازت کے بغیر حج کے لئے جانا مکروہ ہے، ہاں اگر قرض خواہ اجازت دے دیں تو بلا کراہت جائز ہے۔(۲)

قرض دار کا حج کے لئے چلا جانا

☆اگر قرض دینے والے لوگ فی الحال قرض کا مطالبہ نہیں کرر ہے، اور وہ

---

(۱) ویکره للمدیون الخروج إلى الحج إن لم یکن له مال یقضی به دینه الحال إلاّ بإذن الغریم ،وإن کان بالدین کفیل کفل بإذن الغریم لایخرج إلاّ بإذنهما .... (إرشاد الساری : (ص: ۹) مقدّمة فی آداب مرید الحج ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۳۵) باب ماینبغی لمرید الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن .

☜ شامی : (۱۲۶/۴) کتاب الجهاد ، مطلب : طاعة الوالدین فرض عین ، ط: سعید .

☜ البحر العمیق : (۴۳۴/۱) الباب الرابع : فی مقدمات السفر و آدابه ، الأمر السادس ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

☜ الهندیة : (۲۲۱/۱) کتاب المناسک ، الباب الأوّل : وممّا یتّصل بذٰلک مسائل ، قبیل : الباب الثانی فی المواقیت ، ط: رشیدیه .

(۲) ویکره الخروج إلى الغزو والحج لمن علیه الدین وإن لم یکن عنده مال یقض دینه إلاّ بإذن الغرماء ، فإن کان بالدین کفیل ، إن کفل بإذن الغریم لایخرج إلاً بإذنهما وإن کفل بغیر إذن الغریم لایخرج إلا بإذن الطالب و حده وله أن یخرج بغیر إذن الکفیل . (الهندیة : (۲۲۱/۱) کتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسیر الحج ...... ، ط: رشیدیه)

☜ التاتارخانیة : (۴۳۸/۲) کتاب المناسک ، الفصل الثالث : فی تعلیم أعمال الحج ، ط إدارة القرآن .

☜ الدر مع الرد : (۴۷۱/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعید .

خوشی سے حج کے لئے جانے کی اجازت دے دیں، یا قرض دار اپنے قرض کا کسی کو ذمہ دار بنادے اور اس پر قرض دینے والوں کو اطمینان ہو جائے، اور وہ اجازت دیدیں تو وہ شخص حج کے لئے جاسکتا ہے۔(۱)

ایسے آدمی پر احتیاطا ضروری ہے کہ قرض کے متعلق ایک ''وصیت نامہ'' بھی لکھ دے اور وارثوں کو تاکید کردے کہ اگر میرا انتقال ہو جائے اور میرے ذمہ قرض باقی رہ جائے تو میرے ترکہ میں سے کفن دفن کے خرچہ کے بعد سب سے پہلے میرا قرض ادا کیا جائے، اور اگر ترکہ قرض ادا کرنے کے لئے کافی نہیں ہے تو تم اپنے پاس سے قرض ادا کردینا یا اس سے معاف کرا دینا، اگر قرض دینے والوں کی اجازت کے بغیر حج کے لئے جائے گا تو مکروہ ہوگا، لیکن حج کا فریضہ ادا ہو جائے گا۔(۲)

☆ اور اگر حج کے لئے روانہ ہونے سے پہلے قرض ادا کرنے کی گنجائش ہے تو اسی وقت قرض ادا کردینا چاہئے، یہ بندوں کے حقوق کا معاملہ ہے، اس کی اہمیت

---

(۱) قوله (لتقدم حق العبد) أى على حق الشرع لاتهاونًا بحق الشرع بل لحاجة العبد وعدم حاجة الشرع، ألا ترىٰ أنّه إذا اجتمعت الحدود وفيها حق العبد يبدأ حق العبد ...... فلو قدم حق الشرع عند الاجتماع بطل حقوق العباد. (شامى: (۴۶۳/۲) كتاب الحج، مطلب: فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد)

▭ الفرض أفضل من النفل إلَّا فى مسائل. (الاشباه والنظائر: (ص: ۱۵۴) القاعدة الثالثة عشر، ط: قديمى)

▭ شامى: (۱۲۵/۱، ۱۲۶) كتاب الطهارة، مطلب: الفرض أفضل من النفل إلَّا فى مسائل، ط: سعيد.

(۲) ويكتب وصية فيما له على النّاس و عند النّاس وما عليه من الوديون وغير ذٰلك، ويجعل لذٰلك وصيًّا أمينًا عدلاً ليقوم به بعد موته. (غنية الناسك: (ص: ۳۵) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى: (ص: ۹) مقدمة فى آداب مريد الحج، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ البحر العميق: (۴۳۴/۱) الباب الرابع فى مقدمات السفر وآدابه، الأمر السادس، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة.

بہت ہی زیادہ ہے، انتظام ہوتے ہی قرضہ ادا نہ کرنا سنگین گناہ ہے، حدیث شریف میں ہے ”مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے“ (۱)

☆ اگر کسی شخص نے فرض حج ادا کرلیا ہے اور اس پر قرض ہے تو مزید نفلی حج کرنے سے پہلے قرض ادا کردینا بہتر ہے، اسی طرح ناداری اور غربت کی حالت کے کوئی حقوق باقی ہیں تو نفلی حج کرنے سے پہلے دوسروں کے وہ حقوق ادا کردیئے جائیں۔ (۲)

قرض سے فاضل مال نہیں

اگر کسی آدمی کے ذمہ لوگوں کا قرض ہے، اور قرض سے زائد مال نہیں ہے تو اس آدمی کے لئے بہتر یہ ہے کہ قرض ادا کرنے سے پہلے حج کا ارادہ نہ کرے بلکہ جو کچھ سرمایہ ہے اس کو قرض سے سبکدوشی میں خرچ کرے لیکن اگر قرض ادا کرنے سے پہلے حج کرلیا تو حج ادا ہوجائے گا۔ (۳)

---

(۱) عن همام بن منبّه أخي وهب بن منبّه أنّه سمع أباهريرة رضى الله عنه يقول : قال رسول الله صلى اللّٰه عليه وسلم : مطل الغنى ظلم . (بخارى : (۱/ ۳۲۱) كتاب فى الاستقراض وأداء الديون والحجر والتفليس ، باب : مطل الغنى ظلم ، ط: رحمانيه)

مشكوٰة المصابيح : (ص: ۲۵۸) كتاب البيوع ، باب الإفلاس ، ط: رحمانيه .

(۲) قوله (لتقدم حق العبد) أى على حق الشرع لاتهاونًا بحق الشرع بل لحاجة العبد وعدم حاجة الشرع ، ألا ترىٰ أنّه إذا اجتمعت الحدود وفيها حق العبد يبدأ حق العبد ...... فلو قدم حق الشرع عند الاجتماع بطل حقوق العباد . (شامى : (۲/ ۴۶۳) كتاب الحج ، مطلب : فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد)

الفرض أفضل من النفل إلّا فى مسائل . (الاشباه والنظائر : (ص: ۱۵۴) القاعدة الثالثة عشر ، ط: قديمى)

شامى : (۱/ ۱۲۵ ، ۱۲۶) كتاب الطهارة ، مطلب : الفرض أفضل من النفل إلّا فى مسائل ، ط: سعيد.

(۳) وتفسير ملك الزاد والراحلة أن يكون له مال فاضل عن حاجته وهو ما سوى مسكنه ...... وسوى ما يقضى به ديونه . (الهندية : (۱/ ۲۱۷) كتاب المناسك ، الباب الأوّل ، ط: رشيديه)

شامى : (۲/ ۴۶۱) كتاب الحج ، ط: سعيد .

غنية الناسك : (ص: ۲۰) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن.

قرض کی وجہ سے جیل بھیج دیا گیا

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے، اور اس کو کسی کے حق یا قرض کی وجہ سے جیل بھیج دیا گیا، اور وہ اس حق یا قرض کو ادا کرنے پر قادر ہے تو یہ جیل جانا حج کے لئے عذر نہ ہوگا جیل سے رہائی پر حج کرنا ضروری ہوگا۔(۱)

قرض لے کر حج پر جانا

اگر قرض ادا کرنے پر قادر ہے اور اسباب وغیرہ بھی موجود ہیں تو قرض لے کر حج پر جانا جائز ہے۔(۲)

قرض لے کر حج کرنا

اگر حج فرض ہو چکا ہے اور نقد رقم نہیں ہے تو قرض لے کر حج کرسکتا ہے، البتہ بعد میں قرض ادا کردینا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) لكن المحبوس لو كان حبسه لمنعه حقًا قادرًا على أدائه لايسقط عنه وجوب الأداء . (غنية الناسك : (ص: ۲۴ ، ۲۵) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

شامی : (۲/۴۵۹) كتاب الحج ، ط : سعيد .

التاتارخانية : (۲/۴۰۰) كتاب الحج ، الفصل الحادى عشر فى الإحصار ، ط: قديمى .

(۲) ولـذا قلنا لايستقرض ليحج إلا إذا قدر على الوفاء ...... (شامى : (۲/۴۶۲ ، ۴۶۳) كتاب الحج ، مطلب : فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد)

وفيه أيضًا : وقالوا : لو لم يحج حتٰى اتلف ماله وسعه أن يستقرض ويحج ولو غير قادر على وفائه ويرجٰى أن لايؤاخذه اللّٰه بذٰلك .... (الدر مع الرد : (۲/۴۵۷) كتاب الحج ، مطلب: فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد)

غنية الناسك : (ص: ۳۳) باب شرائط الحج ، فصل : فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط ، ط: إدارة القرآن .

التاتارخانية : (۲/۴۳۸) كتاب المناسك ، الفصل الثانى : فى بيان ركن الحج و كيفية وجوبه ، ط: إدارة القرآن .

(۳) من جاء وقت خروج أهل بلده أو أشهر الحج و قد استكمل سائر شرائط الوجوب والأداء ،=

مزید تفصیل کے لئے ''حج کے لئے قرض لینا'' عنوان کو دیکھیں۔

قرض لے کر عمرہ کرنا

قرض لے کر عمرہ کرنا جائز ہے، اگر قرض ادا کرنے کے اسباب و وسائل موجود ہیں۔(۱)

قرض ملنے کی امید نہیں

☆ جس قرضہ کی ملنے کی بالکل امید نہیں وہ مال ضمار کے حکم میں ہے، لہٰذا

= وجب عليه الحج من عامه و وجب أدائه بنفسه ، فيلزمه التأهب والخروج معهم فلو لم يحج حتى مات فعليه الإيصاء به ...... وكذا لو لم يحج حتى افتقر ، تقرّر وجوبه دينًا فى ذمّته بالاتفاق ، ولايسقط عنه بالفقر سواء هلک المال أو استهلكه ، و وسعه أن يستقرض ويحج ، وإن كان غير قادر على قضائه . (غنية الناسک : (ص: ۳۲ ، ۳۳) باب شرائط الحج ، فصل : فيما إذا وجد شرائط الوجوب و الأداء أو الوجوب فقط ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۹۰ ، ۹۱) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، فصل : وجوب الحج على الفور ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ شامى : (۲/۴۵۷) كتاب الحج ، مطلب فى من حج بمال حرام ، ط: سعيد .

(۱) قلت : وهٰذا يرد على القول الأوّل أيضًا إن كان المراد بقوله : ولو غير قادر على وفائه أن يعلم أنّه ليس له جهة وفاء أصلاً ، أمّا لو علم أنّ غير قادر فى الحال وغلب على ظنّه أنّه لو اجتهد قدر على الوفاء فلايرد ، والظاهر أن هٰذا هو المراد ، أخذًا مما ذكره فى الظهيرية أيضًا فى لزكاة حيث قال : إن لم يكن عنده مال وأراد أن يستقرض لأداء الزكاة ، فإن كان فى أكبر رأيه أنّه إذا اجتهد بقضاء دينه قدر ، كان الأفضل أن يستقرض ، فإن استقرض وأدّى ولم يقدر على قضائه حتّٰى مات ، يرجٰى أن يقضى اللّٰه تبارک وتعالىٰ دينه فى الآخرةوإن كان أكبر رأيه أنّه لو استقرض لايقدر على قضائه كان الأفضل له عدمه ، وإذا كان هٰذا فى الزكاة المتعلق بها حق الفقراء ففى الحج أولىٰ . (شامى : (۲/۴۵۷ ، ۴۵۸) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد)

▭ التاتارخانية : (۲/۴۳۸) كتاب المناسک ، الفصل الثانى : فى بيان ركن الحج و كيفية وجوبه ، ط: إدارة القرآن .

اگر قرض کی رقم بالکل ناامیدی کے بعد مل جائے تو گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔(۱)

اگر یہ آدمی پہلے سے صاحب نصاب ہے تو رقم ملنے کے بعد دوسرے نصابوں پر سال مکمل ہونے پر اس ملنے والی رقم سے بھی زکاۃ نکال دے، اور اگر یہ آدمی پہلے سے صاحب نصاب نہیں بلکہ قرض کی رقم ملنے کے بعد صاحب نصاب بنا ہے تو سال مکمل ہونے کے بعد زکوٰۃ لازم ہوگی۔(۲)

☆البتہ جو قرض ملنے کی امید ہے اس پر گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ واجب ہوگی، لٰہذا مالک کے پاس جتنی رقم آتی جائے گی اس سے گزشتہ سالوں کی بھی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) إذا كان لرجل على غيره دين وهو جاحد فإن لم يكن لرب المال بينة عادلة على الدين ، فإنّه لايكون نصابًا عند علمائنا الثلاثة وهٰذه المسئلة فى الفقه يسمٰى " مال الضمار " ومال الضمار كل مال بقى أصله فى ملكه ولكن زال عن يده زوالاً لا يرجٰى عوده فى الغالب ...... فى الجامع الصغير: رجل له على آخر دين فجحده سنين ثمّ أقام البينة عليه لايزكيه لمامضٰى . (التاتارخانية : (۲/ ۲۰۶) كتاب الزكاة، الفصل الرابع عشر فى المال الّذى يتوى ثم يقدر عليه، ط: إدارة القرآن)

▭ بدائع الصنائع: (۲/ ۹) كتاب الزكاة، فصل: وأمّا شرائط الّتى ترجع إلى المال، ط: سعيد.

▭ وسببه أى سبب افتراضها ملك نصاب حولى ، نسبة للحول لحولانه عليه ، نام (وفى الشامية) أى لأنّ حولان الحول على النصاب شرط لكونه سببًا وهٰذا علة للنسة ...... قوله : خرج مال المكاتب : أى خرج بالتقييد به ؛ لأنّ المراد بالتام المملوك رقبة ويدًا ...... (الدر مع الرد : (۲/ ۲۵۹) كتاب الزكاة ، مطلب : الفرق بين السبب والشرط والعلة ، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق : (۲/ ۲۰۳) كتاب الزكاة ، ط:سعيد .

(۲) ومن كان له نصاب فاستفاد فى أثناء الحول مالاً من جنسهٖ ضمه إلى ماله وزكاه سواء كان المستفاد من نمائه أو لا ، وبأى وجه استفاد ضمه ، سواء كان بميراث أو هبة أو غير ذٰلک . (الهندية : (۱/ ۱۷۵) كتاب الزكاة ، الباب الأوّل : فى تفسيرها و صفتها ، ط: رشيديه)

▭ بدائع الصنائع: (۲/ ۱۴) كتاب الزكاة، فصل: وأمّا شرائط الّتى ترجع إلى المال، ط: سعيد.

(۳) وإن كان الدّين على مفلس فلسه القاضى فوصل بعد سنين كان عليه زكاة مامضٰى فى قول أبى حنيفة وأبى يوسف رحمهم اللّٰه تعالىٰ ...... وأمّا سائر الديون المقربها فهى على ثلاث مراتب=

قرعہ اندازی کر کے ایک شریک کو حج پر بھیجنا

''پیسے جمع کر کے ایک کو قرعہ اندازی کے ذریعہ حج پر بھیجنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۵۱/۱)

قرن المنازل

یہ مکہ مکرمہ کے مشرق مثلاً ''نجد'' کی طرف سے آنے والوں کی میقات ہے، مکہ مکرمہ سے تقریباً تیس پینتیس میل مشرق میں نجد جانے والے راستہ میں ایک پہاڑی ہے۔

ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے لوگ ہوائی جہاز سے جدہ جاتے ہوئے ''قرن المنازل'' والی میقات سے گزر کر جدہ پہنچتے ہیں، اس لئے ہوائی جہاز سے جاتے ہوئے ''قرن المنازل'' سے پہلے احرام باندھنا ضروری ہے۔(۱)

= عند أبی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ، '' ضعیف '' وهو کل دین ملکه بغیر فعله لا بدلا عن شیئ نحو المیراث ...... لا زکاة فیه عنده حتٰی یقبض نصابًا ویحول علیه الحول . و '' وسط '' وهو مایجب بدلاً عن مال لیس للتجارة کعبید الخدمة و ثیاب البذلة إذا قبض مائتین زکی لما مضٰی فی روایة الأصل، و '' قویّ '' وهو مایجب بدلاً عن سلع التجارة، إذا قبض أربعین زکی لما مضٰی، کذا فی الزاهدی . (الهندیة : (۱/۱۷۵) کتاب الزکاة، الباب الأوّل فی تفسیرها ...... ط: رشیدیه)

بدائع الصنائع : (۲/۱۰) کتاب الزکاة، فصل : وأمّا شرائط الّتی ترجع إلی المال، ط: سعید.

البحر الرائق : (۲/۲۰۷) کتاب الزکاة، ط: سعید .

(۱) ولأهل نجد الیمن، ونجد الحجاز، ونجد تهامة قرن، وهو جبل مطل علی عرفات ...... وأبعد المواقیت ذو الحلیفة تعظیمًا لقدر النبیّ صلی اللّٰه علیه وسلم، وأقر بها قرن، وهنّ لهن ولمن أتی علیهن من غیر أهلهنّ لمن أراد دخول مکّة أو الحرم ولو بغیر حج و عمرة .... (غنیة الناسک : (ص: ۵۲، ۵۳) باب المواقیت، فصل : أمّا مواقیت أهل الآفاق، ط: إدارة القرآن)

شامی : (۲/۴۷۵) کتاب الحج، مطلب : فی المواقیت، ط: سعید .

الهندیة : (۱/۲۲۱) کتاب المناسک، الباب الثانی فی المواقیت، ط: رشیدیه .

نقشہ اس طرح ہے:

مشرق	مغرب
پاکستان	قرن المنازل مكة المكرّمة الحديبية جده
ہندوستان	قرن المنازل مكة المكرّمة الحديبية جده
بنگلہ دیش	قرن المنازل مكة المكرّمة الحديبية جده

قریب اور دور کی مقدار رمی میں

''دور اور قریب کی مقدار رمی میں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۹۷)

قصر

حج کے بیان میں جب ''قصر'' کا لفظ آئے تو اس کا معنی ہوتا ہے'' بال کتروانا''۔(۱)

قصر ایام نحر کے بعد کیا

''حلق ایام نحر کے بعد کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۳۹)

قصر حرم سے باہر کیا

''حرم سے باہر حلق کیا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۲۲۶)

قصر کروانا کب جائز ہے

اگر سر کے بال انگلی کے ایک پور کے برابر کاٹنا ممکن ہو تو قصر کرنا جائز ہوتا ہے، اور اگر بال اس سے چھوٹے ہیں تو قصر کرنا کافی نہیں ہوگا بلکہ حلق کرنا لازم ہوگا، اس لئے جو حضرات بار بار عمرہ کرنے کا شوق رکھتے ہیں ان کو چاہئے کہ ہر عمرہ کے بعد حلق کرادیا کریں، کیونکہ اگر بال ایک پور سے کم ہوں تو حلق کرنا لازم ہوتا

(۱) القاموس الوحيد : (ص: ۱۳۱۸) حرف '' ق '' ط: إدارة إسلاميات لاهور، كراچی .

ہے، اس کے بغیر احرام نہیں کھول سکتا۔(۱)

قصر میں انگلی کے ایک پور سے کم بال کٹوائے

اگر عمرہ یا حج کے بعد سر کے بال ایک پور یعنی ایک انچ سے بھی کم کٹوائے اور اس کے بعد اپنے ملک واپس آ گیا، اور کئی سال اسی حالت میں گزر گئے تو جب تک اس آدمی نے حلق نہیں کیا یا ایک پور کے برابر بال نہیں کٹوائے تب تک وہ حلال نہیں ہوگا اور اس دوران جتنے ممنوعات احرام کا ارتکاب کرتا رہا اس حساب سے اس پر دم لازم ہوتے رہیں گے۔(۲)

قطرہ آتا ہے

اگر کسی کو مثانہ کی کمزوری کی وجہ سے قطرہ آتا ہے، اور وہ ہر دفعہ پیشاب کرنے

---

(۱) ولو تعذر الحلق لعارض بأن يفقد آلة الحلق ، أو من يحلقه أو يضره الحلق لنحو صداع أو قروع برأسه تعين التقصير ، أو تعذر التقصير بأن يكون شعره قصيرًا أو لبده بصمغ ، فلا يعمل فيه المقراض تعيّن الحلق ، وكذا لو كان معقوصًا أو مضفورًا . (غنية الناسک : (ص: ۱۷۵) باب مناسک منى يوم النحر ، فصل : فی الحلق ، مطلب لو تعذر الحلق أو القصر ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منى ، فصل : فی الحلق والقصر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامی : (۲/۵۱۶) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۲) ويختص حلق الحاج بالزمان والمكان عند أبی حنيفة رضی اللّٰه تعالىٰ عنه وحلق المعتمر بالمكان ، فالزمان أيّام النحر والمكان الحرم ، والتخصيص للتضمين لا للتحلل ، فلو حلق أو اقتصر فی غير ماتوقت به لزم الدم ولكن يحصل به التحلل فی أی مكان و زمان أتی به بعد دخول وقته . (غنية الناسک : (ص: ۱۷۵) باب مناسک منى يوم النحر ، فصل : فی الحلق ، مطلب : يختص حلق الحاج بالزمان والمكان ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۳۲۵) باب مناسک منى ، فصل فی زمان الحلق ومكانه و شرائط جوازه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامی : (۲/۵۱۸) كتاب الحج ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۲۳۲) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

کے بعد پانی سے پاکی حاصل کر کے ایک رومال عضو پر لپیٹ کر کپڑے پہن کر نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز ہو جائے گی۔

اسی طرح حج اور عمرہ کے دوران بھی ایسا کپڑا استعمال کرسکتا ہے، ناپاک ہونے کی صورت میں اس کو دھو لینا کافی ہے۔(۱)

قلادہ

''قلادہ'' سے مراد ہے: جوتی یا زنبیل کا ٹکڑا، یا کوئی اور چیز مثلاً صوف، اون یا بالوں کی رسّی باندھ کر جانور کے گلے میں لٹکا دے، اس کو''قلادہ'' کہتے ہیں۔

قہوہ

''پینے کی چیز'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۵۳)

قیامت سے پہلے ایک وقت ایسا آئے گا

''امام مہدی کے ظہور کی آخری علامت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۵۳)

---

(۱) ولایکره لبس الخز والقصیب إذا لم یکن مخیطًا . (التاتارخانیة : (۲/۴۹۵) الفصل الخامس فیما یحرم علی المحرم ومالایحرم ، نوع منه فی اللبس والمخیط ، ط: إدارة القرآن)

الخانیة علی هامش الهندیة : (۱/۲۸۶) کتاب الحج ، ط: رشیدیه .

بدائع الصنائع : (۲/۱۸۵) کتاب الحج ، فصل : وأمّا بیان مایحظره الإحرام ومالایحرم ، ط: سعید .

الغسل ...... والغمس فی الماء ...... ودخول الحمام ...... وغسل الثوب ، أی للطهارة أو النظافة ، .... (إرشاد الساری : (ص ۱۷۲) باب الإحرام ، فصل فی مباحاته ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

یجوز تطهیر النجاسة بالماء وبکل مائع طاهر یمکن إزالتها کالخل وماء الورد ونحوه . (الهندیة : (۱/۴۱) کتاب الطهارة ، الباب السابع : فی النّجاسة وأحکامها ، الفصل الأوّل : فی تطهیر الأنجاس ، ط: رشیدیه)

شامی : (۲/۳۰۹) کتاب الطهارة ، باب الأنجاس ، ط: سعید .

البحر الرائق : (۱/۲۲۱) کتاب الطهارة ، باب الأنجاس ، ط: سعید .

قیام مکہ ومدینہ

① حج کے پورے سفر میں خاص طور پر اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ حاجی ہونے کی وجہ سے اللہ تعالی کے مہمان ہیں، چنانچہ اپنا قیمتی وقت زیادہ سے زیادہ عبادت، تلاوت ذکر واذکار اور خیر کے کاموں میں صرف کریں، اسی طرح رفتار، گفتار عمل اور برتاؤ میں اس عظیم حیثیت کا خیال رکھیں۔

② مکتب کی طرف سے دیا گیا شناختی کارڈ ہر وقت اپنے ساتھ رکھیں، راستہ بھولنے کی صورت میں وہ کارڈ کسی کو دکھادیں، منزل تک پہنچنا آسان ہوجائے گا۔

③ اگر کبھی گم ہوجائیں اور اپنی عمارت/رہائش گاہ کا پتہ یاد نہ ہو تو آپ اپنے ملک کا حج آفس معلوم کریں، تا کہ کوئی بھی بآسانی آپ کو وہاں تک پہنچادے جہاں آفس کے کارکنان آپ کو مطلوبہ رہائش گاہ تک پہنچاسکیں۔

④ مکہ مکرمہ میں اسی عمارت اور کمرے میں قیام کریں جو کمپیوٹر کے ذریعہ آپ کے لئے الاٹ کئے گئے ہیں، اور جن کے دروازوں پر آپ کے نام مع حوالہ/حاجی پاس نمبر چسپاں ہیں، اپنی جگہ چھوڑ کر کسی اور جگہ پر قبضہ نہ کریں بلکہ اپنی ہی جگہ پر رہیں، اور اگر پرائیویٹ حج گروپ میں ہیں تو اس صورت میں گروپ کی جانب سے جو کمرہ دیا جائے اس میں رہیں، جھگڑا فساد سے ہمیشہ دور رہیں، آپ اللہ کے مہمان ہیں ہر وقت اس کا خیال رکھیں۔(۱)

---

(۱) وعنه (أی عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه) قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: من حجّ للّٰه فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدته أمه، متفق علیه. (مشکوٰة المصابیح: (ص: ۲۲۴) کتاب المناسک، الفصل الأوّل، ط: رحمانیه)

🗀 مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰة المصابیح: (۲۶۵/۵) أیضًا، ط: إمدادیه ملتان.

🗀 الهندیة: (۲۲۴/۱) کتاب المناسک، الباب الرابع، فیما یفعله بعد الإحرام، ط: رشیدیه. =

⑤ صفائی پر پورا دھیان دیں چاہے وہ کمرے کی ہو یا لباس کی، جسم کی ہو یا عام معاملات کی، کیونکہ صفائی مؤمن کی شان اور ایمان کا جز ہے، صبح شام صفائی والے آئیں گے ان سے بھی صفائی کا کام لے سکیں گے بلکہ جو بھی کچرا ہوگا اس کو ''ڈسٹ بِن'' میں رکھدیں تاکہ صفائی والے لے جائیں۔(۱)

⑥ کھانے پکانے کے لئے کچن کا ہی استعمال کریں، رہائشی کمروں میں کھانا پکانا سخت منع ہے اور کچن میں ہر قسم کے انتظامات موجود ہیں لہذا کھانا یا چائے وغیرہ پکانے کی ضرورت ہو تو کچن ہی کا استعمال کریں ورنہ سعودی امن عامہ کی پولیس کی طرف سے قانونی کاروائی ہوسکتی ہے۔

⑦ اپنی رہائش گاہ سے حرم شریف کے قریبی گیٹوں کو جن پر نمبر بھی لگے ہوئے ہیں خود بھی پہچان لیں اور اپنے ساتھ کے کمزور اور عمر رسیدہ لوگوں کو بھی پہچان کرادیں، عام طور پر حرم شریف جاتے ہوئے گم ہونے کا خطرہ نہیں ہوتا کیونکہ تمام لوگ ہر طرف سے حرم شریف کی طرف جارہے ہوتے ہیں، البتہ واپسی میں گم ہونے کا خطرہ ہوتا ہے کہ سب کی منزل ایک نہیں ہوتی۔

مطاف میں جانے کے بعد چاروں طرف غور سے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ مطاف کی طرف سے باہر نکلنے والوں کی رہنمائی کے لئے مختلف رنگوں کے پانچ الکٹرک

= 🗀 شامی : (۴۸۷/۲) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فیما یحرم بالإحرام ومالایحرم ، ط: سعید .

🗀 عن أبی هریرة عن النّبی صلی اللّٰہ علیه وسلم أنّه قال : الحاج والعمار وفد اللّٰہ ، إن دعوه أجابهم وإن استغفروه غفر لهم . رواه ابن ماجه . (مشکوٰة المصابیح : (ص: ۲۲۲ ، ۲۲۳) کتاب المناسک ، الفصل الثالث ، ط: قدیمی)

(۱) عن أبی مالک الأشعری قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم : الطهور شطر الإیمان . (مشکوٰة المصابیح : (ص: ۳۹) کتاب الطهارة ، الفصل الأوّل ، ط: رحمانیه)

🗀 مرقاة المفاتیح : (۳۱۸/۱) أیضًا ، ط: امدادیه ملتان .

بورڈ لگے ہوئے ہیں، (ہوسکتا ہے بعد میں تبدیلی بھی آجائے) انہیں خوب اچھی طرح سے پہچان لیں، یہ بورڈ حرم شریف کے پانچ مین گیٹوں کی سیدھ میں لگائے گئے ہیں، چونکہ ان میں سے ہر گیٹ مکہ مکرمہ کے مختلف محلوں میں کھلتا ہے، لہذا ان بورڈوں کو پہچان لینے میں جو سب سے بڑا فائدہ ہے وہ یہ ہے کہ اگر حرم شریف سے نکلتے ہوئے خدا نخواستہ آپ کھو بھی گئے تو اپنے مطلوبہ محلّہ میں ہی رہیں گے، کسی دوسرے محلّہ میں نہیں نکلیں گے۔(آج کل موبائل کی وجہ سے بہت زیادہ سہولت ہوگئی ہے)

⑧ حج کے سفر جدہ سے مکہ مکرمہ، مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ، منی، عرفات اور مزدلفہ جانا پڑتا ہے ان اسفار میں سامان کم سے کم رکھنے کی کوشش کریں، اور ہر سامان پر اپنے نام کے ساتھ پاسپورٹ نمبر، گروپ کا نام اور ٹیلیفون نمبر ضرور درج کریں یا کیر آف (Care of) کر کے کسی دوسرے جاننے والے کا ٹیلیفون نمبر لکھدیں تاکہ گم ہونے کی صورت میں دوبارہ ملنے میں آسانی ہو۔

⑨ بسوں پر سامان رکھوانے یا ان پر سے اترواتے ہوئے اپنے سامان کی پوری نگرانی رکھیں تاکہ کوئی سامان گم نہ ہو۔

⑩ کبھی بھی کسی حال میں بیس پچیس ریال سے زیادہ رقم لے کر بھیڑ کی جگہوں میں نہ جائیں، چاہے وہ حرم شریف ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ اس مقدس مقام پر دل ودماغ اگر پیسوں کی حفاظت میں مشغول رہیں، تو یہ اس مقام کی بے ادبی ہے، اور اگر ایسا نہیں تو حرم کی ہوش ربا بھیڑ میں آپ کے پیسے محفوظ رہ جائیں گے کیسے یقین کیا جا سکتا ہے؟

⑪ موقع ملتے ہی پہلی فرصت میں اپنی قیمتی چیزیں یا دیگر رقومات اپنے معلم صاحب کے پاس امانت کے طور پر جمع کر کے رسید لے لیں، پھر ضرورت کے وقت ان میں سے لیتے اور خرچ کرتے رہیں، وقتاً فوقتاً جو پیسے لیتے رہیں ان کا اپنی امانت رسید میں اندراج کرواتے رہنا نہ بھولیں، تاکہ جمع شدہ پیسوں میں شک وشبہ یا بھول

چوک کی گنجائش نہ رہے، یاد رہے کہ ہر معلم کے آفس میں اپنے حجاج کی امانتیں جمع کرنے کا معقول انتظام ہوتا ہے، اس کے علاوہ بھی احتیاط کا جو مناسب طریقہ ہو اختیار کریں، مگر اپنی جیب، بٹوہ یا بیلٹ میں رکھنے کا مطلب پیسے ضائع کرنا ہے، اس تجربے کو ہرگز دہرانے کی کوشش نہ کریں۔

⑫ نماز یا دوسرے کاموں کے لئے کمرہ بند کرکے باہر جاتے وقت کمرہ کا ائرکنڈیشن، بجلی یا پنکھا بند کرنا نہ بھولیں۔

⑬ پانی کے استعمال میں بھی احتیاط کریں، قیامت کے دن اس کا بھی حساب ہوگا۔(۱)

⑭ سعودی عرب میں چونکہ ایک نئی اور گرم آب و ہوا سے آپ کا سابقہ ہے لہٰذا دوپہر کی تیز دھوپ سے جہاں تک ممکن ہو سکے بچنے کی کوشش کریں، مشروبات خاص طور پر زم زم کا پانی خوب کثرت سے پیا کریں البتہ شوگر کے مریض احتیاط سے کام لیں۔

⑮ مکتب کے معلم یا حج گروپ کے لیڈر کی طرف سے مدینہ منورہ کی روانگی سے متعلق جو اعلان آپ کی عمارت میں لگا ہوا ملے گا اس کے مطابق مدینہ منورہ جانے کے لئے تیار رہیں، اور روانگی کا جو وقت مقرر کیا گیا ہے اس کے مطابق اپنی بسوں میں سوار ہو جائیں، کسی کی غیر حاضری یا انتظار کی وجہ سے اگر بس لیٹ ہوئی جس کی وجہ سے بس میں سوار دوسرے حجاج کرام کو تکلیف اٹھانی پڑی تو اس کا گناہ یقیناً اسی

---

(۱) عن عبد اللّٰہ بن عمرو بن العاص ، أنّ النّبی صلی اللّٰہ علیه وسلم مر بسعد وهو يتوضأ فقال ماهذا السرف يا سعد ! قال : أفي الوضوء سرف ، قال : نعم وإن كنت على نهر جار ، رواه أحمد وابن ماجه . (مشكوٰة المصابيح : (ص: ۴۸) كتاب الطهارة ، باب سنن الوضوء ، الفصل الثالث ، ط: رحمانيه)

مرقاة المفاتيح : (۲/ ۲۹) أيضًا ، ط: امداديه ملتان .

کے سر جائے گا چاہے دیر کا سبب بڑے سے بڑا ثواب کا کام ہی کیوں نہ ہو۔(۱)

واضح رہے کہ جو حجاج، حج سے پہلے مدینہ منورہ جا رہے ہیں ان پر طواف وداع ابھی واجب نہیں کیونکہ یہ طواف وطن واپسی سے پہلے آخری اوقات میں کرنا ہے جب کہ ان حجاج کرام کو تو حج سے پہلے ابھی پھر واپس مکہ مکرمہ آنا ہے۔(۲)

⑯ اگر مدینہ منورہ کا سفر حج سے پہلے ہو رہا ہو تو موسم کے اعتبار سے ہلکا پھلکا سامان ساتھ رکھیں اور ضرورت کے مطابق کپڑے کے جوڑے بھی ساتھ لیں اور احرام کی چادریں بھی ساتھ لیں، کیونکہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ واپس آتے وقت بیر علی سے احرام باندھنا ہے، اور دیگر ضرورت کی چیزیں جو آپ مناسب سمجھتے ہیں لے سکتے ہیں کیونکہ آپ کو وہاں نو دس روز رک کر چالیس نمازیں بھی پڑھنی ہیں۔(۳)

موجودہ دور میں مدینہ منورہ میں ہر چیز ملتی ہے اس لئے زیادہ سامان ساتھ لے کر جانا ضروری نہیں ہے۔

---

(۱) عن عبد اللّٰہ بن عمرو رضی اللّٰہ عنہ قال :قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم : المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ ، والمهاجر من هجر ما نهی اللّٰہ عنہ .... (مشکوٰة المصابیح : (ص: ۱۳) کتاب الإیمان ، الفصل الأوّل ، ط: رحمانیہ)

مرقاة المفاتیح : (۷۲/۱) أیضًا ، ط: امدادیہ ملتان .

(۲) ویطوف للصدر سبعة أشواط ولا رمل فیہ ......و یسمّی هٰذا طواف الصدر وطواف الوداع ...... ولہ وقتان ، وقت الجواز ، و وقت الاستحباب ، (فالأوّل) أولہ بعد طواف الزیارة إذا کان علی عزم السفر ...... (والثانی) أن یوقعہ عند إرادة السفر . (الهندیة : (۲۳۴/۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیہ)

شامی : (۵۲۳/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف الصدر ، ط: سعید .

غنیة الناسک : (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

(۳) عن أنس بن مالک عن النّبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم أنّہ قال : من صلّی فی مسجدی أربعین صلاة لایفوتہ صلاة ، کتبت لہ براء ة من النّار ، ونجاة من العذاب ، وبرئ من النفاق . (مسند أحمد بن حنبل : (۱۵۵/۳) رقم الحدیث : ۱۲۶۰۵) مسند أنس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ ، ط: مؤسّسة قرطبہ ، قاهرہ)

⑰ ''بیر علی'' کی میقات پر احرام باندھیں۔(۱)

جب آپ اپنی بسوں سے اتریں تو اترتے وقت اپنی بسوں کے نمبر وغیرہ دیکھ کر اچھی طرح پہچان لیں، نیز دوسرے ساتھیوں کو خاص طور پر عورتوں اور عمر رسیدہ وکم پڑھے لکھے لوگوں کو پہچان کرادیں تاکہ مسجد سے احرام باندھ کر واپس اپنی بسوں تک پہنچنے میں کسی قسم کی دشواری نہ ہو کیونکہ ان دنوں میں وہاں ایک جیسی سینکڑوں بسیں کھڑی رہتی ہیں۔

⑱ اگر آپ کو کوئی شکایت ہے تو پرائیویٹ حج گروپ میں جانے کی صورت میں گروپ لیڈر کو اور حکومت کی اسکیم کے تحت جانے کی صورت میں قریبی حج آفس کے ذمہ داروں کو صورت حال سے آگاہ کر سکتے ہیں اور اگر صبر سے کام لیں گے تو زیادہ بہتر ہوگا۔

⑲ اگر خدانخواستہ کبھی بیمار ہو جائیں تو ہر ملک کا الگ الگ حج آفس اور ڈسپنسری موجود ہوتی ہے وہاں باقاعدہ ڈاکٹرز بیٹھتے ہیں، اور دوائی وغیرہ کا بھی انتظام ہے، ایسی صورت میں مکتب اور معلم کی طرف سے جاری کردہ تصویر والا کارڈ لے کر رجوع کریں وہاں آپ کا مناسب علاج ہو جائے گا (باہر پرائیویٹ علاج بہت زیادہ مہنگا ہوتا ہے اس لئے آپ ڈسپنسری سے رجوع کریں)

⑳ آپ کی رہائشی عمارتوں کے ہر کمرے کے لئے مخصوص حجاج کرام کی

---

(۱) فميقات أهل المدينة وكذا من مرّ بها من غير أهلها ذو الحليفة بالتصغير ، وبهٰذا المكان آبار تسمّيها العوام "آبار على" ط. (إرشاد السارى : (ص: ۱۱۰) باب المواقيت ، النوع الثانى : الميقات المكانى ، فصل فى موقيت أهل الآفاق ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۵۰) باب المواقيت ، فصل : أمّا مواقيت أهل الآفاق ، ط: إدارة القرآن.

الهندية : (۱/۲۲۱) كتاب المناسک ، الباب الثانى : فى المواقيت ، ط: رشيديه .

شامى : (۲/۴۷۴) كتاب الحج ، مطلب : فى المواقيت ، ط: سعيد .

کمپیوٹر لسٹ کمرے کے دروازے پر تو لگی ہوگی، ساتھ ساتھ اس کمرے میں جتنے لوگوں کو رہائش دی گئی ہے ان کی تعداد بتانے والا اسٹیکر بھی ہوگا، اگر مقررہ تعداد کے مطابق کمرے میں قیام کرنے والے سارے حجاج کرام ابھی تک نہ پہنچے ہوں، اور آپ اس دوران پروگرام کے مطابق مدینہ منورہ جارہے ہیں تو جاتے ہوئے یا تو کمرے میں تالا لگا کر نہ جائیں یا چابی ہوٹل کے کسی ذمہ دار کے حوالہ کر کے جائیں تاکہ آپ کے جانے کے بعد اگر کمرے کے بقیہ حجاج کرام آئیں تو انہیں ٹھہرانے کے لئے کمرے کا تالا توڑنا نہ پڑے۔

(۲۱) اس سفر کے ہر مرحلے میں ہمیشہ اپنا قیمتی وقت عبادت، تلاوت، ذکرو اذکار اور حج کے مسائل سیکھنے میں صرف کریں بلاوجہ کسی بھی اجنبی اور انجان شخص سے روابط نہ بڑھائیں، چاہے وہ آپ کی عمارت کا دربان ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ اس کے نتائج اچھے نہیں ہوتے۔(۱)

(۲۲) مکتب کے معلم صاحب کی طرف سے دیا گیا ''پیلا کلائی بند'' ہو یا حج کمیٹی/حاجی کیمپ کی طرف سے ملا ہوا ''اسٹیل کا کڑا'' انہیں خود بھی پہنے رہیں اور اپنی جماعت کے کمزوروں، ضعیفوں اور عورتوں کو بھی پہنے رہنے کی تاکید کرتے رہیں تاکہ حج کی زبردست بھیڑ میں بھولنے بھٹکنے کی صورت میں ان کلائی بندوں پر درج تفصیلات کی مدد سے ان کا پتہ اور ٹھکانہ معلوم کرنا آسان ہو سکے۔

---

(۱) ویترک نفقة عیاله ویخرج بنفس طیبة ویتقی الله فی طریقه ویکثر ذکر الله، ویجتنب الغضب ویکثر الاحتمال عن النّاس ویستعمل السکینة والوقار بترک مالایعنیه. (الهندیة: (۱/۲۲۰) کتاب المناسک، الباب الأوّل، وأمّا آدابه، ط: رشیدیه)

شامی: (۲/۴۷۱) کتاب الحج، مطلب: فی فروض الحج وواجباته، ط: سعید.

التاتارخانیة: (۲/۳۳۲) کتاب الحج، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج، ط: قدیمی کتب خانه.

(۲۳) منیٰ، عرفات اور مزدلفہ وغیرہ کا مختصر قیام ہو یا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا طویل قیام ہر جگہ حوصلہ اور بلند ہمتی سے کام لینا چاہئے کوئی بھی مصیبت آجائے پریشان نہیں ہونا چاہئے، بلکہ ''دل اور بڑھ گیا مشکل جو آپڑی'' کے اصول کے تحت اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے کام کو آگے بڑھانا چاہئے۔

کسی بھی آفت اور مصیبت گزرنے کے بعد ان میں گرفتار آدمیوں کو وہیں ڈھونڈا جائے گا جو ان کی مخصوص جگہیں ہیں یا جہاں سے وہ بچھڑے ہیں، لہذا ایسے حضرات کو یا تو اپنی جگہوں سے ہٹنا ہی نہیں چاہئے یا اگر وقت کا تقاضہ ٹہلنا ہی ہو تو بھی دوبارہ موقع ملتے ہی پھر اپنی جگہ پر واپس آکر موجود رہنا چاہئے، تاکہ قونصلیٹ کا عملہ ہو یا آپ کے ساتھی، آپ کو پانے اور خبر گیری میں جلد از جلد کامیاب ہوسکیں۔

موجودہ زمانہ میں موبائل ''سم'' ہر جگہ دستیاب ہے لہذا سعودی عرب جانے کے بعد وہاں کی ایک سم لے لیں تاکہ ایسی ناگہانی آفت و مصیبت کی صورت میں ساتھیوں کو اطلاع کرنا آسان ہو۔

(۲۴) تقریبا ہر سال حج کے ایام میں کچھ دھوکے باز قسم کے لوگ حجاج کرام سے کسی نہ کسی طرح روابط بڑھاتے ہیں، پھر انہیں پوری طرح اپنے اعتماد میں لے کر سستی قربانیوں کا جھانسہ دیتے ہوئے ایک بڑی رقم جمع کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، جبکہ انکا مقصد صرف اور صرف حجاج کرام کو دھوکہ دے کر لوٹنا اور پیسہ کمانا ہوتا ہے، اس لئے آپ اس قسم کے لوگوں سے ہمیشہ ہوشیار رہیں، اپنی قربانی یا تو خود اپنے ہاتھ سے کریں یا اپنے ساتھیوں میں کسی معتبر ساتھی کے ذریعہ کرائیں، یا گروپ لیڈر کے ذریعہ قربانی کا کام انجام دلائیں۔

(۲۵) حج کے سفر کے دوران ہر جگہ اور ہر وقت اپنے سے کمزوروں، بوڑھوں، عورتوں اور بچوں کا پورا پورا خیال رکھیں، اور ان کی مدد اور تعاون کرتے ہوئے ثواب

کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیں، ایسا موقع پھر کبھی قسمت سے ملے گا۔(۱)

㉖ یہاں پر مقیم اپنے کسی بھی ملاقاتی کو اپنے کمرے میں بلانے سے پرہیز کریں تاکہ اس کی وجہ سے کسی دوسرے حاجی کو تکلیف نہ ہو، اگر خدانخواستہ اس دوران عمارت میں کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما ہوگا تو اس ملاقاتی کے ساتھ ساتھ آپ کو بھی پوچھ گچھ اور انکوائری کے مراحل سے گزرنا پڑے گا، اس طرح خواہ مخواہ ایک غیر ضروری معاملے میں الجھ کر آپ کی عبادت وریاضت کے قیمتی اوقات متاثر ہوں گے۔

لہٰذا اگر کسی ملاقاتی سے ملنا ہو تو باہر ہی مل کر رخصت کر دیا کریں۔

㉗ اپنے عزیز واقارب کو تحفہ کے طور پر دینے کے لئے تسبیح، جائے نماز، رومال، ٹوپی اور کھجور وغیرہ کوئی چیز خریدنی ہو تو انہیں حج کے بعد خریدیں تاکہ آپ کی پوری توجہ حج کی طرف رہے، خریداری کی طرف نہ جائے۔

خریداری کا ارادہ کرتے وقت دو باتوں کا خیال رکھیں۔

❶ مارکیٹ میں جانے سے پہلے ضروری چیزوں کی ایک لسٹ بنالیں، اور اسی کے مطابق خریدیں، یہ لسٹ مارکیٹ میں جا کر نہ بنائیں ورنہ غیر ضروری چیزیں خرید لی جائیں گی اور ضروری چیزیں رہ جائیں گی۔

❷ ہوائی جہاز پر اپنے ساتھ لے جانے کے لئے ایک محدود وزن کی ہی اجازت ہے جس سے بڑھنے کی صورت میں آپ کو ہر کلو کے حساب سے وزن کا

---

(۱) ولا بدّ له من رفيق صالح، يذكره إذا نسى ويصبره إذا جزع ويعينه إذا عجز، وكونه من الأجانب أولىٰ من الأقارب تبعدًا عن ساحة القطعية. (الهندية: (۱/۲۲۰) كتاب المناسك، الباب الأوّل: وأمّا آدابه، ط: رشيديه)

🗁 غنية الناسک: (ص: ۳۵، ۳۶) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية.

🗁 البحر العميق: (۱/۴۴۳) الباب الرابع: فى مقدمات السفر و آدابه، الأمر الثامن، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة.

چارج دینا پڑے گا اور اس وقت یہ رقم دینا بہت ہی مشکل ہوگا، جب کہ اپنے وطن پہنچ کر کسٹم کے مراحل بھی درپیش ہوں گے، لہٰذا جس حد تک ہو سکے کم سے کم سامان خریدیں۔

(۲۸) حرم شریف کی تقریبا ہر فرض نماز کے بعد جنازے کی نماز کا اعلان ہوتا ہے اور جنازہ کی نماز پڑھی جاتی ہے، اس لیے فرض نمازوں کے بعد احتیاطا دو چار منٹ رک کر ہی سنت اور نوافل کی نیت باندھیں تا کہ اتنے بڑے مجمع میں حرم شریف کے اندر پڑھی جانے والی جنازہ کی نماز کے ثواب سے بھی مستفیض ہو سکیں، جس میں شرکت کی حدیث میں بڑی فضیلت ہے۔(۱)

(۲۹) اپنے ساتھی بلکہ عام لوگوں کے ساتھ بھی بلند ترین اخلاق کا مظاہرہ کریں، جس کی معمولی جھلک یہ ہے کہ آپ کی ذات سے کسی کو ادنی سی بھی تکلیف نہ پہنچے یہاں کے سارے مقدس مقامات کا تہ دل سے احترام کریں، جس کا سب سے کمتر نمونہ یہ ہے کہ ہر اس عمل، برتاؤ، بات، انداز یہاں تک کہ خیال سے بھی پرہیز کریں جس پر آپ کا دل تھوڑی سی بھی بے اطمینانی محسوس کرتا ہو۔

(۳۰) حرم شریف جاتے ہوئے کپڑے یا پلاسٹک کی ایک تھیلی رکھ لیا کریں تا کہ اس میں اپنے جوتے، چپل رکھ سکیں، نیز اسے ایسی جگہ رکھیں جہاں گم ہونے یا حرم شریف میں صفائی ستھرائی کرنے والے کارکنوں کے ہاتھوں پھینکے جانے کا اندیشہ نہ ہو اور اگر جوتے کو تھیلی میں ڈال کر ساتھ رکھا جائے تو زیادہ بہتر ہے باقی

---

(۱) عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من اتبع جنازة مسلم إيمانا واحتسابا وكان معه حتى يصلى عليها ويفرغ من دفنها فإنّه يرجع من الأجر بقيراطين، كل قيراط مثل أحد، ومن صلى عليها ثم رجع قبل أن تدفن فإنّه يرجع بقيراط. متفق عليه. (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۱۴۴) باب المشي بالجنازة والصلاة عليها، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

🗀 صحيح البخاري: (۳۵۵/۱) رقم الحديث: ۱۳۲۵) كتاب الجنائز، باب من انتظر حتى يدفن، ط: الطاف اينڈ سنز.

طواف کے دوران جوتا ساتھ نہ رکھیں ورنہ اطمینان کے ساتھ طواف کرنا مشکل ہوگا۔

۳۱ حج کے موسم میں سخت ہجوم میں حرم شریف کے گیٹوں میں کھڑے ہو کر اپنے جوتے چپل پہننا بھی اپنے پیچھے نکلنے والے لوگوں کو اذیت پہنچانے کے مترادف ہے لہذا اس سے بچتے ہوئے اپنے جوتے، چپل ان گیٹوں سے تھوڑی دور نکل کر پہنا کریں۔

قیدی کا حج بدل

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے، لیکن وہ شخص پوری زندگی قید میں رہا، تو اس کی طرف سے حج بدل کرنا یا کرانا جائز ہے، لیکن اگر اس شخص کو قید سے رہائی مل جائے گی تو دوبارہ اس آدمی پر خود جا کر فرض حج ادا کرنا لازم ہوگا، اور پہلے جو حج بدل کرایا تھا وہ نفلی ہو جائے گا۔(۱)

قینچی نہیں

''استرہ نہیں'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۱۴۱)

---

(۱) والمركبة منهما كحج الفرض، تقبل النيابة عند العجز فقط لكن بشرط دوام العجز إلى الموت؛ لأنّه فرض العمر حتى تلزم الإعادة بزوال العذر أى العذر الّذى يرجى زواله كالحبس والمرض. (شامى: (۵۹۸/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فى الفرق بين العباده والقربة والطاعة، ط: سعيد)

غنية الناسک: (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير، ط: إدارة القرآن.

الهنديه: (۲۵۷/۱) كتاب المناسک، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير، ط: رشيديه.

کاروباری حج

موجودہ دور میں کچھ حضرات ایسے بھی ہیں جو تقریباً ہر سال حج پر جاتے ہیں، یہ لوگ یہاں سے مختلف دوائیں اور دیگر سامان لے جاتے ہیں، اور وہاں منافع کے ساتھ فروخت کر دیتے ہیں، اور حج سے واپسی پر وہاں سے سامان لاکر فروخت کر دیتے ہیں، ان لوگوں کا حج ایک قسم کا ''کاروباری'' حج ہوتا ہے ایسے لوگوں کا حج ہو جائے گا لیکن اگر حج کے سفر کا مقصد کاروبار ہے تو ان لوگوں کو ان کی اپنی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا اس لئے ''کاروباری حج'' کے بجائے خالص حج کرنے کی کوشش کی جائے۔(۱)

کافر سے قرض لے کر حج کرنا

''غیر مسلم سے قرض لے کر حج کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/۲۵۳)

کافر کے پیسے سے حج کرنا

کافر کے پیسے سے مسلمان حج کر سکتا ہے، حج ادا ہو جائے گا اگر اس نے گفٹ کر کے دے دیا ہے۔(۲)

---

(۱) إن من نوى الحج والتجارة لا ثواب له، إن كانت نية التجارة غالبة أو متساوية .... (شامي: (۶/۴۲۵) كتاب الحظر والإباحة، فصل: في البيع، فروع، ط: سعيد)

وتجريد السفر من التجارة أحسن، ولو اتجر لاينقص ثوابه. (غنية الناسك: (ص: ۳۶) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري: (ص: ۱۰) مقدمة في آداب مريد الحج، فصل: ويستحب أن يشاور، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۲) وأمّا هبة الكافر للمسلم فجائزة أيضًا سواء كانت في دار الإسلام أو في دار الكفر وحكم الصدقة كحكم الهبة .... (النتف في الفتاوىٰ: (ص: ۳۱۶) كتاب الهبة، هبة الكافر للمسلم، ط: سعيد)=

کافر کے روپیہ سے حج کرنا

اگر کسی کافر نے کسی مسلمان کو روپیہ ہبہ کرکے دے دیا ہے تو وہ مسلمان اس رقم سے حج کرسکتا ہے۔(۱)

کان

احرام کی حالت میں سردی یا کسی اور وجہ سے کان میں روئی رکھنا جائز ہے مگر خوشبو کے استعمال کی اجازت نہیں ہے۔(۲)

کان ڈھانکنا

☆احرام کی حالت میں کانوں پر کپڑا اڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆احرام کی حالت میں کانوں کو رومال اور چادر وغیرہ سے ڈھانپنا جائز ہے۔(۳)

= عمدة القارى شرح صحيح البخارى : (۱۳/ ۲۳۹) رقم الحديث : ۲۶۱۵ ، كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها ، باب قبول الهدية من المشركين ، ط: دار الكتب العلمية .

فتح البارى شرح صحيح البخارى : (۵/ ۲۳۰) رقم الحديث : ۲۶۱۵ ، كتاب الهبة ، باب قبول الهدية من المشركين ، ط: دار المعرفة .

(۱) وأمّا هبة الكافر للمسلم فجائزة أيضًا سواء كانت فى دار الإسلام أو فى دار الكفر وحكم الصدقة كحكم الهبة ...... (النتف فى الفتاوىٰ : (ص: ۳۱۶) كتاب الهبة ، هبة الكافر للمسلم ، ط: سعيد)

عمدة القارى شرح صحيح البخارى : (۱۳/ ۲۳۹) رقم الحديث : ۲۶۱۵ ، كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها ، باب قبول الهدية من المشركين ، ط: دار الكتب العلمية .

فتح البارى شرح صحيح البخارى : (۵/ ۲۳۰) رقم الحديث : ۲۶۱۵ ، كتاب الهبة ، باب قبول الهدية من المشركين ، ط: دار المعرفة .

(۲،۳) وتغطية اللحية ما دون الذقن ...... وأذنيه ؛ لأنهما عضوان مستقلا . (إرشاد السارى : (ص: ۱۷۴ ، ۱۷۵) باب الإحرام ، فصل : فى مباحاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

البحر الرائق : (۳/۸) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۸۸) باب الإحرام ، فصل : فى محرمات الإحرام ، ط:إدارة القرآن .

ويتقى الرفث ...... والتطيب وإن لم يقصده ، وفى الرد تحت قوله : وإن لم يقصده ...... بأنّ المراد غير =

کبوتر

احرام کی حالت میں کسی بھی قسم کے کبوتر کو ذبح کرنا جائز نہیں ہے، یعنی جنگلی اور پالتو دونوں قسم کے کبوتروں کو ذبح کرنا جائز نہیں ہے، بعض لوگ احرام کی حالت میں یا حرم کی حدود میں پالتو کبوتر کا ذبح کرنا حلال سمجھتے ہیں، یہ غلط ہے۔(۱)

کپڑا سر پر رکھنا

احرام کی حالت میں سر پر کپڑا رکھنا، ڈھانکنے کے حکم میں ہے۔(۲)

= قاصد للتطيب بل قاصد للتداوی ومع ذٰلک يکون محظورًا عليه فعليه اتقاؤه رحمتی . (الدر مع الرد : (۴۸۷/۲) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۱٦٧) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

☜ غنية الناسک : (ص: ۸۹) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ومحظوراته الّتی فی غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن .

(۱) قال اللّٰه تعالیٰ :﴿ أحلّ لکم صيد البحر وطعامه متاعًا لکم وللسيارة وحرم عليکم صيد البرّ ما دمتم حرمًا ﴾ أی محرمين ...... الصيد هو الممتنع أی بقوائمه وجناحيه عن أخذه المتوحش من النّاس فی أصل الخلقة أی فلا عبرة بالأمر العارض من الوحشة والأنس فالظبی والفيل والحمام يعنی ونحوها من البهائم والطيور والمستأنسات صيد . وتحته فی حاشيته : أی وإن كان ذكاتها بالذبح . (إرشاد الساری : (ص: ۵۰۹) باب الجنايات وأنواعها ، النوع السادس : فی الصيد و مايتعلق به ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۲۸۰) باب الجنايات ، الفصل الثامن : فی صيد البر ومايتعلق به ، ط: إدارة القرآن .

☜ المحيط البرهانی : (۴۱۷/۳) کتاب المناسک ، الفصل الخامس : فيما يحرم علی المحرم بسبب الإحرام ، ومالايحرم ، ط: إدارة القرآن .

(۲) (يتقی الرفث) ...... و قلم الظفر ، وستر الوجه) ...... (و الرأس) ...... ولو حمل علی رأسه ثيابًا كان تغطية . (تنوير الأبصار مع الدر : (۴۸۸/۲) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالا يحرم ، ط: سعيد)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۱٦٧) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الحرام ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

☜ غنية الناسک : (ص: ۸۸) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

کپڑے میں خوشبو استعمال کرنے کی جنایت

☆ اگر محرم خوشبو دار کپڑے پہنے تو اگر خوشبو بہت ہے مگر بالشت یا دو بالشت سے کم مقدار میں لگی ہوئی ہے، یا خوشبو تھوڑی ہے مگر بالشت یا دو بالشت سے زیادہ لگی ہے، اور ایسے کپڑے کو سارا دن یا ساری رات پہنے رہے تو دم دینا لازم ہوگا، اور اگر تھوڑی خوشبو بالشت یا دو بالشت سے کم مقدار میں لگی ہو، تو صدقہ دینا واجب ہوگا اگر چہ سارا دن پہنے رہے، اور ایسے کپڑے کو ایک دن سے کم پہننے کی صورت میں بھی دم واجب نہیں، صدقہ واجب ہے۔

☆ اور ایک دن سے کم میں اگر چہ بہت خوشبو ہو اور بالشت دو بالشت کے برابر ہو تو صدقہ ہے، اور آدھی رات سے آدھے دن تک ایک دن شمار ہوگا۔(۱)

کتا (کاٹنے والا)

''موذی جانور'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۱۱/٤)

کثرت طواف کی افضلیت

''طواف افضل ہے یا عمرہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۵۱/۳)

---

(۱) إذا كان الطيب في ثوبه شبرًا في شبر أي مقدارهما طولا و عرضًا فهو داخل في القليل ، فإن مكث أي دام يومًا فعليه صدقة ، أو أقلّ منه فقبضة ، كذا في المجرد والفتح ، ولو لبس مصبوغًا بعصفر أو ورس أو زعفران مشبعًا ...... يومًا فعليه دم ، وفي أقلّه صدقة . (إرشاد الساري : (ص: ۴۵۴) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثاني : في الطيب ، فصل : في تطييب الثوب ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۲۴۵) باب الجنايات ، الفصل الأوّل : في الطيب ، مطلب : في تطييب الثوب ، ويدخل فيه الفراش ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۵۴۵/۲ ، ۵۴۶) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

کرتہ

☆احرام کی حالت میں کرتہ پہننا منع ہے، اور جو کپڑا بدن کی ہیئت پر سلا ہوا ہو اس کا پہننا مردوں کے لئے احرام کی حالت میں جائز نہیں، اگر ایک دن یا ایک رات پہنے گا تو دم لازم ہوگا اس سے کم میں صدقہ واجب ہوگا۔(۱)

☆عورتوں کے لئے سلے ہوئے کپڑے پہننا منع نہیں ہے، بلکہ خواتین احرام کی حالت میں بھی سلے ہوئے کپڑے پہنیں گی۔(۲)

کرتے کو چادروں کی طرح اوڑھنا

احرام کی حالت میں کرتہ کو چادروں کی طرح اوڑھنا جائز ہے مگر بہتر نہیں۔(۳)

---

(۱) إذا لبس المحرم أی بالحج أو العمرة أو بهما المخيط أی الملبوس المعمول علی قدر البدن أو قدر عضو منه بحيث يحيط به، سواء کان بخياطة أو لنسج أو لصق أو غير ذلک ...... علی وجه المعتاد أی بأن لايحتاج فی حفظه إلی تکلف عند الاشتغال بالعمل ...... فعليه الجزاء ...... فإذا لبس مخيطًا أی علی وجه المعتاد يومًا کاملاً أی نهارًا شرعيًا وهو من الصبح إلی الغروب أو ليلة کاملة فعليه دم، وفی أقلّ من يوم أی مقدار نهارٍ ولو ينقص ساعة أو ليلة صدقةٌ. (إرشاد الساری: (ص: ۴۲۴، ۴۲۵) باب الجنايات وأنواعها، النوع الأوّل: فی حکم اللبس، ط: الإمدادية، مکّة المکرّمة)

☐ غنية الناسک: (ص: ۲۵۰، ۲۵۱) باب الجنايات، الفصل الثانی: فی لبس المخيط، ط: إدارة القرآن.

☐ شامی: (۲/۴۸۹) کتاب الحج، فصل: فی الإحرام، مطلب: فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم، و: (۲/۵۴۷) باب الجنايات، ط: سعيد.

(۲) وتلبس من المخيط ما بدالها کالدرع والقميص والسراويل والخفين والقفازين. (غنية الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: الإمدادية، مکّة المکرّمة.

☐ الدر مع الرد: (۲/۵۲۸) کتاب الحج، قبيل: باب القران، ط: سعيد.

(۳) ويجوز أن يرتدی بقميص وجبة، ويلتعف به فی نوم أو غيره اتّفاقًا. (وقال المحقق ابن عابدين:) والحاصل: أن الممنوع عنه لبس المخيط المعتاد، ولعل وجه کراهة القاء نحو القباء والعباء علی الکتفين أنّه کثيرًا مايلبس کذٰلک تأمل. (الدر مع الرد: (۲/۴۸۹، ۴۹۰) کتاب =

کسی سے کنکریاں مروانا

''کنکریاں کسی سے مروانا'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/۳۱۹)

کسی منزل پہ ٹھہرنے پر یہ دعا پڑھے

''حفاظت کی دعا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۳۶)

کعبہ امام ہے

''طواف کعبہ کے قریب سے کرے'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/۱۱۰)

کعبہ شریف کو دیکھنا

''بیت اللہ شریف کو دیکھنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۱۲)

کعبہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے ساتھ ملا دیا جائے گا

''بیت اللہ کی سفارش'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۱٤)

کعبہ کی بنیاد سے نکلنے والی تین تحریریں

جب نبی کریم ﷺ کی عمر (۳۵) سال ہوئی تو مکّے میں ایک زبردست سیلاب آیا اور پانی کعبے میں داخل ہوگیا، پانی کے بہاؤ اور جمع ہوجانے کی وجہ سے کعبے کی دیواروں میں شگاف پڑ گئے، اور اس سے پہلے ایک مرتبہ کعبے کی یہ دیوار آگ لگ جانے کی وجہ سے کمزور ہو چکی تھی، اس لئے قریش نے عمارت کو شہید کر کے نئے سرے سے تعمیر کرنے کا ارادہ کیا۔(۱)

= الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فیما یحرم بالإحرام ومالایحرم ، ط: سعید)

إرشاد الساری : (ص: ۱٦٦) باب الإحرام ، فصل فی محرمات الإحرام ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

غنیة الناسک : (ص: ۸۵) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

(۱) لما بلغ رسول اللہ ﷺ خمسا و ثلاثین سنة علی ما هو الصحیح جاء سیل حتٰی أتٰی من فوق =

عمارت گرانے کے بعد کعبے کی بنیاد سے تین تحریریں نکلیں ......یعنی کعبۃ اللہ کے دائیں کونے کے نیچے سے قریش کو ایک تحریر ملی جو سریانی زبان میں لکھی ہوئی تھی، اور وہ اس زبان کو جانتے نہیں تھے آخر ایک شخص ملا، جس نے وہ تحریر انہیں پڑھ کر سنائی، یہ شخص یہودی تھا اس میں لکھا ہوا تھا:

''میں اللہ ہوں، مکے کا مالک! جسے میں نے اس دن پیدا کیا جس دن میں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور جس دن میں نے سورج اور چاند بنائے، میں نے اس کو یعنی مکے کو سات فرشتوں کے ذریعے گھیر دیا، اس کی عظمت اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک اس کے دونوں پہاڑ موجود ہیں، ان پہاڑوں سے مراد ایک تو ابوقبیس پہاڑ ہے جو کہ صفا پہاڑی کے سامنے ہے اور دوسرا قیعقعان پہاڑ ہے جو مکہ کے قریب ہے، اور جس کا رُخ ابوقبیس پہاڑ کی طرف ہے، اور یہ شہر اپنے باشندوں کے لئے پانی اور دودھ کے لحاظ سے بہت برکت اور نفع والا ہے''۔

اسی طرح قریش کو مقام ابراہیم کی جگہ پر ایک اور تحریر ملی جس میں یہ لکھا ہوا تھا: ''مکہ اللہ تعالیٰ کا محترم اور معظم شہر ہے، اس کا رزق تین راستوں سے اس کے پاس آتا ہے''۔

وہیں قریش کو ایک تحریر اور ملی جس میں لکھا ہوا تھا کہ:

''جو بھلائی بوئے گا لوگ اس پر رشک کریں گے، یعنی اس جیسا بننے کی تمنّا کریں گے، اور جو شخص برائی بوئے گا وہ رسوائی اور ندامت پائے گا، تم برائی کر کے بھلائی کی آس لگاتے ہو! ہاں یہ ایسا ہی ہے جیسا کوئی شخص کیکر یعنی کانٹے دار درخت

= الردم الّذی صنعوہ لمنعه السیل فأخربه : أی ودخلها و صدع جدرانها بعد توهینها من الحریق الّذی أصابها . (السیرۃ الحلبیة : (۱/۲۰۴) باب بنیان قریش الکعبة شرّفها اللّٰه تعالیٰ ، ط: دار الکتب العلمیة ، بیروت)

میں انگور تلاش کرے۔(۱)

کعبہ کی زمین

''مقام کعبہ کی زمین'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۱۳/٤)

کعبہ کے احترام کیلئے تین دائرے مقرر ہیں

☆ کعبۃ اللہ مکہ مکرمہ کا نہایت اشرف واعلیٰ مقام ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے احترام کے لئے اس کے اردگرد تین دائرے بنائے ہیں، اور ہر دائرے کے کچھ مخصوص احکام ہیں:

۱۔ پہلا دائرہ ''مسجد حرام'' کا ہے جس کے درمیان بیت اللہ شریف واقع ہے، بیت اللہ شریف کے بعد سب سے زیادہ اشرف واعلیٰ ''مسجد حرام'' ہے جو اس دائرے سے محدود ہے، اس کے ساتھ بہت سے احکام مخصوص ہے، مگر ان خصوصی احکام کا تعلق احرام سے نہیں ہے، اس لئے اس کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔

۲۔ دوسرا دائرہ حرم کی حدود کا ہے، مکہ مکرمہ کے چاروں طرف حرم مکی کے نام سے کچھ حدود مقرر ہیں، جہاں حرم کی علامات اور بورڈ لگے ہوئے ہیں، حرم کی ان حدود کا فاصلہ مکہ مکرمہ سے کسی جانب تین میل، کسی طرف نو میل ہے، اور کسی طرف کم وبیش ہے، اور کلومیٹر کے اعتبار سے مقدار زیادہ ہے، جو لوگ اس دائرے کے اندر

---

(۱) ...... و وجدت قريش في الركن كتابًا بالسريانية ، فلم يدر ما هو ؟ حتى قرأه رجل من اليهود ، فإذا هو : أنا الله ذو بكة ، خلقتها يوم خلقت السموات والأرض ، وصورت الشمس والقمر ، وحفظتها بسبعة أملاك حنفاء ، لايزول أخشابها أى جبلاها ، وهما أبو قبيس وهو جبل مشرف على الصفا ، وقعيقعان : وهو جبل مشرف على مكة وجهه إلى أبى قبيس يبارك لأهلها في الماء واللبن ، ووجدوا في المقام : أى محله ، كتابًا آخر مكتوب فيه : مكة بلد الله الحرام ، يأتيها رزقها من ثلاث سبل و وجدوا كتابًا آخر مكتوب فيه : من يزرع خيرًا يحصد غبطة : أى مايغبط أى يحسد حسدًا محمودًا عليه ، ومن يزرع شرًا يحصد ندامة : أى ماينـدم عليه ، تعملون السيئات ، وتجزون الحسنات ، أجل : أى نعم ، كما يجنى من الشوك العنب أى الثمر . (السيرة الحلبية : ۱/۲۰۷) باب بنيان قريش الكعبة شرفها الله تعالىٰ ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

رہنے والے ہیں وہ ''اہل حرم'' یعنی ''حرم والے'' کہلاتے ہیں۔

۳۔ تیسرا دائرہ مواقیت کا ہے، جس کا ذکر ''میقات'' کے لفظ کے تحت ہوگا۔

دوسرے دائرے یعنی حرم کی حدود میں رہنے والوں کو ''اہل حرم'' کہا جاتا ہے اور حرم کی حدود سے باہر مگر میقات کے دائرے کے اندر رہنے والوں کو ''اہل حل'' کہا جاتا ہے، اور ان سب دائروں سے باہر رہنے والوں کو ''اہل آفاق'' یا ''آفاقی'' کہتے ہیں۔(۱)

کفارہ

کفارہ کا لفظ عام ہے، دم اور صدقہ دونوں پر بولا جاتا ہے۔ (۲)

کمبل

سردی کے وقت احرام کے دوران کمبل اوڑھنا جائز ہے، البتہ سر اور چہرہ پر کمبل نہ لگے اور خواتین صرف چہرہ پر نہ لگائیں۔

احرام کی حالت میں سردی کی وجہ سے کمبل استعمال کرسکتا ہے مگر سر اور چہرہ

---

(۱) وأمّا الميقات المكانى ، فاعلم أنّ المواقيت تختلف باختلاف النّاس ، وهم فى المواقيت أضاف ثلاثة : صنف يسمّون أهل الآفاق : وهم الّذين منازلهم خارج المواقيت الّتى وقت لهم رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ، وصنف منهم أهل الحل ، وهم الّذين منازلهم داخل المواقيت خارج الحرم كأهل بستان بنى عامر وغيرهم ، وصنف منهم أهل الحرم و أهل مكّة . (البحر العميق : (۱/۵۹۸) الباب السادس : فى المواقيت ، الميقات المكانى ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة)

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۱۱۰) باب المواقيت ، الثانى : المكانى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗁 شامى: (۲/۴۷۴) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، ط: سعيد .

(۲) الكفارة : مايكفر أى يغطى به الإثم ، وشرعًا ماكفر به من صدقة و صوم و نحوهما سمّى به ؛ لأنّه يكفر الذنب ويستره ،ككفارة اليمين . (المجموعة للقواعد الفقهية : (ص: ۲۶۲) التعريفات الفقهية ، ط: البشرىٰ)

ڈھانک نہیں سکتا، البتہ عورتوں کے لئے سر ڈھانکنے کی اجازت ہے۔(۱)

کمپنی کی طرف سے حج کرنا

بعض کمپنیوں میں یہ طریقہ رائج ہے کہ سالانہ قرعہ اندازی کرکے ایک یا ایک سے زائد ملازمین کو کمپنی کے خرچے پر حج کے لئے بھیجتی ہیں، اور یہ ملازمین کمپنی کے خرچے پر حج کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ایسے ملازمین کا حج ادا ہوجائے گا، دوبارہ اپنے خرچے پر حج کرنا لازم نہیں ہوگا، کیونکہ حج پوری زندگی میں صرف ایک دفعہ فرض ہوتا ہے، بار بار نہیں، البتہ حج کرتے وقت فرض حج یا مطلق حج کی نیت کرے، نفل حج کی نیت نہ کرے، ورنہ صاحب استطاعت ہونے کی صورت میں دوبارہ فرض حج ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولبس الخزّ والبزّ والثوب الهروی والمروی والقصب ...... و التوشح بالقميص والاتزار به والانزار بـه . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۱۷۳) باب الإحرام ، فصل: فی مباحاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

ولبس الخزّ والبزّ ...... وأن يلتحف به فی نومه وغير اتّفاقًا والاتزار به . (غنية الناسک : (ص: ۹۲) باب الإحرام ، فصل : فی مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۲/۴۸۹) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب: فی مايحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

(۲) والفقير الآفاقی إذا وصل إلی ميقات فهو كالمكی ...... وينبغی أن يكون الغنی الآفاقی كذٰلک إذا عدم المركوب بعد وصوله إلی أحد المواقيت ...... وليفيد أنّه يتعين عليه أن ينوی حج الفرض ليقع عن حجة الإسلام . ولاينوی نفلاً علی زعم أنّه فقير لايجب عليه الحج ؛ لأنّه ماكان ما واجبا عليه وهو آفاقی ، فلما صار كالمكی وجب عليه ، فلو حج نفلا يجب عليه أن يحج ثانيًا ، ولو أطلق النية يصرف إلی الفرض . (إرشاد الساری : (ص: ۵۶ ، ۵۷) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۸) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۴۶۰) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد .

کمپنی کی گاڑی

اگر کمپنی کے ملازمین کو کمپنی کی طرف سے گاڑی ملی ہوئی ہے، تو اگر یہ گاڑیاں صرف شہر میں استعمال کرنے کیلئے دی گئی ہوں تو کمپنی کی اجازت کے بغیر ایسی گاڑیوں کو لے کر حج یا عمرہ کا سفر کرنا جائز نہیں ہوگا۔

اور اگر کمپنی کی طرف سے حج یا عمرہ کے سفر کرنے کی اجازت ہو تو ایسی گاڑیوں کو لے کر حج یا عمرہ کا سفر کرنا جائز ہوگا۔(۱)

کم عقل رمی نہ کرے تو

اگر کم عقل بالکل رمی نہ کرے تو اس پر دم واجب نہیں ہوگا۔(۲)

کندھے ننگے رکھنا

☆ حج اور عمرہ کے جس طواف کے بعد صفا اور مروہ کی سعی ہو، اس طواف کے

---

(۱) لایجوز التصرف فی مال غیره بلا إذنه ولا ولایته . (الدر المختار : (۲۰۰/۲) کتاب الغصب ، مطلب : فیما یجوز من التصرف بمال الغیر بدون إذن صریح ، ط: سعید)

☜ (وإن أطلق) أی المعیر (الانتفاع فی الوقت والنوع انتفع ماشاء أیّ وقت شاء) ؛ لأنّه یتصرّف فی ملک الغیر ، فیملک التصرف علی الوجه الّذی أذن له فیه (وإن قیّد ضمن) أی المستعیر (بالخلاف إلی شرّ فقط) .... (الدرر الحکام فی شرح غرر الأحکام : (۱۲۵/۳) کتاب العاریة ، ط: مکتبه رشیدیه کندهار)

☜ شرح المجلّه للأتاسی : (۲۶۲/۱) المادة : ۹۶ ، القواعد الفقهیة ، ط: رشیدیه .

(۲) ولو ارتکب محظورًا لاشیئ علیهما ، ...... والمجنون کالصبی الغیر الممیز فی جمیع ما ذکرنا . (غنیة الناسک : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام الصبی والمجنون والعبد والأمة ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۱۵۹ ، ۱۶۱) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام الصبی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☜ البحر العمیق : (۶۹۰/۲) الباب السابع : فی الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبی والمجنون ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

ساتوں چکروں میں شروع سے آخر تک اضطباع یعنی داہنا کندھا کھلا رکھنا مسنون ہے ایسے طواف کے علاوہ خاص طور پر نماز کے دوران کندھے کو ننگا رکھنا مکروہ ہے اس لئے طواف کے علاوہ کسی اور جگہ کندھے کو کھلا نہ رکھیں۔

☆ ''اضطباع'' کا معنی دائیں بغل سے احرام کی چادر نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔

☆ نماز کے دوران اضطباع بالکل نہ کرے۔(۱)

کنکری استعمال شدہ

جن کنکریوں سے ایک دفعہ رمی کی گئی ہو اور وہ کنکریاں شیطان کے قریب گری ہوئی ہوں، وہاں سے کنکریاں اٹھا کر رمی کرنا مکروہ ہے، وہ کنکریاں مردود ہیں وہ اللہ کے دربار میں قبول نہیں ہیں۔(۲)

---

(۱) إذا أراد الشروع فيه أي في طواف بعده سعي فإنّه حينئذٍ يسنّ الإضطباع والرمل له ينبغي أن يضطبع قبله أي قبل شروعه فيه بقليل ، وليس لمايتوهمه العوام من أن الاضطباع سنة جميع أحوال الإحرام ، بل الاضطباع سنة مع دخوله في الطواف ...... واعلم أنّ الاضطباع سنة في جميع أشواط الطواف ...... فإذا فرغ من الطواف فيترك الاضطباع ، حتى إذا صلّى ركعتي الطواف مضطبعا يكره لكشف منكبه ...... وهو أي الاضطباع المسنون أن يجعل وسط ردائه تحت إبطه الأيمن ويلقي طرفيه أو طرفه على كتفه الأيسر ، ويكون المنكب الأيمن مكشوفًا أي على هيئة الشجاعة ، إظهارًا للجلادة في ميدان العبادة ، وهو أي الاضطباع سنة في كل طواف بعده سعي كطواف القدوم والعمرة وطواف الزيارة على تقدير تأخير السعي .... (إرشاد الساري : (ص: ۱۸۲ ، ۱۸۳) باب دخول مكّة ، فصل : في صفة الشروع في الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۹۹) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : في صفة الابتداء بالحجر الأسود ، و: (ص: ۱۰۲) فصل : في الأخذ في الطواف وكيفية أدائه ، ط: إدارة القرآن .

🗁 شامي : (۴۹۵/۲) كتاب الحج ، مطلب في دخول مكّة ، ط: سعيد .

(۲) وإنّما كره أخذها من عند الجمرة ؛ لأنّها مردودة لحديثٍ رواه الدار قطني والحاكم وصححه عن أبي سعيد الخدري رضي اللّٰه تعالىٰ عنه : من قبلت حجته دفعت جمرته ، فيتشاءم بها . (غنية الناسک : (ص: ۱۶۸ ، ۱۶۹) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في إفاضة من المشعر =

کنکریاں

مزدلفہ میں شیطان کی رمی کے لئے چنے، مٹر یا کھجور کی گٹھلی کے دانہ کے برابر تقریباً ستر کنکریاں چن لیں، اگر ناپاکی کا یقین ہو تو پانی سے دھوکر پاک کریں اگر مزدلفہ سے کنکریاں جمع نہیں کی جائیں گی تو بعد میں کسی دوسری جگہ سے کنکریاں حاصل کرنا مشکل ہو جائے گا۔

☆ کنکریاں مزدلفہ سے لینا مستحب ہے، اگر مزدلفہ کے علاوہ کسی اور جگہ سے کنکریاں لی جائیں گی تو ان سے بھی رمی کرنا جائز ہے، دم یا صدقہ کرنا لازم نہیں ہوگا، البتہ مستحب پر عمل کرنے سے محروم رہے گا۔(۱)

= الحرام ورفع الحصى من المزدلفة وقدر الحصى ، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد : (۲/۵۱۵) كتاب الحج ، مطلب : في رمي جمرة العقبة ، : ط: سعيد .

▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۱۴) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في رفع الحصى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱) ويستحب أن يرفع من المزدلفة أو من قارعة الطريق سبع حصيات كحصى الخذف ، أو أكبر منها قليلاً ، والمختار قدر الباقلاء ...... وإن رفع من المزدلفة سبعين حصاة أو من قارعة الطريق فهو جائز ؛ لأنّه يجوز أخذها من أى موضع شاء إلّا من عند الجمرة والمسجد ومكان نجس ، فإن فعل جاز وكره تنزيها ، والحاصل أنّه ليس لأخذ الحصى محل مسنون عندنا حتى يلزم بتركه الإساءة ، وإن كان للسبعة منها محل مستحب وهو مزدلفة ، فلو أخذها من مزدلفة جاز بلاكراهة ...... ولو رمى بالصخرات أو بمتنجسة بيقين جاز مع الكراهة ، أمّا بدون تيقن فلايكره ؛ لأنّ الأصل الطهارة لكن يندب غسلها ليكون طهارته متيقنة . (غنية الناسک : (ص : ۱۶۸ ، ۱۶۹) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في إفاضة من المشعر الحرام ورفع الحصى من المزدلفة وقدر الحصى ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص : ۳۱۳ ، ۳۱۴) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في رفع الحصى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۲/۵۱۵) كتاب الحج ، مطلب في رمي جمرة العقبة ، ط: سعيد .

کنکریاں پھینکتے وقت کیا کہے

شیطان کو ہر کنکری پھینکتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہنا سنت ہے۔(۱)

کنکریاں سات سے زیادہ مارنا

رمی کرتے وقت جان بوجھ کر سات سے زیادہ کنکریاں مارنا مکروہ ہے، اس سے بچنا چاہئے، باقی دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

کنکریاں سات سے کم ماریں

”رمی ترک کردی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۳۱/۲)

کنکریاں علیحدہ علیحدہ مارنا

شیطان کو رمی کرتے وقت سات کنکریاں علیحدہ علیحدہ مارے اگر ایک سے زائد یا ساتوں ایک دفعہ مارے تو ایک ہی شمار ہوگی اگر چہ سب الگ الگ گری ہوں، باقی چھ پوری کرنی ضروری ہوگی۔(۳)

---

(۱) (یکبّر مع کل حصاة، ویدعو) فیقول: بسم اللّٰہ اللّٰہ أکبر رغمًا للشیطان ورضًا للرحمٰن، اللّٰھم اجعلہ حجا مبرورًا وسعیًا مشکورًا وذنبًا مغفورًا. (إرشاد الساری: (ص: ۳۱۶) باب مناسک منی، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

🗀 غنیة الناسک: (ص: ۱۷۰) باب مناسک منی یوم النحر، فصل: فی رمی جمرة العقبة یوم النحر، مطلب: فی کیفیة وقوف الرمی، ط: إدارة القرآن.

🗀 الدر مع الرد: (۵۱۳/۲) کتاب الحج، مطلب: فی رمی جمرة العقبة، ط: سعید.

(۲) ولو رمٰی أکثر من سبع یکرہ إذا رماہ عن قصدٍ. (إرشاد الساری: (ص: ۳۵۳) باب رمی الجمار و أحکامہ، فصل فی شرائط الرمی و واجباتہ، قبیل: وأمّا واجباتہ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

🗀 الدر مع الرد: (۵۱۳/۲) کتاب الحج، مطلب: فی رمی جمرة العقبة، ط: سعید.

🗀 منحہ الخالق علی البحر: (۳۴۴/۲) کتاب الحج، ط: سعید.

(۳) الخامس: تفریق الرمیات، فلو رمی بسبع حصیات أو أکثر جملة واحد لایجزئہ إلّا عن =

کنکریاں کتنی ہوں

سات کنکریاں پہلے دن دس تاریخ کو صرف جمرہ عقبہ پر ماری جاتی ہیں باقی گیارہ بارہ تاریخ کو سات سات کر کے اکیس اکیس کنکریاں تینوں شیطانوں کو ماری جاتی ہیں۔(۱)

کنکریاں کسی سے مروانا

☆جو شخص بیماری یا کمزوری کی وجہ سے کھڑے ہوکر نماز پڑھنے پر قادر نہیں، اور جمرات (شیطان) تک پیدل یا سوار ہوکر آنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے تو وہ معذور ہے اور اگر اس کو جمرات تک آنے میں مرض بڑھنے یا تکلیف ہونے کا اندیشہ نہیں تو اب اس کو خود رمی کرنا ضروری ہے اور دوسرے سے رمی کرانا جائز نہیں ہے ہاں اگر سواری یا اٹھانے والا نہ ہو تو وہ معذور ہے، اور معذور دوسرے سے رمی کراسکتا ہے جس کو معذوری نہ ہو اس کا دوسرے کے ذریعہ رمی کرانا جائز نہیں ہے۔

= واحدة ولو وقعت متفرقة عند الأربعة .... (غنية الناسک : (ص: ۱۸۷) باب رمی الجمار ، فصل : فی شرائط الرمی ، ط: إدارة القرآن)

▭ فإن رمی إحدی الجمار بسبع حصیات دفعة واحدة فهی عن واحدة ویرمی ستة أخریٰ ؛ لأنّ التوقیف ورد بتفریق الرمیات فوجب اعتباره . (بدائع الصنائع : (۱۵۸/۲) کتاب الحج ، فصل: وأمّا بیان سنن الحج ، ط: سعید)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۴۶) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل : فی أحکام الرمی و شرائطه ، و واجباته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(۱) أیّام الرمی أربعة : فالیوم الأوّل : نحر خاص ، ولایجب فیه إلّا رمی جمرة العقبة ، والیومان بعده نحر وتشریق ، ویجب فیهما رمی الجمار الثلاث ، والرابع تشریق ، ویجب فیه رمی الجمار الثلاث إن لم ینفر قبل طلوع فجره .... (إرشاد الساری : (ص: ۳۳۳) باب رمی الجمار وأحکامه ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۸۰) باب رمی الجمار ، فصل : فی أیّام الرمی ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۵۲۱/۲ ، ۵۲۲) کتاب الحج ، مطلب : فی رمی جمرات الثلاث ، ط: سعید.

بہت سارے مالدار آرام پسند لوگ صرف ہجوم کی وجہ سے دوسرے کو کنکریاں دے دیتے ہیں ان کی رمی نہیں ہوتی، البتہ سخت ہجوم میں ضعیف و کمزور لوگ پھنس جاتے ہیں، گو چلنے سے معذور نہیں، لہذا ان کے لئے رات کو رمی کرنا افضل ہے۔(۱)

☆ مزید ''خواتین کا کسی سے کنکریاں مروانا'' عنوان کو دیکھیں۔

کنکریاں کن چیزوں کی ہوں

☆ رمی پتھر، مٹی کے ڈھیلے، گارے کے گولے اور گیرو، چونہ، ہڑتال اور سرمہ ،خال اور ریت سے جائز ہے۔

☆ لکڑی، عنبر، موتی، سونا، چاندی، فیروز، یاقوت اور مینگنی سے جائز نہیں۔(۲)

---

(۱) السادس : أن يرمى بنفسه ، فلايجوز النيابة فيه عند القدرة ، وتجوز عند العذر ، فلو رمى عن مريض بأمره ، أو مغمى عليه ولو بغير أمره أو صبى أو معتوه أو مجنون جاز ، و الأفضل أن توضع الحصاة فى أكفهم فيرمونها ، أو يرمونه بأكفهم ، ولو رمى عنهم يجزئهم ذٰلک ، ولايعاد إن زال العذر فى الوقت ولافدية عليهم ...... وحد المريض أن يصير بحيث يصلى جالسًا ؛ لأنّه لايستطيع الرمى راكبا ولا محمولاً ، أمّا لأنّه تعذر عليه الرمى أو يلحقه بالرمى ضرر ، فإن كان مريض له قدرة على حضور الرمى محمولاً ويستطيع الرمى كذلک من غير أن يلحقه ألم شديد ، ولا يخاف زيادة المرض ولا بطء البرء لايجوز النيابة عنه إلَّا أن لايجد من يحمله ...... والرجل والمرأة فى الرمى سواء ، إلَّا أن رميها فى الليل أفضل .... (غنية الناسک : (ص: ۱۸۷، ۱۸۸) باب رمى الجمار ، فصل : فى شرائط الرمى ، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۳۴۹) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل : فى أحكام الرمى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗁 بدائع الصنائع : (۱۳۷/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا تفسير رمى الجمار ، ط: سعيد .

(۲) السابع : أن يكون الحصى من جنس الأرض ، حجرًا كان أو غيره فيجوز بالمدر وخلق الآجر، والطين والنورة ، والمغرة ، والملح الجبلى ، والكحل ، والبريت ، والزرنيخ ، والمردارسنج ، وقبضة من تراب وبالأحجار أفضل ، ولايجوز بالذهب والفضة والحديد والعنبر واللؤلؤ والمرجان ، والجواهر ، وهى كبار اللؤلؤ ، والخشب والبعرة ؛ لأنّها ليست من أجزاء الأرض ...... وقيل : يقيد بما يقع الاستهانة برميه فلايجوز بالأحجار النفيسة . (غنية الناسک :=

کنکریاں کیسی ہوں

☆مزدلفہ سے کنکریاں کھجور کی گٹھلی یا چنے اور لوبیے کے دانے کے برابر اٹھا نا رمی کرنے کے لئے مستحب ہے، کسی بھی پاک جگہ سے یا راستے سے بھی اٹھانا جائز ہے، مگر جمرے یعنی شیطان کے قریب سے اٹھانا مکروہ ہے، اس لئے وہاں سے نہ اٹھائے تاہم اگر کسی نے وہاں سے اٹھا کر رمی کی تو کراہت تنزیہی کے ساتھ ہو جائے گی۔(۱)

= (ص: ۱۸۸) باب رمی الجمار ، فصل ؛ فی شرائط الرمی ، السابع ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۵۰) باب رمی الجمار وأحکامه ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۲/۵۱۴) کتاب الحج ، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید .

(۱) وإنّما کره أخذها من عند الجمرة ؛ لأنّها مردودة لحدیثٍ رواه الدار قطنی والحاکم وصححه عن أبی سعید الخدری رضی اللّٰه تعالیٰ عنه : من قبلت حجته دفعت جمرته ، فیتشاء م بها . (غنیة الناسک : (ص: ۱۶۸ ، ۱۶۹) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی إفاضة من المشعر الحرام ورفع الحصی من المزدلفة وقدر الحصی ، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد : (۲/۵۱۵) کتاب الحج ، مطلب : فی رمی جمرة العقبة ، : ط: سعید .

▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۱۴) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی رفع الحصی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

▭ ویستحب أن یرفع من المزدلفة أو من قارعة الطریق سبع حصیات کحصی الخذف ، أو أکبر منها قلیلاً ، والمختار قدر الباقلاء ...... وإن رفع من المزدلفة سبعین حصاة أو من قارعة الطریق فهو جائز ؛ لأنّه یجوز أخذها من أی موضع شاء إلّا من عند الجمرة والمسجد ومکان نجس ، فإن فعل جاز وکره تنزیها ، والحاصل أنّه لیس لأخذ الحصی محل مسنون عندنا حتی یلزم بترکه الإساءة ، وإن کان للسبعة منها محل مستحب وهو مزدلفة ، فلو أخذها من مزدلفة جاز بلاکراهة ...... ولو رمی بالصخرات أو بمتنجسة بیقین جاز مع الکراهة ، أمّا بدون تیقن فلایکره ؛ لأنّ الأصل الطهارة لکن یندب غسلها لیکون طهارته متیقنة . (غنیة الناسک : (ص: ۱۶۸ ، ۱۶۹) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی إفاضة من المشعر الحرام ورفع الحصی من المزدلفة وقدر الحصی ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۱۳ ، ۳۱۴) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی رفع الحصی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۲/۵۱۵) کتاب الحج ، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید .

☆بڑے پتھر کو توڑ کر چھوٹی کنکریاں بنانا مکروہ ہے، اور بڑے بڑے پتھروں سے رمی کرنا مکروہ ہے تاہم اگر کسی نے بڑے بڑے پتھر سے رمی کی تو کراہت کے ساتھ جائز ہوگا۔(۱)

کنکریاں مارنے کا صحیح مقام

☆منی میں تین مقام ہیں جن پر وسیع وعریض دیوار بنا کر چاروں طرف نشان لگا دیا گیا ہے یعنی دیوار کے چاروں طرف حوض سا بنا دیا گیا ہے، اور ان تینوں جگہ کو جمرات یا جمار کہتے ہیں، عام طور پر لوگ ان دیواروں کو ''شیطان'' سمجھتے ہیں ،اور ان ہی میں کنکریاں مارتے ہیں۔

''جمار'' یعنی دیوار کے نیچے کنکری پھینکنے کی جگہ اور نشان نما حوض کے اندر کی زمین ہے، اس لئے کنکریاں دیوار پر نہ مارنا چاہئے بلکہ اسی جگہ پر مارنی چاہئے جہاں کنکریاں جمع ہوتی ہیں، اگر ''دیوار'' پر کنکری ماری اور وہ نیچے گر گئی تو رمی ہو جائے گی ،اور اگر ''دیوار'' سے نیچے نہ گری بلکہ واپس آ گئی تو رمی نہیں ہوگی۔

☆کنکری کا جمرہ (دیوار) پر لگنا ضروری نہیں ہے، اگر کنکری جمرہ کے قریب (حوض کے اندر) گر گئی تو بھی جائز ہے اور قریب کی حد دیوار کا احاطہ ہے جو ہر جمرہ کے گرد (حوض نما) بنا دیا گیا ہے، اور جو کنکری احاطہ میں نہ گری تو اس کی جگہ دوسری کنکری مارے۔(۲)

---

(۱) ویکره أن یأخذ حجرًا کبیرًا فیکسره صغارًا ...... ولو رمی بالصخرات أو بمتنجسة بیقین جاز مع الکراهة . (غنیة الناسک : (ص: ۱۶۸ ، ۱۶۹) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی إفاضة من المشعر الحرام ورفع الحصی ...... ، ط: إدارة القرآن)

الدرمع الرد : (۲/ ۵۱۵) کتاب الحج ، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید .

إرشاد الساری : (ص: ۳۱۴) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی رفع الحصی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(۲) الثالث: وقوع الحصی بالجمرة أو قریبًا منها ، والجمرة موضع الشاخص لا الشاخص ، فإنّه =

کنکریاں مارنے کا وقت

☆ پہلے دن دسویں ذی الحجہ کو صرف آخر میں بڑے شیطان کی رمی کی جاتی ہے اس کا وقت صبح صادق سے شروع ہوجاتا ہے مگر سورج طلوع ہونے سے پہلے رمی کرنا سنت کے خلاف ہے، اس کا مسنون وقت سورج طلوع ہوے سے لے کر زوال تک ہے، زوال سے غروب تک بلا کراہت جواز کا وقت ہے اور غروب سے اگلے دن کی صبح صادق تک کراہت کے ساتھ جائز ہے لیکن اگر کوئی عذر ہو تو غروب کے بعد بھی بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

= علامة للجمرة ، فلو وقع بعيد منها ، وإن وقع فی الشاخص لايجزئه والحاصل : أنّه لو وقع على أحد جوانب الشاخص أجزأه للقرب ولو وقع على قبة الشاخص ولم ينزل عنها لايجزئه للبعد وقدر القريب بثلاثة أذرع والبعيد بما فوقها ...... قال فی النخبة : محل الرمی هو الموضع الّذی عليه الشاخص وما حوله ، لا الشاخص ، ومثله فی البحر : وقال :الشافعية : الجمرة مجتمع الحصی لا ما سال من الحصی ولا الشاخص ، ولا موضع الشاخص وقدروا مجتمع الحصی بثلاثة أذرع ، قالوا : ولو كان فی الشاخص طاق فاستقرت الحصاة فيه لم يجز .... (غنية الناسک : (ص: ۱۸۶ ، ۱۸۷) باب رمی الجمار ، فصل: فی شرائط الرمی ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۳۴۵ ، ۳۴۶) باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل : فی أحكام الرمی و شرائطه و واجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ الدر مع الرد : (۵۱۳/۲) كتاب الحج ، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعيد .

(۱) أوّل وقت جواز الرمی فی اليوم الأوّل ...... يدخل بطلوع الفجر الثانی من يوم النحر ...... فلايجوز قبله ، وهٰذا وقت الجواز مع الإساء ة أی لترک السنة من غير ضرورة ، وآخر الوقت أی وقت أدائه طلوع الفجر الثانی من غده وهو اليوم الثانی من الأيّام ، والوقت المسنون فيه أی فی اليوم الأوّل بطلوع الشمس ويمتد إلی الزوال ، و وقت الجواز بلا كراهة من الزوال إلی الغروب ، ...... و وقت الكراهة مع الجواز من الغروب إلی طلوع الفجر الثانی من غده ولو أخره إلی الليل كره إلاّ فی حق النساء وكذا حكم الضعفاء ، ولايلزمه شيئ أی من الكفارة ، لكن يلزمه الإساء ة لتركه السنة وإن كان بعذر لم يكره أی تأخيره .... (إرشار الساری : (ص: ۳۳۳) باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل: فی وقت رمی جمرة العقبة يوم النحر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ الدر مع الرد : (۵۱۵/۲) كتاب الحج ، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعيد . =

☆ گیارہویں اور بارہویں کی رمی کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور آفتاب غروب ہونے تک بلا کراہت اور غروب سے صبح صادق تک کراہت کے ساتھ جائز ہے، موجودہ دور میں ہجوم ورش کی وجہ سے غروب سے پہلے رمی نہ کر سکے تو غروب کے بعد بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

☆ تیرہویں تاریخ کی رمی کا مسنون وقت تو زوال کے بعد ہے، لیکن صبح صادق کے بعد زوال سے پہلے اس دن کی رمی کرنا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کراہت کے ساتھ جائز ہے۔(۲)

= غنية الناسک : (ص: ۱۸۱) باب رمی الجمار ، فصل : فی أوقات الرمی فی الأيّام الأربعة ، ط: إدارة القرآن .

(۱) ووقت رمی الجمار الثلاث فی اليوم الثانی والثالث من أيّام النحر بعد الزوال فلايجوز أی الرمی قبله أی قبل الزوال فيهما فی المشهور أی عند الجمهور ...... والوقت المسنون فی اليومين يمتد من الزوال إلی غروب الشمس ، ومن الغروب إلی طلوع الفجر وقت مكروه ، أی اتّفاقًا .... (إرشاد الساری : (ص: ۳۳۴، ۳۳۹) باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل : فی وقت الرمی فی اليومين أی المتوسطين ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

ولو لم يرمی يوم النحر أی اليوم الأوّل أو الثانی أو الثالث رماه فی الليلة المقبلة أو الآتية ، ولا شيئ عليه سوی الإساءة أی لتركه السنة إن لم يكن بعذر أی ضرورة . (إرشاد الساری : (ص: ۳۴۰) باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل : فی وقت الرمی فی اليوم الرابع من أيّام الرمی ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۸۱) باب رمی الجمار ، فصل : فی أوقات الرمی فی الأيّام الأربعة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۲۰ ، ۵۲۱) كتاب الحج ، مطلب فی رمی الجمرات الثلاث ، ط: سعيد.

(۲) وقته من الفجر إلی الغروب أی وليس يتبعه ما بعده من الليل بخلاف ما قبله من الأيّام والمراد وقت جوازه فی الجملة ، إلاَّ أن ما قبل الزوال وقت مكروه ، وما بعده مسنون ، وفی البدائع : مستحب ، ولم يذكر الكراهة قبله ، وهٰذا عند الإمام . (إرشاد الساری : (ص: ۳۴۰) باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل : فی وقت الرمی فی اليوم الرابع من أيّام الرمی ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۸۱) باب رمی الجمار ، فصل : فی أوقات الرمی فی الأيّام الأربعة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۲۰ ، ۵۲۱) كتاب الحج ، مطلب : فی رمی الجمرات الثلاث ، ط: سعيد.

کنکریاں منی سے اٹھا کر مارنا

''منی سے اٹھا کر کنکریاں مارنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۶۱/۴)

کنکری دسویں ذی الحجہ کو مغرب کے وقت مارنا

''دسویں ذی الحجہ کو مغرب کے وقت رمی کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۷۳/۲)

کنکری شیطان سے دور گرنے کی مقدار

☆ رمی کے دوران کنکری شیطان کے بالکل قریب گری تو بھی جائز ہے، اور اگر دور گرے تو صحیح نہیں، اور تین ہاتھ کی مقدار دور ہے اور اس سے کم مقدار قریب ہے۔(۱)

کنکری شیطان کے قریب گرنے کی مقدار

''کنکری شیطان سے دور گرنے کی مقدار'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۲۵/۳)

کنکری کس ہاتھ سے مارے

سیدھے ہاتھ سے کنکری مارنا مسنون ہے، ثواب زیادہ ملتا ہے اس لئے جب تک سیدھے ہاتھ سے رمی کرنا ممکن ہے سیدھے ہاتھ سے کرے، اگر سیدھے ہاتھ

---

(۱) الثالث وقوع الحصى بالجمرة أو قريبًا منها ، والجمرة موضع الشاخص لا الشاخص ، فإنّه علامة للجمرة فلو وقع بعيدًا منها ، وإن وقع فى الشاخص لايجزيه ، ...... وقدر القرب بثلاثة أذرع ، والبعيد بما فوقها ، ...... وفى الجوهرة : ثلاثة أذرع بعيد و مادونه قريب ، هٰذا حكاه فى اللباب ، قبيل ، لكن جزم فى الدر . (غنية الناسک : (ص: ۱۸۶) باب رمى الجمار ، فصل : فى شرائط الرمى ، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۳۴۵) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل : فى شرائط الرمى و واجباته ، الأوّل : وقوع الحصىٰ بالجمرة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

🗁 الدر مع الرد : (۵۳/۲ ۱) كتاب الحج ، ، مطلب فى رمى جمرة العقبة ، ط: سعيد .

سے رمی کرنا مشکل ہے تو الٹے ہاتھ سے رمی کرے۔(۱)

کنکری کو کیسے پکڑے

شیطان کو رمی کرتے ہوئے کنکری جس طرح چاہیں پکڑ کر مار سکتے ہیں، رمی ہو جائے گی البتہ کنکری کو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑ نا مستحب ہے، اور رمی کے وقت ہاتھ اتنا اونچا کرنا کہ بغل کی سفیدی نظر آئے مستحب ہے۔(۲)

کنکریوں کو دھونا مستحب ہے

کنکریوں کو دھو کر مارنا مستحب ہے اگر چہ پاک جگہ سے اٹھائی ہوں اور جو کنکریاں یقیناً ناپاک ہوں ان کو مارنا مکروہ ہے، اور شک کا اعتبار نہیں ہے، اور ناپاک جگہ کی کنکریاں یقیناً ناپاک ہوں ان کا مارنا مکروہ ہے، اور شک کا اعتبار نہیں اور ناپاک جگہ کی کنکریوں سے رمی کرنا مکروہ ہے اس لئے ناپاک جگہ سے کنکریاں نہ اٹھائی جائیں۔(۲)

---

(۱) وكيفية الرمي ...... أن يضع الحصاة على ظهر إبهامه اليمنى ويستعين عليها أى على رميها بالمسجة ، أى بإمساكها ، وقيل : يأخذ بطرفي إبهامه وسبابته الأولىٰ مسبحته وهو الأصح ؛ لأنّه الأيسر والمعتاد عند الأكثر ، وهٰذه كله بيان الأولوية وأمّا الجازفلايتقيد بهيئة أى كيفية دون أخرىٰ ، بل يجوز كيف ما كان ...... ويستحب الرمي باليمنى أى وحدها ويرفع يده حتى يرى بياض إبطه .
(إرشاد السارى : (ص: ٣١٦، ٣١٧) باب مناسک منى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)
غنية الناسک :(ص: ١٧٠) باب مناسک منى يوم النحر ، فصل : فى رمى جمرة العقبة يوم النحر ، مطلب فى كيفية الرمى ، ط: إدارة القرآن .
الدر مع الرد : (٢/٥١٣) كتاب الحج ، مطلب : فى رمى جمرة العقبة ، ط: سعيد .
(٢) ويجوز أخذها من كل موضع أى بلا كراهة إلاّ من عند الجمرة ...... ومكان نجس فإن فعل أى كلا منها جاز وكره ...... ولو رمى كبارًا أو نجسًا جاز مع الكراهة وندب غسلها أى يستحب أن يغسل الحصاة مطلقًا . (إرشاد السارى : (ص: ٣١٤) باب أحكم المزدلفة ، فصل : فى رفع الحصى ، قبيل : باب مناسک منى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)
1 لأنّه يجوز أخذها من أى موضع شاء ، إلاّ من عند الجمرة والمسجد ومكان نجس ، فإن فعل =

کھڑے ہوکر آب زم زم پینا

''آب زم زم کھڑے ہوکر پینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۷۳)

کنگھی کرنا

احرام کی حالت میں کنگھی کرنا جائز ہے لیکن اگر کنگھی کرنے کی وجہ سے بال گر جائیں تو صدقہ کرنا چاہئے، تین بال تک ہر بال کے بدلے میں ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے اور اگر تین بال سے زائد ہیں تو ایک صدقۂ فطر کے برابر گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔(۱)

کوا

''موذی جانور'' عنوان کو دیکھیں۔(٤/٢١١)

= جاز، وکره تنزيهًا ...... ولو رمى بالصخرات أو بمتنجسة بيقين جاز مع الكراهة، أمّا بدون تيقن فلا يكره؛ لأنّ الأصل الطهارة، لكن يندب غسلها ليكون طهارتها متيقنة. (غنية الناسک: (ص: ١٦٨، ١٦٩) باب أحكام المزدلفة، فصل: فى إفاضة من المشعر الحرام، ...... قبيل: باب مناسک منى يوم النحر، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد: (٢/٥١٥) كتاب الحج، مطلب فى رمى جمرة العقبة، ط: سعيد.

(١) ولايتقى ختانا وفصدًا وحجامة وقلع خرسه وجبر كسر، وحک رأسه وبدنه لكن برفق ان خاف سقوط شعره أو قملة الدر المختار. وفى الشامية (قوله: يتصدق بشيئ) أى كتمرة وكسرة خبز. (شامى: (٢/٤٩١) كتاب الحج، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم، ط: سعيد)

ولو أخذ شيئًا من رأسه أو لحيته أو لمس شيئًا من ذٰلک فانتشر منه شعرة فعليه صدقة لوجود الاتفاق بإزالة التفث. (بدائع الصنائع: (٢/١٩٣) كتاب الحج، فصل وأمّا يجرى مجرى الطيب، ط: سعيد)

إرشاد السارى: (ص: ٤٦٤) باب الجنايات وأنواعها، النوع الثالث: فى الحلق وإزالةالشعر، وقلم الأظفار، فصل: فى سقوط الشعر، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

کھانا پینا سعی میں

سعی کے دوران کھانا پینا مباح ہے اور خرید وفروخت کرنا مکروہ ہے۔(۱)

کھانا طواف کے دوران

''طواف کے دوران کھانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۱۲۲)

کیپ (CAP)

''ٹوپی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۳۰۵)

---

(۱) فصل في مباحاته: الكلام أي الكلام المباح الّذي لاتشغله لما سيأتي ...... والأكل والشرب،...... فصل في مكروهاته : الركوب من غير عذر ...... والبيع والشراء والحديث إذا كان يشغله ......(إرشاد الساري : (ص: ۲۵۵ ، ۲۵۶) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في مباحاته ، و فصل : في مكروهاته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (۲/ ۴۹۷) كتاب الحج ، مطلب : في طواف القدوم ، ط: سعيد)

غنية الناسك : (ص: ۱۳۵ ، ۱۳۶) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في مباحاته ، و فصل : في مكروهاته ، ط: إدارة القرآن .

گ

گائے

احرام کی حالت میں گائے ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے، اس سے دم واجب نہیں ہوتا۔(۱)

گردن پہ پٹی

اگر کسی آدمی کی گردن کی ہڈی میں تکلیف ہونے کی وجہ سے ڈاکٹروں نے علاج کیلئے پلاسٹک سے تیار کیا ہوا ایک خاص قسم کا کالر استعمال کرنے کے لئے دیا ہے (اور کبھی یہ اسفنج کا بھی ہوتا ہے اوپر سلائی بھی ہوتی ہے اور کبھی اوپر سلا ہوا کپڑا بھی ہوتا ہے) تو حج اور عمرہ کے احرام کی حالت میں ایسی پٹی گردن پر پہننا جائز ہے، دم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہے، کیونکہ یہ چیزیں لباس کے طور پر استعمال نہیں ہوتی ہیں۔(۱)

گردن ڈھانکنا

☆احرام کی حالت میں گردن پر کپڑا ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔

---

(۱) وأن يذبح الإبل والبقر والغنم والدجاج والبط الأهلي . (غنية الناسک : (ص: ۹۳) باب الإحرام ، فصل : فی مباحات الإحرام ،ط : إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۱۷٦) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، الإمدادية ، مکّة المکرّمة.

🗀 الدر مع الرد (۲/ ۵۷۱) کتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) والحرام من لبس المخيط اللبس المعتاد ، وهو أن لايحتاج فی حفظه عند الاشتغال بالعمل إلی تکلّف . (غنية الناسک : (ص: ۸٦ ۹ باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۱٦٦) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ، ط: الإمدادية مکّة المکرّمة .

🗀 شامی : (۲/ ۴۸۹) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ،ط : سعيد .

☆ احرام کی حالت میں گردن کو رومال اور چادر وغیرہ سے ڈھانپنا جائز ہے۔(۱)

گردن کے بال

احرام کی حالت میں پوری گردن کے بال صاف کرنے سے دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

گرگٹ

''موذی جانور'' عنوان کو دیکھیں۔(٤/ ٢١١)

گرم چادر

سردی کے وقت احرام کے دوران گرم چادر اوڑھنا جائز ہے، البتہ مرد سر اور چہرہ پر چادر لگنے نہ دیں اور خواتین صرف چہرہ پر چادر نہ لگائیں۔

احرام کی حالت میں سردی کی وجہ سے گرم چادر استعمال کرسکتا ہے، مگر سر

---

(١) فجاز تغطية اللحية ما دون الذقن وأذنيه وقفاه وهو وراء العنق . (غنية الناسک : (ص: ٨٨) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ، ط:إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ١٧٥) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 البحر الرائق : (٣/ ٨) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(٢) ولو حلق الرقبة كلها فعليه دم أی أتّفاقًا ولو حلق بعضها فصدقة . (إرشاد الساری : (ص: ٤٦٢) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثالث : فی الحلق وإزالة الشعر وقلم الأظفار ، فصل : فی الشارب والرقبة ...... ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ٢٥٧) باب الجنايات ، الفصل الرابع : فی الحلق وإزالة الشعر ، ط: إدارة القرآن .

🗀 الدر مع الرد : (٢/ ٥٤٩) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

ڈھانک نہیں سکتا۔ (۱) (اور جو کپڑا بدن کی ہیئت پر سلا ہوا ہو اس کا پہننا احرام کی حالت میں جائز نہیں ہے۔)

گرہ

☆احرام کی چادر میں گرہ دے کر گردن پر باندھنا، چادر اور تہبند میں گرہ لگانا مکروہ ہے۔(۲)

گفٹ دینے پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے حج پر نہ جانا

''ہدیہ دینے پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے حج پر نہ جانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

گفٹ کی رقم سے حج کرنا

''ہدیہ کی رقم سے حج کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۲۲/٤)

گلے میں ہار ڈالنا

حاجی کے گلے میں ہار وغیرہ ڈالنا سنت کے خلاف ہے اس لئے اس کو ترک کرنا چاہیئے، اگر اس سے حاجی کے دل میں عجب پیدا ہو جائے گا تو حج ضائع ہونے

---

(۱) (وإلقاء القباء) ثوب مشهور (والعباء)، كساء معروف (والفروة) وكذا اللّباد (عليه) أى على نفسه (بلا إدخال منكبيه). (إرشاد السارى: (ص: ١٧٤) باب الإحرام، فصل: فى مباحاته، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☐ وأيضًا فيه: و تغطية الرأس أى كله أو بعضه لكنه فى حق الرجل، والوجه أى للرجل والمرأة...... (إرشاد السارى: (ص: ١٦٧) باب الإحرام، فصل فى محرمات الإحرام، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک: (ص: ٨٨) باب الإحرام، فصل: فى محرمات الإحرام، ط: إدارة القرآن.

☐ البحر العميق: (٧١٠/٢) الباب السابع: فى الإحرام، الفصل السابع: مايحرم على المحرم ومايباح له، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة.

(٢) وعقد الإزار والرداء بأن يربط طرف أحدهما بطرفه الآخر، وأن يخلله بخلال أو يشده بحبل ونحوه. (غنية الناسک: (ص: ٩١) باب الإحرام، فصل فى مكروهات الإحرام، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى: (ص: ١٦٩، ١٧٠) باب الإحرام، فصل فى مكروهاته، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

☐ البحر العميق: (٧٠١/٢) الباب السابع: فى الإحرام، الفصل السابع: فى مايحرم على المحرم ومايباح له، ط: مؤسسة الريّان المكتبة المكيّة.

کا خطرہ ہوگا۔(۱)

گناہ سے نہ بچے

’’حج کے بعد گناہ سے نہ بچے‘‘ عنوان کو دیکھیں۔(۱۹۸/۲)

گنبدِ خضراء (کا نور)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک جس حجرہ شریفہ میں ہے پہلے اس پر کسی قسم کا گنبد نہ تھا، بلکہ مسجد کی چھت اور حجرہ مبارکہ کی چھت، بالکل مشترک اور برابر ملی ہوئی تھی۔

۶۵۴ھ؍۱۲۵۶ء میں مدینہ منورہ میں ہونے والی پہلی آتشزدگی کے واقعہ کے بعد کسی وقت حجرہ شریفہ کی چھت پر پہلی مرتبہ تقریباً ایک میٹر اونچی اینٹوں کی دیوار بنائی گئی تا کہ مسجد کی باقی چھت سے حجرہ شریفہ کی چھت الگ دکھائی دے۔

پھر سب سے پہلے ۶۷۸ھ/۱۲۷۹ء میں الملک المنصور قلاوون صالحی کے عہد میں حجرہ مبارکہ پر لکڑی کا گنبد (قُبّہ) بنایا گیا، گنبد نیچے سے مربع (چوکور) اور اوپر سے مثمن (آٹھ گوشوں والا) تھا، اور اس کے اوپر لکڑی کی تختیاں لگا کر سیسہ کی چادریں لگائی گئی تھیں اور اس پر زرد رنگ کرایا گیا تھا۔

حجرہ شریفہ کی چھت پہلے لکڑی کی تھی ۸۸۱ھ میں ملک اشرف قائتبائی نے حجرہ شریفہ کی لکڑی کی چھت ختم کر کے اس کی جگہ ایک چھوٹا سا نفیس قبہ (گنبد) منقش پتھروں اور سفید سنگ مرمر کا بنوا دیا، اس گنبد کی بلندی تقریباً نو میٹر تھی۔

---

(۱) يجب أوّلاً على من أراد الحج إخلاصه لله تعالىٰ، فإنّه سبحانه لايقبل إلاّ الخالص لوجهه الكريم، فيصحّح قصده، ويخلص نيته، ويجردها عن الرياء والسمعة، وليحذر عن دقائق غرور النفس من حبها مدح النّاس إيّاه و تسميتهم له بالعابد وغير ذٰلک ...... (إرشاد السارى: (ص: ۷) مقدّمة: فى آداب مريد الحج، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۳٦) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن.

۸۸۶ھ/۱۴۸۱ء میں مدینہ منورہ میں ہونے والی دوسری آتش زدگی کی وجہ سے مسجد نبوی شریف اور گنبد نذر آتش ہو گئے تھے تو از سر نو مضبوط اینٹوں کا گنبد بنانے کا فیصلہ کیا گیا، چنانچہ حجرہ مبارکہ کے دائیں بائیں دو نئے ستون تعمیر کئے گئے، اور ان پر گنبد بنایا گیا، اتفاق سے گنبد کے تعمیر ہوتے ہی اس کے اوپر کے حصہ میں دراڑیں پڑ گئیں جو قابل مرمت نہ تھیں تو ملک اشرف قائتبائی نے انجینیئر شجاعی شاہین جمالی کے ذریعہ گنبد از سر نو تعمیر کرایا، اور نیچے والا چھوٹا گنبد جو لکڑی کی چھت کی جگہ بنایا گیا تھا وہ بھی برقرار رکھا گیا، گویا دو گنبد ہو گئے، ایک چھوٹا گنبد اور ایک اس کے اوپر بڑا گنبد جو نئے ستون بنا کر ان پر تعمیر کیا گیا تھا۔

بعد ازاں ۹۸۰ھ/۱۵۷۲ء میں سلطان سلیم عثمانی نے نہایت خوبصورت گنبد بنوایا، اسے رنگین پتھروں سے سجایا، ۱۲۳۳ھ/۱۸۱۸ء میں بڑے گنبد کے اوپر کے حصہ میں پھر دراڑیں پڑ گئیں تو سلطان محمود بن سلطان عبدالحمید خان کے حکم پر از سر نو انتہائی مضبوطی سے بنایا گیا، اور دورانِ تعمیر نہایت ادب واحترام کا لحاظ رکھا گیا کہ نہ کوئی چیز حجرہ مبارکہ کے اندر گری اور نہ نیچے والا چھوٹا گنبد متاثر ہوا، نچلے گنبد اور عین اس کے اوپر گنبد خضراء میں قبلہ کی جانب سے ایک جالی دار سوراخ رکھا گیا، جس سے قبر شریف اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں رہی، سورج جس وقت اس کے اوپر سے گزرتا ہے تو اندر روشنی بھی جاتی ہے، اور بارش ہو تو اندر قطرے بھی گرتے ہیں۔

واضح رہے کہ ۶۷۸ھ سے ۱۲۵۳ء تک گنبد کا رنگ سفید تھا (جو کہ سیسہ کی ان تختیوں کا طبعی رنگ تھا جو گنبد کے اوپر لگائی گئی تھی)، اسی وجہ سے اسے ''القبۃ البیضاء'' (سفید گنبد) کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔

۱۲۵۳ھ میں اسی سلطان محمود عثمانی کے حکم پر ہی پہلی بار گنبد پر ''سبز'' رنگ کیا گیا، تب سے عاشقانِ رسول اس بے نظیر گنبد کو ''گنبد خضراء'' (القبۃ الخضراء) کے

نام سے یاد کرتے ہیں۔ موسمی تغیرات کی وجہ سے رنگ پھیکا بڑ جائے تو دوبارہ سبز رنگ کردیا جاتا ہے۔

اس سبز گنبد سے نور پھوٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے، جو اطراف واکناف کو روشن کرتا ہے، مسلمان جہاں کہیں بھی ہو اس کی سب سے بڑی تمنا اور آرزو یہی ہوتی ہے کہ گنبد خضراء کو ایک نظر دیکھ لے، خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں بار بار اسے دیکھنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ (۱) (بحوالہ مسجد نبوی شریف، تاریخ، آداب وفضائل بتغییر واضافات)

---

(۱) لم تكن على الحجرة المطهرة قبة وكان فی سطح المسجد على مايوازی الحجرة حظيرة من الآجر بمقدار نصف قامة تمييزًا للحجرة عن بقية سطح المسجد . والسلطان قلاوون الصالحی هو أوّل من أحدث على الحجرة الشريفة قبة فقد عملها سنة ٦٧٨ھ مربعة من أسفلها مثمنة من أعلاها بأخشاب أقيمت على رؤوس السواری المحيطة بالحجرة وسمر عليها ألواحًا من الخشب وصفحها بألواح الرصاص وجعل محل حظير الآجر حظيرًا من خشب .

وجددت القبة زمن الناصر حسن بن محمد قلاوون ثم اختلت ألواح الرصاص عن موضعها وجددت وأحكمت أيّام الأشرف شعبان بن حسين بن محمد سنة ٧٦٥ھ وحصل بها خلل وأصلحت زمن السلطان قايتبای سنة ٨٨١ھ .

وقد احترقت المقصورة والقبة فی حريق المسجد النبوی الثانی سنة ٨٨٦ھ وفی عهد السلطان قايتبای سنة ٨٨٧ھ جددت القبة وأسست لها دعائم عظيمة فی أرض المسجد النبوی وبنيت بالآجر بارتفاع متناه وقد حصل بين الجدار الشرقی للمسجد وبين الدعائم المجدثة ضيق فهدم جدار المسجد الشرقی وزحف به إلَّا البلاط ناحية مصلی الجنائز بمقدار ذراع و نصف ولم يسقط شئ من حريق القبة على الحجرة الشريفة فقد كانت القبة الصغرىٰ الّتی بناها قايتبای على الحجرة والقبور الشريفة مانعة لذلک . أمّا المقصورة جعلوا بها شبابيک من النّحاس من جهة القبلة وجعلوا فی أعلاها شبكة من شريط كالزرود بين أخشاب متصلة بعقود الحجر المحيطة بها وجعلوا لبقية المقصورة من جهة الشمال والشرق والغرب شبابيک من الحديد بأعلاها أشراطه من النّحاس لمنع الحمام ، وزال ذلک باقيا حتى الآن .

بعد ما تم بناء القبة بالصورة الموضحة تشققت من أعاليها علما لم يجد الترميم فيها أمر السلطان قايتبای بهدم أعاليها ، وأعيدت محكمة البناء بالجبس الأبيض فتمت محكمة متقنة سنة ٨٩٢ھ بعد عدة قرون جعلت شقوق فی أعلا القبة فی زمن السلطان محمود بن عبد =

= الحميد العثمانى فأصدر أمره بتجديدها فهدموا أعاليها وأعادوها فى غاية الأحكام والإيقان وكان ذلك سنة ۱۲۳۳ھـ لاتزال على تلك الحال حتى الآن .

فى سنة ۱۲۵۳ھـ صدر أمر السلطان عبد الحميد العثمانى بصبغ القبة المذكورة باللون الأخضر وهو أوّل من صبغ القبة بالأخضر ثم لم تزل يجدد صبغها بالأخضر كلما احتاجت لذلک إلى يومنا هٰذا . وسميت القبة الخضراء بعد صبغها بالأخضر وكانت تعرف بالبيضاء والفيحاء والزرقاء . (فصول من تاريخ المدينة : (ص: ۱۲۷ ، ۱۲۸) الفصل الثالث : بيت النبى (الحجرة المطهرة) ، أوّل من أحدث القبة على الحجرة ، ط : شركة المدينة المنورة / جدة)

ولما انتقلت الخلافة إلى آل عثمان وأصبحت لهم السيطرة على الحرمين خلفوا ملوک مصر فى القيام بما يحتاج إليه المسجد النبوى ففى سنة ۹۸۰ھـ عمره السطان سليم الثانى وبنى به قبة جميلة تراها غربى المنبر النبوى على حد المسجد الأصلى من الجهة القبلية وقد وشاها بالفسيفساء المنقوشة بماء الذهب ...... وفى سنة ۱۲۳۳ ھـ بنى السلطان محمود القبة الشريفة ثم أمر بترميمها ودهانها باللون الأخضر سنة ۱۲۵۵ھـ ثم كانت العمارة الكبيرة الّتى قام بها السلطان عبدا لمجيد وقد بدأت فى سنة ۱۲٦۵ھـ وانتهت فى سنة ۱۲۷۷ھـ ...... وكانت الحجرة مسقوفة بالخشب سمر بعضه فوق بعض وجعل عليه ثوب مشمع ثم أقام عليها أحمد بن البرهان عبد القوى ناظر قوص وقيل الملک المنصور قلاوون سنة ٦۷۸ھـ قبة مربعة من أسفلها مثمنة من أعلاها صنعت من خشب أقيم على رؤس الأساطين المحيطة بالحجرة وسقفت بألواح منه فوقها ألواح الرصاص منعًا للمطر أن ينزل داخل الحجرة ، وهٰذه القبة مبدؤها من سقف المسجد وهو موار لسقف حجرة الرسول صلى اللّٰه عليه وسلم الّذى وصفناه والّذى احترق فى حريق المسجد الأوّل سنة ٦۵۴ھـ وقد جدد القبة الملک الناصر حسن بن محمد بن قلاوون . وجدد ألواح الرصاص الأشرف شعبان ۷٦۵ھـ ولما احترق المسجد للمرة الثانية جدد الاشرف قايتباى سنة ۸۸٦ھـ القبة وجعل على حائط الحجرة وبناها بالحجر الأسود المنحوت بالحجر الأبيض وكانت قبل من الخشب ، وبلغ ارتفاعها من أرض الحجرة إلى مرتكز هلالها ثمانية عشر ذراعًا وربعًا ، وهٰذه القبة لايراها الآن من بأرض المسجد ؛ لأنّ الدائرة المخمس الّذى تسدل عليه الكسوة يمنع من رؤيتها ، وقد بنى قايتباى فوق هٰذه القبة أخرىٰ عظيمة اتخذلها دعائم و أساطين حول الدائر المخمس ، ولم يكد يتم بناؤها حتى تشققت أعاليها فأعيد بناؤها محكمًا بعد أن أخذلها الجبس الأبيض من مصر وكان ذلک سنة ۸۹۲ھـ ، وهٰذه القبة مزينة بالنقوش الجميلة ...... وقد حدث بها شقوق فى زمن السلطان محمود بن السلطان عبد الحميد فأمر بتجديدها فهدم أعاليها وأعيد بناؤها متقنًا وذٰلک سنة ۱۲۳۳ھـ ثم أمر بصبغها فصبغت باللون =

اس تاریخی پس منظر سے یہ بات واضح ہوئی کہ چونکہ قبور مبارکہ والے حجرہ کی چھت اور مسجد نبوی شریف کی چھت مشترک تھی، لہٰذا اس مقام کے تقدس اور ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسے تمام چھت سے نمایاں کرنے کے لئے ساتویں صدی ہجری میں گنبد بنایا گیا۔

لہٰذا ان معروضی حالات کو نظر انداز کر کے گنبد خضراء کو بنیاد بنا کر جگہ جگہ قبروں پر گنبد بنانا شرعاً جائز نہیں ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر کسی قسم کی عمارت بنانے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔(ابوداود)(۱)

= نفسه الأخضر وكان لونها قبل أزرق لون الرصاص الّذى عليها ثم صارت تصبغ باللون نفسه كلما خف سابقة من تأثير الشمس ...... والحجرة تطلق فى عرف أهل المدينة على المقصورة وأبوابها تسمى أبواب الحجرة الخ وللمقصورة ستة أبواب : باب قبلى يسمى باب التوبة ، وباب شرقى يسمى باب فاطمة ، وباب غربى يطلق عليه باب الوفود ، وباب شامى يسمى باب التهجد، وبابان على يمين المثلث ويساره داخل المقصورة . (مرآة الحرمين والرحلات الحجازية (۱/۴۶۵ ، ۴۷۳ ، ۴۷۶) حرف الحاء ، حجرة الرسول صلى الله عليه وسلم) مطبع : دار الكتب المصرية بالقاهرة)

☜ وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفٰى : (۲/۱۵۷) الفصل السابع والعشرون : فى اتخاذ القبة الزرقاء الّتى جعلت على مايحاذى سقف الحجرة الشريفة بأعلىٰ المسجد ...... الخ ، ط: دار الكتب العلمية .

☜ التحفة اللطيفة فى عمارة المسجد النبوى : (۳/۴۱۰) من حرف القاف ، قايتباى ، و (۳/۴۱۸) من حرف القاف ، قلاوون الصالحى ، ط: دار الثقافة .

☜ وطول المقصورة النبوية الشريفة من ضلعها الجنوبى والشمالى ۱۶ مترًا ومن الشرقى والغربى ۱۵ مترًا . وفى زوايا الأربع أعمدة مزوية عظيمة ، بنيت من الحجر الصلد على ارتفاع السقف . وعليها ترتكز قواعد القبة الشريفة . (التاريخ القويم : (۱/۲۴۳) مقصورة قبر النبوى صلى الله عليه وسلم ، ط: دار خضر)

(۱) حدثنا ابن جريج أخبرنى ابو الزبير أنّه سمع جابرًا يقول : سمعت النبى صلى اللّه عليه وسلم نهى أن يقعد على القبر وأن يقصص وأن يبنى عليه . (سنن أبى داود : (۲/۱۰۴) كتاب الجنائز ، باب فى البناء على الفير ، ط: حقانية)

☜ صحيح مسلم : (۱/۳۱۲) كتاب الجنائز ، فصل فى النهى عن تجصيص القبور والقعود والبناء عليه ، ط: قديمى .

☜ سنن النسائى : (۱/۲۸۵) كتاب الجنائز ، باب البناء على القبر ، ط: قديمى . =

گنبدخضراء

روضۂ اقدس کے اوپر "گنبدحضراء" ہے،اس سبز گنبد سے نور پھوٹتا ہوامحسوس ہوتاہے، جواطراف واکناف کوروشن کرر ہاہے،اس کے ساتھ ہی مینارنور ہے مسلمان دنیا میں جہاں کہیں بھی ہو،اس کی سب سے بڑی تمنا اورآرزو یہی ہوتی ہے کہ گنبد حضراء کوایک نظر دیکھ لے،خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں بار بار اسے دیکھنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

سب سے پہلے ۶۷۸ھ میں الملک المنصور قلاوون صالحی کے عہد میں روضۂ اقدس پرگنبد (قبہ) بنایا گیا،گنبد نیچے سے مربع (چوکور) اوراوپر سے مثمن (آٹھ گوشہ والا) تھا،دیواروں کے سروں پرلکڑی کی تختیاں اوران کے اوپرسیسے کی پلیٹیں لگائی گئی تھیں۔

۸۸۶ھ میں الملک اشرف قائت بائی نے سنقر جمالی کومسجد کی تعمیر ومرمت کی خدمت انجام دینے کے لئے بھیجا،سنقر جمالی نے روضۂ اقدس کی دیواروں پرایک گنبد بنایا اوراس گنبد کے اوپرایک دوسرا گنبد بھی تعمیر کرایا،پھراس کے بعد ایک بہت بڑا گنبد بنایا جس نے دونوں گنبدوں کوگھیر رکھا تھا،انھوں نے مسجد شریف کی مرمت کی اورچھت میں بھی چنداورگنبد تعمیر کرائے،اس وقت روضۂ اقدس کے گنبد کا رنگ سفید تھااوراسے "قبۃ البیضاء" کے نام سے یادکیا جاتا تھا۔

۸۸۸ھ میں سلطان قائت بائی نے روضۂ اقدس کی لکڑی کی مبارک جالیوں

= وعن أبی حنیفة : یکره أن یبنی علیه بناء من بیت أو قبة أو نحو ذلک لما روی جابر نهی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عن تجصیص القبور وأن یکتب علیها وأن یبنی علیها . رواه مسلم وغیره . (الشامیة : (۲/۲۳۷) کتاب الصلاة ، باب صلاة الجنائز ، مطلب : فی دفن المیت ، ط: سعید)

کی جگہ نئی جالیاں پیتل کی بے حد خوبصورت بنوائیں، اس میں ''ریاض الجنۃ'' کی طرف مغرب میں جو دروازہ بنوایا گیا اسے باب الرحمت یا باب الوفود کہا جاتا تھا، قبلہ کی جانب روضۂ اقدس میں جھروکہ بنوایا گیا اور ایک دروازہ بھی رکھا، مشرقی سمت والے دروازے کو باب فاطمہ اور شمالی دروازہ کو باب تہجد کہا جاتا تھا، سلطان نے روضۂ اقدس کے اس کچے فرش کو جس پر حضور سرور کونین رحمۃ للعالمین ﷺ کے قدم مبارک پڑ چکے تھے، تبرکا اسی حال میں رہنے دیا۔

سلطان سلیمان رومی نے دسویں صدی ہجری کے وسط میں روضۂ اقدس کا سنگ مرمر کا فرش بنوایا جو آج تک موجود ہے، روضۂ اقدس (مقصورہ شریف) کی لمبائی شمالاً جنوباً ۱۶ میٹر یعنی تقریباً ۵۳ فٹ اور شرقاً غرباً ۱۵ میٹر یعنی تقریباً ۵۰ فٹ ہے، چاروں گوشوں میں سنگ مرمر کے بڑے بڑے ستون ہیں جن کی بلندی چھت کے برابر تک ہے۔

۹۸۰ھ میں سلطان سلیم ثانی نے روضۂ اقدس کا قابل رشک گنبد بنوایا، اسے رنگین پتھروں سے سجایا اور پھر زردوزی نے اس کے حسن کو اور اجاگر کردیا، گنبد پر سبز رنگ کردیا جب کہ پہلے گنبد کا رنگ سفید تھا، اسی دن سے عاشقان رسول ﷺ اس بے نظیر گنبد کو ''گنبد خضراء'' کے نام سے یاد کرتے ہیں۔(۱)

گنجا سر

عمرہ میں سعی کے بعد اور قران اور تمتع کرنے والے پر دسویں ذی الحجہ کو رمی اور قربانی کے بعد اور افراد کرنے والے پر رمی کے بعد حلق یا قصر کرنا لازم ہے ورنہ احرام سے باہر نہیں ہوتا اور احرام کی پابندی کرنا لازم ہوتا ہے، ورنہ خلاف ورزی کی صورت میں دم دینا واجب ہوتا ہے، اگر ایسا آدمی گنجا ہے تو اس پر بھی استرہ چلانا

واجب ہے ورنہ احرام کی پابندی سے باہر نہیں آئے گا۔(۱)

گونگا

حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے وقت نیت کے بعد تلبیہ پڑھنا فرض ہے، اگر گونگا زبان سے تلبیہ کا لفظ ادا نہیں کرسکتا ہے تو اس کو کم سے کم زبان ہلانی چاہئے۔(۲)

گھاس

☆ حرم کی گھاس اگر سبز ہو تو اس کو کاٹنا جائز نہیں ہے، کاٹنے کی صورت میں اس گھاس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔(۳)

---

(۱) \وشرط الخروج منه أى من إحرام العمرة والحج فى الجملة أو التقصير أى قدر ربع شعر الرأس فى وقته ، وهو باعتبار صحته : بعد طلوع الفجر فى الحج وبعد أكثر الطواف فى العمرة ، وأمّا باعتبار وجوبه فوقته بعد الرمى فى الحج وبعد السعى فى العمرة ، وأمّا باعتبار جوازه فوقته طول عمره . (إرشاد السارى : (ص: ۱۳۱) باب الإحرام ، فصل : وحكم الإحرام، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۲۶) باب الإحرام ، فصل فى حكم الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

☜ ويجب إجراء موسٰى على الأقرع وذى قروح أمكنه وهو المختار ، وقيل : مستحب . (غنية الناسک : (ص: ۱۷۴) باب مناسک منى يوم النحر ، فصل : فى الحلق ، ط: إدارة القرآن)

(۲) وشرط التلبية أن تكون باللسان ، ...... والأخرس يلزمه تحريک لسانهٖ أى إن قدر ...... وقيل : لاأى لايلزمه بل يستحب أى تحريكه . (إرشاد السارى : (ص: ۱۴۳) باب الإحرام ، فصل : و شرط التلبية أن تكون باللسان ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۷۴) باب الإحرام ، فصل فى كيفية الإحرام و صفة التلبية و شرطها وسائر أحكامكا ، ط: إدارة القرآن .

☜ شامى : (۲/۴۸۳) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد .

(۳) عن ابن عبّاس أنّ النّبىّ ﷺ قال : ولايختلى خلاها ولايعضد شجرها ...... فقال العباس : يارسول اللّٰه ! الا الإذخر لصاعتنا و قبورنا ، قال : الا الاذخر الخ . (صحيح البخارى : (۱/۲۴۷) أبواب العمرة ، باب لاينفر صيد الحرم ، ط: قديمى)

☜ وان احتش حشيش الحرم وهو رطب وجبت عليه قيمته ولا شيئ عليه فى أخذ اليابس هكذا فى شرح الطحاوى ولا يرعى حشيش الحرم ، ولا يقطع الاذخر ، ولا بأس بأخذ الكماة فى الحرم =

☆ اور اگر گھاس خشک ہو یا اذخر (ایک خوشبودار گھاس ہے) ہو یا کھمبی ہو اگر چہ سبز اور تر ہو تو ان کو کاٹنا جائز ہے۔(۱)

☆ ......حرم کی حدود میں گھاس کاٹنا محرم اور غیر محرم دونوں کے لئے منع ہے۔

= كذا فی الكافی . (الهندية : (۱/۲۵۳) كتاب المناسک ،باب التاسع فی الصيد ، ط: رشيديه)

☜ ووجب بجرحه ...... وقطع حشيشه وشجره غير مملوک ولا منبت قيمته الا ماجف ...... ولا يرعى حشيشه ولايقطع الا الاذخر ولا بأس بأخذ كماته) لأنّها كالجاف . (الدر مع الرد : (۲/۵٦٦ ، ۵٦۹) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

☜ (وإذا جنىٰ على بنات الحرم) أى بقطعه أو قلعه أو رعيه (فعليه قيمته) . (إرشاد السارى : (ص: ۴۲۵)باب فى جزاء الجنايات و كفارتها ، فصل فى جزاء أشجار الحرم و نباته ، ط: حقانية)

☜ ويحل قطع الشجرة المثمرة ؛ لأنّ أثماره أقيم مقام أنبات النّاس والإذخر رطبًا و يابسًا ، وأخذ الكماة وماجف من الشجر والحشيش أو انكسر ولاضمان فيه . (غنية الناسک : (ص:۳۰۴) باب الجنايات ، الفصل العاشر فی أشجار الحرم ونباته ، ط: إدارة القرآن)

(۱) عن ابن عبّاس أنّ النّبیّ ﷺ قال : ولايختلى خلاها ولايعضدها شجرها ...... فقال العباس: يارسول اللّٰہ ! الا الإذخر لصاعتنا و قبورنا ، قال : الا الاذخر الخ . (صحيح البخارى : (۱/۲۴۷) أبواب العمرة ، باب لاينفر صيد الحرم ، ط: قديمى)

☜ وان احتش حشيش الحرم وهو رطب وجبت عليه قيمته ولا شيئ عليه فی أخذ اليابس هٰكذا فی شرح الطحاوی ولا يرعى حشيش الحرم ، ولا يقطع الاذخر ، ولا بأس بأخذ الكماة فی الحرم كذا فی الكافی . (الهندية : (۱/۲۵۳) كتاب المناسک ،باب التاسع فی الصيد ، ط: رشيديه)

☜ ووجب بجرحه ...... وقطع حشيشه وشجره غير مملوک ولا منبت قيمته الا ماجف ...... ولا يرعى حشيشه ولايقطع الا الاذخر ولا بأس بأخذ كماته) لأنّها كالجاف . (الدر مع الرد : (۲/۵٦٦ ، ۵٦۹) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

☜ (وإذا جنىٰ على بنات الحرم) أى بقطعه أو قلعه أو رعيه (فعليه قيمته) . (إرشاد السارى : (ص: ۴۲۵)باب فى جزاء الجنايات و كفارتها ، فصل فى جزاء أشجار الحرم و نباته ، ط: حقانية)

☜ ويحل قطع الشجرة المثمرة ؛ لأنّ أثماره أقيم مقام أنبات النّاس والإذخر رطبًا و يابسًا ، وأخذ الكماة وماجف من الشجر والحشيش أو انكسر ولاضمان فيه . (غنية الناسک : (ص:۳۰۴) باب الجنايات ، الفصل العاشر فی أشجار الحرم ونباته ، ط: إدارة القرآن)

منیٰ، مزدلفہ، حرم کی حدود میں داخل ہیں، یہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے سے پرہیز کرنا لازم ہے۔

عرفات کا میدان حرم کی حدود سے باہر ہے، اس کی گھاس کاٹنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۱)

گھر

احرام کی حالت میں گھر کے اندر داخل ہونا، اور اس میں بیٹھنا اور سونا جائز ہے۔(۲)

گھریلو جانور

احرام کی حالت میں گھریلو جانوروں کا ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے البتہ

---

(۱) الأصل قوله : إنّ هٰذا البلد حرّمه اللّٰه إلى قوله ...... ولايختلى خلاها ولايعضد شجرها ، نهى عن اختلاء كل خلىٰ ، وعضد كل شجر ، فيجرى على عمومه الّا ما خص بدليل وهو الاذخر ...... (البحر العميق : (۲/۱۰۳۰) الباب التاسع : فيما يتعلق بحرم مكّة المعظمة ، الفصل الثانى : فيما يرجع إلى النبات ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة)

غنية الناسک : (ص: ۳۰۳) باب الجنايات ، الفصل العاشر : فى أشجار الحرم ونباته ، ط: إدارة القرآن.

كل شجر نبت بنفسه وهو من جنس مالا ينبته النّاس أى عادة كأم غيلان ، فهٰذا محظور القطع والقلع على المحرم والحلال ...... (إرشاد السارى : (ص: ۵۳۹) باب الجنايات وأنواعها ، النوع السابع فى أشجار الحرم و نباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

وعرنة و عرفة ليستا من الحرم . (غنية الناسک : (ص: ۱۵۳) باب مناسک عرفات، فصل : فى صفة الوقوف بعرفة ، ط: إدارة القرآن)

(۲) والاستظلال ببيت (أى من داخل أو خارج) و محمل وعماريّة وفسطاط و ثوب و غيرها . (لباب مع إرشاد السارى : (ص: ۱۷۳) باب الإحرام، فصل : فى مباحاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۹۲) باب الإحرام ، فصل : فى مباحاته ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۴۹۰) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب فيما يحرم بالحج ومالايحرم ، ط: سعيد .

کبوتر کا ذبح کرنا ہر حال میں ممنوع ہے، گھریلو پالتو کبوتر کو بھی ذبح کرنا منع ہے۔(۱)

گھی

احرام کی حالت میں گھی کھانا یا لگانا جائز ہے۔(۲)

گیارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کرنا

''بارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۱٦٢)

گیس کا مریض طواف کیسے کرے

''ریاحی مریض طواف کیسے کرے؟'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۳٦٧)

گود لیا ہوا

''منہ بولا بیٹا'' عنوان کو دیکھیں۔(٤/۱٥٥)

---

(۱) وذبح الإبل والبقر والغنم والدجاج إجماعًا ...... (إرشاد الساری : (ص: ۱٧٦) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط: الإمدادیة ، مكّة المكرّمة)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۹۳) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط: إدارة القرآن .

☐ البحر العمیق : (۲/۹۱۷) الباب الثامن : فی الجنایات و کفاراتها ، الفصل السادس ، بیان الصید وحکمه ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

☐ الصید : هو الممتنع أی بقوائمه وجناحیه عن أخذه ، المتوحش من النّاس فی أصل الخلقة أی فلاعبرة بالأمر العارض من الوحشة والأنس فالظبئ والفیل والحمام یعنی ونحوها من البهائم والطیور ، والمستأنسات صید ...... (إرشاد الساری : (ص: ۵۰۹) باب الجنایات و أنواعها ، النوع السادس : فی الصید ومایتعلق به ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۲۸۰) باب الجنایات ، الفصل الثامن : فی صید البر ومایتعلق به ، ط: إدارة القرآن .

(۲) وأکل الزیت ، والشیرج واستعاطهما والتداوی بهما واقطارهما فی أذنیه ، والادهان بما سواهما من کل دهن لاطیب فیه .... (غنیة الناسک : (ص: ۹۳) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۱٧٦) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط: سعید .

☐ الدر مع الرد : (۲/۵٤٦) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .